

# ضدی محبت

از قلم: جویریہ شاہ

منظر ہے دورانی ہائوس کا جہاں سب بیٹھے ناشتا کرنے میں مصروف تھے۔ اسماعیل دورانی جو گھر کے سربراہ تھے وہ سربراہی نشست پہ برجماں تھے۔ ان کے ساتھ ان کی اکلوتی بیٹی اور گھر میں سب کی لاڈلی ماہنور درانی بیٹھی تھی۔ اسماعیل صاحب نے اپنی کلاس فیلو مریم مختیار سے پسند کی شادی کی تھی چونکہ مریم اک خاندانی لڑکی تھی تو اسماعیل صاحب کے ماں باپ کو ان کی شادی سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ شادی کے دو سال کے بعد ان کے ماں باپ اک کار حادثے کی وجہ سے چل بسے۔۔۔۔۔۔۔۔

اس حادثے کے ایک سال بعد ہی اللہ پاک نے انھیں اک بیٹے سے نوازہ۔ نیلی آنکھوں والا  
سراج جس نے آنکھوں کا رنگ اپنی ماں سے چرایا تھا۔ خوبصورتی میں وہ اپنی مثال آپ  
تھا۔

سراج کے بعد کچھ کملیکیشن کی وجہ سے دس سال کے بعد اللہ نے انہیں اک پیاری سی بیٹی سے نوازہ تھا۔۔۔ ان کی بیٹی کی آنکھوں کا رنگ بھی نیلہ تھا بلکل اپنے بھائی کی



تہہ کروں کے وہ اس کام کے قابل بھی ہے یا نہیں۔ خیر آپ بتاؤ آج کالج نہیں جانا کیا؟

اسماعیل صاحب نے کچھ تفصیل بتانے کے بعد ماہنور سے پوچھا۔۔۔۔۔

جی بابا بس جانے لگی ہوں۔۔۔۔۔ اوکے بیٹا ڈرائیور آپ کو چھوڑ آئے گا۔ گے۔

۔ ٹھیک ہے بابا اللہ حافظ۔ ماہنور اسماعیل صاحب سے ملنے کے بعد کالج چلی

گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر وہ باہر کو لڑکا آیا ہے بول رہا ہے کہ آپ نے بولا یا ہے۔۔ اسماعیل صاحب مریم بیگم کے

ساتھ باتوں میں مصروف تھے کہ ان کے چوکیدار نے اکرا نہیں کسی کی آمد کے بارے

میں بتایا۔۔۔۔۔

کون ہے؟ اسماعیل صاحب نے پوچھا۔۔

سر کوئی عالم نامی نوجوان آیا ہے بول رہا ہے کہ آپ کے سیکٹری نے بیجھا ہے۔

ٹھیک ہے اسے اندر بیج دو۔۔ ان کا حکم ملتے ہی چوکیدار باہر چلا گیا۔

کچھ دیر کے بعد دووازے سے انتہائی خوب رو اور خوش شکل نوجوان داخل ہوا۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، گندمی رنگت، گھنی داڑھی، ٹی شرٹ سے ابھرتے ہوئے اس کے مسلز وہ واقعی مردانہ وجاہت کا اک شاہکار تھا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم ان کے پاس آ کے عالم نے انھیں سلام کیا۔۔۔۔۔

و علیکم و سلام کیسے ہو جوان؟ اسماعیل صاحب نے مسکراتے ہوئے پوچھا جس کا اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔ م

سکراتے ہوئے اس کے ڈمپلز واضح ہو رہے تھے۔۔۔

مریم بیگم بھی اس کی خوبصورتی سے قائل ہوئی تھی۔ اس کی بعد انھوں نے اس سے سیکیورٹی کے متعلق بہت سارے سوال کیے جن کے اس نے خوش اسلوبی سے بہترین جواب دیے۔

ویسے تمھاری عمر کیا ہے۔ مریم بیگم نے اس سے پوچھا۔۔۔

میم میری عمر بتیس سال ہے۔ عالم نے ان کو جواب دیا۔۔

بیٹا مجھے آپ پسند آئے ہو میں آپ کو موقع ضرور دوں گا اپنے آپ کو ثابت کرنے کا۔ اور  
ویسے بھی میب اپنی بیٹی کے معاملے میں بیت پوزیسو ہوں اور امید ہے کہ آپ اپنے کام کو  
بہترین طریقے سے سرانجام دو گے

-- اسماعیل صاحب کو عالم واقعی پسند آیا تھا۔ ٹھیک ہے توکل سے آپ اپنا کام شروع کر دیں اور میری بیٹی کب کہاں جاتی ہے اور کیا کیا اس کی ایکٹو میٹیز ہیں آپ کو سب معلوم ہونا چاہیے اور باقی آپ کا کام آپ کو میرا سیکری سمجھا دے گا۔ ٹھیک ہے سر شکریہ ----- عالم یہ کہہ کہ ان سے ہاتھ ملا کر باہر نکل آ یا۔ اس کے چہرے پر اک عجیب سر پراسرار سے مسکراہٹ تھی ----

۔ ماشاء اللہ کتنا پیرانہ جوان ہے ناں۔۔ عالم کے جانے کے بعد مریم بیگم اسماعیل صاحب سے بولی۔۔۔

واقعی۔ خیر اب یہ وقت بتائے گا کہ اس نے مسلسلزدیکھانے کے لیے رکھے ہیں یا کچھ کام بھی آئے گے۔ اسماعیل صاحب نے اپنی رائے دی۔۔۔

خیر یہ بتائو سراج کب تک اُئے گا کچھ بات ہوئی اسے اسماعیل صاحب نے اپنی بیگم سے پوچھا۔۔۔

کہاں آنے کی بات کرنے ہی نہیں دیتا۔ پتا نہیں کیسے دل لگ گیا ہے اس کا امریکہ میں  
پاکستان آنے کی پوچھو تو بات ہی ختم کر دیتا ہے پتا نہیں کیا وجہ ہے۔۔ مریم بیگم پریشانی  
سے بولی

کچھ نہیں ہے بس ادھر اپنا بزنس سیٹ کر رہا ہے تم ایسے ہی پریشان ہو رہی ہو۔۔ جب بہتر سمجھے گا تو آ جائے گا۔ تم پریشان نہ ہو ہمہممم مریم بہگم نے انکی بات پہ بس ہنکار بھری پھر دونوں اپنی باروں میں مصروف ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماہنور یارا ک تو یہ پڑھائی سے میں بہت تنگ ہوں نا جانے میری کب شادی ہوگی اور اس  
پڑھائی سے میری جان چھوٹے گی۔۔۔۔ نادیدہ جو کہ ماہنور کی دوست تھی منہ بنا کہ بولی  
کیونکہ پڑھائی سے اس کی جان جاتی تھی۔

اس کی بات پہ ماہنور کھلکھلا کہ ہنسی۔۔ ماشاء اللہ صبا نے بے ساختہ کہا۔۔۔

بے شک ماہنور بہت خوبصورت تھی۔ اس کا رنگ گورا تھا۔ آنکھیں جھیل جیسی تھی جبکہ بال کھلے ہوئے تھے جن کو اس نے برابر کٹ کر واپا ہوا تھا۔ اٹھارہ سالہ ماہنور تھوڑی

ضدی سی تھی۔ اس کی عادت تھی جو چیز اسے پسند آجائے اسے حاصل کرنے کے لیے ضد کرنا۔۔۔۔

اس کی امی اسے اکثر اس بات پہ ٹوکتی رہتی تھی پروہ ہر بار اپنے ابو سے بول کہ اپنا کام نکلوا یا کرتی تھی۔۔۔۔۔دونوں دوستیں اپنی باتوں میں مصروف کیفے کی طرف چلی گئی۔۔۔۔۔

عالم یار تو ایسا سوچ بھی کیسے سکتا ہے تو کسی لڑکی کی زندگی برباد کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہے کچھ ہوش کروہ تجھ سے بہت چھوٹی ہے اور اس سب میں اس بے چاری کا کیا قصور ہے۔۔۔ حنین جو عالم کا سب سے قریبی دوست تھا اس وقت عالم کے فلیٹ میں موجود اس سے بحث کر رہا تھا۔۔۔۔

ہے اس کا قصور کہ وہ سراج دورانی کی بہن ہے اس سراج کی جس نے میری ہستی بستی دنیا  
آجاڑ دی۔ اب میں اسے بتائوں گا کہ جب اس کی بہن اس کے سامنے تڑپے گی تو اسے کیسا  
محسوس کوگا۔ کتنا بے بس محسوس کرے گا وہ خود کو۔



اسے کیا لگا کہ میرا مجرم بن کر وہ اتنا آسانی سے امریکہ چلا جائے گا اور میں اسے چھوڑ دوں گا۔ دیکھنا ایسا وار کروں گا کہ اس کی روح تڑپنے لگے گی۔ تم بس دیکھتے جاؤ۔ اس کی بات پہ حنین نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

بس اب تو اس بات پہ مجھ سے کوئی بحث نہیں کرے گا۔ جو کرنا ہوا میں کر لوں گا۔ اسے منہ کھولتا دیکھ عالم نے اسے ٹوکا۔

اچھا یہ بتا تیرا کاروبار کیسا جارہا ہے۔ ٹھیک ہی ہے سب۔۔ حنین نے اس سے مزید اس بارے میں بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عالم جب کچھ تہہ کر لے تو پھر وہ کسی کی نہیں سنتا۔۔۔۔۔ عالم دونوں کے لیے کافی بنانے کے لیے کچن چلا گیا۔۔

ماہنور جب گھر واپس آئی تو سامنے لائونچ میں اس کے ماں باپ بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے۔ آگئی ہماری بیٹی۔ اسماعیل صاحب نے اسے اپنے پاس آتے دیکھ محبت سے پوچھا۔  
نہیں ابھی یونیورسٹی میں ہوں۔ کل آؤں گی۔ ہنستے ہوئے وہ ان کی بات کا مزاق بنا گئی۔

ماہنور کتنی بار بولا ہے کہ بات کا سیدھے طریقے سے جواب دیا کرو۔ مریم بیگم نے اسے ٹوکا جو اپنے والد کے ساتھ ہی صوفے پہ بیٹھی تھی۔

امی جب آپ لوگ بات ہی ایسی کرو گے تو جواب بھی تو ایسا ہی آئے گا۔ وہ ان کی بات کو مزاق بنا کے اڑا گئی۔ مریم بیگم تو بس نہ میں سر ہلا کہ رہ گئی۔ کون اب اس سر پھری سے..... بحث کرے۔ جبکہ اسماعیل صاحب ان کی باتوں کو انجوتے کر رہے تھے

کیسی ہو میری جان؟ آج پھر وہ اس کے پاس آیا تھا۔ جس سے اسے بے حد محبت تھی۔ اس کے سوا تھا ہی کون اس کا اس دنیا میں۔ ہر بار کی طرح جواب میں بس خاموشی ہی تھی۔ کتنا بے بس تھا وہ اپنی جان سے پیاری بہن کو اس حالت میں دیکھنا اس کے لیے کس قدر مشکل تھا پر وہ بے بس تھا۔ اس کے پاس بیٹھ کے اس نے اس کا کمزور سہ ہاتھ تھاما۔

جانتی ہو جس انسان نے تمہارے ساتھ یہ سب کیا اس کو بھی میں اس درد سے گزاروں گا جب اس کی بہن تڑپے گی، روئے گی اور موت مانگے اس کے سامنے۔۔ وہ نفرت کے ساتھ ماہنور کا چہرہ آنکھوں میں لیے بولا۔

بس دیکھتے جاؤ سراج تم سے سب میں کیسے چھینتا ہوں۔ اتنا بے بس کر دوں گا تمہیں کہ سوچ بھی نہیں سکتے۔ اس کی لال ہوتی آنکھوں میں بس نفرت ہی نفرت تھی۔ جبکہ اس کے پاس موجود اس کی بہن جو کہ اس وقت کو ما میں تھی اسے سن سکتی تھی.... وقت کے ساتھ ساتھ اس کی حالت میں اتنی بہتری ہو گئی تھی کہ وہ اپنے پاس بولنے والے کو سن سکتی تھی۔۔۔۔۔

وہ سن سکتی تھی کہ اس کا بھائی سب برباد کرنے کا ارادہ کر چکا ہے۔ وہ اپنے بھائی کو روکنا چاہتی تھی پر پھر وہی بے بسی...۔۔۔۔۔ اس ستمگر کا نام سن کر اس کا دماغ کہی ماضی میں گم چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ یونیورسٹی میں اپنی سب سے بہترین دوست عائشہ کے ساتھ موجود تھی۔ اس وقت وہ دونوں کالج کے گرائونڈ میں موجود تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
مرحہ۔۔۔۔۔ ہمممم وہ جو نوٹ بنانے میں مصروف تھی عائشہ کے آواز دینے پر بس ہنکار بھری۔۔۔۔۔

یار وہ دیکھ سراج ادھر ہی آرہا ہے۔۔۔ اس کی بات پر اس نے سامنے دیکھا جہاں سامنے ہی سراج درانی اپنے دوست ارحم کے ساتھ اسی کی طرف ارہا تھا۔ بلیک پیٹ کے سار تھ وائیٹ ٹی شرٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے بے حد وجہیہ لگ رہا تھا۔ اپنی جادوسی کر دینے والی نیلی آنکھوں کے ساتھ وہ مسکراتا ہوا اس کی طرف ہی دیکھ رہا تھا ساتھ ارحم کی کسی بات پہ مسکرا رہا تھا۔ اسی اپنی طرف آتا دیکھ وہ جلدی سے اپنا سامان سمیٹتے ہوئے عائشہ کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نکلنے لگی۔

زہے نصیب آج شکر ہے آپ کو دیکھ لیا ورنہ پتا نہیں دن کیسے گزرتا۔ اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے جاتی سراج وہاں پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔

اپنے پاس اسے دیکھ کر وہ اک دم سے عائشہ کے پیچھے چھپ گئی۔ اس کی احتیاط پہ سراج کے لب مسکرائے۔۔۔

اس کی نظریں بس مرچا پر تھی جو اپنی آنکلیوں کو آپس میں مروڑتی کنفیوز سی نظریں جکھائے عائشہ کا بازو پکڑے اس کے پیچھے چھپ رہی تھی۔

آخر کیا مسئلہ ہے آپ کو سراج کیوں اس کے پیچھے پڑے ہو۔ پلیز اسے تنگ نہ کرو اس نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔ پلیز سمجھو وہ آپ سے ڈرتی ہے۔ آپ کیوں اسے سکوں سے رہنے نہیں دیتے۔ عاہشہ بڑی ہمت کر کے سراج سے بولی۔

جس نے اس کی بات سن کر عاہشہ کی طرف دیکھا جس کی بات سن کے اس کے چہرے پہ ناگواری آگئی۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے۔ اپنے کام سے کام رکھو ورنہ میرے ہاتھوں سے ضائع ہو جائو گی۔ مجھے اپنے معاملے میں بولنے والے لوگوں سے سخت نفرت ہے۔۔ اپنی جاناں کے ساتھ موجود وہ لڑکی اسے سخت زہر لگتی تھی۔

جو اس کے معاملے میں بولتی اسے زہر لگ رہی تھی۔ پر کیونکہ وہ مرہا کو عزیز تھی تو وہ اسے برداشت کر رہا تھا۔

دیکھیں میری بات سنیں وہ آپ کو پسند نہیں کرتی اگر کوئی آپ کو پسند نہیں کرتا تو کیا آپ اسے زبردستی کرو گے۔ وہ بہت مشکل سے یہ یونیورسٹی افورڈ کر رہی ہے اس کے بہت خواب ہیں اسے پلیز پڑھنے دیں۔ اگر ایسا ہی رہا تو وہ آپ کے ڈر سے کبھی پڑ نہیں پائے گی۔ اس کی بات پہ اس نے مرہا کو دیکھا جواب بھی ہلکے ہلکے اس کے ڈر سے کانپ رہی .... تھی۔ وہ اس کی کپکپاہٹ نوٹ کر چکا تھا

۔ ہونا تو اس نے میرا ہی ہے چاہے کچھ بھی ہو جائے باقی رہی اس کے خوابوں کی بات تو وہ .... میں پورے کر دوں گا۔ آفٹر آل میری محبت ہے یہ ایسا ہی ہے نہ مرہا... سراج نے تھوڑا اس کی طرف جھک کہہا....

- مرحا تمھیں کچھ بھی چاہیے ہو تو مجھے بتانا میری جانم.... تمھارا خیال رکھنا اب میری ذمہ داری ہے کیونکہ تم اب میری ہو..... اور ہاں کل جب میں آؤں تمھارے پاس تو تم خود مجھ سے بات کرونا کہ کوئی تیسرا مجھے تمھاری جگہ بولتا ہو انہ ملے.... آخری بات اس نے..... عائشہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی

- اور اگر ایسا نہ ہو تو میں بہت برا پیش آؤں گا۔۔۔ انتہائی بے باقی سے وہ اسے جواب دے کہ اپنے دوست کے ساتھ کینیڈین کی طرف چلا گیا جانتا تھا کہ اگر مزید یہاں رکا تو مر حانے رونا شروع کر دینا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسو وہ کہاں برداشت کر سکتا تھا۔۔ وہ لڑکی اسے پہلی نظر میں پسند آئی تھی۔

وک اک امیر زادہ تھا۔ بچپن سے آج تک اس نے کہی خوبصورت چہرے دیکھے تھے پر مرحا میں کچھ ایسا تھا جو بس اک بار دیکھ کہ اسے دل ہار چکا تھا۔ وہ تھی اس کی معصومیت۔ مرحا کے لیے اس کے جذبات پاک تھے اور بیت جلد وہ اسے اپنی دسترس میں لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔

بس کر دو مرحا کیوں رو رو کہ خود کو ہلکان کر رہی ہو یا۔۔۔۔۔ عائشہ اسے پچھلے پندرہ منٹ سے سمجھا رہی تھی جو سراج کے جانے کے بعد سے اب تک بیٹھی بس رو رہی تھی۔۔۔

رو نہیں تتو وواور رکیا کرو وواں ہماں۔ تم نے دیکھا نہیں کیسے انھوں نے مجھے دھمکی دی  
یے کہ کل میں ان سے بات کروں۔ عائشہ میں مر جائوں گی یا رکچھ کرو۔۔۔ وہ سسکتے  
ہوئے بولی۔ میں کل یونی نہیں آئوں گی بس ہاں یہی ٹھیک رہے گا میں نہیں آئوں گی  
یونی۔۔۔ وہ خود سے ہی اسے مشہورہ دینے لگ گئی۔۔۔

یار میرو تو کب تک بھاگے گی ان حالات سے ہاں کب تک آخر کچھ نہ کچھ اس کا حل نکالنا تو  
ہوگا ہی ناں۔ کیا کروں میں عائشہ۔ اپنی برائوں آنکھوں میں سوال لیے وہ معصومیت سے  
اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

عائشہ کو بے اختیار اس پہ پیار آئیوں ہی تو نہیں سراج درانی اس کے پیچھے پاگل تھا۔۔۔ تم  
عالم بھائی سے بات کرو وہ اس کا کوئی نہ کوئی حانکالیں گیں۔ وہ سراج سے بات کریں  
گیں۔ تم بات تو کرو عالم بھائی سے۔۔۔

یار میری وجہ سے بھائی کو پہلے ہی بہت پروبلمز ہیں میں انھیں مزید تنگ نہیں کرنا  
چاہتی۔ بڑی مشکل سے انھیں اک جاب ملی ہے کہی میری پریشانی میں وہ اس سے ہاتھ نہ  
دھولیں۔

سراج کا تو تمھیں پتا ہے ناں وہ کتنا زدی ہے وہ بھائی سے یہ کام بھی چھین لے گا۔۔۔ وہ  
عائشہ کو سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

... چلو کوئی نہیں کچھ نہ کچھ سوچتے ہیں

اللہ بہتر کرے گا.. فل حال تو چلو کلاس شروع ہونے والی ہے۔۔ اسے کچھ آسرا دیتے ہوئے وہ کلاس میں لے کے چلی گئی۔

---

حال:

وہ صبح گارڈن میں موجود پھولوں کے پاس بیٹھی اپنے سوچوں میں گم تھی جب اندر سے ملائکہ نامی لڑکی باہر اسے بلانے آئی تھی۔ کیا ہوا ماہنور نے پھولوں پر موجود شبنم کو ہاتھوں پر محسوس کرتے ہوئے بولی۔

وہ بی بی جی اپ کو صاحب بلارہے ہیں۔۔۔۔

.. اچھا اپ جانو میں اتی ہوں۔۔۔۔ اسے بول کہ وہ اپنے کپڑے جھاڑتے ہوئے اٹھی۔ وہ اندر کی طرف جارہی تھی جب اس کی نظر مین گیٹ سے اندر آتے ہوئے نوجوان پہ پڑی۔۔۔ بلیک پینٹ کے ساتھ بلیک ہے ٹی شرٹ پہنے ساتھ میں سفید رنگ کے جوتے پہنے عالم بہت وجہیہ لگ رہا تھا۔ ٹی شرٹ میں سے اس کے بازو بہت مضبوط لگ رہے تھے.....



-- اکیل کو تو ماہنور کی نظریں اس پہ ٹھہریں گی۔ لیکن اسے اپنی طرف آتا دیکھ اس نے اس سے نظریں ہٹائی اور اس سے مخاطب ہوئی جو اس کے پاس آچکا تھا۔۔۔

جی آپ کون اور کدھر جا رہے ہو۔۔۔ اسے خود کو اگنور کرتے اور پھر اندر کی طرف جاتے دیکھ وہ اس سے بولی جو اس کی بات پہ اک منٹ رکا پر اس کی طرف دیکھا نہیں۔۔۔  
۔ اندر کی طرف۔۔۔ عالم مختصر سا جواب دے کے اندر کی طرف چلا گیا۔  
... جبکہ وہ اپنا منہ کھولے اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ا۔۔۔ جلدی سے وہ اندر کے طرف بھاگی جہاں وہ ٹی وی لان میں موجود اس کے باپ کے پاس بیٹھ رہا تھا

۔۔۔ بابا یہ کون ہے؟ اسماعیل صاحب کے پاس جا کر وہ ان سے بولی جو عالم سے کوئی بات کرنے لگے تھے اس کی بات پہ اس کو دیکھنے لگے۔ بیٹا یہ آپ کے نئے باڈی گارڈ ہیں۔۔۔ آج کے بعد آپ نے کہی باہر جانا کو تو آپ انہیں بولے گا یہ آپ کو اپنے ساتھ لے لے کے جائیں گے۔۔۔۔۔

بابا مجھے کسی سیکورٹی کی ضرورت نہیں ہے آپ ایسے ہی انہیں ہائیر کر رہے ہیں ان کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔ عالم کی طرف دیکھتے ہوئے وہ اپنے باپ سے بولی۔۔۔ آخر عالم سے اپنی تھوڑی دیر پہلے کی جانے والی بے عزتی کا بدلہ بھی لینا تھا۔

-- ماہنور بچہ اپ ابھی چھوٹی ہو آپ کو نہیں پتا کہ ہمارى كتنے دشمن ہیں... اور ہمیں آپ  
كے حوالے سے بہت ساری دھمكیاں مل رہی ہیں۔ اس لیے میں نے انھیں ہائیر کیا  
ہے۔-----

اور یہ بہت ہی ٹیلنٹڈ پولیس آفیسر ہیں... ان کی قابلیت کو دیکھتے ہی انھیں آپ کی سیکورٹی کے لیے چنا گیا ہے.... اور بیٹا ویسے بھی بس تھوڑے دنوں کی ہی بات ہے...  
..... میرے مسائل حل ہو جائیں تو آپ کی سیکورٹی ختم کر دی جائے گی  
اپنے بات مکمل کر کے وہ عالم سے باتیں کرنے لگے..

جبکہ ماہنور جل کہ رہ گئی۔۔۔ اپنے کمرے میں جاتے ہوئے اس نے عالم کے ہونٹوں پہ  
.. مسکراہٹ دیکھی۔۔

۔۔ اچھا مجھ سے پنگے اب دیکھنا میں تمہارا جینا مشکل کرتی ہوں... تم نے ماہنور سے پنگا لیا... ہے اب تم۔ خود یہ جاب چھوڑ دو گے

۔ اپنے دماغ میں کچھ سوچتے ہوئے وہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ عالم کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔

**ماضی:**

وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال بنانے کے ساتھ ساتھ گنگنارہا تھا۔ بالوں کو جیل سے سیٹ کرنے کے بعد اس نے اس نے خود پر پرفیوم سپرے کیا۔ گرے کلر کی شرٹ کے .. ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا

-- اچ وہ بہت خوش تھا۔ ہوتا بھی کیوں نہ آج وہ اپنی جاناں سے ملاقات کرنے والا تھا (وہ الگ بات تھی کہ اس کی جاناں اس سے بے حد ڈرتی تھی)۔ بیڈ کی سائیڈ سے گاڑی کی چابیاں اور موبائیل لیے وہ سیدھا ڈائینگ ٹیبل پہ آیا جہاں اسماعیل صاحب اپنی لاٹلی بیٹی ماہی کی کسی بات یہ ہنس رہے تھے۔

ماہی کو پیار کر کے وہ ماہی کی ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گیا۔  
کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔ ماہنور کے گال کہینچتے ہوئے بولا۔۔۔  
بھائی ماہنور سے اسے گھور کے وارن کیا۔۔۔۔۔

....ارے صاحب زادے کیوں میری بیٹی کو تنگ کر رہے ہو  
- ماہنور کے گھورنے پر اسماعیل صاحب نے سراج سے کہا جو بریڈ پر جام لگا رہا  
تھا۔-----

... اب یہ موٹی اتنی کیوٹ ہے تو میں کیا کروں ... بابا یہ میرا پیار کرنے کا انداز ہے

ہنستے ہوئے وہ بات ٹال گیا....۔ ویسے آج میری پارٹنر نظر نہیں آرہی۔۔ اس نے ادھر

... ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا

...۔ جب اس کی نظر کچن سے نکلتی اپنی ماں پر گئی

۔۔ ویسے آج سراج آپ بہت خوش لگ رہے ہو۔۔۔ مریم بیگم اس کے پاس جو س رکھتے

ہوئے بولی۔۔۔

بس خوشی کی ہی بات ہے۔۔ سراج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اچھا جی تو ہمیں بھی تو

بتائو۔ اسماعیل صاحب بیچ میں بولے۔۔

انشاء اللہ بہت جلد بابا۔۔۔ بلکہ بہت جلد ملو انوگا آپ کو میں ان سے۔

بر خودار مطلب معاملہ کچھ سنگین لگ رہا ہے۔

.... اہا ہا بابا باب آپ مزاق تو نہ بنائیں

اور ایسے نہ گھوریں مجھے شرم آرہی ہے....۔ ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں.... یونی لیٹ ہو

جائوگا۔

او کے ماما بابا بابائے... ماہنور کے گال کھینچ کر وہ بھاگتا ہوا وہ یونی۔۔۔۔۔

مرحاً آپ تیار نہیں ہوئی؟ عالم مرحا کے کمرے میں داخل ہو کر بولا۔۔۔ وہ بھائی آج میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں نہیں جاتی یونی۔۔۔۔۔  
کیا ہوا طبیعت کو عالم فکر مندی سے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا۔ وہ بھائی بس ایسے ہی .. سر میں بہت درد ہے... اور بس لمزوری ہو رہی ہے

۔ چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔ عالم بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولا۔ ن  
ہیں بھائی ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے میں ٹھیک ہوں۔ تھوڑی دیر میں آرام ہو جائے دوائی لی ہے... میرا اگر آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو تو میں آج رک جاتا ہوں گھر عالم نے فکر مندی سے پوچھا.... نہیں بھائی اس کی ضرورت نہیں ہے.... میں  
.... ٹھیک ہوں اور اگر میری طبیعت زیادہ خراب ہو گئی تو آپ کو کال کر دوں گی  
۔ اچھا چلین ڈور لاک کر لیں میں کوشش کروں گا کہ جلدی آجائوں پر اگر کوئی زیادہ مسئلہ  
ہو تو مجھے کال کر لینا۔ وہ اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولا۔ اور پھر کمرے سے باہر چلا  
گیا۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر میں عالم آفس چلا گیا تھا.. اور

مرحاً بس بیٹھے یہ سوچ کے کانپ رہی تھی کہ آج جب سراج یونی میں اسے نہیں پائے گا تو  
اس کی کیا ریکشن ہوگا۔ اب وہ کل کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ کل وہ کیسے اس کا  
.. سامنا کرے گی۔۔۔۔۔

دل اس کے ڈر سے کانپ رہا تھا۔۔ سوچ سوچ کے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ اک پل کو دل میں خیال آتا کہ بھائی کو سب بتادے پر پھر بھائی کو کھونے کے ڈر سے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھتی۔

ہاں بھائی آج کو کسی کے دانت ہی اندر نہیں جا رہے۔۔ کوئی خوشی سے پھولے ہی نہیں سما رہا۔۔۔

سراج کا دوست ابھی کینٹین میں بیٹھا اس کا کارڈ لگا رہا تھا۔ لگتا بھی کیوں نہ آخر سراج نے اسے کبھی تنگ کرنے کا موقع نہیں چھوڑا تھا۔ اگر اب تو چپ نہ ہوا تو مجھے پھر یہ نہ کہنا کہ میرے دانت کیوں توڑے اور۔ ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتا کہ کینٹین میں اک کڑکا داخل ہوا اور سراج کے پاس اکے اسے کچھ بتانے لگا.....

یہ وہ لڑکا تھا جس کو سراج نے مرہا کے بارے میں پتہ لگانے بھیجا تھا کیونکہ وہ مرہا کا کلاس فیلو تھا۔۔۔ سراج کو اس نے ہمیشہ مرہا کے پاس رہنے کا بولا تھا۔ تاکہ اگر یونی کا... کوئی لڑکا یا لڑکی کبھی اسے تنگ کرتا تو وہ سراج کو اس بارے میں سب بتا دے۔ وہ بھائی مرہا بہن آج نہیں آئی ہے۔ اتنا بول کہ وہ خاموش ہو گیا۔ اسے مرہا کو بہن بولنے کا سراج نے ہی کہا تھا۔ کیا مطلب نہیں آئی میں نے تمہیں بولا ہے کہ اسے بولو گراؤنڈ میں آئے اور تم آگے سے مجھ سے یہ کہو اس کر رہے ہو



- تو پاگل ہے کیا تیرا دماغ کام کر رہا ہے تو اس سے ملنے اس کے گھر جائے گا مطلب آج ...  
تیری موت ہے۔ یا اس کے گھر والے تجھے جان سے مارنے میں اک منٹ نہیں لگائیں  
گیں اور تو پاگل مجنوں اس کے پیچھے اس کے گھر۔۔ سب کچھ پتالگا چکا ہوں اس کے بارے  
میں اک بھائی ہی ہے اور وہ بھی اک کمپنی میں کام کرتا ہے اگر وہ گھر پر ہے تو مطلب اکیلی  
ہے۔ اب تو بس اتنا بتا کہ میرے ساتھ چلے گا کہ نہیں۔۔ یا تو سمجھنے کی کوشش۔۔ چلے گا  
کہ نہیں۔ صاف بتا۔ اسے لمبا لیکچر دیتے دیکھ سراج نے ٹوکا۔۔ ارحم جانتا تھا۔ کہ اس  
سے بحث کرنا فضول ہے۔ چل.. اک تو پتا نہیں میرا کیا بنے گا اور مین تیرے... چپ کر  
کے چل... دماغ نہ خراب کر میرا اک تو ویسے بھی تیری بھابھی نے تنگ کر رکھا ہے....  
اتنا ڈرتی ہے مجھ سے.. جب بھی دیکھوں تو چھپنے لگتی ہے... ٹھیک سے خود کو دیکھنے بھی  
..... نہیں دیتی..... پر اب نہیں اب کچھ کرنا ہی ہوگا

- وہ. گاری مین بیتھ چکے تھے... سراج کی باتوں کا مرکز صرف مر حاتھی..... اس کی

..... ڈرپوک سی جاناں

حال:



یار بس بھی کر دے اس بیچارے نے کون سہ کوئی ایسا گناہ کر دیا جو تو اس سے بدلہ لینے پہ  
تلی ہے اور ویسے بھی غلطی تیری ہی ہے۔ گھر کے اندر جانے والے آدمی سے پوچھو گی کہ  
.... کدھر جا رہے ہو تو وہ یہی بولے گا کہ گھر کے اندر جا رہا ہوں

۔ اور جہاں تک بات رہی انکل کی تو یار وہ بڑے ہیں اور وہ بہتر سمجھتے ہیں کہ انھیں سیکیورٹی  
.... گارڈ کی ضرورت ہے بھی یا نہیں

۔ تو تجھے بھی لگتا ہے کہ میں غلط ہوں۔ ماہنور نے افسوس سے اپنی دوست نادیا سے کہا۔ یار  
میں تجھے سمجھا رہی ہوں اور تو کچھ اور سمجھ رہی ہے۔ ہر چیز جیسے ہم چاہتے ہیں ضروری  
نہیں کہ ویسے ہو۔ اب چل کلاس لیتے ہیں ورنہ سر نے ہمیں نہیں چھوڑنا کیونکہ تیری  
ضد کی وجہ سے ہم دونوں پہلے بھی 3 کلاسیں بن کر چکے ہیں۔ نادیا اس کا ہاتھ پکڑ کر  
کھینچتے ہوئے بولی۔ ماہنور منہ بنا کہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پہ دکھی ہونے والی لڑکی یہ نہیں جانتی تھی کہ زندگی اس کے ساتھ  
کیا مزاق کرنے والی۔ جہاں اس کی ذات کا زرہ زرہ بکھرنے والا تھا۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوئی تو سامنے ہی وہ کسی نوکر کو کوئی انسٹرکشن دے رہا تھا۔ وہ اس کے  
سامنے سے گزر کر صوفے پہ جا کے بیٹھی۔۔ سنو۔ اس نے سامنے کھڑے عالم سے

کہا۔۔۔ اس کہ اس طرز مخاطب سے اسے بے انتہا غصہ آیا پر وہ خود کو کنٹرول کر کہ اپنی .. بات کو جاری رکھے ہوئے تھا۔۔۔ اوو ہیلو میں تمہیں بلارہی ہوں سنائی نہیں دے رہا۔ جی مجھے عالم نے انجان بنتے ہوئے کہا۔ ہاں نہیں تو اور کسے یہاں کوئی اور بھی نظر آ رہا ہے .. کیا۔

۔ جی شاید تمہیں نظر نہ آ رہا ہو تو یہاں یہ بھی کھڑے ہیں اس نے ساتھ کھڑے اک نوکر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔ آپ کو تمیز نہیں ہے بات کرنے کی اور مجھے زیادہ مزاق کرنے .. والے لوگ پسند نہیں ہیں..... ماہنور نے اس کا مزاق بنانا شروع کر دیا

اچھا..... عالم نے بس اتنا سہ جواب دیا اور پھر سے پاس کھڑے نوکر سے باتیں کرنے لگا... اور ماہنور جو یہ سمجھ رہی تھی عالم سب کے سامنے شرمندہ ہو چکا ہے الٹا اس کے اتنے سے بواب پر سب کے سامنے شرمندہ ہو گئی.. سب کے سامنے عالم نے اس کی بات کو ..... ایسے رد کیا تھا جیسے اسے کوئی فرق ہی نہیں پڑھا تھا

نوکر سے بات کرنے کے بعد جب وہ فارغ ہوا تو ماہنور سے مخاطب ہوا.... اپنے ساتھ اس طرح بات کرنے والے کامیں منہ توڑ دیتا ہوں چونکہ تم ایک لڑکی ہو اور تم اس بات سے واقف بھی نہیں تھی تو تمہیں معاف کر رہا ہوں... دوبارہ یہ غلطی کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا.... مجھ سے پہلے تمہارے جتنے بھی باڈی گارڈ تھے وہ تمہاری یہ بد تمیزیاں

صرف اسی لیے برداشت کرتے تھے کیونکہ وہ تمہارے باپ سے ڈرتے تھے پر میں کسی سے نہیں ڈرتا اور میں اپنی ڈیوٹی کے دوران اپنے ساتھ کی جانے والی کوئی بد تمیزی برداشت نہیں کروں گا..... اور تم تمیز سے بات کرو

ورنہ میں سامنے والے کا منہ بند کرنا بھی اچھے سے جانتا ہوں۔ عالم نے اس کے منہ پہ جیسے جواب دے مارہ۔۔ ماہنور اک پل کو ڈر گئی پر پھر اپنی ہار کا سوچ کہ واپس سے پہلی والی ماہنور بن گئی۔۔ جائو مجھے آپ جیسے انسان سے بات نہیں کرنی۔ اتنا وہ جان گئی تھی کہ وہ .. بد تمیزی برداشت کرنے والوں میں سے نہیں تھا

اسے وجہ سے اس بار اس نے آپ کہنا ہی مناسب لگا۔۔ اب جائو میرے لیے کافی لے ... کے آؤ

.... ماہنور نے اسے آرڈر دیا

۔۔ کیا کہا کافی میں لے کے آؤ خود ہاتھ ٹوٹے ہوئے ہیں کیا؟؟؟

.... جو میں جائوں تمہارے لیے کافی لانے۔

اگر میں نے خود ہی جانا ہو تو تمہیں کس لیے رکھا ہے۔۔ ماہنور نے جیسے منہ توڑ جواب دینا چاہا... اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کسی طرح اسے باتوں میں ہر اکہ اپنا بدلہ لے لے...

-- اگر تھوڑا بہت بھی پڑھ لکھی ہو تو اتنا تو جانتی ہی ہو گی کہ سیکیورٹی کھانا لانے کے لیے .. نہیں ہوتی

-- عام کے جواب پر ماہنور کا چہرہ اک دم سے لال ہو گیا تزلزل کے احساس سے وہ جیسے رونے والی ہو گئی۔۔۔ ارے کیا باتیں ہو رہی ہیں۔۔ اسماعیل صاحب کے وہاں آنے سے ماہنور اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔ عالم کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ وہ اس کی آنکھوں میں نمی دیکھ چکا تھا۔.... اتنی سی بات پہ تمھاری آنکھیں بھر رہی ہیں ابھی تو .... عالم نے دل میں سوچا ..... شروعات ہے

ماضی:

اس نے عالم کے جانے کے بعد اپنے دوست عائشہ کو میسج کیا اس سے اپنے کلاس کے بارے میں پوچھا ..

- عائشہ جانتی تھی کہ وہ آج کیوں نہیں آئی اس وجہ سے اس نے اس کے نا آنے کا نہیں .... پوچھا۔ وہ بھی یہی بہتر سمجھتی تھی کہ وہ نہ آئے۔

- اس سے سب پوچھنے کے بعد وہ نوٹس بنانے لگی۔۔ نوٹس بناتے ہوئے اسے وقت کا ... احساس ہی نہیں ہوا۔ تقریباً دو گھنٹے کے بعد اسے بھوک کا احساس ہوا ... وہ اپنے نوٹس وغیرہ سمیٹ کے کچن میں چلی آئی۔

اپنے لیے ناشتہ بنا کہ وہ لائونچ میں لے آئی۔ ابھی اس نے چند نوالے ہی لیے تھے کہ  
... دروازے پہ بیل ہوئی

۔ ان کے پڑوس پہ اک آنٹی اکثر ان کے گھر آتی رہتی تھی وہ ان دونوں سے اچھے سے  
واقف تھی... ان کے بچپن سے وہ واقف تھی۔ اسے لگا کہ شاید عالم نے انھیں اس کی  
... .. طبیعت خرابی کا بتایا ہے

۔ مر حاکو لگا کہ شاید وہ اس کی طبیعت کا پوچھنے آئی ہیں اسی وجہ سے اس نے بنا سوچے ہی  
..... دروازہ کھول دیا

۔ سامنے موجود شخص کو دیکھ کہ اک پل کو تو اسے لگا کہ وہ خواب میں ہے.... سراج کو دیکھ  
کے جیسے اس کی سانسیں بند ہو رہی تھی... اپنے دل کے زور سے دکھڑکنے کی آواز اسے  
... اپنے کانوں میں بہت تیز سنائی دے رہی تھی

ایسا نہیں ہو سکتا پھر جب وہ ہوش میں آئی اس نے بنا سوچے سمجھے ہی دروازہ بند کرنا  
... چاہا

..

... اس کی کوشش سراج نے ناکام بناتے ہوئے گھر کے اندر داخل ہوا  
... اور دروازے کو لاک کر دیا۔۔

مرحاکى حالت تو جیسے کاٹو تو لہو نہیں جیسے ہو گئی تھی اب وہ کھڑی تھر تھر کانپ رہی  
.. تھی۔۔

..

۔ سراج نے اسے غور سے دیکھا اس نے ہمیشہ اسے برقے میں دیکھا تھا۔ سامنے ہی وہ پنک  
کلر کی پریئنڈ قمیض کے ساتھ سادہ پنک ٹرانز رہنے ہوئے اس کے دل کی تار چڑ رہی  
... تھی

دوپٹہ اس نے سر پہ اوڑھ رکھا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنے طرف گھورتے دیکھ مر حانے بھاگنا  
... شروع کر دیا۔۔ سراج بھی اس کی چلا کی سمجھ چکا تھا اس نے بروقت اس کی کلائی پکڑی  
اور اسے اپنے طرف کھینچا۔۔ وہ اس کے سینے سے جا لگی۔۔ کیسی ہو میری جان۔۔۔ اس  
کے کان کے پاس جکھتے ہوئے اس نے کہا۔۔ مر حاکو اپنے کان جیسے جلتے ہوئے لگے۔  
۔۔ پلیز مجھے چوڑیں مر حانے رونا شروع کر دیا۔۔ سراج نے اسے دیکھا جو آنکھوں میں ڈر  
... لیے روتے ہوئے اس سے التجا کر رہی تھی  
... اس کے رونے سے اب اس کی ناک ہلکی ہلکی لال ہونا شروع ہو چکی تھی

اس کے ڈرنے کی وجہ سے سراج نے اسے چھوڑا۔ اور۔۔ صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔ اوہ تو ابھی ناشتہ کر رہی تھی۔۔۔ سراج نے ٹیبل پہ موجود ادھے بچے ہوئے ناشتے کو دیکھتے... ہوئے کہا۔

اب وہ اس کی بچی ہوئی ادھی چائے پی رہا تھا جواب ٹھنڈے تو ہو گئی تھی پر اس چائے کا زائقہ ہی الگ تھا کیونکہ وہ مرحا کی جھوٹی تھی۔۔۔ خبردار جو اگر تم نے کمرے میں جانے کی کوشش کی ورنہ اس بار چھوڑوں گا نہیں۔ اسے کمرے کی طرف دیکھتے دیکھ اس نے... جیسے اسے وارن کیا

۔ ادھر اٹو۔۔ سراج نے اسے بلایا۔۔۔ مرحا نے تو جیسے سنا ہی نہیں تھا۔ اس کے لیے یہ.. اک عجیب سی سیچویشن تھی

۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ۔ اس کے یونی نہ جانے سے وہ اس کے گھر ہی پہنچ.. جائے گا۔۔۔ سنائی نہیں دے رہا ادھر اٹو

۔ اسے خیالوں میں گم دیکھ سراج نے چلایا۔۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی سراج کے.... سامنے موجود صوفے پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ سراج کہ لب اس کی احتیاط پہ مسکرائے.. اس کے ڈمپل واضح ہوئے مرحا نے انھیں دیکھ کے نظریں چرائی۔۔۔.. یونی کیوں نہیں آئی؟؟؟ سراج نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔

وہ میری طبیعت خراب تھی۔ مختصر سا جواب تھا۔ اچھا کیا ہوا طبیعت کو۔؟ وہ سر مس درد  
.. تھا

۔ اوہ اب آرام ہے اسنے جیسے کھوجتے ہوئے کہا۔۔۔ جی۔ پھر سے مختصر جواب  
۔۔۔۔۔ اسے یاد آیا کہ عالم نے اسے کہا تھا کہ آج وہ کوشش کرے گا جلدی آنے کی۔ اتنا  
.. دماغ میں آنا تھا کہ اب اس کے ہاتھ پیر پھولنے لگے۔

پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں میرے بھائی آتے ہی ہوں۔۔ اگر انھوں نے آپ کو یہاں  
دیکھ لیا تو۔۔۔ پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔۔۔۔۔ اوووو مطلب میرا سالہ آنے والا  
.. ہے

۔۔ سراج نے صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے اپنے پاس آتے  
دیکھ مر حایچھے کی طرف جانے لگی۔۔ چلو اسی بہانے آج میں اس سے تمھیں مانگ لوں  
.. گا اور پھر تم میری ہمیشہ کے لیے

۔۔۔ سراج واپس صوفے پہ بیٹھ گیا۔۔۔ ویسے پنک کلر میرا فیورٹ کلر ہے یہ تمھیں کیسے پتا  
چلا۔۔۔۔۔ سراج نے مسکراتے ہوئے کہا۔ (وہ الگ بات تھی کہ اس کا فیورٹ کلر بلیک  
تھا۔ پر ابھی اپنی جاناں کو اس رنگ دیکھ کر اس کا خیال اپنے من پسندیدہ رنگ کے بارے  
(میں تبدیل ہو گیا ہے۔



..مرحاکو کو تو کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

..اس کے تو وہم و گماں میں بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے ملنے یہاں تک آ جائے گا  
...پلیز آپ جو بولیں گیں میں کرنے کے لیے تیار ہوں بس ابھی یہاں سے چلے  
...پلیز پیپل پلیز مرحانے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے اور رونا شروع کر دیا۔  
..اس کو روتا دیکھ اک پل کو سراج بھوکھلا گیا۔ اس کے پاس اکے وہ اس کے سامنے  
گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔ مرحا۔۔ اس کی پکار پر مرحانے اپنی جھکی ہوئی پلکیں اٹھا کے  
..اس کو دیکھا۔

....۔۔سراج کو لگا آج وہ اس کی گہری جھیل سی آنکھوں میں ڈوب جائے گا  
۔اچھا چپ ہو تم رونا بند کرو۔۔سراج نے اسے کندھوں سے پکڑ کر صوفے پہ بیٹھایا اور  
انگلیوں کہ پوروں پہ اس کے آنسو چنے  
۔۔مرحابس کانپ رہی تھی۔ اگر ابھی اس کا بھائی یہاں آ گیا تو اس سے اگے کیا ہو گا وہ  
سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی  
۔۔اچھا کول ڈائون۔۔مرحامیں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔سراج نے اس کی  
آنکھوں میں دیکھتے ہوئے  
۔۔مرحاکے دل نے نہ جانے کیوں اس کی بات پہ اک بیٹ مس کی

۔ اس نے نظریں جکھادی۔ اس کی اس ادا پہ سراج کو لگا وہ اپنے جذبات پہ مزید بند نہیں باند  
سکتا۔۔۔ مر حاتم جانتی ہونہ کہ میرا یہ لاسٹ سمسٹر ہے۔۔ کچھ دنوں میں میری ڈگری  
.. کمپلیٹ ہو جائے گی۔۔ پھر میں تمہیں روز کی طرح نہیں دیکھ سکتا

تمہارے بھائی سے بات کروں گا۔ اسے منائوں گا۔ بس تم مجھ سے ڈرو نہیں اور مجھ پہ  
... بھروسہ کرو۔۔۔ میں تمہیں کسی اور کا نہیں دوں گا تم بس میری ہو

۔ میری محبت۔ بہت جلد تم میرے پاس آؤ گی۔ اور مجھے پتہ ہے کہ تمہیں کتنا شوق ہے  
پڑھنے کا بس اب تم میرے پاس رہ کہ پڑھنا۔۔۔ میں تمہارا ہر خواب پورا کروں گا بس  
مجھے موقع دو۔ تم میری پہلی اور آجری محبت ہو۔۔ تمہارا یوں مجھ سے ڈرنا چھپنا مجھے تکلیف  
دیتا ہے۔۔۔۔۔ میری محبت کا جواب محبت سے دو۔۔۔ دو گی ناں مر جا۔۔۔ سراج نے اک  
امید سے پوچھا۔۔۔۔۔ مر جا کونا جانے کیوں اس کی بات پہ بھروسہ ہونے لگا۔ اسے اس کی  
.. آنکھوں میں سچائی دکھنے لگی۔۔

چاہے جانے کا احساس اس پہ غالب ہو رہا تھا۔۔۔ مہربان خاموشی سے نظریں جھکائے  
... بیٹھی تھی... ہاتھ ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے

... اسے مسلسل خاموش دیکھ سراج نے اک لمبی سانس بھری... اچھا میں تمہیں وقت دیتا ہوں..... تم سوچو... اور اس تمام وقت میں بس مجھے سوچو... اور جس دن میرا سمسٹر ختم ہوگا اس دن میں آؤں گا تمہیں اپنا بنانے... تمہارا جواب سننے اور مجھے جواب ہاں... میں چاہیے

..... تھی

....جججی..مرحانے ڈرتے ہوئے کہا  
...پرپلیز آپ ابھی چلے جائو...بھائی آجائیں گے  
...اوکے تم پریشان نہ لو میں جارہا ہوں  
--یارویسے بڑی بے مروت ہو کم سے کم ناشتے کا ہی پوچھ لو۔ سراج نے مزاقا کہتا کہ وہ  
...ریلیکس ہو جائے

....۔ وہ آپ پی چکے ہیں نہ.....۔ اک دم مر حاک کی زبان سے پھسلا  
۔ اس کی بات پہ سراج کا بے ساختہ قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔  
دبائی۔۔

۔۔۔۔۔ چلو چلتا ہوں پر بہت جلدی آؤ گا تمہیں لینے۔۔۔۔۔ سراج کی بات پہ مر حانے اپنی نظریں اٹھا کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ سراج مسکراتا ہوا اٹھا اور اسے الوداع بول کے گھر سے چلا .. گیا۔۔۔

... اس کے جانے کے بعد مرحانے دروازہ لاک کیا اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں آئی  
... دل اب بھی بہت تیز سے دھڑک رہا تھا

۔ اب شاید اس نے سہی سے سانس لی تھی۔۔۔ وہ خود حیران تھی کہ کیسے اس نے اتنا  
... وقت سراج کے ساتھ گزارا۔ کیسے وہ بنا ڈرے اس سے وہ سب بول گئی۔  
.. سراج کی باتیں یاد کر کے وہ مسکرا نے لگی

اس کی باتیں سوچنے لگی... اس کا دیکھنا.. اس کو دیکھ کے مسکرا نا وہ اب بھی شرمائے جا رہی تھی... اب بھی اسے لگ رہا تھا کہ سراج اب بھی اسے دیکھ رہا ہے.... اس کے گال ابھی..... بھی لال ہو رہے تھے

شاید اس کے دل میں سراج کی محبت پیدا ہونے لگی تھی.....

حال:

..وہ اس وقت لان میں بیٹھی اپنی پالتو بلی روزی کے ساتھ کھیل رہی تھی

۔ روزی اس کی اک بہترین دوست تھی۔۔۔ وہ کھیلنے میں مصروف تھی ہی جانے بغیر کہ  
.. دو آنکھیں کب سے اسے دیکھنے میں مصروف ہیں۔

....۔ اسے خوش دیکھ کر عالم کو نا جانے کیوں اس سے نفرت ہو رہی تھی۔

....۔ خوش ہو لو ماہنور میڈم بہت جلد تم سے ہر خوشی چھین لوں گا

۔ یہ وعدہ ہے میرا بلکل اسی طرح جس طرح تمہارے بھائی نے میری بہن کی زندگی برباد  
.. کر دی۔۔۔

.. تم بھی تڑپو گی بس تھوڑا صبر کرو

۔ ماہنور کو تو اندازہ بھی نہیں تھا کہ زندگی اس کے ساتھ کیا مزاق کرنے والی ہے۔۔ کوئی  
..... اس سے اس قدر نفرت کرتا ہے

-----

کیسی ہو۔۔ ماہنور کو اپنے پاس کسی کی آوازائی تو اس نے مخاطب کرنے والے کو دیکھا تو

.. سامنے ہی عالم کھڑا تھا۔۔ آپ کو کیا اپنے کام سے کام رکھیں

..۔ سوری میں جانتا ہوں ہماری پہلی ملاقات کچھ اچھی نہیں رہی۔

۔ ماہنور نے اس کی بات پہ پہلو بدلا۔۔ ویسے کیا ہم دوست بن سکتے ہیں۔ عالم نے جیسے اسے

آفر دی۔ نہیں میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی

....۔۔۔۔۔ ماہنور نے اس آفر کو ریجکٹ کر دیا۔۔۔ ہم منہم پر میں اچھا دوست ثابت ہو سکتا ہوں  
۔۔ اور پھر تمہاری کی بہت مدد کر سکتا ہوں۔ ماہنور جو پھر سے اسے صاف منع کرنے والی  
تھی کہ مدد لفظ سن کے اس کی آنکھیں چمکی۔۔۔ عالم اس کے چہرے کے اتار چڑاؤ پہ غور  
.. کر رہا تھا۔۔

۔۔ یہ بتاؤ کہ آپ کو میتھیمیٹکس آتا ہے۔۔ عالم اس کی بات پہ چوک گیا... وہ اس سے اس  
سوال کی امید نہیں رکھتا تھا

۔۔۔۔۔ ہم منہم میں تو ایک سپرٹ ہوں میتھ سبجیکٹ میں۔ عالم نے اسے دیکھتے ہوئے کہا اس کی  
... بات پہ ماہنور مسکرائی۔۔ میں دوستی کر تولوں پر پہلے تمہیں مجھ سے معافی مانگنی ہوگی۔  
اور پھر یہ وعدہ کرنا ہوگا کہ تم میری میتھس کی اسائنمنٹس بنانی ہوں گی۔۔۔ بولو منظور  
.. ہے۔۔

۔۔ ماہنور نے اپنا چھوٹا سا ہاتھ اس کے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا۔  
۔۔ اوکے منظور ہے عالم نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ ماہنور اس کی  
بات پہ مسکرائی

...۔۔۔ چلو پھر میں روزی کو کھانا کھالوں ماہنور روزی کو لے کے گھر کے اندر چلی گئی

--- جبکہ اس کے جانے کے بعد عالم کے چہرے پہ اک مسکراہٹ تھی۔ اک پراسرار سی  
مسکراہٹ-----ماہنور اس سے دوستی کرنے کے بعد جلدی سے  
روزی کے کھانے کا بہانا بنا کے اندر چلی گئی.. وہ عالم کو یہ دکھانا چاہتی تھی کہ وہ اس سے  
..... بات کر کہ جیسے اس پہ احسان کر رہی ہے

ماہنور روزی کو اپنے کسی نوکر کو دے کر بھاگتی ہوئی کمرے میں آئی۔۔ اس نے بیڈ کے ساتھ ٹیبل پر رکھا اپنا فون اٹھایا اور سیدھی کال اپنی دوست کو ملائی۔۔ کیا ہے کیوں تنگ کر رہی ہے۔۔ کال اٹھاتے ہی نادیدہ نے کیا۔۔۔

--- تجھے اک بہت ضروری بات بتانی ہے۔ میتھس کی اسائنمنٹ کا کام ہو گیا۔۔ کیا سچ میں  
... عائشہ نے خوشی سے کہا وہ کیسے۔۔۔

... تھا۔۔ ہاں ہاں وہ بد تمیز سہ نادیدہ نے یاد آتے ہوئے کہا۔

۔۔ یار اب وہ اتنا بھی ایسا نہیں۔ ماہنور نے اس کا سوچتے ہوئے کہا۔۔۔ یار تو تو خود ہی بول  
... رہی تھی

۔ اچھا چھوڑ اس سب کو یہ بتا وہ بنائے گا ہماری اسائمنس۔ نادیا نے اندازہ لگایا۔۔۔ ہاں یار  
بے چارہ سمجھ گیا تھا کہ تالاب میں رہنا ہو اور مگر مجھ سے پنگا نہیں لیا جاتا اسی لیے آج آیا مجھ  
... سے بہت زیادہ معافیاں مانگ رہا تھا۔۔۔ بڑا رو رہا تھا۔

۔ مجھے بھی ترس آ گیا۔ تو سوچا معاف ہی کر دوں۔ ماہنور نے جیسے احسان جتلا دیا۔  
اور مزے کی بات اسے میتھس بھی آتا تھا تو بس میں نے ہمارا کام بھی نکال لیا۔۔۔ واویلا  
مطلب اب ہمارے تو مزے ہی ہیں۔۔۔۔۔ ویسے تو بڑی سمارٹ ہے۔۔۔ اس کی بات پہ  
ماہنور ہسنے لگی۔۔۔ چل اب تجھ سے بعد میں بات کرتی ہوں۔۔۔ مجھے بہت بھوک لگی ہے اور  
روزی کا بھی پتا کرو کچھ کھایا ہے کہ نہیں۔ چل پھر ٹھیک ہے اب میں ریلیکس کو جائوں گی  
۔ اوکے۔

وہ اس وقت اپنے گھر میں بیٹھا یہ اپنا آگے کا پلین سوچ رہا تھا۔ وہ سراج اور اس کے خاندان  
.... کو برباد کرنے کی کرکوشش میں تھا۔

چاہے اس کے لیے اسے کسی بھی حد تک کیوں نہ جانا پڑے۔۔۔  
۔۔۔ ایسا تو نہ تھا وہ۔ وہ تو ہر ایک سے محبت کرنے والا خیال رکھنے والا تھا۔۔۔۔۔ بس حالات  
... نے بلکہ سراج درانی نے اسے ایسا بنادیا تھا کہ وہ اس حد تک سے نفرت کرنے لگا تھا۔



جب بھی وہ ماہنور کو خوش دیکھتا تھا۔ اس کا دل کرتا تھا کہ اس کی زندگی میں بھی اندھیرا کر  
... دے جیسے اس کے بھائی نے اس کی بہن کی زندگی میں کیا ہے  
اور وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

-- کیا سوچا جا رہا ہے یار۔ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس کے جگری دوست حنین نے  
.. پوچھا

... کہی تو مجھے مس تو نہیں کر رہا تھا۔ اگر ایسا ہے تو دیکھ میں آگیا  
.. چل اب جلدی سے میرے لیے چائے بنا کے لاء۔

-- اور عالم نے اسے ایسے گھورا جیسے کہ کچا کھا جائے۔۔۔ کیا یذر گھور کیوں رہا ہے اب کیا  
... تجھ سے مزاق بھی نہ کروں میں

۔ اسے مسلسل گھورتا دیکھ اس نے چپ ہونے میں ہی اپنی خیر جانی کیوں کہ عالم اس وقت  
.. اسے سیریس لگا۔۔ اچھا یار سوری بتا کیوں پریشان ہے۔؟

یار کو نہیں بتائے گا تو کسے بتائے گا۔

... کچھ نہیں سوچ رہا ہوں کی کس طرح دورانی فیملی کو برباد کر کے رکھ دوں

۔ کیا کروں کہ وہ ساری زندگی تڑپتے رہ جائیں۔۔۔ اور میں نے سوچ بھی لیا ہے۔ عالم نے  
.. صوفے سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس جاتے ہوئے کہا۔

- کیا سوچا تو نے۔ حنین کو اس سے خوف محسوس ہوا کیونکہ وہ تو جانتا تھا کہ وہ درانی خاندان کے کچھ کم نقصان والا نہیں سوچ سکتا وہ ضرور کچھ بہت برا سوچ چکا ہے  
۔۔۔ بس یار اب تو بس تماشہ دیکھ عالم نے مختصر سے جواب دے کہ اپنی بات ہی ختم کر دی۔

اس کے چہرے پر موجود پراسرار سی مسکراہٹ سے نا جانے کیوں حنین کو خوف محسوس ہوا۔ اب وہ بس ماہنور کے لیے دعا ہی کر سکتا تھا۔۔۔  
رات کے آٹھ بجے وہ لیپ ٹاپ پہ لگانا جانے کیا کام کر رہا تھا کہ اس کے موبائیل فون پہ میسج کی بیپ ہوئی۔

۔۔ اس نے فون چیک کیا تو ان ناؤن نمبر سے اک میسج آیا تھا۔ میسج دیکھ کر اس کے چہرے پر  
.... اک مکار سی مسکراہٹ آئی تھی۔

۔۔ وہ اس میسج سے ہی جان چکا تھا کہ دوسری طرف ماہنور ہے۔۔۔  
دوسری طرف ماہنور جو اپنے بستر پر بیٹھی اسے میسج کر کہ اس کے رپلائے کا انتظار کر رہی  
.. تھی۔۔

- کیا یار اس موٹو کے کہنے پر میسج کر دیا۔۔۔ پر اب وہ کیا سوچے گا کہ خود ہی پہلے میسج کرنے لگی۔۔۔

..

-- ماہنور اسے میسج کرنے کہ بعد اب بیٹھے سوچ رہی تھی۔... عالم کا نمبر اس نے اپنے بابا کے موبائل سے شام کے وقت لیا تھا۔

... اس نے عالم سے میسج میں یہ پوچھا تھا کہ کل وہ اس کا کام مطلب اسائنمنٹ بنادے گا۔  
.. کیونکہ ایسا کرنے کو اس نے خود کہا تھا

-- تین دن بعد انھوں نے اسائنمنٹس سبمنٹ بھی کروانی تھی۔

-- پر عالم کا میسج پڑھ کہ اسے بہت غصہ آیا۔ جس نے اسے میسج کیا تھا کہ وعلیکم وسلام..... یہ  
... اک تڑ تھا کیونکہ ماہنور نے اسے سلام نہیں کیا تھا

-- اسے شرمندہ کرنے کا کوئی موقع وہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

.. ابھی وہ کوئی میسج سوچ ہی رہی تھی کہ اس کے فون پہ پھر سے نوٹیفیکیشن آ یا

... جی مجھے اپنی بات یاد ہے اور میں اپنی بات سے نہیں مکر تا

.. آپ کو کل آپ کی اسائنمنٹس کر کے دے دوں گا۔

-- اچھا مجھے امید ہے وہ دراصل میں خود بھی بہت اصول پسند ہوں اور اپنے انڈر کام کرنے

... والوں سے بھی یہی امید رکھتی ہوں

... ماہنور نے جیسے اسے جواب دینا چاہا

۔۔۔ جی بلکل دوسروں سے اپنی اسائنمنٹس لکھوا کہ آپ یہ بات بہت اچھے سے ثابت  
... کروارہی ہیں کہ آپ کتنی اصول پسند ہیں

۔۔۔۔۔ عالم نے اسے باتوں میں بے بس کر دیا تھا اور ماہنور تو جیسے رونے والی ہو گئی  
۔۔۔۔۔ وہ جان چکی تھی کہ اس کے سامنے وہ کوئی جواب نہیں دے پائے گی  
اسی وجہ سے وہ بغیر کوئی جواب دیے ڈاٹا کو آف کر کے فون کو سائیڈ پہ چھوڑ کر لیٹ گئی  
.... کیونکہ وہ مزید اپنی بے عزتی نہیں کروانا چاہتی تھی  
حال:

مریم بیگم کی نظر صوفے پہ موجود اسماعیل صاحب پہ پڑی جو کسی گہری سوچ میں مبتلا  
.. تھے.... کوئی فکر تھی جو انھیں ستائے جا رہی تھی  
..... کیا ہوا اسماعیل صاحب کچھ پریشان لگ رہے ہیں  
۔۔۔ ہاں وہ مریم میں نے تم سے کوئی بات کرنی ہے۔ مجھے ماہنور کے حوالے سے بہت سی  
دھمکیاں مل رہی ہیں تمہیں تو پتا ہے میرا کام کیسا ہے اور ماہنور کی فکر مجھے ہمیشہ ستائے  
رکھتی ہے اب میں نے ماہنور کی ذمہ داری تو عالم کو دے دی ہے پر پھر بھی ماہنور کے  
... حوالے سے بہت پریشان ہوں

عالم بہت ہی قابل لڑکا ہے۔ مجھے پورا بھروسہ ہے اس پہ وہ ماہنور کی حفاظت سہی طریقے سے کرے گا۔۔۔ پر پتہ نہیں کیوں میرا دل ماہنور کو لے کے بہت پریشان ہے۔ اسماعیل صاحب نے اپنی پریشانی اپنی بیگم سے شیر کی۔ انھیں کتنے دنوں سے ماہنور کے حوالے سے دھمکیاں مل رہی تھی اور آج تو اک انجان نمبر سے کال آئی اور سامنے والے۔۔۔ نے انھیں ان کی بیٹی کا رپ کرنے کی دھمکی دے دی تھی۔

ہاں مجھے بھی وہ لڑکا ماہور کی سکیورٹی کے لیے بہت مناسب لگ رہا ہے۔۔۔ اور مجھے۔۔۔ بھروسہ ہے کہ وہ اس کا بہت خیال رکھے گا۔

مریم بیگم نے انھیں تسلی دی۔۔۔ شام کو ماہنور آئے گی تو میں اس سے بات کرتا ہوں۔۔۔

ماضی:

وہ آج کسی طرح خود کی راضی کر کے یونی آگئی تھی۔ اس کا دل کسی سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا۔۔۔ کل کی وجہ سے وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔ کل جو سراج نے کیا۔ اس کے بعد وہ اس سے کسی بھی حرکت کی امید رکھتی تھی۔۔۔۔۔ حالانکہ کل سراج اسے یہ بتا چکا تھا کہ وہ اب اسے تنگ نہیں کرے گا۔۔۔ جب تک اس کا جواب نہیں مل جاتا۔۔۔ پر پھر بھی وہ۔۔۔ بہت ڈر رہی تھی

ناجانے آج سراج نے کون سا تماشا کرنا تھا۔ یونی میں اس کی امیج سراج کی وجہ سے بہت  
... خراب ہو گئی تھی۔

اکثر لوگوں کی پاس سے گزرتے ہوئے اس اپنے بارے میں بہت سی غلط سرگوشیاں سننے  
... کو ملتی تھی

۔ کوئی اسے یونی میں موجود لڑکیوں کے سب سے بڑے کرش کی گرل فرینڈ کے نام سے  
... بلاتا تو کوئی اسے بھا بھی کر کے بلاتا۔

وہ بیچاری کسی کے سامنے کچھ بولنے لائق بھی نہ رہتی۔ اسے خود پر بیت ساری لڑکیوں کی  
حسد بھری نگائیں بھی محسوس ہوتی۔

۔ ابھی بھی وہ یونی کے گرائونڈ میں بیٹھی بس یہی سوچ رہی تھی کہ ناجانے اب اس کے  
.... ساتھ کیا ہونا تھا

۔ اسے دور سے ہی عائشہ آتی ہوئی دیکھائی دی۔ وہ بھی اسی کے انتظار میں بیٹھی تھی۔ اسے  
.... کل ہونے والے واقع کے بارے میں بتانا تھا

۔ یار تم یہاں ہو اور میں تمہیں ساری یونی میں ڈھونڈ رہی ہوں تمہیں پتا ہے آج۔ وہ اپنی  
رو میں ہی بولے جا رہی تھی پر جب اس نے غور سے اسے دیکھا تو خاموش ہو گئی۔ یار میرو  
.... کیا ہوا کیوں پریشان ہو

- سراج نے کچھ کہا کیا۔ عائشہ کے سوال پہ مر حانے عائشہ کو سب بتانے کا سوچا۔ تھوڑی  
... دیر میں وہ اسے سب بتا چکی تھی

...۔۔۔ یار مر حاتم سچ کہہ رہی ہو مطلب سراج تمہارے گھر تک پہنچ گیا۔

عالم بھائی سے بچ کیسے گیا۔ مطلب یار تم نے کیسے ہینڈل کیسے کیا۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ میں خود بہت ڈر گئی ہوں میں کبھی سوچ بھی نہیں سکتی کہ سراج وہاں آسکتا ہے اسے  
... ہمارے فلیٹ کا آڈریس کیسے پتا چلا

- عائشہ اگر بھائی وہاں آجاتے تو کیا ہو جاتا بھائی تو سراج کو مار دیتے اور سراج وہ بھائی کو

....

- یات وہ بہت امیر ہے اگر اس نے اپنی پہنچ کا استعمال کر کے بھانج کو کوئی نقصان کر دیا تو

... میں مرجائوں گی

- عاشی پلیسیہ ز ز ز یار کچھ سوچو کچھ کرو۔ اب عائشہ کو بتاتے ہوئے وہ مسلسل کانپ رہی

... تھی

- مر حائشہ نہ لو کچھ نہیں ہو گا سب ٹھیک ہو جائے گا ہم کچھ نہ کچھ کر لیں گیں

- کیا ہو گا عائشہ؟؟؟ ہم کیا کریں گیں؟؟؟ مر حاک کی آنکھوں میں امید بھرا سوال تھا۔ ہم

سراج سے بات کریں اسے سمجائیں۔۔۔ پر مجھے نہیں لگتا وہ کبھی ہمیں سمجھیں گیں۔ سمجھے

گایوں نہیں سمجھے گا۔ مر حامیں اسے بولوں گی کہ وہ تمہارا پیچھا چھوڑ دے وہ تمہیں وقت دے جب تم اپنی سٹڈی کمپلیٹ کر لو گی تم وہ عالم بھائی سے بات کر لے اور ہم شادی کا سوچیں گیں۔ ناد یہ نے جیسے حل نکالنا چاہا مگر ناد یہ انہوں نے مجھے کچھ وقت دیا ہے پر مجھے..... نہیں لگتا کہ وہ اتنا انتظار کریں گیں

۔ میں نے ابھی اس بارے میں کچھ نہیں سوچا اور میری زندگی کا ہر فیصلہ بھائی کریں .. گیں... میں کیسے اسے کسی بھی بات کا جواب دے سکتی ہوں یہ فیصلہ بھائی کریں گے۔ اور اگر بھائی کو پتا چلا کہ میں نے اپنی یونی میں کسی لڑکے کو کوئی امید دلائی تو وہ مجھ سے... ناراض ہو جائیں گے۔

.... وہ کبھی مجھ پہ اعتبار نہیں کریں گے۔ میں بھائی کو دھوکا نہیں دے سکتی ۔ اففففف یار میں تمہیں دھوکا دینے کا نہیں بول رہی۔ اور ابھی اس پرو بلم سے نکلنے کا یہی اک حل ہے۔ اور بعد میں اگر وہ عالم بھائی کو پسند آ گیا تو ٹھیک اور اگر نہیں آیا تو تب تم کم... سے کم آزاد ہو جاؤ گی تب عالم بھائی اسے منع کر دیں گے .. پر عائشہ مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا

۔ اگر کچھ مسئلہ ہو گیا۔ مر حاکو ابھی بھی بہت سے خدشے تھے۔ یار کچھ نہیں ہوتا مجھ پہ بھروسہ کرو چلو اب اس پرو بلم کا حل نکل گیا چلو اب مسکرائو... اب وہ تب تک تو ہمارے



راستے میں نہیں آئے گا... جب تک کہ وہ یونی سے فارغ نہیں ہو جاتا..... اور پھر ہم  
فیصلہ بعد یہ چھوڑ دیں گے....۔ مرحا مسکرائو اسے اب بھی پر نشان دیکھ کر وہ چلائی۔ اچھا  
نہ

مرحانے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ اب وہ واقعے بہت ریلیکس فیل کر رہی تھی.....

-----

حال:

آج وہ یونیورسٹی اکیلی نہیں آئی تھی بلکہ اس کا باڈی گارڈ عالم بھی اس کے ساتھ تھا  
۔۔۔ وعدے کے مطابق عالم نے اسٹنمنٹس مکمل کر دی تھی۔

.. یار ویسے تیرا یہ باڈی گارڈ ہے تو بڑا ہینڈ سم

..... کیا باڈی ہے کیا لک ہے

۔ اور اس کے بال کتنے پیارے ہیں ناں۔۔ ماہنور کے ساتھ کلاس میں جاتی ہوئی نادیا نے  
کہا۔۔ تجھ سے بس یہی امید تھی ماہور نے اسے گھورا۔۔ یار سچ میں ناں ورنہ جو تیرے پہلے  
... باڈی گارڈ تھے سب کے سب موٹے اور بد شکل اور یہ کتنا فٹ ہے ناں۔۔۔

۔ دفعہ ہوا ب کلاس میں نہیں جانا کیا اور اسٹنمنٹ بھی آج جمع کروانی ہے۔۔۔ سرفاروق  
تو چلے گئے ہیں اب جو نیا نیچر آیا ہے اسے ہی سبمنٹ کروانی ہے۔۔۔

۔۔۔ ہاں یار آج تو کوئی نیا لیکچرار بھی آنا ہے۔۔ چلو جلدی سے کلاس میں اور۔

۔۔ ارے یہ تیرا باڈی گارڈ ادھر کیوں آرہا ہے کیا یہ ہمارے ساتھ کلاس میں بھی جائے گا۔۔ ماہنور کی بات کاٹتے ہوئے نادیا نے کہا کیونکہ اس نے دور سے ہی عالم کو آتے دیکھا تھا۔۔

جو بالکل انھی کی طرف آرہا تھا۔

۔ کیا ہے تمہیں ادھر کیوں آرہے ہو کلاس میں تم میرے ساتھ نہیں جائو گے خبردار جو۔۔ میرے ساتھ آتے تو ورنہ۔۔

اوہیلومس! سب سے پہلی بات تو آپ اور دوسری بات میں نے اپنا کام کیسے کرنا ہے یہ تمہیں مجھے سیکھانے کی بالکل ضرورت نہیں ہے کب اور کیسے کرنا ہے یہ میں بہتر جانتا ہوں سو پلیز۔۔

۔ راستہ دو۔

۔ ماہنور اور اس کے ساتھ کھڑی نادیا کو مکمل اگنور کرتے ہوئے وہ کلاس میں داخل ہوا۔۔۔۔ جبکہ ماہنور اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔۔

عالم نے کلاس میں داخل ہوتے ہی کلاس کو سلام کیا۔

۔۔ جبکہ ماہنور اور نادیا کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ان کا نیا ٹیچر خود عالم تھا۔

..ماہنور جو اپنی تھوڑی دیر پہلے ہونے والی بے عزتی کا بدلہ لینے والی تھی  
اس نے سوچا تھا کہ سر کو بول کہ عالم کو سر سے ڈانٹ پڑوا کہ وہ سب کے سامنے اپنی بے  
..عزتی کا بدلہ لے گی

۔ وہ اب ایسا سوچ کہ ہی رہ گئی۔۔۔ وہ اور نادیہ خاموشی سے کلاس میں اک سائیڈ پہ بیٹھ  
..گئی۔۔ کلاس میں جو شور تھا عالم کے اندر داخل ہونے پر خاموشی چھا گئی  
۔ یار ماہنور یہ تو ہمارے ٹیچر ہیں اب ہم کیا کریں گیں۔۔ اور ہم نے تو وہ اسٹمنٹ بھی انھی  
...سے کروائی جو ہمیں انھی کو دینی تھی

..اور یار اب یہ ہم سے سہی بدلہ لیں گیں۔ اور مجھے  
۔۔ توچپ کر تھوڑی دیر کے لیے مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا مجھے خود کچھ سوچنے دے...  
...اور خاموش ہو کر بیٹھ جا.. میں

۔ آپ دو۔۔۔ کمرے میں عالم کی آواز گھونجی۔ وہ ماہنور اور نادیہ سے مخاطب تھا۔۔ جی سر  
وہ دونوں اپنی جگہ پہ کھڑی ہوئی آپ دونوں نے اگر باتیں کرنی ہیں تو کلاس سے باہر جا کر  
...کر سکتی ہیں

اور اگر کلاس میں بیٹھنا ہے تو خاموشی سے اور چونکہ یہ میری پہلی کلاس ہے تو آپ دونوں کو معافی مل رہی ہے ورنہ جن لوگوں کو کلاس میں بھیٹھنے کا طریقہ اور تمیز نہیں آتی میں... انھیں اپنی کلاس میں بیٹھنے نہیں دیتا

تو امید ہے کہ اگلی بار آپ احتیاط کریں گی۔۔۔ ماہنور اور نادیا یہ کاسر ساری کلاس کے سامنے ہونے والی بے عزتی کی وجہ سے جھک گیا۔۔۔

۔۔۔ دونوں خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھ گئی۔۔۔ سمجھتا کیا ہے خود جو اس کو تو میں دیکھ لوں گی۔۔۔ ماہنور سے غصہ ضبط کرتے ہوئے سوچا

...

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ عالم کو مار ڈالے جس کی وجہ سے آج زندگی میں پہلی بار اسے اتنی بے عزتی کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔

۔۔۔۔ اوکے کلاس تو کسی کو بھی آج کے لیکچر میں مسئلہ ہے تو وہ بتا سکتا ہے میں آپ کو سب کلیر کر دوں گا۔۔۔ لیکچر ختم کرنے کے بعد عالم نے کلاس کو مخاطب کرتے ہوئے.... کہا۔۔

.. بہت سی لڑکیاں عالم سے بہت سارے سوال کرنا چاہتی تھیں

۔ اس کی اٹنیشن حاصل کرنا چاہتی تھی پر کلاس کے شروع میں ماہنور اور اس کی دوست کی ... ہونے والی بے عزتی نے سب پر عالم کا اک الگ رعب جمایا تھا

اس وجہ سے عالم کے خود کے بادے میں تو کیا کسی نے اس سے آج کے لیکچر کے بارے میں سوال نہیں کیا۔۔۔۔

۔۔۔ اوکے تو اگر آپ سب کا کوئی سوال نہیں ہے تو سب تھوڑی دیر میں میرے آفیس  
.. میں وہ اسٹنٹس جمع کروادینا جو سرنے اپ سب کو کرنے کو دی تھی  
۔ اور میک شیور کہ اسٹنٹس آپ سب نے خود کی ہوں کسی کی بھی کاپی پیسٹ نہ کی  
ہوں...

۔ عالم نے ماہنور کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ یہ بات وہ خاص طور پر ماہنور  
..... اور اس کی دوست کو سنانا چاہتا تھا

ہنہ اس کو تو میں اب نہیں چھوڑتی دیکھنا اب میں کیا کرتی ہوں..... مجھے بے عزت کر دیا کلاس میں میرا باڈی گارڈ ہو کے مجھ پہ روعب جمارہا ہے..... یار ماہنور اس بات کو چھوڑ پہلے یہ سوچ کہ ہم اس اسائنمنٹ کا کیا کریں..... عائشہ کی سوئی اب بھی وہاں اٹکی تھی..... کچھ نہیں اب ہم اتنے بھی گئے گزرے نہیں کہ اس کی اسائنمنٹ پہ گزارا کریں گے.. ابھی ویسے بھی کوئی کلاس نہیں ہے تو چل باہر چل کے ہم خود اپنی اسائنمنٹ بناتے

.....ہیں.....دونوں اب کلاس سے باہر چلی گئی

\*\*\*\*\*

وہ اپنی اک ضروری میٹنگ اٹینڈ کر کے آیا تھا.... گھر میں داخل ہونے پر پھر اس کی یادوں نے اس پہ حملہ کیا تھا.... وہ لڑکی جو اس کی روح میں بستی تھی اس سے اس نے بے پناہ محبت کی تھی.... پر وہ اپنی محبت میں ناکام رہا.... وہ اسے پانہ سکا

..... فریش ہونے کے بعد وہ کچن میں اپنے لیے کافی بنانے چلا گیا ....

سر اب درد کرنا شروع ہو گیا تھا.... صوفے پہ بیٹھا اب وہ کہی ماضی میں گم ہو رہا تھا..... سگریٹ کی طلب ہونے لگی تھی اب اسے.... اک سگریٹ کی اس کی تنہائی کی ساتھی تھی

کیوں مر جا آخر کیوں تم نے مجھے وہ سب پہلے نہیں بتایا..... کیوں مجھے اپنی محبت میں اتنا آگے جانے دیا جہاں سے واپسی کی کوئی راہ نہ تھی.. کیوں مجھے اتنا مجبور کیا کہ میں بے بس ہو گیا.... آخر کیوں تمہاری یادیں میرا پیچھا نہیں چھوڑتی.... کہاں جائوں میں کون سی ایسی جگہ ہے جہاں تمہاری یادیں میرا پیچھا چھوڑ دیں..... اتنا مجبور ہو گیا ہوں کہ اب مرنے کو دل کرتا ہے..... سگریٹ کے کش پہ کش لگاتا وہ اپنی یادوں میں مر جا سے.... مخاطب تھا

اج بھی اس کا ہسنا اس کا ڈرنا اس کا اس سے احتیاط برتنا اسے نہیں بھولتا تھا... وہ چاہ کر بھی  
..... خود کو روک نہیں پاتا تھا اسے سوچنے سے

اس کی زندگی اب ... کاش میں نے تمہیں کبھی نہ دیکھا ہوتا.. کاش کبھی تم سے نہ ملا ہوتا  
..... اسی کاش کے گرد گھومتی تھی

اتنا پیسہ ہونے کے باوجود وہ اپنی محبت کو پانہ سکا۔ اتنی کوشش کے باوجود وہ اسے حاصل نہ  
..... کر سکا... بے شک جب اللہ نہ چاہے تو تم کوئی چیز حاصل نہیں کر سکتے  
..... اب ساری رات اس کی ایسے ہی گزرنی تھی

اور وہ اس بات سے بے خبر کے اب اس کی بہن کے ساتھ کیا ہونے والا تھا وہ قصور وار نہ ہو  
..... کے بھی قصور وار تھا

حال:

وہ اس وقت اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی بس اپنے ہاتھوں کو باندھے غصہ ضبط کر رہی  
تھی..... اسے ابھی بھی عالم پہ اسائنمنٹ والی بات پہ غصہ تھا..... وہ یونی سے واپس  
... گھر عالم کے ساتھ جا رہی تھی

عالم ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا ماہنور کے بولنے کا انتظار کر رہا تھا... وہ جانتا تھا کہ وہ اس بات پہ اس سے غصہ ہے..... کیونکہ جب اس نے اپنے آفس پہ موجود اسائنمنٹس چیک کی..... تھی تو ماہنور اور نادیا کی وہ اسائنمنٹ نہیں تھی جو اس نے کی تھی

ماہنور نے غصے میں اپنے بیگ سے عالم کی لکھی ہوئی اسائنمنٹ نکالی اور اس کے سامنے پھاڑ کے گاڑی سے باہر پھینک دی..... جس چیز کی جو اوقات ہے اسے وہی پہ ہونا چاہیے..... ماہنور نے غصے سے کہا..... جبکہ عالم خاموش ہی رہا..... گھر پہنچ کے وہ بغیر کوئی بات کیے اندر چلی گئی..... جبکہ عالم خاموشی سے گاڑی لے کے اپنے گھر... چلا گیا

:ماضی

کیسی ہو... مرحایونی کے گراؤنڈ میں بیٹھی نوٹس بنارہی تھی جب اسے اپنے پاس سرانج کی آواز آئی.... عائشہ کینیٹین میں کچھ کھانے کے لیے لینے گئی تھی... جیسی.... کیا جیسی میں پوچھ رہا ہوں؟

..... جی ٹھیک.. مرحانے نظریں جھکائے کہا



اتنا ان کمفر ٹیبل کیوں فیل کر رہی ہو میں تمہیں کھا تھوڑی جانوں گا..... سراج اس کے قریب ہی بیٹھے ہوئے بولا..... کل جو بات میں نے تم سے کی تھی اس کے بارے میں کیا..... سوچا تم نے

جیسی وہ ابھی کچھ نہیں سوچا ابھی وقت تھا نہ اس وجہ سے میں نے کچھ... وہ بات کر رہی تھی جب اس کی نظر سراج پہ اٹھی جو بس اسے مسکر کے دیکھ رہا تھا..... مسکراتے ہوئے اس کے ڈمپل نظر آرہے تھے جو اسے بہت پرکشش بنا رہے تھے.... مرحانے جلدی سے نظریں جکادی.... اچھا یہ بتاؤ کے تمہیں کیا کیا پسند ہے؟ کون سی جگہیں اچھی لگتی..... ہیں.... سراج کا مقصد اس کی پسند جاننا اور اس کو تھوڑا ریلیکس کرنا تھا

پلیز آپ جائیں یہاں سے سارے لوگ ہمیں گھور رہے ہیں... میں نے آپ کو وقت آنے پہ جواب دے دینا ہے پر پلیز آپ ابھی جائیں.. مرحانے اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا اسے لگ رہا تھا کہ ادھر ادھر کے لوگ انہیں دیکھ رہے ہیں.... حالانکہ ایسا کچھ نہیں تھا... سب اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے. ان سب کے لیے یہ روز کا تماشہ تھا..... سراج کا موڈ اک دم اے خراب ہوا..... کون دیکھ رہا ہے بتاؤ مجھے میں اس کی آنکھیں نکال دوں. جو میری جان کو ایسے گھور کے دیکھے..... جبکہ یہ بات سن کے

مرحاکے گال لال ہو گئے... اچھا پریشان نہ ہو.. اگر کوئی بھی تمہیں کچھ کہتا ہے یا تنگ کرتا ہے تو مجھے بتانا باقی میں خود سنبھال لوں گا.....

سراج نے مسکراتے ہوئے اسے جیسے بہلایا... جیسی او کے اب سانس لے لو کیونکہ میں جارہا ہوں اپنی کلاس لینے..... اس کے پاس سے اٹھ کے وہ اپنی کلاس کی طرف چلا گیا کیونکہ وہ دور سے ہی اس کی دوست کو آتے دیکھ چکا تھا..... جبکہ مرحاکے پاس..... سے اٹھتے ہوئے سراج کو نادیہ نے دیکھ لیا تھا

مرحاکے دماغ میں اب سراج کی باتیں گھوم رہی تھی.. کتنی کئیر کرتا تھا اس سے اور وہ اسے ٹال رہی تھی... ہاں اس سے ڈر بھی لگتا تھا پر اب وہ اسے سوچنے لگی تھی... آخر چاہا جانے کا احساس ہی ایسا تھا اور چاہتا بھی وہ تھا جس کے پیچھے لڑکیاں پاگل تھی... سراج کے لیے لڑکیوں کا جنون وہ بہت بار دیکھ چکی تھی. کتنی امیر امیر لڑکیاں اس کے لیے خود کے سجاتی تھی تاکہ وہ اس کی نظر میں آسکیں پر وہ تھا کہ اسی کے آس پاس رہنے کی چاہ کرتا

تھا..... مرحا تم نے اسے خود کے پاس کیوں بیٹھنے دیا.. تم جانتی ہو نہ کہ وہ کیسا ہے اور اس کا ایسے تمہارے پاس آنا کتنا بڑا مسئلہ پیدا کر سکتا ہے؟؟؟

عائشہ اب مرحا کو ڈانٹ رہی تھی.... اس کا نظریہ سراج کے لیے غلط تھا وہ ہمیشہ مرحا کو سراج کے بارے میں غلط بولتی تھی اسے لگتا تھا کہ سراج مرحا کو دھوکا دے رہا ہے.....

عائشہ وہ خود بیٹھے تھے میرے پاس اور انھوں نے کچھ غلط بات نہیں کی..... ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کا دفاع کر گئی تھی..... اچھا تو تمہیں کیا لگتا ہے کہ وہ سب کے سامنے تمہارے ساتھ کچھ غلط بات کرے گا وہ پاگل نہیں ہے مر حادہ بہت بڑا کھلاڑی ہے تمہاری سوچ سے بھی بڑا..... یہ امیر لڑکے ایسے ہی پھسانا جانتے ہیں.. اور وہ تجھے بس ایسے ہی ٹریپ کر رہا ہے اور کچھ نہیں..... پر مر حانے احتجاج کرنا چاہا جسے عائشہ نے رد کر دیا.. پر ور کچھ نہیں اور بات کو سمجھ اور اس کے جھانسنے میں نہ آء... تم خود سوچو اس کے پیچھے یونی کی خوبصورت ترین لڑکیاں پاگل ہیں پھر بھی وہ تیرے پیچھے کیوں بھاگ رہا ہے.. خود سوچو..... اس کی باتوں سے مر حادہ پھر سے سوچ میں پرگی پر اس بار سوچیں سراج کے خلاف تھی..... اچھا چھوڑ اس بات کو اور یہ کھا بہت مزے کا برگر ہے اور چھوڑ اس سب کو.....، ممم مر حانے بس ہنکار بھری... اور عائشہ کی باتیں سننے کے ساتھ..... ساتھ برگر کھانے لگی

حال:

گھر آ کے وہ سب سے پہلے فریش ہوا پھر وہ مر حادہ کے کمرے کی طرف چلا گیا... کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے کی نظر اپنی بہن پہ پڑی جو نہ تو زندہ لوگوں میں تھی اور نہ ہی مردہ لوگوں میں.... اس کا دل مر حادہ کو اس حال میں دیکھ کے کٹ گیا.. ایسی تو نہ تھی اس کی

بہن... اس وقت تو بستر پر پڑے وجود نو دیکھ کے اس کی بہن کا گمان تو نہ ہوتا تھا.....

کمزور سہ اک ہڈیوں کا ڈھانچہ بستر پر پڑا تھا جیسے.... اس کی بہن تو بہت خوبصورت ہوتی تھی یہ رو جیسے کوئی اور مردہ سی لڑکی تھی.... آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا وہ اس کے بستر کے ساتھ رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا اور اس کا کمزور سہ ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا..... کیسی ہو

میرو؟؟؟ روز وال؛ سوال اور روز اس کا وہی جواب... خاموشی..... جانتا ہوں آج پھر جواب نہیں دو گی... پر مجھے؛ مید ہے کہ بہت جلد آپ بولو گی پہلے کی طرح اور پھر ہم بہن بھائی پھر سے خوش رہیں گے... یہ باتیں بوکتے ہوئے عالم کی آنکھوں میں امید کے ساتھ ساتھ آنسو بھی تھے..... اچھا آپ کو پتا ہے بہت جلد میں اس ماہ نور کی زندگی برباد کر دوں گا جیسے اس کے بھائی نے آپ کی زندگی برباد کی.. بس تھوڑا سا وقت اور میں جانتا ہوں کہ آپ کو یہ بات بہت بری لگ رہی ہو گی کیونکہ آپ کسی کو تکلیف نہیں دینا چاہتی کو گی پر میں تو آپ کے جیسا صبر والا ہر گز نہیں ہوں میں تو ان سب کو برباد کر دوں گا ان کا جینا محال مردوں کا بس آپ دیکھتی جانا..... وہ اسے آج پھر ناچاہتے ہوئے بھی اسی ازیت سے گزار رہا تھا... قہ اس کی باتیں سن سکتی تھی وہ ہر کوشش کر رہی تھی کسی طرح وہ اٹھ سکے اور اسے روک دے سب برباد ہونے سے پہلے... اپنے بھائی کے گناہ گار ہونے سے پہلے... پر پھر بے بسی کہ وہ ایسا کرنے پاتی..... عالم اب

بھی اس سے باتیں نہ رہ؛ تھ؛ اور وہ بے بسی سے بس سنے جا رہی تھی... اور وہ سب باتیں  
..... بس دورانیوں کی بربادی کی ہی باتیں تھی

وہ ناشتے کی ٹیبل پہ اپنے بابا کے ساتھ بیٹھی ناشتا کر رہی تھی.... ارے آؤ عالم.... عالم کو  
آتے دیکھ اسماعیل صاحب نے اسے اپنے پاس بلایا کیونکہ وہ ٹی وی لان میں بیٹھ رہا تھا....  
نہیں سر میں ناشتا کر کے آیا ہوں بس ماہنور ناشتا کر لے تو یونی چلتے ہیں..... اس سب میں  
ماہنور خاموشی سے بیٹھی اپنا ناشتا کر رہی تھی.... اچھا یہ تو بتاؤ ماہنور آپ کو تنگ تو نہیں  
کرتی نہ کیونکہ اب تک اس کے جتنے بھی باڈی گارڈ تھے وہ دو تین دنوں کے بعد میرے  
پاس اس کی شکایت میرے پاس لے آتے تھے... پر لگ رہا ہے کے آپ دونوں کی اچھی  
انڈر سینڈنگ ہو گئی ہے.... اس بات پہ عالم نے ماہنور کو دیکھا تھا..... وہ بھی اسی ہی  
دیکھ رہی تھی دونوں کی نظریں اک پل کے لیے ملی تھی پر ماہنور نے جلد ہی اپنی نظریں جکا  
..... دی تھی

ارے نہیں انکل ماہنور بہت سمجھدار اور باادب ہے مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے.... ماہنور  
.... جانتی تھی وہ اسے طعنہ مار رہا تھا

اچھا چلو یہ تو اچھی بات ہے..... چلیں میں بھی آفس کے لیے نکل رہا ہوں ماہنور ناشتہ کر لے تو آپ بھی چلے جانا اوکے انکل... اسماعیل صاحب انھیں خدا حافظ کر کے اپنے آفس..... چلے گئے کیونکہ ان کا ڈرائیور آچکا تھا

جلدی ناشتہ کرو ہم لیٹ ہو رہے ہیں.. میں نے اک کلاس بھی لینی ہے تو تھوڑا جلدی کرو....

ماہنور کو ناشتے میں مصروف دیکھ عالم نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا.....  
کیوں اگر آپ کو زیادہ ہی جلدی ہے تو آپ چلیں جائیں میں بعد میں اپنے ڈرائیور کے ساتھ چلی آؤں گی..... ماہنور نے اسے صاف جواب دے دیا تھا..... میں صبح کوئی بحث نہیں کرنا چاہتا اس کی جلدی کرو..... ماہنور نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا..... وہ اسے جان بوجھ کے زچ کر رہی تھی  
..... آخر کچھ دیر کے بعد ماہنور ناشتے سے فارغ ہو گی اور دونوں یونی چلے گئے

: ماضی

وہ اس وقت گھر کی صفائی کر رہی تھی.... اپنے اور عالم کے کام وہ خود کرتی تھی کیونکہ وہ کوئی نوکرا فورڈ نہیں کر سکتے تھے..... پھر بھی عالم نے بہت بار اسے بولا تھا کی اگر اسے کھانا بنانے سے کوئی بھی مسئلہ ہو یا گھر کے کام میں کسی بھی طرح کی مدد چاہیے ہوں تو وہ

کسی کو کام پہ رکھ لے پر مر جانے اسے صاف منع کر دیا تھا کیونکہ وہ اپنے اور عالم کے کام خود کرنا پسند کرتی تھی اور وہ تو ویسے بھی سارا دن گھر میں فری ہی ہوتی تھی.... اور ویسے بھی وہ جانتی تھی کہ کس طرح کے مشکل حالات سے اس کا بھائی گزرا ہے اور اسے کتنی تکلیفوں سے اس نے پالا ہے کیونکہ عالم صرف اٹارہ سال کا تھا جب ان کے ماں باپ مر گئے تھے..... وہ اس وقت گھر کی صفائی کر کے فارغ ہوئی تھی..... اب وہ تھوڑی دیر..... آرام کرتی اور پھر رات کا کھانا بناتی..... یونی کا کام وہ ویسے بھی مکمل کر چکی تھی..... ابھی وہ بستر پر لیٹی ہی تھی جب اس کے فون پر میسج کا نوٹیفکیشن آیا

جی کون مر جانے رپلائی کیا..... آپ کا چاہنے والا... سراج... کوئی ان ناؤن نمبر تھا..... نے ہارٹ کے ایموجی کے ساتھ لکھا.... اور اب مر حاکا کا پنپنا پھر سے شروع

اب وہ اپنے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ کہی وہ اسے دیکھ نہیں رہا... اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی میسج کرتی سراج کی کال آنا شروع ہو گئی..... اس نے جلدی سے کال کاٹنا

چاہی..... پر جلدی سے کانپتے ہاتھوں سے کال پک ہو گئی.... اس سے پہلے کہ وہ کال کاٹتی.... دوسری طرف سے سراج کی آواز آرہی تھی

کانپتے ہاتھوں سے اس نے موبائل کان سے لگایا... ہیلو مر حاسن رہی ہونہ پلیز مجھے کال نہ کریں..... بس اتنا بول کے وہ کال کاٹ رہی تھی کہ سراج نے اسے دھمکی دی.... اگر..... کال بند کی تو تھوڑی دیر میں تم مجھے اپنے کمرے میں پائوگی

پلیز زرز میں... اچھا یہ بتاؤ کیا کر رہی ہو..... اس سے پہلے مر حاکچھ کہتی سراج نے اپنی باتیں شروع کر دی..... دوسری طرف سے مر حاکے رونے کی آوازیں آنے لگ گئی.... اوگاڈ مر حاتم رو رہی ہو اس میں رونے کی کیا بات ہے یا میں تمہیں کھا تھوڑی رہا ہوں..... دوسری طرف سے بس سو سو کی آوازیں ہی آرہی تھی..... اچھا مر حاکچپ ہو جائو میری بات سنو دمنٹ چپ ہو... پر مر حاک تھی کہ سن نہیں رہی تھی.... اوکے میں اکے تمہیں خود ہی چپ کرو اتا ہوں صبر کرو..... نہیں پلیز آپ مت آؤ..... میں چپ ہوتی ہوں نہ.... اس کی جلد بازی پر اور معصومیت پہ سراج کو بہت پیار آیا وہ اپنے بستر پہ لیٹا اس وقت مسکرا رہا تھا..... ہائے کیا کروں ایسے ہی تو تم پہ فدا نہیں ہوں..... میں..... اس نے کشن کو سینے سے لگاتے ہوئے کہا

مر حاک..... سراج نے بہت پیار سے اسے پکارا تھا... مر حاکا دل اس کی پکار پہ زور سے دھڑکا تھا..... جی... مجھ سے ڈرانہ کرو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں. جانتی ہو تم دنیا کی پہلی لڑکی ہو جو میرے دل میں آ بسی ہو.... تم میری پہلی محبت ہو.... نہ تمہارے پہلے



کوئی تھا اور نہ کوئی تمہارے بعد ہو گا..... نہ جانے کیوں مرھا کو اس کی باتیں سننا اچھا لگ رہا تھا..... اچھا میں نے تمہیں وقت دیا ہے اس سے اک اگے کا دن بھی تمہیں نہیں ملے گا..... یار آگے سے جواب تو دو مجھے لگ رہا ہے میں پتھر سے بات کر رہا ہوں.... اسے مسلسل خاموش پا کے سراج کو غصہ آ رہا تھا..... مجھے یاد ہے مرحانے بس مختصر سہ جواب دیا..... چلو یاد تو ہے... خیر میں نے تمہیں آج کال اس لیے کی ہے کہ تم میرا نمبر سیو کر لو اور میں روزانہ کال یا میسج کروں گا اور یاد رکھنا اگر تمہارا رسپانس نہ آیا تو میں ضرور آجائوں گا..... سمجھ لگی..... جی... پھر سے مختصر جواب.... اوکے اپنا خیال رکھنا مجھے دراصل تمہارے سر بلارے ہیں تو میں مل لوں جا کے.... مسکراتے ہوئے سراج نے اسے چھیڑا..... اور ہاں اس بارے میں تم نے اپنی اس دوست سے بالکل ذکر نہیں کرنا..... وہ ایسے ہی تمہیں میرے خلاف بھڑکاتی ہے..... اس سے پہلے کہ وہ کال بند کرتی اس کا اک اور نیا حکم آیا تھا..... ٹھیک ہے... مرحانے جلدی سے کہتا کہ وہ کال بند کر دے.....

..... اب وہ بیٹھی سراج کے بارے میں سوچ رہی تھی

.....

ماضی:

واو یار کتنا پیارا بیگ ہے یہ تو دکھنے میں بہت مہنگا لگ رہا ہے..... عائشہ اور مرہا اس وقت مرہا کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب باتوں کے دوران عائشہ کی نظر الماری کے .. ساتھ ٹیبل پہ موجود بیگ پہ گئی

اس کی بات پہ مرہا اک دم سے گڑبڑا گئی..... یہ بیگ اسے دو دن پہلے اک کورئیر والا .. دے گیا تھا... جب مرہا نے اسے منع کیا کہ میں نے تو کوئی چیز آرڈر نہیں کی..... پر کورئیر والا یہ بول کہ چلا گیا کہ اس پہ پتہ اسی فلیٹ کا لکھا ہے..... مرہا کو لگا کہ شاید عالم نے کچھ آرڈر کیا ہے اس لیے اس نے وہ پارسل لیا اور عالم کے کمرے میں چھوڑ دیا..... پر کچھ ہی دیر کے بعد اسے روزانہ کی طرح جب سراج کی کال آئی تو سراج نے اس سے اپنے تحفے کے بارے میں پوچھا. کہ اسے کیسا لگا وہ تحفہ..... کیا مطلب ... کون سا تحفہ

مرہا نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا... ارے وہی بیگ جو میں نے تمہیں اج بھیجا تھا.....

سراج اس سے پہلے کہ کچھ اور بولتا مرہا بھاگتی ہوئی عالم کے کمرے میں گئی اور وہاں سے وہ پارسل جلدی سے اپنے کمرے میں اٹھالائی..... کمرے میں اتے ہی جب اس نے موبائل دیکھا تو سراج کی کال کٹ چکی تھی.... اس نے جلدی سے سراج کو کال کر دی

مبادا یہ کہ وہ گھر نہ پہنچ جائے..... یہ پہلی بار تھا جب مر حانے اسے خود کال کی  
تھی ...

کہاں چلی گی تھی کب سے کال کر رہا ہوں مجھے لگا کوئی مسئلہ ہو گیا ہے میں تمہارے گھر کے  
..... لیے ہی نکلنے لگا تھا

..... کال اٹھاتے ہی سراج نے بے صبری سے کہا  
آپ پلیز میرے گھر نہ آیا کریں.... اور آپ نے مجھے یہ کیوں بیجھا ہے دیکھیں پلیز میں  
آپ سے یہ نہیں لے سکتی آپ پلیز کل یہ واپس لے جائیے گا.. نہیں بلکہ میں آپ کو کل  
..... یہ خود دے دوں گی..... مر حاکو اندازہ ہو گیا تھا کہ اب بات کافی بڑھ رہی ہے  
تم. ہوتی کون ہو مجھے یہ بتانے والی کہ مجھے تمہیں کچھ بیجھنا ہے کہ نہیں..... چپ کر کہ  
جو بیجھا ہے وہ لو ورنہ میرا دماغ خراب ہو گیا تو میں تمہارے گھر آ جاؤں گا.... سراج کو  
. مر حاکا یوں تحفے سے انکار کرنا برا لگا تھا

اس لیے اس نے ہمیشہ والی دھمکی دی تھی..... پر ہمارے درمیان ایسا کوئی رشتہ ....  
نہیں ہے کہ میں آپ سے اس طرح کے تحفے لوں میرے پاس سب ہے مجھے نہیں

ضرورت ایسی کسی بھی چیز کی.. اور میں..... میرا دماغ نہ گھوماؤں مر حا..... کیا چاہتی ہو  
وہاں انوں اور کوئی رشتہ بناؤ تمہارے ساتھ.... ٹھیک ہے رک  
میں ابھی مولوی اور گواہوں کو لے کے آیا..... اس سے پہلے کہ مر حاکچھ کہتی کال کٹ  
... چکی تھی..... اور مر حاکا تو جیسے سانس رک گیا تھا..... ہیلو ہیلو سراج  
یا اللہ اب کیا ہو گا..... مر حانے جلدی سے سراج کو کالیں کرنا شروع کر دی.....  
سراج پلینز کال اٹھائیں... پلینز اب مر حاکو احساس ہو رہا تھا کہ اسے اس سر پھرے بندے  
.. سے چپ کر کہ تحفہ قبول کر لینا چاہیے تھا  
پر اب کیا فائدہ.... مر حاب رونا شروع ہو چکی تھی اور رونے کے ساتھ ساتھ سراج کو .  
..... کالیں کر رہی تھی جو وہ اٹھا نہیں رہا تھا  
اور دوسری طرف سراج مزے سے بستر پہ لیٹا مر حاک کی کالیں اگنور کر رہا تھا..... وہ جانتا  
تھا کہ مر حابہت ٹینشن میں ہو گی... اس کا ارادہ اسے صرف ڈرانے کا تھا.... وہ مر حاکو  
سارے زمانے کے سامنے اس کے بھائی کی مرضی اور خود مر حاک کی مرضی سے اسے اپنا بنانا  
چاہتا تھا..... آخر کار کچھ دیر کے بعد اسے مر حابہ ترس آ گیا. اور اس نے کال اٹھا  
لی..... اور مر حابو یہ سوچ رہی تھی کہ اب وہ عالم کو کال کر کے گھر بلائے... سراج کے  
..... کال اٹھانے پر اب بس خاموشی سے رو رہی تھی

مرحایار کیا کروں میں تمہارا..... کچھ بھی ہو کیسے بھی حالات ہوں تم نے بس رونا ہی  
 ہے..... آپ پلیز... یہاں تو نہیں آرہے نہ..... اس کی معصومیت سے پوچھنے پر سراج  
 ..... کو اس پہ بہت پیار آیا اب اس سے دور رہنا اور بھی مشکل ہوتا جا رہا تھا  
 نہیں ارہایار بس مزاق کیا تھا تم سے اور تم خیر رونا چھوڑو... اور پانی پیو..... سچ میں اپ  
 نہیں آرہے نہ..... مرحانے پھر سے تصدیق چاہی... اسے لگ رہا تھا کہ اب اس نے سہی  
 سے سانس لی ہے..... جی میڈم سچ میں.... پاگل تھوڑی ہوں جو تمہیں ایسے ہی لینے  
 آجائوں گا..... ساری دنیا کے سامنے تمہیں اپنا بناؤ گا.. چلو اب چپ کر جائو اور ایزی  
 ..... ہو..... میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں تب تک سہی سے سانس لو  
 ..... اس کے بولنے کی دیر تھی مرحانے کھٹاک سے فون بند کر دیا  
 نظر سامنے موجود پارسل پر پڑی تو اسے کھولا..... اس میں بہت ہی خوبصورت بیگ تھا  
 پرپل رنگ کا جس کے کناروں پہ بہت قیمتی موتیوں کا کام ہوا تھا..... بیگ دکھنے میں ہی  
 .... کسی مہنگے برانڈ کا لگ رہا تھا  
 مرحا کو وہ بیگ بہت پسند آیا تھا.... بیگ کے ساتھ ہی اک گلاب کا پھول تھا..... اب .  
 اس کے دل میں بھی سراج بسنے لگا تھا... سراج کی طرف سے کی جانے والی کوششیں اس  
 ..... کا دل پگلا رہی تھی

اوہیلو کدھر کھو گئی اور یہ بیگ کا بتانہ عالم بھائی نے لے کے دیا ہے نہ..... اس کی بات پہ  
... مر حاشوش میں آئی.... ہاں وہ بھائی لائے تھے میرے لیے

ارے یار کتنا پیارا ہے واوا اس پہ یہ پرل کتنے پیارے لگ رہے ہیں..... عائشہ اس ....  
بیگ کو دیکھ کہ بس اس کی تعریف کیے جا رہی تھی... اس نے بیگ کی زیب کھولی تاکہ اندر  
سے دیکھ سکے... اس سے پہلے کہ مرحا سے روکتی اس نے بیگ میں موجود گلاب کا پھول  
دیکھ لیا.... اب وہ پھول تھوڑا مر جھا چکا تھا..... مر حاشہ پھول... عائشہ نے سوالیہ  
انداز سے اسے دیکھا.... وہ عائشہ یہ وہ.... مرحا سے اب بات سنبھالی نہیں جا رہی  
..... تھی

.... عائشہ کی آنکھوں میں اب غصہ بھر رہا تھا

.... اسے اب کچھ کچھ اندازہ ہو رہا تھا ...

سراج نے بیجھا؟؟؟؟؟ عائشہ کے سوال پہ مرحا کی نظریں جھک گئی..... ہم مرحا میں  
.... پوچھ رہی ہوں یہ سراج نے بیجھا... اس بار عائشہ بہت زور سے چلائی...  
.... تم پاگل ہو مر حاشیں کون سی زبان سمجھ میں آتی ہے

کتنی بار میں نے تمہیں سمجھایا پر تم.... اور یہ سب کب شروع ہوا عائشہ نا جانے کیوں .  
اتنا غصہ ہو رہی تھی..... وہ پانچ دن پہلے انھوں نے مجھے کال کی تھی اور پھر وہ

روزانہ رات کو کال کرتے ہیں میں نے سچ میں انھیں منع کیا تھا عائشہ وہ نہیں سن رہے تھے  
اور پھر پرسوں انھوں نے یہ بیگ مجھے بیجھا اللہ کی قسم میں انھیں روکنا چاہا پر وہ گھرانے کی  
..... دھمکی دے رہی تھے

اچھا تو تم لوگ پچھلے پانچ دنوں سے رابطے میں ہو..... اور مجھے بتانا بھی مناسب نہیں  
..... سمجھا

.. عائشہ کا جلن سے برا حال ہو رہا تھا  
خیر میں کون ہوتی ہوں۔ تمھاری اپنی لائف ہے جو دل کرے کرو..... یا ر عائشہ تمھیں...  
.. کیا ہو گیا ہے۔ تم جانتی ہو نا کہ تم میرے لیے کتنی امپورٹنٹ ہو  
.. میں سچ میں تمھیں بتاتی پر ابھی..... ابھی کیا مرھا ابھی کیا...

..... عائشہ نے چیخ کے کہا..... عائشہ کی اونچی آواز پہ مرحانے رونا شروع کر دیا  
.... آخر تمھارا یہ رونا دھونا کب ختم ہو گا مرحا... آخر تم کب سمجھدار ہو گی  
..... میں نے تمھیں اتنا سمجھایا خیر اب مجھے پوری بات بتاؤ

.... اس کے بعد مرحانے اسے پوری کہانی سنا ڈالی  
عائشہ مجھے لگتا ہے میں بھی سراج کو پسند کرنے لگی ہوں اور میرا دل کہتا ہے کہ وہ مجھے ...  
دھوکا نہیں دے گیں ہم اک بار ان کو موقع تو دیں اگر وہ اپنی فیملی کو لے کے آئے رشتے

کے لیے تو وہ سچ میں مجھ سے محبت کرتے ہوں گے اور اگر ایسا نہیں ہوا تو میں خود عالم بھائی  
..... سے بات کروں گی

مرحانے اپنے دل کا حال بھی ساتھ سنا ڈالا.... اوکے تم سہی کہہ رہی ہے ہم اسے اک  
موقع دیتے ہیں۔ مجھے بھی لگ رہا ہے کہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے..... عائشہ نے زبردستی  
... مسکراتے ہوئے کہا

.. سراج کو بولیں گیں کہ پہلے وہ اپنی فیملی کو لے کے آئے ...  
ناجانے کیوں یہ سن کے مرزا کو سکون ملا تھا.... چل اب باقی بات بعد میں کرتے ہیں ..  
..... پہلے تو جا اور میرے لیے اچھی سی چائے بنا کے لے آئے  
ہاں کیوں نہیں میں ابھی تیرے لیے اک اچھا سہ کپ چائے کالے کے آئی.... مرزا  
..... عائشہ کے لیے چائے بنانے کچن میں چلی گئی

ہنہ میں تمہیں سراج کا کبھی نہیں ہونے دوں گی مرزا... تمہیں کیا لگتا ہے۔ اتنی آسانی سے  
اسے حاصل کر لو گی اور میں دیکھتی رہوں گی.... اور سراج وہ مجھے ٹھکرا کہ تمہیں حاصل  
کرنا چاہتا ہے... اسے میری محبت کا زہرہ احساس نہیں... میں نے اسے اتنا چاہا ہمیشہ اسے  
سوچا اور وہ.... آخر کیا کمی تھی مجھ میں سراج کیوں تمہیں میری محبت نظر نہیں آئی

.....



اور اس مرحا کو پسند کیا جو تمھاری سوسائٹی میں فٹ تک نہیں ہو سکتی وہ تو اتنی کانفیڈنٹ بھی نہیں کہ تمھارے ساتھ تمھاری سوسائٹی میں دو قدم تک چل سکے پھر بھی یہ روندو ..... تمھیں پسند آئی

.. تم صرف میرے ہو۔ مجھ سے زیادہ محبت کوئی تمھیں نہیں دے سکتا ..  
.... تمھاری ہر چیز پہ صرف میرا حق ہے.. اس نے بیگ کو دیکھتے ہوئے کہا ..  
میں تمھیں حاصل کر کے رہوں گی..... چاہے اس کے لیے مجھے تمھیں تمھاری پسند ..  
.. سے ہی کیوں نہ دور کرنا پڑے

کتنی کوشش کی کہ مرحا تمھارے قریب نہ آ سکے... کتنا بھڑکایا میں نے اسے اور پھر ...  
بھی..... نہیں اب مجھے کچھ بہت بڑا سوچنا ہو گا... بہت بڑا جو تمھیں صرف میرا کر  
دے.....

عائشہ بھی سراج سے محبت کرتی تھی پر اسے سراج کا مرحا کو پسند کرنا زہر لگ رہا تھا..  
ناجانے کتنے عرصے سے وہ اپنے دل میں یہ میل رکھے ہوئے تھی..... اصلیت میں وہ  
مرحہ سے بہت نفرت کرتی تھی کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہ اس کے اور سراج کے بیچ میں آئی  
ہے.....

اب وہ مر حاور سراج کے خلاف بہت بڑی پلینگ کر رہی تھی..... بنایہ سوچے کے مر حا  
اس کے لیے کتنی مخلص ہے

حال:

کیا سوچ رہی ہے.... ناد یہ نے ماہنور سے کوک پیتے ہوئے پوچھا... وہ دونوں اس وقت  
یونی کے کیفے میں بیٹھی تھی..... یار ناد یہ تو مجھے کوئی اچھا سہ پلین بتانہ جس سے میں  
عالم سے بدلہ لے سکوں... کچھ ایسا جو میرے دل کو ٹھنڈک پہنچا دے... جس سے  
..... میرے سارے بدلے پورے ہو جائیں

ماہنور تو پاگل ہے... تجھے پتا بھی ہے اب وہ بندہ ہمارا ٹیچر بھی ہے اگر اسے زرہ سہ بھی  
اندازہ ہو گیا کہ تو کیا سوچ رہی ہے تو ہم دونوں کو فیل کر دیں گیں..... ناد یہ نے اسے  
.... وارن کیا

ہر بار بس تو ڈرا کر میرا ساتھ نہ دیا کر تو خود دیکھتی ہے نہ کہ وہ مجھ سے کتنا زد کرتے

..... ہیں

کلاس میں بھی جو کچھ پوچھنا ہو تو مجھے کھڑا کر دیتے ہیں اور تو اور وہ سب کے سامنے مجھے  
زیل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے..... نہ میری کوئی بات سنتے ہیں....  
..... ماہنور نے اب کے دہائی دی

اور واقعی ایسا تھا سب کے سامنے بھی عالم اپنے غصے کو کم نہیں کر پاتا تھا کہی نہ کہی سے وہ

..... ماہنور کے لیے اپنے دل میں موجود نفرت کا اظہار کر دیتا تھا

..... اسے ماہنور کو دیکھتے ہی مر حاکم زور سے چہرہ نظر آتا تھا..

اچھا نہ برا نہ منا میں نہ تجھے اک پلین بتاتی ہوں.. اس سے تو سر سے بدلہ لے لے گی.....

نادیہ نے اسے اک پلین بتانا شروع کیا..... واویار کیا پلین ہے کیا دماغ ہے تیرا اب تو دیکھ

میں اس عالم کو بابا کے سامنے کیسے زلیل کرتی ہوں.... یار کیا دماغ ہے تیرا..... ماہنور نے

خوشی سے نادیہ کو گلے لگا دیا.... کیونکہ اس کا پلین تھا تو بہت تگڑا..... اب بس

..... ماہنور کو اپنے پلین کو پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا

..... مے اے کم ان سر؟

وہ اس وقت اپنے فون پہ جکھا کوئی کام کر رہا تھا جب ماہنور نے دروازے سے اپنا سر نکالتے

..... ہوئے کہا

جی تقریباً آپ ادھی اندر آچکی ہیں باقی بھی آء ہی جائیں..... عالم نے ماہنور کو گھور کے کہا

کیونکہ وہ واقعی کافی حد تک کمرے میں اچکی تھی..... پر ماہنور نے اج اس کی بات کا

مانڈ نہیں کیا کیونکہ اسے بس اس وقت اپنے پلین کی فکر تھی..... دل کہی ڈر بھی رہا

..... تھا نا جانے اس کے بعد عالم کیسار یکٹ کرتا پر پھر بھی زد تھی کہ آڑے آرہی تھی

سرکب تک کا پلین ہے مطلب کے اگر آپ فری ہیں تو چلیں گھر ماہنور سامنے موجود  
..... صوفے پہ بیٹھتے ہوئے بولی

ہاں میں بھی تقریباً فری ہی ہوں.... عالم نے اٹھتے ہوئے کہا اسے تھوڑا عجیب بھی لگ رہا  
... تھا

کیونکہ آج پہلی بار ماہنور خود آئی تھی کہ گھر چلیں ورنہ اسے اکثر اسے ڈھونڈنا پڑتا تھا.....  
اسے ماہنور کے ساتھ دو ہفتے ہو گئے تھے اور ان دو ہفتوں میں اک بار بھی وہ خود نہ آئی تھی  
..... آج نا جانے کیسے وہ خود آگئی

چلیں.... ماہنور کی آواز اسے ہوش میں لائی..... ہمممم چلو..... وہ دونوں پارکینگ  
میں موجود ان کی گاڑی کی طرف جارہی تھے جب ماہنور کی نظر سامنے موجود نادیا پہ پڑی.  
وہ بھی اپنے ڈرائیور کے ساتھ گھر جارہی تھی..... اس نے ماہنور کو دیکھ کے اپنا مخصوص  
..... اشارہ کیا

ماہنور نے بھی جواب میں کوئی اشارہ کیا..... ان کی یہ حرکت عالم نے نوٹ کی تھی.....  
اب اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ کچھ تو ہونے والا ہے اس کے خلاف.... خیر وہ چھوٹی سی لڑکی  
..... اس کا کیا بگاڑ سکتی تھی. عالم نے سوچا... وہ اسے بینڈل کر لے گا

..... چلو آج چلنا ہے کہ نہیں عالم نے ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھتے ہوئے ماہنور کو پکارا

..... آگئی..... ماہنور نے ساتھ بیٹھتے ہوئے کہا

..... اب وہ دونوں بیٹھے اک دوسرے کے بارے میں سوچ رہے تھے

وہ جنگل والی طرف سے جارہے تھے..... اک منٹ یہاں سائیڈ پہ گاڑی روکیں  
..... ابھی ان کی گاڑی نے آدھا راستہ ہی طہ کیا تھا جب ماہنور کی آواز گاڑی میں گونجی

عالم نے گاڑی کو بریک لگائی.... اب وہ سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا  
تھا..... وہ مجھے واش روم جانا ہے... ماہنور نے جھجھکتے ہوئے کہا.... اور یہاں واش  
.... روم کس نے بنوائے ہیں..... عالم نے پوچھا

وہ ادھر باہر کہی تھوڑا سہ دور چلی جائوں گی.. اور... کوئی ضرورت نہیں ہے چپ کر کے  
..... گھر چلو وہاں جا کے جو کرنا ہے کرو پرا بھی نہیں کیونکہ ابھی تم میری ذمہ داری ہو  
عالم نے صاف منع کر دیا.... پلیز عالم مجھے جانا ہے اس ارجنٹ... پلیز. سمجھیں میں صبر  
..... نہیں کر سکتی

تمہیں پتہ ہے نہ یہ سنسان جگہ ہے یہاں پی کیسے تم... اف تو تمہیں ابھی یہ یاد آیا  
..... اف میں بھی کس پاگل کے ساتھ اپنا دماغ لگا رہا ہوں..... اترو اب نیچے

گاڑی کو اک سائیڈ پہ لگا کہ اب وہ دونوں سڑک کے کنارے سے تھوڑا دور جنگل میں اک  
..... جگہ پہ آئے تھے

وہ وہاں سامنے جو جھاڑیاں نظر آرہی ہیں نہ وہاں جائو اور جلدی کرنا اگر پانچ منٹ سے  
.... زیادہ دیر لگائی تو میں آجائوں گا  
اور تمھے پتا ہے میں صرف دھمکی نہیں دیتا..... سامنے موجود اک جگہ کی طرف اشارہ ..  
..... کرتے ہوئے عالم نے اسے وارن بھی کیا  
..... اوکے بس میں ابھی آئی  
ماہنور بھاگتے ہوئے ان جھاڑیوں کی طرف چلی گئی..... عالم وہی پہ کھڑا اب اس کا انتظار کر  
..... رہا تھا  
اوگاڈ کیا میں یہ سہی کر رہی ہوں اگر کوئی مسئلہ ہو گیا تو.... ماہنور اب کنفیوز تھی کہ اسے  
اگے پلین کو جاری رکھنا چاہیے یا واپس چلی جائے..... نہیں انج موقع ملا ہے آج میں یہ  
..... موقع گنوا نہیں سکتی  
اس نے وہاں سے سیدھا بھاگنا شروع کر دیا.... ماہنور نے سوچا تھا کہ وہ وہاں سے بھاگ  
کے گھر چلی جائے گی اور وہاں سے وہ اسماعیل صاحب کو بولے گی کہ عالم نے اسے غصے میں  
..... آدھے راستے میں ہی گاڑی سے نکال دیا  
..... پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اس کے دشمن اس کے لیے گھات لگائے بیٹھے ہیں

اس کے بابا کے اک دشمن نے اس کے پیچھے بندے لگا رکھے تھے جن کا کام صرف اس پہ  
..... نظر رکھنا تھا

ان کی نظر ہمیشہ ماہنور اور عالم پہ ہوتی تھی..... ابھی بھی وہ جان چکے تھے کہ ماہنور .  
..... بھاگ رہی ہے

وہ سارا معاملہ نہیں جانتے تھے پر انھیں اتنا پتا لگ گیا تھا کہ ان کا شکار ان کے ہاتھ لگ .  
..... سکتا تھا

انھوں نے اپنے باقی بندوں کو کال کر کے بلایا تھا وہ خود بھی پانچ بندے تھے پر وہ جانتے  
..... تھے کہ عالم کے ساتھ مقابلہ کرنا پھر بھی مشکل ہوگا  
..... اب انھوں نے اپنے بندے بلا لیے تھے

ماہنور بھاگ بھاگ کے تھک گئی تھی اب اسے ہر طرف صرف درخت ہی درخت نظر  
وہ ادھر ادھر بھاگنا شروع ہو چکی تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا.....  
..... اسی طرح گھومتے گھومتے اسے تقریباً گھنٹا ہو گیا تھا

اب وہ جان چکی تھی کہ وہ گم چکی ہے کیونکہ گھوم گھوم کے وہ بس اک جگہ پہ ہی آتی  
تھی..... اب اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس نے یہ قدم اٹھا کے بہت بڑی غلطی کر دی

ہے.....عالم عالم.....عالم کہاں ہیں آپ.....عالم کو پکارتی اب وہ ادھر ادھر بھاگ  
.....رہی تھی کہ کہی سے اس کی آواز عالم تک چلی جائے

اسے گئے اب دس منٹ ہو گئے تھے....عالم نے اسے دو تین بار آواز دی پر کوئی جواب  
نہیں آیا وہ وہاں جا بھی نہیں سکتا تھا اس کی پرائیویسی ڈسٹرب ہوتی پر جب وہ پندرہ منٹ  
.....تک بھی نہ آئی تو عالم اسی جگہ پہ بھاگتا ہوا گیا

....اوشٹ ماہنور اگر اب تم میرے ہاتھ لگی تو میں ہی تمہیں مار دوں گا  
...ماہنور.....ماہنور ...

اب عالم اسے آوازیں دیتا ہوا ڈھونڈ رہا تھا.....اسے اس بات کا بھی اندازہ نہیں تھا کہ وہ  
.....جنگل میں ہی ہے یا جنگل سے باہر کہی چلی گئی ہے

کہی نہ کہی دل اس .....اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کے تھک گیا تھا پر وہ مل نہیں رہی تھی ..  
بات سے ڈر بھی رہا تھا کہ اسے کوئی نقصان نہ ہو گیا ہو کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ دشمن ان کی  
.....گھات لگائے بیٹھا ہے

وہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتا تھا پر اس کے دل میں کہی نہ کہی ماہنور بستی تھی.....وہ اس  
.....بات کا منکر تھا پر وہ خود بھی جانتا تھا کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے  
...اس سے نفرت کا اظہار صرف اس وجہ سے کرتا تھا کیونکہ وہ سراج کی بہن تھی



..... اس سے محبت آج نہیں بہت پہلے کی تھی ...

اب جنگل میں ماہنور، عالم اور ماہنور کا شکاری گھوم رہے تھے... وہ جان گئے تھے کہ ماہنور

..... گم گئی ہے... ان کی کوشش تھی کہ عالم سے پہلے ماہنور تک پہنچے

اب شام ہونے کو آئی تھی پرا بھی تک ان میں نے کوئی بھی کسی تک نہیں پہنچ پایا تھا....

..... جنگل بہت ہی گنا اور دور تک پھیلا ہوا تھا

آخر تھک کر ماہنور اک درخت کے پاس بیٹھ گئی تھی... اس اب کوئی امید نظر نہیں آرہی

تھی جو اسے اس جنگل سے باہر نکال سکے.... وہ جانتی تھی کہ عالم اسے ڈھونڈ رہا ہوگا.. پر

وہ اتنی اگے آئی تھی کہ اب اس کا ملنا تقریباً ناممکن ہی تھا..... اسے انداز تھا کہ اگر

.... رات ہو گئی تو وہ کسی جانور کا کھانا بن جائے گی

..... اب ہلکا ہلکا اندھیرا چھا رہا تھا

..... عالم پلیرز جلدی آجائو

ماہنور اب عالم کو یاد کر رہی تھی..... یا اللہ پلیرز عالم کو بھیج دیں..... اب تو بس اس کا

..... رونارہ گیا تھا

..... اچانک ہی ماہنور کو سامنے سے تین آدمی آتے ہوئے نظر آئے

آپ آپ پلینز میری مدد کریں میں یہاں پھس چکی ہوں پلینز میری مدد کریں..... .  
ماہنور بھاگتی ہوئی ان کے پاس چلی گئی بنایہ سوچے کے وہ لوگ اس کے لیے خطرہ بھی ہو  
..... سکتے ہیں

؛شکر ہے تم ملی تو سہی اے پکڑو اسے اور باقی بندوں کو بھی سگنل بیجھ دو... لڑکی پکڑی گئی  
..... ہے.... اور بس یہ سننا تھا کہ ماہنور نے جلدی سے بھاگنا شروع کر دیا  
وہ سب بھی اس کے پیچھے اسے پکڑنے کے لیے بھاگے..... وہ چل چل کے بہت تھک  
چکی تھی اور تھی بھی اک لڑکی وہ کہاں ان مردوں کے جیسے بھاگ سکتی تھی اسی لیے وہ جلد  
..... ہی پکڑی گئی

..... پلینز مجھے جانے دو..... مجھے کیوں پکڑ رہے ہو میں نے آپ کا کیا بگاڑہ ہے  
..چپ کر اور تو میرا منہ کیا دیکھ رہا ہے.. جلدی پکڑ اسے اور باندھ کسی رسی سے  
.... ان میں سے اک آدمی نے دوسرے کو ڈانتے ہوئے کہا ...

..... جلدی کرو جلدی نکلنا ہے... ان میں سے اک نے ماہنور کو پکڑ کے رکھا تھا  
ماہنور زور زور سے چلا رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ ماہنور کا منہ بند کرتا اک گولی سیدھا اس  
..... کے بازو پہ لگی.... گولی اس کے بازو میں گھس گئی تھی... گولی مارنے والا عالم تھا

گولی کی وجہ سے ماہنور کا ہاتھ چھوٹا اور وہ بھاگتی ہوئی عالم کے پاس چلی گئی... عالم نے ..  
اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے پیچھے چسپا لیا..... ان آدمیوں کو اپنی بند و قیں سنبھالنے میں  
..... وقت لگنا تھا اسی وجہ سے عالم نے ان پہ دھاوا بول دیا  
.... عالم نے گولیوں سے ہی ان سب کو زخمی کر دیا تھا ..  
..... وہ کوئی تین چار بندے تھے جنہیں وہ زخمی کر چکا تھا ....  
اس کا مقصد انہیں پکڑنا تھا... اس سے پہلے کہ وہ انہیں پکڑتا سامنے سے بہت سارے  
وہ لوگ عالم کی طرف سے چلائے جانے والی گولیوں ..... لوگوں نے ان پہ حملہ کر لیا  
... کی آواز سن کے ائے تھے  
عالم جانتا تھا کہ وہ اتنے سارے لوگوں کا ابھی ماہنور کی موجودگی میں مقابلہ نہیں کر سکتا  
..... اسی لیے اس نے پیچھے ہٹنے کا فیصلہ کیا  
..... آہستہ آہستہ وہ پیچھے ہونے لگا ماہنور کا اس نے ہاتھ پکڑ رکھا تھا  
وہ درخت کے پیچھے پہنچا اور بس اس نے سامنے کی طرف گولیوں کی پوچھاڑ شروع کر  
دی.....  
.. اور سامنے سے بھی گولیاں چلنا شروع ہو گئی تھی  
... ماہنور درخت کے پیچھے ہی اک جگہ پہ بیٹھی تھی.. اور مسلسل رو رہی تھی .....

..... جبکہ عالم درخت سے جھانک کہ ان کا مقابلہ کر رہا تھا

اک آدمی چالاکی سے درخت والی طرف آیا اور ماہنور پر گولی چلائی چاہی ماہنور چونکہ عالم کی طرف بیٹھی رو رہی تھی..... اس کا جسم اب کانپ رہا تھا..... گولیوں کی آواز جیسے کان پھاڑ رہی تھی.... اس آدمی نے چالاکی سے ماہنور پر گولی چلانا چاہی پر عالم نے بروقت ماہنور کو اپنی طرف کھینچا اور جلدی سے سائیڈ پہ ہو گیا پر گولی پھر بھی اس کے بازو پہ لگ گئی.....

.....عالم... ماہنور نے عالم کے بازو سے خون نکلتے دیکھ زور سے کہا  
عالم نے اس آدمی کے سینے پہ گولی ماردی.... اب وہ سب عالم پہ بھاری پر رہے تھے کیونکہ  
.... ان کا مقصد ماہنور تھی

.....عالم نے ماہنور کا ہاتھ پکڑا اور بھاگنا شروع کر دیا  
ماہنور بھی عالم کا ہاتھ پکڑے بس بھاگے جارہی تھی.... اس کی وجہ سے عالم کو گولی لگی  
... تھی..... وہ اب اس بات پہ مزید رو رہی تھی کہ اس کی گولی عالم نے کھائی ہے  
..... وہ آدمی بھی ان کے پیچھے تھے

.....عالم اور ماہنور بھاگتے ہوئے کافی آگے آچکے تھے  
عالم کی نظر جھاڑیوں کے کنارے پہ بنی اک جگہ پہ گئی.... اس نے جلدی سے ماہنور کو اس  
..... جگہ پہ چھپنے کا کہا

بھاگتے ہوئے وہ اس جگہ پہ چھپ تو گئے... پر اب عالم کو ہلکی ہلکی کمزوری محسوس ہو رہی

..... تھی کیونکہ اس کا خون بہت بہ چکا تھا

.... ماہنور تو بس منہ پہ ہاتھ رکھے رو رہی تھی

..... اک طرف آدمیوں کی آوازیں آرہی تھی

وہ سب انھیں ہی ڈھونڈ رہے تھے... ان آدمیوں کا یہ خیال تھا کہ وہ سامنے کی طرف  
بھاگ گئے ہیں اسی وجہ سے وہ اس طرف چلے گئے.... یہ عالم اور ماہنور کی خوش قسمتی تھی

..... کہ وہ انھیں نہیں ملے ورنہ آج ان کا شاید آخری دن تھا

عالم... کچھ دیر کے بعد ماہنور نے کانپتی آواز میں عالم کو بلایا.... چپ اک دم چپ عالم  
اتنے زور اور غصے سے کہا کہ ماہنور کانپ گئی..... تمھاری وجہ سے ہوا ہے یہ سب آخر

تمھارے اس چھوٹے سے دماغ میں یہ بات گھستی کیوں نہیں کہ تمھاری جان کو خطرہ

.. ہے.... ہر بار تم کوئی نہ کوئی پرو بلم کر بیٹ کر دیتی ہو.... اور میں

اس سے پہلے کہ عالم اسے کچھ اور کہتا ماہنور روتے ہوئے عالم کے سینے سے ...

آگئی..... عالم کا تو جیسے دل دھڑکنا بھول گیا..... ماہنور کا یہ عمل اس کے لیے بالکل

..... غیر متوقع تھا

عالم نے محسوس کیا کہ وہ ہلکی ہلکی کانپ رہی ہے..... اور اب اس کے رونے کی آواز  
بھی تھوڑی اونچی ہو گئی تھی..... اے اے! کچھ نہیں ہوا ماہنور رو کیوں رہی ہو.....  
چپ ہو جائو... اچھا کچھ نہیں کہتا میں اب خاموش ہو جائو.... ادھر دیکھو میری طرف...  
عالم نے ماہنور کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا... اس کی نظریں ماہنور کے کانپتے ہوئے ہونٹوں  
..... پہ جاٹھری..... اسے اپنے گلے میں کانٹے چبھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے  
عالم اب کیا ہو گا؟ ماہنور کا سوال اسے ہوش کی دنیا میں لایا..... کچھ نہیں ابھی ہمیں  
..... تھوڑی دیر یہی رکنا ہو گا

..... عالم نے جلدی سے ماہنور کو چھوڑا اور تھوڑا پیچھے ہو کے بیٹھ گیا  
ماہنور کی نظر عالم کے بازو پہ گئی.. جہاں سے اب بھی خون بہ رہا تھا..... عالم آپ کا بازو..  
..... ماہنور کو جیسے ابھی یاد آیا  
..... اب وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی  
..... کچھ نہیں ابھی تھوڑی دیر میں کرتا ہوں کچھ  
پر اس سے پہلے ہی ماہنور نے اپنا دوپٹہ اتارا اور اسے پھاڑ دیا..... اب جو زیادہ والا دوپٹے کا  
..... حصہ تھا اسے عالم کے بازو پہ باندھنا شروع کر دیا

وہ دونوں ہی اک دوسرے سے ابھی جھجک رہے تھے وجہ ان کے تھوڑی دیر پہلے گزرنے  
..... والے لمحات تھے

..... دوپٹہ کیوں پھاڑا..... عالم نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا  
... وہ آپ کے بازو سے خون روکنا ضروری تھا پہلے ہی بہت خون بہ گیا ہے نہ  
..... ماہنور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے جواب دیا۔  
اب وہ اسے کیسے بتاتا کہ یہ گولی اسے اتنا بے چین نہیں کر رہی جتنا کہ اس کا بغیر دوپٹے کا  
..... وجود

... عالم نے اپنی نظریں دوسری طرف گھمادی

....

..... عالم  
.....  
.....

اب تورات ہونے والی ہے ہم گھر کیسے جائیں گیں..... ماہنور نے فکر مندی سے  
..... پوچھا

آج رات یہی کہی رکنا پڑے گا..... اگر ہم نے گھر جانے کا سوچا تو مارے جائیں گیں.....  
پر..... ماہنور نے کچھ کہنا چاہا کہ عالم نے ٹوک دیا..... اگر تم جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ... پر

اس بار میں مدد کرنے نہیں آؤں گا... کیونکہ میری اپنی حالت تمہارے سامنے  
عالم نے اسے ڈانٹ کے چپ کروادیا... کیونکہ ابھی اس کا سر درد سے پھٹ ..... ہے  
..... رہا تھا

کچھ دیر کے بعد وہ اپنے لیے رات کو رہنے کی جگہ ڈھونڈ رہے تھے... اتنا تو انھیں اندازہ ہو  
..... گیا تھا کہ اب تک وہ آدمی چلے گئے ہوں گے  
حال:

..... وہ دونوں اب بس چلے جا رہے تھے.... ہلکا ہلکا اندھیرا بھی چھا چکا تھا  
..... عالم  
..... ہم

... ماہنور کی پکار پہ عالم نے بس ہنکار بھری  
اب کیا کریں گیں۔ مجھ سے تو اب چلا بھی نہیں جا رہا اور مجھے بہت بھوک بھی لگ رہی  
..... ہے

.... ماہنور نے عالم سے کہا  
..... وہ اب چل چل کے تھک چکی تھی



بس تھوڑا سہ اور چلو سامنے مجھے اک جگہ نظر آرہی ہے وہاں پہ ہم رات رک سکتے ہیں....  
عالم نے سامنے موجود اک جگہ کی طرف اشارہ کیا..... وہ جگہ رات رکنے کے لیے  
..... مناسب تھی

وہ اک جھونپڑی سی جگہ تھی اکثر ایسی جگہیں جنگل میں پائی جاتی تھی..... عالم کو بھی کسی  
..... ایسی ہی جگہ کی تلاش تھی

عالم بھی اب بہت تھک چکا تھا... بازو سے خون تو رک چکا تھا پر کافی خون بہنے کی وجہ سے  
..... اب درد سے برا حال ہو رہا تھا

..... جھونپڑی کی حالت کچھ اتنی خاص نہیں تھی پر وہاں رات رک جا سکتا تھا  
..... اسے دیکھ کے لگتا تھا کہ یہاں پر پہلے کسی کا قیام ہوا ہے  
عالم نے وہاں پہ موجود گھاس کو اک جگہ پہ اگھٹھا کیا اور ماہنور کو اس پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا....  
اب وہ خود ہی کر رہا تھا کیونکہ اسے اندازہ تھا کہ ماہنور نے تو کبھی ایسی جگہ خواب میں بھی  
..... نہیں دیکھی ہوگی

..... عالم آپ بیٹھیں مجھے بتائیں میں کرتی ہوں یہ کام  
ماہنور نے اس کی مدد کرنی چاہی... کیا تم یہ سب کر سکتی ہو؟ مجھے کام بنانا ہے اور تمھے  
..... صرف کام بگاڑنا آتا ہے

..... اس کا اشارہ اس کی کی ہوئی غلطی کی طرف تھا

.... اب چپ کر کے بیٹھو اور مجھے کام کرنے دو

اب عالم نے وہاں پہ پڑی لکڑیاں اگھٹی کی اور اسے ماہنور کے سامنے موجود جگہ پہ رکھنا شروع کر دیا... وہ بڑے سلیقے سے انھیں رکھ رہا تھا کیونکہ اس نے ان سے آگ جلانی ... تھی... ماہنور بس عالم کو دیکھے جا رہی تھی

اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا... اس نے اسے کتنا تنگ کیا اور وہ اس کی وجہ سے ..... اب اس حال میں پہنچ گیا تھا

عالم بھی ماہنور کے ساتھ بیٹھ گیا... ماہنور میرا کوٹ اتار و جلدی.. عالم نے ماہنور سے کہا... ماہنور نے جلدی سی کوٹ اتارا..... اب اس میں اک چاکو اور لائیٹر ہے اسے نکالو اور آگ جلاؤ..... ماہنور نے چیزیں تو نکال دی..... اور اب وہ آگ جلانے کی کوشش کر رہی تھی... عالم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ آگ نہیں جلا سکتی... کیونکہ وہ لائیٹر کو لکڑیوں کے پاس ..... لے جا کے جلا رہی تھی

.... یا اللہ مجھے صبر دے میں اس کا کیا کروں ..

ہٹو پیچھے..... عالم نے اسے پیچھے ہٹایا اور اب پاس سے ہی گھاس لے کے لکڑیوں پہ ..... رکھی.... اب گھاس پہ آگ لگائی آہستہ آہستہ لکڑیاں آگ پکڑنے لگی

.....اب عالم نے چالو کی نوک کو آگ میں رکھ دیا.....ماہنور اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی  
...! میری بات سنو ماہنور

اب تم نے میرے بازو سے گولی نکالنی ہے.... اور یہ کام اب جلد کرنا ہو گا کیونکہ گولی کا  
.... زہر بہت پھیل چکا ہے اور میں مزید خود کو ہوش میں نہیں رکھ سکتا

.....اب جلدی کرو اور میری شرٹ اتارو... جلدی  
پر عالم میں کیسے گولی.....چپ کرو اور خاموشی سے گولی نکالنے کی کوشش کرو جب گولی  
..... لگانے کی وجہ بن سکتی کو تو نکالنا بھی جانو

عالم نے بہت غصے سے کہا.... اس کا درد اب بہت بڑھ چکا تھا.... اور وہ خود اب اس حال  
... میں نہیں تھا کہ گولی نکال سکے

..... اور ماہنور اب اس کا دماغ مزید گھما رہی تھی ..  
ماہنور نے کانپتے ہاتھوں سے عالم کی شرٹ اتاری.... عالم کا چوڑا سینہ دیکھ کے اسے بہت  
..... شرم آرہی تھی.... پر ابھی شرم مانے کا ٹائم نہیں تھا

گڈ... اب یہ چاکو اٹھاؤ اس سے میرے بازو میں موجود گولی کو کھینچ کے نکالو.....  
ماہنور کا حال اب بہت برا ہو رہا تھا اب وہ عالم کو منع بھی نہیں کر سکتی تھی جانتی تھی کہ اگر  
..... اب منع کیا تو عالم اسے نہیں چھوڑے گا

..... اس نے کانپتے ہاتھوں سے چاکو اٹھایا اور عالم کے قریب بیٹھ گئی  
عالم کا بازو پکڑ کے اب وہ عالم کو دیکھ رہی تھی... عالم دیوار کے ساتھ لگا بیٹھا تھا.. وہ بھی .  
..... ماہنور کے آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

..... نکالو گولی

ماہنور نے پہلے کپڑا اتارا اور پھر جس طرح اس نے چاکو کو زخم پہ رکھا تھا عالم بس ضبط کر کے  
..... رہ گیا.... کیا ہوا درد ہو رہا ہے عالم؟؟؟. ماہنور نے فکر مندی سے پوچھا  
..... ماہنور زور لگاؤ گولی تم نے نکالنی ہے خود باہر نہیں ائے گی  
..عالم نے تنز کیا .

اور اپنا ہاتھ ماہنور کے ہاتھ پہ رکھ کے زور لگایا..... عالم پلیز مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ  
..... جب عالم نے زخم پہ زور دیا تو خون پھر سے آنا شروع ہو چکا تھا  
..... عالم نے ماہنور کو گھورا اور اس کے ہاتھ سے چاکو چھین لیا  
موبائل ..... اور پاس پڑی چھوٹی سی لکڑی کو اٹھا کے اپنے دانتوں کے بیچ دبایا  
..... ماہنور کے ہاتھ میں تھا.... لائیٹ جل رہی تھی

موبائل ماہنور نے پکڑ لیا..... عالم نے نوک کو زخم پہ رکھا اور دبائے لگ گیا.... درد  
سے اس کا چہرہ لال ہو گیا تھا..... جب اسے نوک پہ گولی محسوس ہوئی تو اس نے نوک کو

تھوڑا ٹیڑا کیا اور گولی کو تیزی سے باہر نکالا.... یہ کام اس نے صرف اک منٹ میں کیا تھا..... اس کے لیے اتنا مشکل بھی نہ تھا کیونکہ وہ پہلے بھی اک بار ایسے ہی گولی نکال چکا تھا..... جب اک مجرم کو پکڑتے وقت اس کے بازو میں گولی لگی تھی .... تھا..... گولی کے نکلنے کی دیر تھی خون کی تیز دھاریں نکلنا شروع ہو چکی تھی..... ماہنور کونا جانے کیوں عالم کو دیکھ کے رونا آ رہا تھا.... منہ پہ ہاتھ رکھ کے اب اس نے رونا شروع کر دیا.....

عالم نے ماہنور کے دوپٹے کو تحہ کر کے جلدی سے زخم پہ رکھا اور پھر اپنا رومال نکال کے .... عالم .... اس پہ باندھ دیا..... رومال باندھ کے اب لیٹ گیا تھا ماہنور نے اس کے سر پہ ہاتھ لگاتے ہوئے اسے آواز دی اب وہ ہلکی ہلکی کانپ رہی تھی اک..... الگ سی سیچو نیشن بنی تھی ان کے درمیان..... عالم.... عالم کے جواب نہ دینے پر اس نے پھر سے عالم کو پکارا..... عالم نے بس ہنکار بھری

ایم سوری عالم مجھے معاف کر دیں اگر میں وہاں سے نہ بھاگتی تو ایسا نہ ہوتا.... پر قسم لے لیں مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ایسا کچھ کو جائے گا..... ماہنور نے سسکتے ہوئے کہا..... اس سے عالم کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی.... کتنا خیال کیا تھا اس نے

ماہنور کا۔ اس کی جان بچانے کے لیے اپنی جان دانو پہ لگادی تھی.....عالم کا اس کو اس طرح بچانا اس کے دل میں عالم کے لیے محبت پیدا کر گیا تھا... کیونکہ کبھی کبھی محبت ... کرنے کو بس اک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے..... وہ اب عالم کے لیے فکر مند ہو رہی تھی اس نے عالم کا سراٹھا کے اپنی گود میں رکھا اب وہ اس کے بالوں میں اپنی چھوٹی چھوٹی..... انگلیاں گمھا رہی تھی

..... نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے وہ کسی سے کنٹیکٹ نہیں کر پا رہے تھے کچھ دیر تک تو عالم آرام کرتا رہا گ ہلکی ہلکی جل رہی تھی ماہنور کو اب ڈر لگ رہا تھا کیونکہ..... عالم بھی سوچکا تھا اور جنگل سے جانوروں کی آوازیں آرہی تھی..... عالم عالم.... ماہنور نے زور سے اسے پکارا

ہنسنہ کیا ہوا عالم نے اٹھتے ہوئے کہا..... عالم مجھے ڈر لگ رہا ہے..... اور اب بھوک بھی.... فیل ہو رہی ہے

عالم اب بیٹھ چکا تھا اس کا درد اب کم ہو چکا تھا..... کھانے کے لیے اب تمھیں صبر ہی کرنا ہو گا کیونکہ ابھی ہم نہ تو کہی جاسکتے ہیں اور نہ ہی یہاں کچھ کھانے کو ہے کیونکہ اندر آ کے میں نے سب چیک کیا تھا اس لیے صبر کرو..... صبح میں کہی نہ کہی سے کچھ نہ کچھ ڈھونڈ لوں.....

اچھا ابھی تھوڑی پہلے تم مجھ سے معافی مانگ رہی تھی نہ... تو تب مجھے سہی سے سمجھ نہیں  
..... ابھی مانگ لو معافی میں سن رہا ہوں .... ائی

عالم نے ماہنور کا پریشان چہرہ دیکھا تو اس سے مزاق کیا تاکہ وہ تھوڑا ریلیکس ہو  
جائے..... عالم ایم سوری سب میری غلطی ہے ماہنور روتے ہوئے عالم کے گلے لگ  
گئی.....

یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ عالم کو کچھ سمجھ نہیں آئی..... ماہنور کا کانپنا اور رونا عالم کو .  
..... پریشان کر گیا

..... اچھا رونا نہیں کچھ نہیں ہوا.... اب سب کنٹرول میں ہے تو اب کس لیے رونا ہی ہو  
..... آپ نے مجھے معاف کر دیا نہ.... ماہنور نے معصومیت سے پوچھا  
ہاں جی معاف کر دیا... اب تم پیچھے ہو جاؤ کیونکہ میرا بازو مزید تمہارا وزن نہیں برداشت  
..... کر سکتا

.. عالم خود پر سے کنٹرول کھو رہا تھا

..... اس کا دل کسی کستاخی کا کہہ رہا تھا

..... رات اور پھر باہنوں میں من چاہا وجود... وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہیں پارہا تھا  
..... وہ کوئی گناہ نہیں کرنا چاہتا تھا.... اس نے ہمیشہ خود کی حفاظت کی تھی

..... ماہنور کو اپنی بے اختیاری کا احساس ہوا تو وہ جلدی سے پیچھے ہٹ گئی

تھوڑی دیر تک وہ باتیں کرتے رہے اور یہ پہلی بار تھا جب عالم اور ماہنور تمیز سے اور بغیر کوئی بحث کیے باتیں کر رہے تھے.... عالم کا مقصد اسے باتوں میں الجھا کے سلانا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بھوکے پیٹ ماہنور سو نہیں پائے گی..... خود وہ بھوک برداشت کر سکتا تھا

اس کے لیے یہ اتنا مشکل نہ تھا پر ماہنور کے لیے بھوک برداشت کرنا بہت مشکل تھا..... پہلی بار ماہنور کو عالم سے بات کر کے سکون مل رہا تھا یہ باتیں ان کی زندگی کی..... کہی کہانیوں اور مذاقوں پہ مشتمل تھی

تھوڑی دیر تک ماہنور سونے لگ گئی اس کا سر بار بار ادھر ادھر گر رہا تھا عالم نے اس کا سر..... اپنے کندھے پہ رکھا تاکہ وہ آرام سے سو جائے

عالم بار بار مر حاکو یاد کر رہا تھا.... وہ جانتا تھا بے ہوشی میں ہی سہی پر مر حاکو پریشان ضرور ہوگی کیونکہ اس کے کومہ میں جانے کے بعد یہ پہلی بار تھا جب عالم اس کے پاس..... نہیں گیا تھا... اس کا حال پوچھنے

..... اب عالم پہ بھی نیند غالب آرہی تھی

..... آخر بازو کے درد میں کچھ کمی ہوئی تو وہ بھی سو گیا



اب دیکھنا یہ تھا کہ کل وہ کس طرح اس جنگل سے باہر نکلیں گیں.... کہی ان کے دشمن)  
... (. پھر سے ان پہ نظریں گاڑے نہ بیٹھے ہوں

حال:

..... اس کی آنکھ چڑیوں کے چہچہانے کی آواز سے کھلی  
سوتے ہوئے وہ بہت ... نظر ماہنور پہ پڑی جو اس کے کندھے پہ سر رکھے سو رہی تھی  
معصوم لگ رہی تھی.... اس کا اک ہاتھ عالم کی گھود میں تھا.... عالم نے اس کا ہاتھ اپنے  
..... ہاتھ میں پکڑ کے دبایا

..... اس کے بڑے مردانہ ہاتھوں میں ماہنور کا چھوٹا ہاتھ چھپ سہ گیا  
..... عالم کے دل میں ہل چل سی ہونے لگی  
اس نے ماہنور کے گال پہ ہاتھ رکھا... اب اس کا انگھوٹھا ماہنور کے گال پہ حرکت کر رہا  
..... تھا

عالم کی نظریں اب ماہنور کے ہونٹوں پہ جاٹھری..... عالم کے لیے یہ اک عجیب سی  
..... سیچو نیشن تھی  
عالم نے جھک کے اپنے ہونٹ ماہنور کے ہونٹوں پہ رکھ دیے..... ماہنور کے ہونٹوں نے  
..... اسے جیسے سب بھلا دیا

....عالم اب ماہنور کی سانسیں چھین رہا تھا..... اس کے لمس میں بہت شدت تھی

....عالم جیسے اس کے ہونٹ کھا جانا چاہتا تھا

ماہنور اس وقت گہری نیند میں تھی جب اسے اپنے ہونٹوں پہ چبن محسوس ہو رہی

..... تھی... ابھی وہ کچھ سمجھتی کہ اس کا سانس رکنے لگا

جلدی سے آنکھیں کھولی تو عالم اس پہ جھکا اپنی پیاس بجھا رہا تھا.... اک پل کو تو اسے سمجھ

نہیں آئی پر جب اپنی حالت کا اندازہ ہوا تو جلدی سے عالم کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اسے پیچھے

..... ہٹانا چاہا

وہ اسے پیچھے دھکیل رہی تھی... عالم نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کے انگلیوں میں اپنی

انگلیاں الجھادی..... اس دوران اس نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی استعمال کیا جس وجہ سے

..... اب زخم پھر سے بگڑ رہی تھی

.... ماہنور کو اب سانس کی بہت ضرورت تھی پر عالم آج پیچھے ہٹنے کے موڈ میں نہیں تھا

وہ بالکل بے بس ہو چکی تھی.... کچھ دیر بعد عالم نے اس کے ہونٹوں کو آزادی دی اور اس

..... کی گردن پہ جھک گیا

ماہنور نے تیزی سے سانس لینا شروع کر دیا..... اس کا چہرہ شرم اور گھبراہٹ سے لال .  
ہو چکا تھا..... ہونٹ اب بھی گیلے تھے..... عالم اس کی گردن کو چوم رہا تھا... اک نشہ  
..... تھا جو اسے پاگل کر رہا تھا

..... رات سے خود پہ جو بندھ باندھا تھا وہ اب ٹوٹ چکا تھا .  
عالم پلیز..... ماہنور کی آواز پہ عالم پیچھے ہٹا پر جب نظر پھر سے ماہنور پہ پڑی تو دوبارہ خود پر  
..... سے کنٹرول کھو گیا

دوبارہ ماہنور کے ہونٹوں پہ جھک کہ اک شدت بھری جسارت کر دی..... پر اس بار وہ  
..... جلدی سے خود ہی پیچھے ہٹ گیا

وہ سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا... اب دونوں کے درمیان خاموشی تھی دونوں کا سانس تھوڑا تیز  
چل رہا تھا..... اس خاموشی میں وہ دونوں اک دوسرے کی دھڑکنیں سن سکتے  
..... تھے..... یہ ان کے درمیان کیا ہوا اب وہ دونوں سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے  
زخم کیسی ہے اب آپ کی؟ درد تو نہیں ہو رہا..... ماہنور کو جب کچھ سمجھ نہیں لگی تو اس  
سے زخم کے بارے میں پوچھنے لگی..... بات کرتے ہوئے اس کی آواز نہ جانے کیوں  
..... کانپ رہی تھی..... بہتر ہے.... عالم نے مختصر سہ جواب دیا

دھوپ بھی نکل چکی ہے ہمیں ابھی نکلنا چاہیے.....عالم نے اٹھتے ہوئے کہا اس دوران  
.....ان دونوں کی اک بار بھی نظریں نہیں ملی تھی عالم اس سے نظریں چرا رہا تھا  
.....دونوں اب جنگل میں چلے جا رہے تھے

.....اس دوران ان کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی  
...اک درخت کے نیچے عالم آ کے رک گیا تھا....کیا ہوا عالم؟  
ماہنور کے سوال پہ عالم نے انگلی سے درخت کی طرف اشارہ کیا...یہ اخروٹ کا درخت  
تھا....اور اس پہ لگے اخروٹ پک چکے تھے.....عالم نے درخت پہ چڑھنا شروع کر  
....دیا....عالم دھیان سے...ماہنور نے بے تابی سے کہا کیونکہ اس کا بازو بھی زخمی تھا  
اس کی بات پہ عالم نے اسے دیکھا اور یہ پہلی بار تھا جب ان دونوں کی نظریں ملی  
.....تھی

..میں جو آخری پھینکوں گا وہ تم پکڑنا  
.....عالم نے اسے پیچھے اک جگہ پہ کھڑے ہونے کا کہا.....  
وہ زیادہ اونچائی تک تو نہیں جاسکتا تھا..پر جتنا اس کے بس میں تھا اتنا وہ درخت پہ چڑھا..  
.....اور آخری توڑ کے نیچے پھینکنے لگا

عالم کا جسم بہت مضبوط سہ تھا اسی وجہ سے یہ زخم اسے اتنی تکلیف نہیں دے رہی  
..... تھی

..... اہستہ اہستہ بہت سارے آخروٹ اگھٹھے ہو گئے تھے .....

.... بس عالم اب آپ نیچے آجائیں

..... ماہنور کی آواز پہ عالم درخت سے نیچے چلا آیا .

.. یہ سارے آخروٹ لے کے اس درخت کے پاس چلو

..... سامنے موجود اک درخت کے نیچے بیٹھنے کے لیے بہت اچھی جگہ تھی ...

..... وہ دونوں اب وہاں بیٹھ گئے تھے

..... عالم نے پاس سے اک پتھر اٹھایا اور اس سے آخروٹ توڑ کے ماہنور کو دیتا .

..... آپ بھی کھائو نہ ماہنور نے کھاتے ہوئے ایک آخروٹ عالم کے سامنے پیش کیا

... نہیں تم کھائو مجھے بھوک نہیں ہے .... پر

..... ماہنور جلدی کھائو ہمارے پاس وقت نہیں ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کے باتیں کریں

..... عالم جتنا اسے اگنور کر رہا تھا اتنا ہی وہ اس سے باتیں کیے جا رہی تھی

.... تھوڑے سے آخروٹ کھا کہ ماہنور نے بس کر دیا

..... کیونکہ آخروٹوں کا ٹیسٹ تھوڑا کڑوا بھی تھا .

..... پھر بھی بھوک کی وجہ سے وہ تھوڑے بہت آخر وٹ کھا چکی تھی  
اب وہ پھر سے چلنا شروع ہو چکے تھے..... عالم کو کچھ کچھ آئیڈیا تھا کہ وہ کس  
..... طرح اس جنگل سے باہر نکل سکتے ہیں  
..... تقریباً دو گھنٹے چلنے کے بعد انھیں سڑک مل چکی تھی  
..... یہ سڑک کا کوئی اور حصہ تھا پر وہ شکر کر رہے تھے کہ انھیں سڑک تو ملی  
.. اس دوران مسلسل چلنے سے ماہنور بہت تھک چکی تھی ...  
..... ان کے بیچ پھر سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی ....  
..... عالم میں مزید نہیں چل سکتی پلینز آپ کسی گاڑی کو آنے دو  
عالم کو سڑک پہ چلتے دیکھ ماہنور نے دہائی دی کیونکہ وہ واقعی پہلے اتنا کبھی نہیں چلی ..  
..... تھی  
بس تھوڑا سا اگے چلو وہاں سے مین روڈ آ جائے گی وہاں سے کوئی نہ کوئی گاڑی مل جائے  
..... گی..... ماہنور نے اس کی بات پہ بس سر ہلادیا  
..... تھوڑا سی دیر میں وہ مین روڈ پہ پہنچ گئے تھے وہ  
..... روڈ پر کچھ گاڑیاں چل رہی تھی  
... ر کو ماہنور

عالم نے ماہنور کو اک سائیڈ پہ روکا..... ماہنور اب اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی.....

... یہ پہن لو..... تمہارا دوپٹہ بھی نہیں ہے

..... عالم نے اپنا کوٹ اتار کہ ماہنور کو دیا

.... عالم کا کوٹ ماہنور کو بہت بڑا تھا جس کا اک فائدہ یہ تھا کہ وہ مکمل کور ہو چکی تھی

.....

تم یہاں رکو میں کسی گاڑی کا بندوبست کر کے آتا ہوں..... عالم اسے سڑک کے کنارے

..... پہ روک کے اک گاڑی کی طرف چلا گیا

ماہنور دور سے ہی اسے دیکھ رہی تھی..... عالم کا اس کا یوں خیال کرنا اسے بہت پسند آ رہا

..... تھا

وہ عالم کو دیکھے جارہی تھی... اتنا تو اسے بھی احساس ہو گیا تھا کہ اب کہی نہ کہی عالم کے دل

..... میں بھی کچھ نہ کچھ فیلنگز اس کے لیے تھی اسی وجہ سے وہ صبح اس کے قریب آیا تھا

تبی عالم اس... وہ بس عالم کو دیکھے جارہی تھی جو کسی گاڑی والے سے کوئی بات کر رہا تھا

..... کی طرف دیکھنے لگا..... وہ اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کر رہا تھا

یہ کوئی عام سی ٹیکسی تھی جس میں اور بھی مسافر تھے..... ماہنور اس کے پاس چلی آئی  
ماہنور نے کبھی ایسے سفر نہیں کیا تھا اس کے لیے ایسی گاڑی مین ٹریول کرنا مشکل  
پرا بھی کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ اسے پتہ تھا عالم ابھی کتنی مشکل سے اپنے بازو کا ..... تھا  
..... درد برداشت کر رہا تھا

ر کو تم پہلے مجھے بیٹھنے دو.. ماہنور کو گاڑی میں بیٹھتے دیکھ عالم نے کہا... کیونکہ گاڑی میں  
پہلے ہی کوئی آدمی بیٹھے ہوئے تھے... عالم ان لڑکوں کو ساتھ بیٹھ گیا اور ماہنور کو اپنے ساتھ  
..... کھڑکی والی سائیڈ پہ بیٹھا دیا

..... گاڑی اب چل رہی تھی اور ماہنور بس عالم کو دیکھ رہی تھی  
عالم کے ہر انداز سے اسے محبت ہو رہی تھی... اس کا یوں خیال کرنا ماہنور کو بہت اچھا لگ  
..... رہا تھا

کیا ہوا؟

.. اسے خود کو گھورتے دیکھ عالم نے اس سے پوچھا  
.. اس کی اک طرف عالم تھا جبکہ دوسری طرف گاڑی کا دروازہ ....  
پرو بلم ہو رہی ہے کیا ایسے ننگ جگہ پہ بیٹھنے میں .... عالم نے پوچھنے پر اس نے نفی میں سر  
..... ہلادیا



عالم نے جیب سے فون نکالا اور کسی کو کال کی..... ہاں تم۔ اسی جگہ گاڑی لے کے آؤ۔۔۔

..ہاں بس تھوڑی دیر تک ہم پہنچ رہے ہیں..... اوکے

عالم کسی سے فون پہ بات کر رہا تھا..... تقریباً پندرہ منٹ کے بعد گاڑی اک جگہ پہ رک

عالم نے والٹ سے کچھ پیسے نکال کے..... ماہنور اور عالم وہاں اتر گئے..... گئی

...ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا

.....

عالم اب یہاں کتنی دیر رکنہ پڑے گا.... ماہنور کا تھکن سے برا حال تھا اب وہ مزید یہاں

.... نہیں رک سکتی تھی

..... بس تھوڑی دیر رکنہ پڑی اتنی ہی ہوگی

ماہنور اور عالم گاڑی..... اتنی دیر میں اسماعیل صاحب کا ڈرائیور گاڑی لے کے آگیا تھا

..... میں بیٹھ گئے

..... تھوڑی دیر میں وہ گھر پہنچ گئے تھے

..... ماہنور میری بچی

..... ماہنور کی امی نے ماہنور کے گھر میں داخل ہوتے ہی بھاگ کے اسے گلے لگایا

کیسی ہو بیٹا ٹھیک ہوناں کہی چوٹ تو نہیں لگی نہ مریم بیگی فکر مندی سے ماہنور کو ہر طرح  
..... سے دیکھ رہی تھی کہی کوئی چوٹ تو نہیں لگی  
.... امی میں ٹھیک ہوں..... کچھ نہیں ہوا .

ماہنور میری بچی... اسماعیل صاحب نے اسے گلے لگایا.... بابا میں ٹھیک ہوں پریشان نہ  
..... ہوں... ماہنور نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا  
..... عالم بیٹا..... یہ آپ کے بازو کو کیا ہوا... اسماعیل صاحب. نے عالم سے پوچھا  
سروہ گولی لگ گئی تھی پر وقت پر میں نے نکال لی تھی اب ٹھیک ہے اتنا مسئلہ نہیں ہے.....  
..... عالم نے ماہنور کو دیکھتے ہوئے جواب دیا  
..... گولی بیٹا... مریم بیگم نے فکر مندی سے کہا  
..... انٹی اتنا مسئلہ نہیں ہے

پر بیٹا اصل میں ہوا کیا تھا مجھے ساری بات بتاؤ... اسماعیل صاحب کے کہنے پر عالم نے ..  
... ماہنور کو دیکھا  
ماہنور بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی... وہ جانتی تھی اب اسے اسماعیل صاحب سے ڈانٹ  
..... پڑنے والی تھی  
..... عالم نے ساری بات انھیں بتادی پر ماہنور کی غلطی کو وہ بڑے سلیقے سے چھپا گیا تھا .

...ماہنور نے تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا

بیٹا آپ کامیں کن الفاظ میں شکر ادا کروں..... آپ نے اپنی جان پہ کھیل کے ...  
میری بیٹی کو بچایا..... آپ کا یہ احسان ہم کبھی نہیں بھول سکتے.... آج سچ میں، میں اپنی  
..... بیٹی کے معاملے میں بے فکر ہو گیا ہوں

اسماعیل صاحب نے عالم سے کہا..... وہ واقعی عالم سے بہت خوش تھے.... کل رات  
..... سے پریشانی سے ان کا برا حال تھا  
نہ ماہنور کال پک کر رہی تھی اور نہ ہی عالم بار بار ان کے دل میں عجیب سے خیالات آرہے  
..... تھے

مریم بیگم کو کچھ بولتے ..... اچھا ماما پلیز کھانا لگا دیں میرا بھوک سے برا حال ہو رہا ہے  
..... دیکھ ماہنور نے کہا اور واقعی اسے بہت بھوک لگ رہی تھی  
اچھا عالم بیٹا آپ بھی جلدی سے فریش ہو کے آؤ.. میں کھانا لگاتی ہوں پھر آپ اپنی زخم  
..... کی ڈریسنگ کروانا..... جی آئی..... عالم فریش ہونے چلا گیا

کچھ دیر بعد وہ سب ڈائیننگ ٹیبل پہ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے... کھانا کھاتے ہوئے وہ سب  
باتیں کر رہے تھے جب اچانک اسماعیل صاحب کا فون بجنے لگا..... کیا ہوا بابا کس کی کال

ہے ماہنور نے پوچھا... بیٹا سراج کی کال ہے.. وہ آپ کے لیے بہت پریشان ہو رہا تھا کل  
..... دراصل اسکی کال آئی تھی تو اسے سب کچھ بتانا پڑا

جبکہ سراج کے نام پہ عالم کو ایسا لگا کہ کسی نے اس کے کانوں میں پگلا ہوا شیشہ ڈال دیا ہو...  
..... اتنا ناگوار گزرا تھا اسے کہ وہ بس ضبط کر کے رہ گیا

اسماعیل صاحب اب سراج سے باتیں کر رہے تھے.... عالم بہت ضبط سے وہاں بیٹھا  
..... تھا

وہ کیسے ایسے لوگوں میں خوش بیٹھ سکتا تھا جنہوں نے اس کی بہن کی زندگی برباد کر دی .  
..... تھی

..... کیا ہو بیٹا کھانا کھانا نا..... عالم کو کچھ سوچتے دیکھ اسماعیل صاحب نے کہا  
..... جی انکل

بابا بھائی کیا کہ رہے تھے.... کب آئیں گیں وہ.. میں نے پچھلی بار بھی انھیں بولا تھا پر وہ  
..... ٹال گئے تھے.... عالم کا جیسے اس ماحول میں اب سانس بند ہو رہا تھا

ہاں بات ہو گئی ہے تمہارے بھائی سے... تمہارے لیے ہی پریشان تھا بہت پر اب پتا لگ  
..... گیا ہے نہ تمہارا کہ تم ٹھیک ہو تو اب جا کے اس کی پریشانی ختم ہوئی ہے  
..... اور اس کا آنے کا شاید پلین بن رہا ہے ...

اسماعیل صاحب کے بتانے پر ماہنور چسکتے ہوئے بولی.... سچی بابابھائی آرہے ہیں  
..... سراج کے ساتھ اس کی اک الگ ہی ایٹچمنٹ تھی

..... اچھا انکل میں چلتا ہوں.. وہ اب میں نے ڈریسنگ بھی کروانی ہے بازو کی  
اسماعیل صاحب نے عالم سے پوچھا..... ارے نہیں... میں چلوں آپ کے ساتھ بیٹا  
..... انکل شکریہ

عالم وہاں سے نکل آیا تھا..... گاڑی وہ اسماعیل صاحب کی ہی لایا تھا... انھوں نے زبردستی  
..... اسے گاڑی میں جانے کا بولا تھا

..... پہلے وہ ہسپتال گیا بازو کی اچھی طرح ڈریسنگ کروا کے وہ گھر آیا  
گھر آ کے پہلے اس نے بازو کو اچھی طرح کور کر کے شاور لیا..... بلکہ پھلکا ڈریس پہن کے  
وہ مرہا کے کمرے میں چلا گیا..... اس کی نرس سے اس کے بارے میں سب پوچھ کہ اب  
..... وہ مرہا کے پاس بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا

کیونکہ وہ جانتا ..... اس کی عادت تھی وہ مرہا سے روزانہ تقریباً ایک گھنٹے بات کرتا تھا  
..... تھا کہ وہ اسے سن سکتی ہے

مرہا کی ماتھے پہ بوسہ دے کہ اور اس کی نرس کو اس کا خیال رکھنے کا بول کے وہ کمرے  
..... میں چلا آیا

اب وہ سونا چاہتا تھا... تھکن سے برا حال تھا..... پر آنکھیں بند ہوتے ہی اپنے اور ماہنور  
..... کے وہ لمحات یاد آرہے تھے

کیوں میں خود پہ کنٹرول نہیں کر پایا..... کیوں میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں مجھے خود پہ کنٹرول  
..... رکھنا تھا..... وہ میرے مجرم کی بہن ہے اور کچھ نہیں  
اور سراج تم آرہے ہو میری بہن کے گناہگار..... اب مجھے جو کرنا ہے جلدی کرنا ہوگا.....  
ایسا گھائو دوں گا کہ ساری زندگی یاد رکھو ..... سراج تمہیں میں نہیں چھوڑوں گا  
..... گے

..... ماہنور کا چہرہ بار بار آنکھوں کے سامنے آ جاتا  
وہ سگریٹ پینے لگ ..... کیا ہے اک تو یہ..... نا جانے کیوں غصہ بھی آرہا تھا  
..... گیا

..... سگریٹ پہ سگریٹ پھوک کہ بھی سکون نہیں مل رہا تھا  
..... آخر کچھ دیر بعد نیند اس پہ مہربان ہو گئی  
دوسری طرف ماہنور بس عالم کو سوچے جا رہی تھی..... عالم... سوچ سوچ کے ہی اس  
..... کے پیٹ میں گد گدی ہو رہی تھی

.....ہائے مجھے کیا ہوا تھا جو میں عالم سے پہلے اتنی لڑتی تھی... اتنے پیارے بندے سے  
.....عالم اور کتنے چھپے رستم ہیں وہ..عالم میری زندگی کا پہلا پیار  
.....گی ہائے کب میں صبح یونی جائوں گی اور نادیہ کو سب بتاؤ  
اس کے دماغ میں ابھی بس .....ماہنور اب خوشی سے بس عالم کو سوچے جا رہی تھی  
.....عالم ہی چل رہا تھا

:

:ماضی

اس بات کو گزرے تقریباً دو مہینے ہو گئے تھے....عائشہ نے سراج اور مرزا کے خلاف  
.....بہت بڑی چال سوچی تھی....اب بس اسے مناسب موقع کی تلاش تھی  
سراج روزانہ مرزا کو کال کرتا تھا....ا  
وہ اس سے سہی سے بات نہیں کرتی تھی وجہ اس کا جھجکنا اور شرمنا تھا...وہ چاہے جتنی بھی  
کوشش کرتی وہ کبھی بھی اتنی بولڈ نہیں بن پائی کہ سراج سے کبھی کھل کے بات کر  
سکے.....

اور سراج بھی اس کی جھجک کو سمجھتا تھا.....اس نے کبھی بھی مرزا سے کوئی غلط بات  
.....نہیں کی تھی

مرحہ کے دل میں سراج کے لیے محبت بہت مضبوط ہو چکی تھی..... مرحہ ابھی اسے  
..... مرحہ کی سوچیں اب ہمیشہ سراج کے گرد گھومتی تھی.... چاہنے لگی تھی  
مرحہ یار میں سوچ رہی تھی کیوں نہ ہم سراج کی محبت کا اک امتحان لیں..... مجھے اب بھی  
..... اس پہ شک ہے اور اس امتحان سے اس کی محبت اگر ہے تو ثابت ہو جائے گی  
عائشہ نے مرحہ سے کچھ سوچتے ہوئے کہا... وہ دونوں اس وقت یونی میں ہی موجود  
..... تھی

.... عائشہ کی بات پہ مرحہ نے اسے گھورا

.... یار مطلب میں تیرے لیے بول رہی ہوں ورنہ مجھے اس سراج سے کیا  
تو میری دوست ہے میں تجھے بعد میں روتا نہیں دیکھنا چاہتی.... اس لیے میں ایسا چاہتی .  
..... ہوں

پر عائشہ جس سے محبت ہو اس کا امتحان نہیں لیا جاتا اور مجھے پتہ ہے سراج مجھے کبھی دھوکا  
نہیں دے سکتے وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں... ان کا دل میرے لیے صاف ہے اور  
..... میں کچھ بھی ایسا ویسا کر کے ان کا دل نہیں دکھانا چاہتی



یار میرو تو میری بات کا غلط مطلب لے رہی ہے میں بس خود کو اک بار مطمئن کرنا چاہتی  
ہوں... اور تیرے مطابق اگر وہ اپنی محبت میں سچا اور کھرا ہے تو اسے تو اس امتحان سے  
..... کوئی فرق نہیں پڑے گا نہ

..... عائشہ نے اسے باتوں میں الجھانا چاہا  
..... وہ بہت طریقے سے مر حاکا برین واش کر رہی تھی  
..... پر عائشہ سراج

پرور کچھ نہیں تجھے مجھ پہ یقین ہے نہ..... عائشہ نے اس کی بات کاٹی..... ہاں عائشہ  
پر.....

بس تو پھر تو میرا ساتھ دے اور اگر سراج کو اس بارے میں پتہ لگ گیا تو پکا میں خود اسے  
..... سب بتا دوں گی تو بس میرا ساتھ دے  
دے گی ناں؟؟

عائشہ کے سوال پہ مر حانے پریشانی سے اسے دیکھا..... اس کا دل سراج کے ساتھ کوئی  
بھی چال چلنے کو راضی نہ تھا پر وہ عائشہ کو بھی ناراض نہیں کر سکتی تھی... اک لحاظ سے اس  
..... نے سوچا کہ کم سے کم عائشہ کو سراج کی محبت پہ یقین آ جائے گا

ٹھیک ہے میں راضی ہوں پر سراج کو کوئی دکھ نہیں پہنچنا چاہیے تو جانتی ہے ناں میں انھیں  
..... تکلیف نہیں دینا چاہتی

..... ہاں ہاں جانتی ہوں تو فکر نہ کریاں بھروسہ رکھ مجھ پہ  
اب عائشہ نے اسے اپنا سارا پلین بتایا... تو اک بار پھر سے مرہا کو فکر نے آن گھیرا... نہیں  
عائشہ یہ تو بہت عجیب سی بات ہے میرا دل نہیں مان رہا میں کیسے یہ جھوٹ بول سکتی ہوں  
..... اور سراج وہ تو

بس ٹھیک ہے جب تجھے مجھ پہ یقین نہیں تو میں کیوں اپنا وقت برباد کر رہی ہوں..... اور  
ویسے بھی اب تجھے میری فکر کیوں ہوگی میں کون سی تیری سگی ہوں..... عائشہ نے اسے  
.... ایمو شنل بلیک میل کرنا شروع کر دیا.... وہ جانتی تھی اب مرہا ایسے ہی لگے گی  
یار تو غلط سمجھ رہی ہے تو جانتی ہے نہ تو میرے لیے کتنی اہم ہے... ٹھیک ہے اگر تجھے یہ  
بہتر لگ رہا ہے تو میں راضی ہوں پر ہم یہ بات بس تھوڑی دیر کے لیے ہی کریں گے اور  
..... اس کے بعد جلد ہی سراج کو سب سچ بتا دیں گے  
..... ہاں ہاں پکا تو فکر نہ کر ....

عائشہ اپنی آدھی جیت کا دل ہی دل میں جشن منارہی تھی... وہ جانتی تھی اب اس کا آدھا  
.... پلین کامیاب ہی ہو گیا ہے

.....اور مر حاوہ نہیں جانتی تھی کہ وہ اپنی معصومیت سے بہت جلد پھسنے والی ہے

حال:

صبح اس کی آنکھ دیر سے کھلی وجہ کل کی تھکان تھی اور اس رات جنگل میں بھی وہ سہی سے  
.....سو نہیں پائی تھی

.....فریش ہونے کے بعد آج وہ معمول سے ہٹ کے تھوڑا زیادہ تیار ہوئی تھی  
وائٹ اپر کے ساتھ بلیو ٹرائوز پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے ہلکے نیچرل میک اپ کے ساتھ وہ  
.....بہت پیاری لگ رہی تھی

....ناشتے کی ٹیبل خالی تھی... سب صبح ناشتہ کر چکے تھے وہ بارہ بجے جاگی تھی  
.....ہلکے پھلکے ناشتا کرنے کے بعد اب وہ گھر کے اندر باہر چہل قدمی کر رہی تھی  
....عالم ابھی تک نہیں آیا تھا... اب اسے عالم کی یاد ستار ہی تھی .  
....سنو

.....پاس سے گزرتے اپنے بابا کے خاص بندے کو اس نے آواز دی  
....جی میم

....وہ ابھی تک عالم نہیں آئے... کیا وہ صبح آئے تھے میرے سوتے ہوئے

انہوں نے صبح سر کو کال کی ہوئی تھی کہ وہ آج آپ کو ..... نہیں میم عالم آج نہیں آیا  
..... یونی نہیں لے جاسکتے ان کا بازو ابھی سہی طرح سے ٹھیک نہیں ہوا اس وجہ سے  
.... وہ جواب دے کہ چپ ہو گیا کیونکہ وہ اپنی بات پہ ماہنور کا بگڑتا موڈ دیکھ چکا تھا  
..... اچھا آپ جائو

.... کہی کوئی زیادہ پر اہلم تو نہیں ہو گئی  
اب میں کیا کروں..... عالم کے گھر چلی جائوں کیا؟ .  
..... اب وہ بیٹھی سوچے جارہی تھی کہ اسے عالم کے گھر جانا چاہیے یا نہیں  
پریار بابا غصہ ہو جائیں گے اور خود عالم پتہ نہیں کیا سوچیں گے میرے بارے  
میں.....

.... وہ بہت کشمکش میں تھی  
آخر کچھ دیر کے بعد وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اس نے عالم سے ملنے اس کے گھر جانا .  
ہے.....

گارڈز کے بار بار منع کرنے کے باوجود وہ گاڑی میں بیٹھی انہیں گاڑی عالم کے گھر لے  
..... جانے کا بول رہی تھی

گارڈز نے مجبور اسماعیل صاحب کو کال کر کے اجازت لی کیونکہ اس وقت مریم بیگم بھی  
..... گھر پہ نہیں تھی وہ اپنی این جی او کی کسی ضروری میٹنگ میں گئی تھی  
مجبور اسماعیل صاحب کو اسے جانے کی اجازت دینی پڑی وہ جانتے تھے کہ اک بار اگر اس  
.. نے زد کر دی تو پھر وہ اپنی مناکے ہی چھوڑتی تھی  
اور ویسے بھی انھیں ماہنور کا عالم سے ملنے سے کوئی پروہلم نہ تھی کیونکہ وہ زیادہ وقت ....  
ماہنور نے سوچ لیا تھا کہ آج وہ اپنے دل کی بات ..... اسی کے ساتھ ہی ہوتی تھی  
..... عالم سے بول دے گی... اسے امید تھی کہ عالم اس کی فیلینگز کو سمجھے گا  
..... عالم اس وقت مرہا کے پاس بیٹھا اس کی دوائیوں کو چیک کر رہا تھا  
.. آج وہ جان بوجھ کے درانی ہائوس نہیں گیا تھا  
ماہنور کو دیکھ کے وہ اپنی فیلینگز پہ کنٹرول نہیں رکھ پاتا تھا وہ چاہتا تھا کہ آج وہ خود کو اتنا ...  
..... مضبوط کر لے کہ وہ ماہنور کا سامنہ کر سکے  
..... ماہنور کو وہ کسی صورت بھی کسی کا نہیں ہونے دینا چاہتا تھا  
وہ اس کے قریب آیا تھا تو اس کے دماغ میں یہ بات تھی کہ وہ ماہنور کو ہمیشہ کے لیے اپنا  
..... لے گا

بس وہ اس چیز کا اظہار نہیں کرنا چاہتا تھا.... وہ ماہنور کے ذریعے سراج کو تکلیف دینا .  
چاہتا تھا..... اور وہ جانتا تھا کہ یہ چیز پیار اور محبت سے کی جانے والی شادی سے ممکن نہ  
..... تھا

ابھی بھی وہ مرہا کے کمرے سے نکل کر لائونچ میں بیٹھا حوالدار سے کچھ کیس ڈسکس کر رہا  
... تھا

اس نے اپنی ڈیوٹی جب سے ماہنور کے ساتھ لگائی تھی تب سے اس کے تھانے کے .....  
..... بہت سے کیس پینڈنگ پہ تھے

ابھی وہ انھی کیسیسیس کو ہی دیکھ رہا تھا کہ اس کے چوکیدار نے اسے کال پہ ماہنور کے ..  
.... آنے کا بتایا..... ماہنور کا سن کے ناجانے کیوں عالم کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا  
اس کا سامنا نہ کرنا پڑے اسی وجہ سے وہ آج اس کے پاس نہیں گیا اور وہ پاگل لڑکی ....  
.... یہاں پہنچ گئی تھی

..... اوکے آپ اسے اندر بیچ دو

.... اسے اجازت دے کے اس نے حوالدار کو واپس جانے کا بولا

عالم کے اجازت دینے پر ماہنور اندر کی طرف چلی گئی جبکہ اس کے گارڈز باہر ہی رک  
گئے.....

..... ماہنور گھر میں داخل ہوئی تو سامنے عالم کوئی فائل ریڈ کر رہا تھا

..... عالم ماہنور نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اسے بلایا

..... آؤ ماہنور بیٹھو... عالم نے اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا

کیسی ہو؟ اور تم کیوں ائی آرام کرتی نہ آج یونی بھی نہیں گئی.... عالم نے فائل پہ توجہ ظاہر کرتے ہوئے کہا

یا اس کا آنا اس کے ..... وہ ایسا ظاہر کر رہا تھا کہ اس نے ماہنور کا آنا اتنا نوٹ نہیں کیا ..

..... لیے اتنا اہمیت نہیں رکھتا تھا

میں ٹھیک ہوں آپ کا بازو اب کیسا ہے.... درد زیادہ تھا کیا جو آپ آج آئے نہیں.....

..... ماہنور کے سوال پہ عالم نے فائل سے سر اٹھایا اور اسے دیکھنے لگ گیا

..... نہیں اتنا درد نہیں ہے اب بہتر ہے

مجھے آپ کی بہت ٹینشن ہو رہی تھی اسی وجہ سے میں آپ کا پتہ کرنے آئی ہوں. آپ کی بہت فکر ہو رہی تھی. ماہنور نے عالم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا.... کچھ تھا اس کی ... نظروں میں جو عالم ٹھٹھک گیا

تم بیٹھو میں تمہارے لیے چائے بنا کے لاتا ہوں.... عالم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا.....

وہ بس ابھی ماہنور کی نظروں سے ہٹ جانا چاہتا تھا.... عالم کچن میں داخل ہوا تھا کہ پیچھے  
پیچھے ماہنور بھی پہنچ گئی..... تم یہاں کیا کر رہی ہو... عالم نے غصے سے ماہنور سے کہا اس  
.... کا تو دماغ ہی خراب ہو گیا تھا

..... وہ جتنا اس سے دور ہو رہا تھا اتنا وہ پاس آرہی تھی  
.. عالم میں تو بس آپ کی ہیلپ کرنا چاہتی تھی... ماہنور کو ناجانے کیوں رونا آ رہا تھا  
..... عالم کا اتنے غصے سے مخاطب کرنا اس کی آنکھوں میں آنسو لے آیا .  
کیا ہیلپ ہاں کیا ہیلپ کرنا چاہتی ہو..... تمہیں چائے بنانا بھی آتی ہے  
فضول میں میرا دماغ خراب نہ کرو اور نکلوا دھر سے باہر.... عالم کا غصہ کسی طور کم ....  
.... نہیں ہو رہا تھا

..... اسے احساس ہوا کہ وہ کتنا سخت بول چکا ہے  
.... ماہنور آنکھوں میں آنسو لیے ابھی پلٹی ہی تھی کہ عالم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا  
.... چھوڑیں مجھے عالم چھوڑیں.... ماہنور نے روتے ہوئے کہا  
. میں چلی جاتی ہوں واپس اگر آپ کو میرا آپسند نہیں تو  
..... ماہنور ناجانے کیوں اتنا سینسیٹیو ہو رہی تھی ...  
.... عالم نے اسے قابو کرنا چاہا جبکہ وہ خود کو چھوڑانے کی سہی کر رہی تھی



عالم نے اسے سختی سے پکڑ کے ماربل کے ساتھ لگا دیا  
دونوں اب اک دوسرے کو دیکھ رہے تھے..... ماہنور کی مزمت بند ہو چکی.....  
تھی.....

..... دونوں کی سانسیں آپس میں ٹکرا رہی تھی ...  
..... اک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے وہ بہک رہے تھے  
ماہنور نے پالکوں کی انگلیوں پہ کھڑے ہوتے..... عالم کے نچلے ہونٹ پہ اپنے ہونٹ جما  
دیے.....

..... اور بس یہاں عالم کی بس ہو چکی تھی  
اس نے ماہنور کو کمر سے پکڑ کر ماربل پہ بٹھایا.... اس دوران دونوں اک دوسرے کہ لبوں  
..... پہ شدت برسا رہے تھے

..... ماہنور نے اپنے بازو عالم کے گلے میں ڈال دیے .  
..... کس کچھ زیادہ ہی لمبی ہو چکی تھی.... اب ماہنور کا سانس اکھڑنے لگا  
اس نے عالم کی بیئر ڈپہ ہاتھ رکھا اور ہلکے ہلکے دبائے لگی  
..... یہ اشارہ تھا کہ سانس لینے دو... پر عالم آج پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا ..

..... شروع تو ماہنور نے کیا تھا پر اب ختم عالم نے ہی کرنا تھا  
جب سانس لینے میں بہت تکلیف ہونے لگی تو عالم اس کی گردن پہ جھک گیا.... ماہنور  
سانس بہت زور زور سے لے رہی تھی... اس سے چپکے ہونے کی وجہ سے وہ اس کی  
..... دھڑکنیں سن سکتا تھا

..... کیوں مجھ سے گناہ کروا رہی ہو ہاں... عالم کے سوال پہ ماہنور خاموش تھی  
... تو اسے ثواب میں بدل دونوں آپ  
..... تھوڑی دیر بعد ماہنور نے جواب دیا.. وہ دونوں اب بھی اسی پوزیشن میں تھے  
یہ اتنا آسان نہیں ہے  
میں آپ کے ساتھ ہوں بلکہ یہ سمجھ لیں میں آپ کی ہی ..... تو اتنا مشکل بھی نہیں ہے  
..... ہوں

.... اس کی بات پہ عالم پیچھے ہٹا اور اب وہ بس اسے گھورے جارہا تھا ....  
نکاح کرو گی مجھ سے؟ ابھی اور اسی وقت؟  
..... ابھی؟ پر ابھی

ماہنور ابھی کا مطلب ہے ابھی..... کیونکہ میں تم سے دور نہیں رہ سکتا ہوں اور اس  
..... طرح پاس آ کے میں مزید گناہ کا مرتب نہیں ہو سکتا

....میں تیار ہوں عالم.... ماہنور کے جواب نے عالم کے دل کو جیسے اک سکون پہنچایا تھا  
اک بار سوچ لو... میری ہونے کے بعد میں تمہیں کسی حال میں نہیں چھوڑوں گا...  
..اور

....عالم میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور میں اب آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی  
ماہنور کے اظہار پہ عالم کی نظریں بس اسے گھور رہی تھی.... اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ اس  
...سے اتنا جلدی اظہار کر دے گی.... اس کی فیلینگز کا اسے کچھ حد تک اندازہ تھا

اوکے میں کرتا ہوں انتظام نکاح خواں کا بس کچھ منٹ انتظار کرو.... اور ہاں یہ بات ابھی  
.....کسی کو بھی نہیں پتہ لگنی چاہیے  
اوکے ماہنور نے اس کے گال پہ کس کرتے ہوئے کہا... وہ بہت خوش تھی اس نے سوچا نہ  
.....تھا کہ عالم اتنی جلدی مان جائے گا  
.....عالم اپنے دوست کو کال کرتا ہوا کچن سے باہر آگیا  
ماضی:

وہ سراج کو بہت چاہنے لگی تھی پر... وہ بیٹھی سراج اور اپنے بارے میں سوچ رہی تھی  
اسے ہر وقت اس بار کا ڈر رہتا تھا کہ وہ عالم کو اس سب کے بارے میں کیسے بتائے  
گی.....

..... اگر عالم نے اسے غلط سمجھا اگر اس نے مر حاکا بھروسہ نہ کیا تو  
... عالم اس کے لیے صرف بھائی نہیں تھا بلکہ وہ اس کی ماں اور باپ دونوں تھا  
بچپن سے عالم نے اس کی ہر خواہش پوری کی تھی.... خود وہ اچھا نہ بھی کھاتا مر حاکے .  
... لیے ہمیشہ اچھا لاتا

..... وہ چھوٹے تھے بہت جب ان کے ماں باپ اک کار ایکسیڈنٹ میں مر گئے ....  
وہ تو پھر بھی چھوٹی تھی اور اس کے پاس عالم تھا اس کا خیال رکھنے کے لیے پر عالم کے پاس  
..... حوصلہ دینے کے لیے کوئی نہ تھا

..... دونوں اپنے چچا کے ساتھ رہتے تھے  
..... چچا کا رویہ تو بہت اچھا تھا پر چچی انھیں برداشت نہیں کرتی تھی  
.... عالم اٹھارہ سال کا تھا جب یہ حادثہ ہوا تھا  
وہ خود پڑھتا تھا اور ساتھ میں کوئی پارٹ ٹائم جاب کرتا تھا تاکہ اپنے چچا چچی پہ بوجھ نہ ...  
بنے.....

.....مرحامیں اس کی جان بستی تھی

..مرحاکے ساتھ چچی کا رویہ اچھا نہ تھا....عالم تو سارہ دن گھر سے باہر رہتا تھا  
..پر مرحا تو گھر پر کی ہوتی تھی .

چچی اسے مارتی تھی اپنے گھر کے کام کرواتی تھی.....اور یہی سے ہی مرحا کا ...  
کانفیڈینس ختم ہوا

اکثر چچی اس پہ بے جا ہاتھ آٹھاتی تھی....اور اسے مارنے کے بعد ڈراتی بھی تھی کہ .....  
...عالم کو کچھ بھی بتایا تو تمھیں اور تمھارے بھائی کو گھر سے نکال دوں گی  
...ان کی اپنی بھی دو سیٹیاں تھی پر پھر بھی انھیں اللہ کا خوف نہ تھا ..

انھی کی وجہ سے مرحا بہت ڈری سی رہتی تھی...اسے لگتا تھا کہ اگر اس نے عالم کو .....  
.....سب بتایا تو چچی انھیں گھر سے نکال دیں گی پھر وہ دونوں بہن بھائی کہاں جائیں گے  
مرحاکا ڈر نا اور گٹ گٹ کے جینا کہی نہ کہی اسے زہنی بیمار کر گیا....اسی وجہ سے وہ چھوٹی  
.... چھوٹی باتوں پر رونے لگ جاتی تھی

اک روز بھی چچی اسے کسی کام کو سہی سے نہ کرنے کی وجہ سے مار رہی تھی جب عالم گھر  
آیا...

اس کے لیے یہ اک قیامت خیز منظر تھا جب اس نے اپنی چچی کے ہاتھوں کو اپنی بہن پہ ...  
..... اٹھتے دیکھا تھا

اس کی چچی اسے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹ رہی تھی .. جب عالم نے بھاگتے ہوئے اسے .  
..... چچی سے چھڑوایا

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میری بہن پہ ہاتھ اٹھانے کی..... عالم ان پہ اک دم سے  
..... چیخا..... اک پل کو تو چچی ڈر گئی پر پھر جلد ہی وہ اپنی ٹون میں واپس آ گئی  
ہاں تو تمھاری اس لاڈلی بہن نے میرے جہیز کے سیٹ کا گلاس توڑ دیا اور تمھے لگتا ہے میں  
.... اس بات کو اسانی سے برداشت کر لوں گی

... چچی آپ کو زہرہ احساس نہیں وہ چھوٹی ہے... یہ برتن وغیرہ وہ نہیں دھو سکتی  
..... اور آپ نے اک گلاس کے لیے میری بہن کو اتنا مارا میں چاچو کو بتائوں گا سب .  
... ہاں ہاں اب تم مجھے دھمکیاں دو گے

اور وہ گلاس میرے جہیز کا تھا تمھارے چچا نہیں لائے جو تم اتنا پھدک رہے ہو اور خود تو  
.. دونوں بہن بھائی مفت خور میرے سر پہ بوجھ بن کے بیٹھ گئے ہو  
نہ جانے کون سہ منحوس وقت تھا جب تمھارے ماں باپ مرے اور تم ہمارے سر پڑ ..  
..... گئے

....عالم کا چہرہ دکھ اور غصے سے لال ہو گیا

..... بس آپ ہوتی کون ہیں میرے امی ابو کے بارے میں ایسا بولنے والی

اور اگر ہم آپ پہ بوجھ ہیں تو ہم ابھی کے ابھی چلے جاتے ہیں اس گھر سے... دیکھ لیا میں

..... نے بھی کے ماں باپ کے بعد سب دھوکا ہوتا ہے کوئی اپنا نہیں ہوتا

وہ مر حاکو لیے گھر کے اندر کمرے میں چلا گیا... پھر وہاں سے اپنا اور مر حاکا سامان لے کے

.... گھر سے نکل گیا

..... اس سب میں مر حاکا بس کھڑی کانپ رہی تھی

عالم کے جانے سے اس کی چچی ڈر گئی تھی..... انھیں ڈر تھا کہ ان کے شوہر جب گھر

... آئیں گے اور عالم اور مر حاکو نہ پا کہ بہت ڈھنڈورا کریں گیں

پر کہی نہ کہی وہ خوش بھی تھی کہ چلو ان بہن بھائی سے جان تو چھوٹی..... شوہر کو وہ . . .

..... کوئی جھوٹی کہانی ہی سنانے والی تھی

کتنے دکھ کی بات تھی.. انھیں زرا احساس نہ تھا کہ اس خراب زمانے میں وہ ) . . .

دونوں بہن بھائی کہاں جائیں گے... اگر ان کے ساتھ کو حادثہ ہو جاتا.... رشتہ داری نہ

سہی وہ انسانیت تو نبھالیتی پر نہ جانے کیوں ہمارے معاشرے میں موجود ایسے لوگوں کو اللہ

کا خوف کیوں نہیں آتا..... کل کو جب ان سے حساب ہو گا تو پھر ان کا کیا بنے گا... اللہ کے  
... (.... مانے وہ کس منہ سے جائیں گے

! بھائی

عالم کسی گہری سوچ میں تھا جب اسے مر حاک کی آواز سنائی دی اس نے مر حاکا ہاتھ اپنے  
..... ہاتھوں میں پکڑ رکھا تھا..... اس وقت وہ اک بیٹچہ بیٹھے تھے

..... جی بھائی کی جان کیا ہوا

بھائی ہم لوگ اب کہاں رہیں گے آپ کو چچی کو غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا اب ہم کیا کھائیں  
..... گے.... مر حاکے معصومیت سے پوچھنے پر عالم کو اس پہ بہت پیار آیا

میری جان میرے پاس رہنے کے لیے اک جگہ ہے جہاں ہم دونوں بہن بھائی رہے  
گے.... اور وہاں پہ آپ کو کوئی کام نہیں کرنا ہو گا.. بلکہ سارے کام میں خود کروں گا آپ  
... صرف پڑھائی کرنا

عالم نے پیار سے اس کے بال رین میں بند کرتے ہوئے کہا جو چچی کی مارنے کی وجہ ....  
..... سے خراب ہو گئے تھے

.... اور آپ نے کبھی مجھے بتایا کیوں نہیں کہ چچی آپ کو مارتی ہیں

..... میری جان آپ اتنی تکلیف میں رہی اور بھئی کو خبر بھی نہیں ہونے دی ..



.....عالم اب اسے پیار سے بہلا رہا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کی بہن بہت ڈر گئی ہے  
بھیا چچی نے کہا تھا کہ اگر عالم کو بتایا تو گھر سے نکال دوں گی... اور دیکھیں اب ہم گھر سے  
..... نکل گئے

....مرحاکو معصومیت بھری بات پہ عالم نے لب بچ لیے  
دیکھو ہر کام میں اللہ پاک کی کوئی حکمت ہوتی ہے اب دیکھو مجھے پتا چلا تو اب ہم اپنے گھر  
..میں رہیں گیں  
اور اب آپ بھئی سے وعدہ کرو کہ آپ کبھی بھی مجھ سے کچھ نہیں چھاپائو گی.... کرو..  
.... وعدہ

....پکا وعدہ.....مرحانے اس کا پھیلا یا ہوا ہاتھ تھام لیا  
....اس کی بات پہ عالم مسکرایا  
عالم نے اپنے اک دوست جو اس کا کلاس فیلو بھی تھا اس سے بات کی اس کے پاس موبائل  
....فون پہلے سے ہی تھا جو اس نے اپنے بابا سے زد کر کے منگوایا تھا  
...اس کے دوست نے اس کے لیے اپنے گھر کا بندوبست کیا تھا  
.....وہ لوگ ویسے بھی گھر کرائے پہ دینا چاہتے تھے .  
....اک کمرے اور اک واش روم لے مشتمل تھا وہ گھر

عالم کے پاس جمع کیے ہوئے کچھ پیسے تھے.. جو اس نے اپنی پارٹ ٹائم جاب سے بچا کے  
.... رکھے تھے

اس میں سے کچھ اس نے اپنے دوست کو اک مہینے کا کرایہ دیا.... اور کچھ سے گھر کا تھوڑا  
..... بہت کھانے کا سامان لیا

.... اب اس کے پاس تھوڑے سے ہی پیسے بچے تھے  
. مر حاکو دودھ کے ساتھ روٹی کھلانے کے بعد وہ اسے سلاچکا تھا .

... خود اب اسے نیند کیسے آنی تھی ...  
مستقبل کی فکر اسے کھائے جا رہی تھی.... کیسے اس کا اور اس کی بہن کا گزارہ لوں گا تھا یہ  
سوچیں اسے پریشان کر رہی تھی  
جلدی اور غصے میں وہ بنا چاچو کو بتائے گھر تو چھوڑ آیا تھا پر اب اسے اپنی مر حاکے لیے ....  
..... کچھ نہ کچھ کرنا تھا

اک نظر مر حاکو دیکھا جو معصومیت سے اک ہاتھ کو گال کے نیچے رکھے سو رہی  
تھی..... کتنی تکلیف سہی تھی اس کی بہن نے اک بار پھر سے چچی سے نفرت سی  
..... ہونے لگی

.... اسی دوران اس کی ملاقات حنین سے ہوئی

....جب وہ صبح مر حاکو سکول چھوڑنے کے بعد نوکری کی تلاش میں نکلا  
اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اب پڑھائی چھوڑ دے گا اور کوئی نوکری ڈھونڈ کر مر حاکا مستقبل  
.....بنائے گا

اسے اک جگہ پہ دو تین لڑکے کسی لڑکے کو مارتے ہوئے دکھے تو وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس  
.....آیا اسے بچانے کے لیے

....عالم نے اسے ان لڑکوں سے چھوڑا یا.... جو تقریباً اسے لہو لہان کر چکے تھے  
....اس دوران عالم خود بھی زخمی ہو چکا تھا پر حنین کو وہ بچا چکا تھا  
.....شکر یہ یار جو بھی تم ہو بہت شکریہ

....حنین نے اس کا ہاتھ تھام کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا  
.....کون ہو تم اور وہ تمہیں کیوں مار رہے تھے  
....عالم نے سوال داغا

وہ دراصل یہ میرے کالج فیلو ہیں ان میں سے اک کو میں نے کالج میں مارا تو بس اب یہ اپنی  
.....ساری پتلون لے کے آگیا مجھے مارنے  
...حنین نے تھوڑا شوخ لہجے میں کہا  
.....وہ مزاجا شوخ سہ تھا اور عالم سیریمس نیچر کا تھا

ویسے تم کدھر جا رہے ہو... اور اتنا منہ کیوں بنایا ہوا ہے جیسے کوئی روٹھی ہوئی دلہن  
..... ہو

... ہنسنے نے منہ سے خون صاف کرتے ہوئے کہا  
.... کہی نہیں عالم نے روکھا سہ جواب دیا اور اگے بڑھ گیا  
... ارے یار بتاؤ تو سہی اب تو ہم دوست ہیں  
.... وہ اسے کے پیچھے بھاگا

.... عالم نے رک کے اسے گھورا... یہ اشارہ تھا کہ ہم دوست کب بنے  
ارے ابھی ابھی تو تم نے مجھے بچایا اور ہمارے ہاں جواب کی مدد کرے وہ سمجھ لو دوست  
... ہے

..... ہنسنے اس سے اب زیادہ ہی فری ہو رہا تھا  
.... ارے یار دوستی کر لو میں تمہارے بہت کام آؤں گا  
..... ہنسنے نے اسے پھر سے اپنے راستے پہ جاتے ہوئے کہا  
اچھا چلو ہم دوست ہیں اب جاؤ مجھے کام ہے کچھ.... اب تنگ نہ کرنا... عالم نے جان  
.. چھڑانی چاہی  
.... اور ہنسنے سے جان ایسے نہیں چھڑائی جاتی ....

.... اچھا بتائو کیا کام ہے... یا راب بتائو بھی گھور و نہیں

.. اس کی بات پہ عالم نے گہرا سانس بھرا اور اسے سب بتا دیا

عالم جانتا تھا کہ اب اس کے حالات کا سن کے وہ بھی واپسی کی راہ لے گا... ایسے حالات ..

میں اس کے اپنوں نے ساتھ نہیں دیا تو وہ کیا ساتھ دیتا پر اس وقت وہ حیران رہ گیا جب

.... ہنسنے اسے گلے لگالیا

میرے دوست اب تو سمجھ تیرے مشکل وقت کا ساتھی تجھے مل گیا..... اللہ نے

.. مجھے سہی وقت پہ تیرے لیے بھیجا ہے

.... عالم اس کے رویے پہ حیران رہ گیا وہ جیسا اس نے سوچا تھا اس کے الٹ ہوا

..... اور ہوا بھی ویسا ہی تھا ہنسنے اس کا واقعی دکھ کا ساتھی بن گیا

اب ہنسنے اور وہ دونوں مل کے سوچ رہے تھے کہ انھیں کیا کرنا تھا

ہنسنے اک اچھی فیملی سے تعلق رکھتا تھا... اس کے گھر کے حالات بہت اچھے ...

.... تھے

..... اس نے عالم کو کچھ سکھایا سیکھائی..... جس سے وہ فائبر پمپ کام کر سکے

..... عالم چونکہ زمین تھا تو وہ جلد ہی یہ کام سیکھ گیا

اب وہ کمرے میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیسے کچھ پیسے آئیں اور وہ لیپ ٹاپ لے کر اپنا آئلائن  
..... کام شروع کرے

.... مر حاسا تھ بیٹھی سکول کا کام کر رہی تھی.... عالم اسے پڑھا بھی رہا تھا

.... اتنی دیر میں دروازے پر دستک ہوئی

..... عالم نے دیکھا تو یہ ہنسن صاحب تھے جو اس وقت وہاں پہنچ گئے تھے

تو یہاں اس وقت کیا کر رہا ہے... کالج نہیں گیا کیا؟؟

عالم کے سوال پہ اس نے عالم کو گھورا... یار تیرا دوست آیا ہے کچھ کھلا پلا اور تو ہے جو سوال

.... کیے جا رہا ہے

.... وہ وہاں دو تین بار آچکا تھا

مر حاکو وہ اپنی چھوٹی بہن ہی سمجھتا تھا کیونکہ اس کی کوئی بہن نہ تھی... اسی وجہ سے ..

.... مر حاسے بہت پیاری لگتی تھی

زیادہ بک مت... تجھے کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے اور کالج کیوں نہیں گیا تو؟

.... عالم نے پھر سے وہی سوال کیا

..... یار کالج کو گولی مار اور یہ دیکھ میں تیرے لیے کیا لایا ہوں

.... اس نے بیگ سے لیپ ٹاپ نکالتے ہوئے کہا

..... یہ تیرے لیے لایا ہوں اب تو اس پہ کام شروع کر  
تو پاگل ہے میں پہلے بھی تیری بہت مدد لے چکا ہوں مزید میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا میں  
کوئی کام دیکھ رہا ہوں اس سے تھوڑی بہت جو پیسے بنے گے میں کوئی سیکنڈ ہینڈ لیپ ٹاپ  
.... لے لوں گا

.... یار اک تو تو پتا نہیں کیا کھا کر پیدا ہوا ہے یعنی ہر بات سے تجھے کوئی مسئلہ ہے  
.... ہننین چڑ گیا

یار تو سمجھ نہیں رہا  
.. یار بھی بول رہا ہے اور کہ بھی رہا ہے کہ سمجھ نہیں رہا  
خیر دفعہ کر میں تیرا کون سا سگا ہوں جو تو مجھ سے کچھ لے گا یا میرا بھروسہ کرے ...  
.... گا

ہننین نے دکھ سے کہا اسے واقعی برا لگا تھا عالم کا منع کرنا کتنی خوشی اور چاہ سے وہ اس کے  
لیے یہ اتنا مہنگا لیپ ٹاپ لایا تھا اور وہ اگے سے ایسے پرانے لوگوں کی طرح بات کر رہا  
... تھا..... وہ بیگ اٹھا کے جانے لگا

..... اچھا دھر چھوڑ اور بیٹھ چپ کر کے  
..... عالم نے کہا اور اسے زبردستی اپنے بیڈ پہ بٹھایا

اچھا شکر ہے تو مان گیا چل اب میں تجھے سب سیٹ کر کے دیتا ہوں..... ہنسنے لپ  
.... ٹاپ کھولتے ہوئے کہا

..... جبکہ عالم اسے تشکر بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا

..... کتنا اپنا پن تھا اس میں جہاں اپنوں نے چھوڑ دیا وہاں وہ سنبھال رہا تھا ..

اب ایسے کیا دیکھ رہا ہے تو کہی مجھ سے پیار تو نہیں ہو گیا... اس کے بات پہ عالم نے اس کے  
... پیٹ پہ اک گھوسہ مارا... اءءء ظالم آدمی

اچھا یہ دیکھ میں نے اپنا اکاؤنٹ تیرے پی سی میں لاگن کر دیا ہے اب تو یہاں سے رنگ  
..... کرنا کیونکہ میری فائو سٹار ریٹنگ ہے تو تجھے جلدی آرڈر ملیں گیں

.... پر تو اپنا اکاؤنٹ مجھے کیوں دے رہا ہے اور تو کیا استعمال کرے گا

... عالم کے سوال پہ اس نے ماتھا پیٹ لیا ..

....

یار میں نیو بنادوں گا تجھے ابھی پیسوں کی ضرورت ہے نہ اس لیے اب زیادہ سوال نہ کر اور

..... اچھی سی چائے بنا

.... عالم نے اسے گلے لگا دیا



شکریہ یار تو میرے اس مشکل وقت میں میرا اتنا ساتھ دے رہا ہے میں تیرا کن لفظوں میں  
شکریہ ادا کروں... میں

کیا یار سارا موڈ خراب کر دیا اور اگر چائے نہ پلانے پہ اتنا ایمو شنل ہو رہا ہے تو سن لے میں  
... چائے پیے بغیر نہیں جائوگا

..... ہنسن اب بھی مزاق کر رہا تھا

دفعہ ہو تو میں تجھ سے بات ہی کیوں کر رہا ہوں..... عالم نے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے  
..... کہا

..... جبکہ وہ اب ہنس رہا تھا

..... بھئی یہ سوال کیسے حل ہوگا... مرحا نے اک سوال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
لاؤ گڑیا میں سمجھاتا ہوں..... ہنسن نے مرحا کو بلاتے ہوئے کہا..... جبکہ مرحا اب کنفیوز  
.. سی کھڑی عالم کو دیکھ رہی تھی

..... وہ اب بھی سوائے عالم کے ہر اک سے ڈرتی تھی ...

..... میرو میری جان جائو... وہ بھی آپ کے بھئی ہیں..... عالم نے اسے سمجھایا

..... اب وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہنسن کے پاس بہٹھ گئی

..... ہنسن نے بہت پیار سے اسے سوال سمجھایا

مرحبا کچھ کمفرٹبل ہو گئی تھی اس کے ساتھ... یہ والا بھی سمجھائیں... اس نے اک  
..... اور سوال پہ انگلی رکھتے ہوئے کہا

جبکہ اس کی بات پہ ہنسن اسے وہ سوال بھی سمجھانے لگ گیا.... جبکہ عالم ساتھ کھڑا  
..... چائے بنا رہا تھا..... وہ اسی کمرے میں ہی اک سائیڈ پہ کھانا بناتے تھے  
..... ہنسن وہ واحد شخص تھا جس سے عالم صرف چند دنوں میں ہی اٹیچ ہو گیا تھا

: حال

..... ہنسن تھوڑی ہی دیر میں نکاح خواں کو لے کے آ گیا تھا  
..... گواہوں میں ہنسن اور عالم کا اک اور دوست شامل تھا .  
... ماہنور اس وقت اک دوپٹہ اوڑھے عالم کے ساتھ صوفے پہ بہٹھی تھی  
... اس کا نازک وجود عالم کے کسرتی وجود کے ساتھ بہت جچھ رہا تھا  
..... وہ دوپٹہ اسے عالم نے لا کر دیا تھا.... وہ مرحا کا دوپٹہ تھا ..

... نکاح شروع ہو چکا تھا

ایجاب و قبول کا مرحلہ آیا تو ماہنور نے بس اک بار عالم کو دیکھا اور قبول ہے بول ...  
دیا.... اسے اپنے بابا کی یاد بھی آئی... وہ جانتی تھی کہ وہ اس سے ناراض ہوں گے پر وہ  
..... مطمئن تھی کہ وہ انھیں منالے گی

....عالم کی طرف سے قبول سننے کے بعد اب وہ سیکنیچر کر رہے تھے  
.....کچھ ہی دیر میں وہ ماہنور عالم بن چکی تھی  
...وہ بہت خوش تھی اور ہوتی بھی کیوں نہ محبت جو آسانی سے مل گئی تھی .

...

نکاح کے بعد عالم نے اسے اپنے کمرے میں بیجھ دیا تھا.... خود قاضی صاحب اور اپنے  
.....دوستوں کو باہر چھوڑنے گیا تھا  
ماہنور کے گارڈز کو وہ پہلے ہی گھر بیجھ چکا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر انھوں نے ان سب کو دیکھ لیا  
.....تو وہ سارا معاملہ سمجھ جائیں گیں

.....اس نے انھیں یہ بول کہ بیجھا تھا کہ ماہنور کو میں ڈراپ کر دوں گا  
ہاں بھائی آج تو تو سوچ رہا کو گا کہ کب یہ جائیں اور میں اپنی بیگم کے ساتھ رو مینس  
جھاڑوں..... یہ ہنسن تھا جو سب کے جانے کے بعد بھی اس کے پاس بیٹھا اسے تنگ کر  
رہا تھا... جب پتا ہے کہ میں ایسا سوچ رہا ہوں تو جانتا کیوں نہیں.... عالم نے جواب منہ پہ  
.....دے مارا

بڑا ڈیٹھ ہے ویسے بندہ دل رکھنے کے لیے ہی بول دیتا ہے کہ نہیں ایسا نہیں ہے..... تم  
..رک جاؤ پر نہیں میں بھی کس سے امید لگا رہا ہوں

.....جب میرا پتہ ہے تو پھر کیوں دماغ کھا رہا ہے چل نکل اب تو ...

.....یار ہننین نے صدمے سے اسے دیکھا

.....دوست دوست نہ رہا....اب بھا بھی آگئی تو ہم وہ نہ رہے

... ہننین

.....اس بار عالم زور سے چیخا

.....اچھا نہ جا رہا ہوں وہ باہر بھاگتا ہوا بولا

.....عالم نے سکھ کا سانس لیا ورنہ وہ تنگ کرنے پہ آتا تو پھر اس سے جان چھڑانا مشکل ہوتا

ویسے گولڈن نائٹ تو نہیں پر گولڈن ڈے مبارک ہو.....دروازے سے جھانکتے ہوئے

.....ہننین نے کہا اور جلدی سے دروازہ بند کر کے بھاگ گیا

.....جبکہ اس کی بات پہ عالم مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

وہ کمرے میں آیا تو میڈم اس کی ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اس کے پرفیوم چیک کر رہی

.....تھی.....عالم نے دروازہ لاک کیا اور اس کے پاس چلا آیا

اس وقت گھر میں مرہا کی کئیر ٹیکر بھی موجود تھی.....وہ مرہا کے کمرے میں موجود

.....تھی

عالم نے اس کی کمر کو اپنے سینے کے ساتھ لگاتے ہوئے اپنی ٹھوڑی اس کے کندھے پہ رکھ  
دی.....

کیا کر رہی ہو؟

آپ کی پرفیو مزچیک کر رہی ہوں..... آپ سمجھ لیں آپ کی خشبو محسوس کرنے کی  
..... کوشش کر رہی ہوں

..... اوو اس کے لیے تمھیں میرے قریب ترین ہونا پڑے گا

..... عالم نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا

جبکہ اس کی بات پہ ماہنور نے اپنی پلکیں جھکادی اس کے گال لال ہونے لگے... عالم اس پر  
..... سے نظریں ہی نہیں ہٹا رہا تھا

ویسے بڑی بہادر ہو..... میں نے تم سے یہ ایکسپٹ نہیں کیا تھا کہ تم اتنی بہادری دکھاتے  
..... ہوئے مجھ سے اتنی جلدی شادی کے لیے مان جائو گی

.... عالم نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا

اتنی جلدی مطلب آپ کا شادی کا پہلے سے ہی پلین تھا... ماہنور نے اس کی شرٹ کی بٹن  
..... سے کھیلتے ہوئے کہا

ہاں شادی تو تم سے ہی کرنی تھی میں نے.... اب تم ہی مجھے سنبھال سکتی ہو.... میری

..... شدتیں سہ سکتی ہو.... مجھے ہنسہ سکتی ہو

..... عالم نے اس کے کان پہ بائیٹ کرتے ہوئے کہا

..... جبکہ ماہنور سسکی بھری

..... عالم

..... ہنہمممممم..... عالم نے اس کی گردن پہ بائیٹ کرتے ہوئے مدہوشی میں کہا

..... آپ نے اظہار نہیں کیا مجھ سے اپنی محبت کا

..... ماہنور کے سوال پہ عالم نے سراٹھا کہ اسے گھورا

..... محبت ہوگی تو اظہار کروں گا نہ

..... عالم نے مسکراتے ہوئے کہا..... صاف پتہ لگ رہا تھا کہ وہ اسے چڑھا رہا تھا

... تو شادی کیوں کی

..... ماہنور نے غصہ ہوتے ہوئے کہا... وہ اب اس سے اپنا آپ چھڑا رہی تھی ..

شادی تو تمہاری شکل دیکھ کے کی بڑا ترس آ رہا تھا تم پہ..... عالم نے کہتے ہی اسے پھر

..... سے اپنے قریب کیا

عالم ماہنور نے بے بسی سے کہا وہ اس کے معاملے میں ایسے مزاق بھی نہیں برداشت کرتی  
... تھی.... اس کے لیے وہ بہت حساس سی تھی

..... اچھا نہ عالم کی بیگم

لفظوں کی ضرورت ہے کیا.... بس کچھ دیر میری آنکھوں میں دیکھو تمہیں پتہ لگ جائے  
گا کہ تمہارا شوہر تم سے کتنی محبت کرتا ہے.... اور تم ہی ہو جسے اللہ نے میرے لیے چنا  
ہے... میری تنہائی، میرے دکھ سکھ کی ساتھی..... میرے بڑھاپے کا ٹائم پاس.... آخر  
..... میں وہ پھر سے شریر ہو گیا تھا

..... جبکہ ماہنور نے مسکراتے ہوئے اسے کہنی ماری

.... عالم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا اور اپنے لب اس کے لبوں پہ رکھ دیے  
دونوں اک دوسرے کا ساتھ دیتے ہوئے جیسے سب بھول گئے تھے.... عالم کے ....  
..... لمس میں شدت تھی جبکہ ماہنور نرمی سے اس کا ساتھ دے رہی تھی  
..... ابھی وہ مصروف ہی تھے کہ عالم کے فون پہ کال آنا شروع ہو گئی  
... عالم نے انکسور کر دی

....

.... کال بج بج کے اب بند ہو چکی تھی

ماہنور نے عالم کے داڑھی پہ ہاتھ رکھ کے اسے روکنا چاہا کیونکہ اب سانس لینے میں مسئلہ ہو  
..... رہا تھا

..... جبکہ عالم تو جیسے پاگل ہو چکا تھا

..... فون اک بار پھر سے بجنا شروع ہو چکا تھا

..... عالم فون... عالم کے پیچھے ہٹنے پر ماہنور نے زور سے سانس لیتے ہوئے کہا  
دفعہ کرو فون کو اس نے اس کی گردن پہ موجود تل کو چومتے ہوئے کہا یہ تل اسے ہمیشہ .  
..... پاگل کیے رہتا تھا.... اس تل کو اس نے پہلی بار جنگل والی رات کو دیکھا تھا  
.... عالم کیا پتا کوئی ضروری کال ہو

..... اس کی بات پہ عالم نے اسے گھورا اور فون کے پاس جا کے کال پک کی  
جی سر..... جی وہ یہی ہے.... سامنے اسماعیل صاحب تھے جو ماہنور کا پوچھ رہے  
..... تھے

اوکے سر... نہیں آپ بے فکر رہیں میں لے کے آ رہا ہوں..... یہ کہہ کے عالم نے کال  
..... بند کر دی

..... بابا تھے کیا ..

.... ماہنور نے اس کے پاس آتے ہوئے پوچھا



.....ہاں جی وہ چاہ رہے ہیں کہ میں ابھی تمہیں لے کے گھر آ جاؤں

.....ابھی تو سین اون ہوا اور وہ آگئے کباب میں ہڈی بننے

.....عالم نے منہ بناتے ہوئے کہا

عالم وہ بابا ہیں میرے کچھ شرم کریں.... ماہنور نے اسے شرم دلانا چاہی.... اور تم بیوی

.....ہو میری اس نے ماہنور کو پھر سے پاس کھینچا

عالم نہیں پلینز چلیں اب دیر ہو گئی ہے پہلے ہی..... اسے پھر سے جھکتا دیکھ ماہنور نے  
....کہا

اچھا چلو چلتے ہیں..... میں اک منٹ چینج کر کے آیا... یہ کہہ کہ وہ ڈریسنگ روم کی  
.....طرف چلا گیا

تھوڑی دیر میں وہ دورانی ہائوس پہنچ گئے تھے.... گاڑی کا دروازہ کھول کے جب ماہنور باہر  
....نکلنے لگی تو عالم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

..... کیا ہوا ماہنور نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

اک بات بولو مانو گی؟

..... جی ضرور آپ بولیں تو سہی.... ماہنور نے اس کی ہاتھ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

آج کے بعد اس طرح کے کپڑے صرف میرے سامنے پہننا.... باقی سب کے سامنے تم  
صرف شلوار قمیض اور دوپٹہ استعمال کرنا... اور یہ میری پہلی خواہش ہے امید ہے کہ تم  
..... میری خواہش پوری کرو گی

.... عالم کی نظروں میں مان تھا جیسے وہ اسے انکار نہیں کرے گی  
..... بس اتنی سی بات... ماہنور کے جواب نے اسے مطمئن کر دیا  
ٹھیک ہے آج کے بعد جیسا آپ کو پسند ہو گا میں ویسا ہی پہنو گی... چلیں اب اندر تو  
..... چلیں

..... نہیں یار بس اب میں جلدی واپس جاؤں گا کچھ کام ہیں جو کرنے ہیں  
..... چلو تم جاؤ... پھر میں جاؤں  
او کے ٹھیک ہے اپنا خیال رکھیے گا.... ماہنور نے جلدی سے اسے کے گال پہ کس کی اور اندر  
.. کی طرف بھاگ گئی..... جبکہ عالم اس کی حرکت پہ مسکرایا  
... اب اس نے گاڑی واپس گھر کی طرف موڑ دی..... آج اس نے جیسے سب کچھ پالیا تھا  
..... ہاں کیونکہ اس نے اپنی محبت پالی تھی

ماضی:

اس وقت وہ اپنی کسی میٹینگ کی تیاری کر رہا تھا.... یہ میٹینگ ہینڈل کرنے کو اس کے بابا  
..... نے بولا تھا..... میٹنگ اک دن بعد امریکہ میں تھی

ابھی وہ اسی میٹینگ کی تیاری کر رہا تھا.... اس سے پہلے کہ وہ میٹینگ کے لیے نکلتا کہ ...  
.... اس کے موبائل پہ میسج کی پیپ ہوئی

..... فائل پہ جھکے ہی اس نے موبائل اٹھایا اور میسج پڑھا

آپ کیوں مرنا کو تنگ کرتے ہو.... آپ کہتے ہو کہ وہ آپ کی محبت ہے تو کیا محبت کو  
کبھی خوش نہیں دیکھ سکتے آپ؟

جو کوئی بھی تھا اس نے بڑی چالاکی سے یہ میسج کیا تھا..... تاکہ پڑھتے ہی اسے اسٹینشن مل  
..... جائے

جبکہ سراج کا دماغ اس میسج پہ الجھ گیا.... وہ کون تھا اور اس کے اور مرنا کے بارے میں  
..... کیسے جانتا تھا.... اور وہ مرنا کی کون سی خوشی کی بات کر رہا تھا

.... سارا دھیان اک دم سے اس میسج پہ چلا گیا

کون؟

.... سراج نے فوراً پلائے کیا

..... آپ کے مستقبل کا خیر خواہ

.... وہاں سے بھی جلدی سے رپلائے آیا

..... باتیں نہ بناؤ اور بتاؤ کون ہو

میں مرہا کی دوست ہوں عائشہ... میں جانتی ہوں سراج آپ کو میں اچھی نہیں لگتی اور  
میں وجہ بھی جانتی ہوں کہ میں آپ کو مرہا سے دور کرتی ہوں سراج پر قسم لے لیں میں  
یہ سب صرف اور صرف مرہا کی خوشی کے لیے کر رہی ہو..... وہ میری دوست ہی نہیں  
میری بہن بھی ہے... میں ہمیشہ اس کی خوشی چاہتی ہوں اور اگر وہ آپ کے ساتھ خوش  
..... نہیں رہے گی تو کبھی آپ بھی خوش نہیں رہ پائو گے

..... عائشہ اک بڑا سہ میسج بیجھ کے اب اس کے ریکشن کا انتظار کر کر رہی تھی

.... صاف صاف بتاؤ کہنا کیا چاہتی ہو

..... سراج نے غصے سے ٹائپ کیا

..... نا جانے وہ لڑکی کیوں اس کے اور مرہا کی زندگی میں گھس رہی تھی

سراج تم صرف اپنی خوشی میں مست مرہا کی زندگی برباد کر رہے ہو وہ تمہارے ساتھ  
..... خوش نہیں ہے

... کیا بکواس کر رہی ہو. تم ہوتی کون ہو میرے اور مرہا کی زندگی میں دخل دینے والی

اس کے مسیج پہ سراج کا دماغ گھوم گیا تھا.... جبکہ عائشہ کے دل میں مرہا کے لیے مزید  
..... نفرت پیدا ہو گئی

..... اس سے پہلے کہ وہ کچھ ٹائپ کرتی سراج کی کال آنے لگی

.... اس نے جلدی سے کال پک کی

ہاں میڈم تم کوئی کون ہو مرہا کی زندگی کے فیصلے کرنے والی.... اب تم مجھے بتاؤ گی کہ  
..... مرہا کیسے خوش ہو گی اور کیسے نہیں

..... سراج نے بہت ضبط سے کہا

سراج مجھے کوئی شوق نہیں ہے تم دونوں میں آنے کا اور جہاں تک بات رہی میں ہوتی کون

ہوں تو وہ تم مرہا سے پوچھ لینا.... اور میرے لیے مرہا ایمپورٹنٹ ہے اس کی خوشی

میرے لیے بہت اہم ہے... اور تم بس اس کی خوشیاں کھائے جا رہے ہو... افسوس ہے تم

..... پہ دعوا محبت کا کرتے ہو اور اسے خوش بھی نہیں دیکھنا چاہتے

..... عائشہ بھی جیسے پھٹ پڑی

.... تم کہنا کیا چاہتی ہو صاف صاف بتاؤ مجھے

... سراج سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا چاہتی ہے

مرحاس کے ساتھ کیوں خوش نہیں تھی.... اسے تو لگتا تھا کہ وہ بھی کہی نہ کہی اسے  
..... چاہنے لگی ہے پر عائشہ تو کچھ اور ہی بول رہی تھی

میں یہ کہنا چاہتی کوں کہ تم مرحا کی خوشیوں کے بیچ آرہے ہو وہ تمہیں پسند نہیں کرتی  
بلکہ وہ کسی اور سے محبت کرتی ہے..... اور تم زبردستی اسے خود کے ساتھ باندھ رہے  
ہو....

اس کی بات پہ سراج کو اپنا دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.... اس کی محبت کے دل میں  
..... کوئی اور تھا اور وہ

..... تم جھوٹ بول رہی ہو ایسا نہیں ہو سکتا

..... سراج کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی

..... جبکہ عائشہ اب مسکرا رہی تھی

سچ کہ رہی ہوں مجھے ہماری دوستی کی قسم... وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے بچپن سے مرحا

..... صرف اسے سوچتی ہے اور تم ان کے بیچھے آئے ہو

اس نے یہ سب تمہیں صرف اسی لیے نہیں بتایا کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہی تم غصے میں اس

..... کے بھائی عالم کو کوئی نقصان نہ پہنچا دو

صرف اس ڈر سے وہ تمھیں کبھی کچھ بتانہ پائی... وہ شروع سے ہی تم سے بہت ڈرتی تھی  
.. اور جب تم اس کے گھر گئے تو اس کے بعد وہ اور ڈر گئی  
وہ یہ بات عالم بھائی کو بھی نہیں بتا سکی کیونکہ اک بھائی اس بات کو کبھی برداشت نہ کرتا .  
.... اور وہ یقیناً تم سے لڑائی جھگڑا کرتے

.....

تم بہت امیر ہو کہی تم اس کے بھائی کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچا دو اسی لیے وہ چپ رہی .  
اور تمھاری باتیں مانتی رہی.... سراج تم نے خود بھی محسوس کیا ہو گا کہ جب بھی اس نے  
تمھاری کوئی بھی بات مانی صرف تمھارے ڈر سے مانی ہو گی کبھی بھی اس نے تمھارے  
..... اک بار کہنے یا تمھارے پیار میں نہیں مانگی

.... اس کی بات پہ سراج کو وہ تمام پرانی باتیں یاد آئی جب وہ اس سے ڈرتی تھی  
.... دل کے جیسے بہت سے ٹکٹے ہو رہے تھے

سراج میں بھی چاہتی ہوں کی مر حاشیہ رہے میں نے آج تمھیں میسج بہت مجبور ہو کے  
..... کیے.. کیونکہ مجھ سے مزید مر حاکار و نابرداشت نہیں ہو رہا تھا  
..... پلیز سراج اسے بخش دو اسے اپنی زندگی میں خوش رہنے دو  
..... وہ کسی اور کو بہت چاہتی ہے

تم نے خود بھی محسوس کیا ہو گیا کہ جب بھی تم اسے کال کرتے تھے وہ کبھی بھی تم سے  
ایسے بات نہیں کرتی تھی کہ وہ تمہارے ساتھ کمفرٹبل ہو اور نہ ہی تمہیں اس کی باتوں  
..... سے کہی سے بھی محبت محسوس ہوتی ہوگی

تم نے کبھی بھی اس سے اس کی رضا نہیں پوچھی تم نے ہمیشہ خود کو اس پہ مسلت کیا  
..... ہے

اب اسے اپنی زندگی جینے دو تمہاری بھی کوئی بہن ہوگی کیا تم نہیں چاہو گے کہ وہ کبھی .  
..... خوش رہے

عائشہ اپنی چال چل چکی تھی.... اور سراج تو ایسے تھا مانو جیسے اس کا سانس رک گیا ہو...  
..... عائشہ کی کہی ہر بات سچ تھی

..... پر وہ مجھ بتا تو سکتی تھی ناں میں

وہ کیا بتاتی تم نے کبھی پوچھا اس سے اس کی خوشی اور تم خود بھی جانتے ہو وہ کتنی ڈر پوک  
ہے تمہیں لگتا ہے کہ وہ کبھی تمہیں یہ بتا پاتی کہ وہ کسی اور کو چاہتی ہے.... اور پھر وہی  
بات کہ اگر اس نے تمہیں منع کیا اور تم نے یہ بات اپنی آنپہ لے لی.... اور پھر اگر تم نے  
(اس کے ساتھ کچھ غلط....) یہ اک وار تھا اس کے جزبات پہ

..... وہ جان کہ بات آدھی چھوڑ گئی



سراج اپنے بیڈ کے کنارے پہ جیسے ڈھیر ہو گیا..... مر حاس کی رگ رگ میں بس چکی  
..... تھی... وہ تو اس کی خوشی کی وجہ تھی اس کی محبت اور وہ

..... سراج ہیلوسن رہے ہونہ

..... پلیز بس اس کو چھوڑ دو اور اسے اپنی زندگی میں خوش رہنے دو پلیز

..... وہ تم سے ڈرتی ہے محبت نہیں کرتی

.... اور بس یہاں پہ سراج کی بس ہو گئی تھی..... موبائیل اس کے ہاتھ سے گر چکا تھا

..... آنکھوں میں آنسو تیر رہے تھے..... گلے میں جیسے اک پھندا اٹک چکا تھا

..... مر حاسی اور سے محبت کرتی تھی اور وہ

... اس کی موبائیل پہ بیپ ہوئی

اس نے جلدی سے موبائیل پکڑا... اک امید سی تھی کہ شاید ابھی کوئی میسج کر کے بول

دے کہ یہ سب اک پرینک تھا... پر سامنے واٹس ایپ پہ انی تصویر اس کی دل پہ اک

..... آخری کیل بھی ڈھوک گئی

مر حاسی لڑکے کے ساتھ ہنس کے بات کر رہی تھی.... اک اور تصویر میں وہ لڑکا مر حاس کو

کیک کھلا رہا تھا.... اک جگہ پہ وہ اسے غبارے لے کے دے رہا تھا اور وہ گاڑی میں بیٹھے

..... آئس کریم کھا رہے تھے

.... غصے سے سراج کی رگیں پھول گئی چبختے ہوئے اس نے فون دیوار پہ دے مارا  
کون تھا یہ لڑکا جس کے ساتھ وہ اتنی خوش تھی..... وہ جانتا تھا کہ مرحا اتنی ڈرپوک تھی  
.. وہ کبھی بھی کسی ایڑے غیرے لڑکے کے ساتھ ایسے ایزی اور خوش نہیں ہو سکتی تھی  
وہ صرف عالم کے ساتھ ہی کہی آتی جاتی تھی اسی کے ساتھ وہ ایسے کمفرٹبل ہوتی تھی ...  
..... تو پھر یہ لڑکا کون تھا

عالم کو سراج جانتا تھا بہت بار عالم مرحا کو یونی چھوڑنے آیا تھا اس نے اسے وہاں دیکھا تھا ..  
..... اس کے علاوہ اس نے اپنے اک خاص بندھے کے ذریعے عالم کا پتا لگوا یا تھا  
یہ تصویریں بے حیاہ اور بری نہ تھی.... بلکہ یہ تصویریں ان دونوں کے درمیان احساس .  
..... اور اہمیت کو ظاہر کرتی تھی

..... اور مرحا کی زندگی میں یہ مقام صرف عالم کو حاصل تھا تو پھر یہ کون تھا  
..... اس کی آنکھوں میں درد بھر آیا

..... مرحا

.... لبوں سے بس یہ نام ادا ہوا

..... کیا کیا نہ تھا اس پکار میں

نہیں میں خود مر حاسے بات کروں گا ہو سکتا ہے یہ کوئی غلط فہمی ہو اور مر حاسے میں خود  
..... بات کروں گا

وہ ایسا میرے ساتھ کیسے کر سکتی ہے وہ کیسے کسی اور کو پسند کر سکتی ہے جبکہ اللہ نے اسے  
..... صرف میرے لیے بنایا ہے

..... سراج صدمے کے زیر اثر بولتا ہوا... کمرے سے نکل گیا  
اسماعیل صاحب نے اسے باہر جاتا دیکھا تو اسے پکارا.... وہ اس سے میٹنگ کے بارے میں  
..... پوچھنا چاہتے تھے پر سراج انھیں ان سنا کر کے گھر سے نکل گیا  
..... میرا تیار ہونا

عائشہ نے اس سے کئی بار کا سوال پھر سے کیا..... عائشہ ہم غلط کر رہے ہیں مجھے بہت ڈر لگ  
..... رہا ہے ایسا نہ ہو کہ کچھ غلط ہو جائے میرا دل بہت گھبرا رہا ہے  
..... وہ دونوں اس وقت مر حاسے کی فلیٹ میں موجود تھی عالم اپنے کام پہ گیا تھا  
یار مر حاسے میں بس آج سراج کا پیار چیک کرنا چاہتی ہوں اس کے بعد میں تمہیں کبھی  
..... نہیں روکوں گی آج بس ہم دونوں مطمئن ہو جائیں گی  
..... اب چپ کر کے جو میں نے سمجھایا ہے وہ بولناؤ کے  
..... ہمیں مر حاسے بس ہنکار بھرا

سراج سے ہونے والی گفتگو سے مرحابے خبر تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی دوست اس کے خلاف کتنی بڑی چال چل رہی تھی.... دوستی کی آڑ میں وہ اس کی زندگی برباد کرنے..... والی ہے

..... سراج کی گاڑی عالم کے فیلڈ کے سامنے رکی تو جلدی سے اندر کی طرف بھاگا.... دروازہ عائشہ کی چال کی مطابق کھلا تھا.... عائشہ کو یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا فلیٹ میں بس دو ہی کمرے تھے اک عالم کا اور اک مرحا کا.... وہ اک کمرے کی طرف.. گیا.... جس کا دروازہ ہلکا سا کھلا تھا.... سراج کو اندر آتے وہ دونوں دیکھ چکی تھی ..

میر و آخر کب تک تم نے سراج سے یہ سب چھپانا ہے اسے بتادو کہ تم کسی اور سے محبت کرتی ہو کب تک تم اس سے یوں ڈر ڈر کر جیو گی... یہ تمہاری زندگی ہے اور اس کے لیے.... تمہے خود سٹینڈ لینا ہو گا... سراج کو بتادو سب

سراج ان کی بات سن چکا تھا.... ناچاہتے ہوئے بھی وہ دروازے پہ دک گیا.... اس کا دل..... بہت زور سے دھڑک رہا تھا

کان بس اک بات سننا چاہتے تھے کہ نہیں عائشہ میں صرف سراج سے محبت کرتی ہوں پر.... جب وہ بولی تو سراج کا دل چیر گئی

عائشہ وہ میری بات کبھی نہیں سمجھیں گیں... یہ بات ان کی آناپہ اگئی تو..... سراج کو میں  
یہ کبھی نہیں بتا پائوں گی کہ میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں وہ کہی بھائی کو کوئی نقصان نہ  
..... پہنچا دیں

..... مجھے لگتا ہے کہ مجھے اپنی محبت کی قربانی دینی ہوگی  
مرحانے بہت ضبط سے یہ بولا تھا..... وہ جانتی تھی کہ یہ سب سراج سن چکا ہے پر وہ  
..... اس وقت وہ کچھ سمجھ نہیں پار ہی تھی ..... ناچاہتے ہوئے بھی اسے توڑ گئی  
..... عائشہ کے دل میں جیسے اک ٹھنڈی پھوار پڑی  
مرحاسراج یہ کیسی محبت کرتا ہے جو اسے تمہاری آنکھوں میں کسی اور کی محبت نہیں  
.. دکھتی

..... پتہ نہیں عائشہ پر مجھے لگتا ہے میں اب کبھی خوش نہیں رہ پائوں گی میں  
اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی عائشہ سراج کو دیکھ کے کھڑی ہو گئی..... کیونکہ سراج  
..... اب کمرے کے اندر آ گیا تھا

..... اس نے ایسا دکھلایا کہ انھوں نے اسے ابھی دیکھا ہو  
مرحاتم کسی اور سے محبت کرتی ہو اور تم نے مجھ سے اتنی بڑی بات چھپائی.... اتنا بھی مجھ  
..... پہ اعتبار نہ تھا

میری محبت تمہارے لیے سچی تھی اک بار بھی اگر تم مجھ سے بول دیتی کہ سراج میں کسی  
اور کے ساتھ خوش رہو گی اپ کے ساتھ نہیں اپ مجھے چھوڑ دو تو قسم سے مر جا میں  
تمہیں چھوڑ دیتا پر تمہارے دل میں تو مجھے لے کے اتنے غلط خیالات تھے کہ میں اپنی آنا  
..... میں تمہارے ساتھ کچھ غلط کر دوں گا

سراج نے ضبط کرتے ہوئے مرحا سے کہا آنکھوں میں اب آنسو چمک رہے تھے جنہیں وہ  
..... بڑے ضبط سے بہنے سے روک رہا تھا

..... سراج میں

.... ہاں وہ تم سے محبت نہیں کرتی ہے اس کے دل میں کوئی اور ہے اب خوش  
..... تم تو دعویٰ دار تھے نہ محبت کہ بلکہ اب بھی ہو

اور تم نے ابھی ابھی کہا نہ کہ تمہیں پتا ہوتا تو تم چھوڑ دیتے تو اب تو پتہ لگ گیا نہ تو اب .  
..... اسے اس کی زندگی جینے دو

..... اسے خوش رہنے دو اس کی زندگی سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چلے جائو ..

اس سے پہلے کہ مرحا کچھ بولتی اور معاملہ خراب ہوتا عائشہ نے اگے بڑھ کے سراج سے  
..... کہا

عائشہ کا یہ سب بولنا اتنا اہم نہ تھا اگر ہوتا تو وہ کبھی بھی مر حاکے پاس نہ آتا ان باتوں کی  
..... سچائی جانے

..... پر عائشہ کی بولی ہوئی باتوں پہ مر حاک کی خاموشی ان باتوں پہ سچ کی مہر لگا رہی تھی ...  
.... سراج کی نظریں بس مر حاپہ تھی اور وہ کھڑی کھڑی کانپ رہی تھی

جبکہ مر حاسراج کی آنکھوں میں اے انسوؤں سے تڑپ گئی اس یقین پہلے ہی تھا کہ وہ اس  
سے بہت محبت کرتا تھا پر عائشہ نے اس سے وعدہ لیا تھا کہ جب تک میں خود مطمئن نہیں  
.... ہوں گی یہ کھیل بند نہیں ہوگا

ٹھیک ہے اگر مر حاتم۔ اس طرح خوش ہو تو اسی طرح ہی سہی میں تمہیں اپنی محبت سے  
..... آزاد کرتا ہوں

تمہیں لگتا ہے نہ کہ میں تمہارے اور تمہاری محبت کے بیچ آیا ہوں تو ٹھیک ہے میں جا رہا  
ہوں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی سے دور..... وعدہ ہے میرا اب کبھی لوٹ کر  
..... تمہاری خوشیاں خراب نہیں کروں گا

..... اگر تم۔ ایسے خوش ہو تو ایسے ہی سہی  
پر میری محبت تمہارے لیے ہمیشہ سچی تھی اپنے دل میں میرے لیے کوئی غلط گمان نہ  
..... رکھنا

.... اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا دل پھٹ جائے گا

سراج بول کے اٹے قدم لیتا واپس چلا گیا..... اس کی آنکھیں لال ہو گئی تھیں.... انسو

اب بھی آنکھوں میں تھے پر بہت مشکل سے وہ خود کو کنٹرول کر رہا تھا... جب جب نظر

..... مر حاپہ پڑتی دل کرتا کہ اپنا فیصلہ بدل لو

وہ کمرے سے نکلا تو پیچھے مر حاکو جیسے ہوش آیا روتی ہوئی وہ اس کے پیچھے بھاگی.....

..... سراج سراج پلیز رکیں

..... رکو اسے جانے دو عائشہ کی آواز پہ اس نے پلٹ کے عائشہ کو دیکھا

عائشہ چلو نہ اسے روکیں وہ بہت تکلیف میں ہے اس کے آنسوؤں میں دل پہ گر رہے

ہیں.... دیکھ لیا نہ تم نے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اب میں جا رہی ہوں اسے روکنے....

..... میں اسے خود سے دور نہیں جانے دوں گی

کیسے جانے دوں تمہیں ابھی ابھی تو میرے دل کو سکون ملا ہے اور تم بول رہی ہو کہ

..... تمہیں جانے دوں

عائشہ یہ تم کیا بول رہی ہو؟

..... مر حاکو آنکھوں میں حیرانی تھی



ہاں جی اب تم اسے بھول جاؤ مرحا.. پلیز تم اسے بھول جاؤ... اسے میرا ہونے دو... میں  
اسے بہت محبت کرتی ہوں اور میں اسے بہت خوش رکھو گی..... عائشہ بھاگتی ہوئی مرحا  
.... کے پاس آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بولی

ہمارے درمیان یہ بات ہوئی تھی کی سراج کو ہم اس کے .... عائشہ تم یہ کیا بول رہی ہو  
بعد سب سچ بتادیں گے اور تم یہ سب کیا بولے جا رہی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے سراج کو دیکھا  
... نہ تم نے وہ کتنی محبت کرتے ہیں اور

نہیں کرتا وہ تم سے محبت وہ صرف میرا ہے اور شروع سے اسے میں نے چاہا اور وہ  
تمہارے پیچھے پڑا تھا اور یہ سب میرا بننا یا اک کھیل تھا اب تم اس تک کبھی نہیں پہنچ پائو  
گی.....

مرحاکے آنکھیں بے یقینی سے جیسے پھٹنے کو تھی..... اس کے سامنے آج عائشہ کا سارا سچ  
.... آیا تھا.... آہستہ آہستہ عائشہ اسے سب بتاتی گئی

عائشہ یہ کوئی مزاق ہے نہ کیونکہ تم مجھے اتنا بڑا دھوکا نہیں دے سکتی تم میری دوست ہو  
اور.....

چپ نہیں میں تیری کوئی دوست اور اب سراج کو میرا ہونا ہو گا وہ صرف میرا ہے.....  
..... عائشہ چیختے ہوئے بولی

مرحاکار و ر و ک ے برا حال تھا.... سراج کی فکر الگ تھی اور اس کی دوست جسے اس نے اپنی  
..... بہن مانا تھا اس کا دھوکا

..... اب تمھیں مرنا ہو گا مرنا ہو گا تمھیں

.... عائشہ اسے کھینچے ہوئے کمرے سے باہر لے جانے لگی

عائشہ یہ کیا بول رہی ہو... عائشہ چھوڑو مجھے..... عائشہ پلیز میرے ساتھ ایسا نہ

کرو..... عائشہ اسے کھسیٹتے ہوئے چھت پر لے گئی..... فلیٹ کی اونچائی اتنی

..... زیادہ نہ تھی پر پھر بھی اتنی ضرور تھی کہ اک انسان کی جان لے لیتی

..... مرحاکا اب ڈر سے برا حال تھا... اسے موت اپنے سامنے ناچتی ہوئی نظر آرہی تھی

وہ جسامت میں بھی عائشہ سے کمزور تھی اور پھر ڈر بھی تھا تب ہی وہ اس کا مقابلہ نہیں کرپا

..... رہی تھی

آخر کنارے پہ پہنچ کے اس نے مرحاکو نیچے دھکیلنا چاہا... پلیز عائشہ ایسا نہ کرو... پلیز اک

..... بار ہماری دوستی کا تو سوچو... پلیز

اک امید تھی اس کے دل میں پر عائشہ کا ارادہ نہ بدلے... نہیں تم مرو گی تو سراج میرا ہو

..... گا اور اب تو میں نے تمھیں سب بتا دیا ہے تم. یہ سب سراج

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی مر جانے سے پیچھے دھکیلا اور خود بھاگنا چاہا... پر عائشہ نے تیزی سے اٹھ کر اس نیچھے کی طرف دھکیلا.....

..... اک چیخ گونجی اور بس پھر سناٹا چھا گیا موت سے سناٹا عائشہ نے اگے کی طرف جھک کہ دیکھا تو مر حاکو جسم نیچھے پڑا تھا جبکہ اس جگہ پر اب آہستہ..... آہستہ خون پھیل رہا تھا

عائشہ بڑی چالاکی سے نیچے کی طرف بھاگی اور مر حاک کی پاس پہنچ گئی.... اسے اندازہ تھا کہ..... اب تک وہ مر چکی ہوگی

کیسی بے خوف سی لڑکی تھی جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی دوست کو مار دیا تھا اور اب بڑی چالاکی سے اگے کی گیم سوچ رہی تھی..... اسے مر حاک کے مرنے کا زرہ برابر افسوس نہ تھا..... ایسے لگتا تھا کہ کہی سالوں سے وہ اپنے دل میں یہ نفرت پالے ہوئی تھی.....

..... اس نے بڑی ہوشیاری سے عالم کو کال کرنا شروع کر دی ہیلو عائشہ کیسی ہو آپ؟

عالم جو اس وقت آفس کے کام میں مصروف تھا... عائشہ کی کال دیکھ کہ تھوڑا حیران ہوا.....

عالم بھائی پلیرز جلدی گھر پہنچے جتنا جلدی ہو سکتا ہے پلیرز..... عائشہ نے روتے ہوئے  
... کہا

..... کیا ہوا عائشہ رو کیوں رہی اور اور مرحا تو ٹھیک ہے ناں کیا بات ہے  
نہیں عالم بھائی مرحا نہیں ٹھیک اس نے چھت سے کود کہ خود کشی کی کوشش کی ہے پلیرز  
جلدی پہنچیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا..... اور عالم ایسے تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو  
..... نہیں

.... عائشہ یہ کیا بول رہی ہو میری مرحا

..... عالم پاگلو کی طرح گھر بھاگا

..... اس کا دماغ مفلوج ہو چکا تھا

..... اپنی بائیک کو جتنا وہ تیز چلا سکتا تھا چلا کہ گھر پہنچا

.... فیلٹ کے باہر ہی اسے عائشہ نظر آئی اور اس کے ارد گرد پھیلا ہوا خون

.... اس کے قدم جیسے چلنے سے انکاری ہو گئے

من من کے قدم اٹھاتا وہ اس کے پاس آیا... دل زور زور سے دھڑک رہا تھا... اور خون

..... میں لت پت مرحا کو دیکھ وہ مرحا مر چا چننے لگا

جلدی سے اپنے ہاتھوں سے اس کے چہرے سے خون صاف کیا اور اسے اپنی گود میں لیے  
..... تب تک ایسبولینس بھی آگئی تھی ..... جلدی سے ایسبولینس میں بیٹھ گیا  
..... ایسبولینس کو کال عائشہ نے کی تھی وہ عالم کو شک بھی نہیں ہونا دینے چاہتی تھی  
..... ایسبولینس میں اس وقت عالم اور عائشہ تھے مرہا کے ساتھ  
..... اور ساتھ میں اک نرس تھی... نرس نے اسی کسی حد تک طبعی امداد دی تھی  
عائشہ بس عالم کو دیکھانے کے لیے روئے جارہی تھی جبکہ عالم کی آنکھیں لال اور سوج گئی  
تھی مرہا کا ہاتھ پکڑے وہ بس اللہ سے یہی دعا کیے جارہا تھا کہ میری مرہا کو سلامت  
..... رکھنا

..... ہسپتال پہنچتے ہی اسے آئی سی یو میں لے جایا گیا  
..... ڈاکٹر اسے بس دعا کا بول کر گئے تھے  
عالم بیچ پہ بیٹھا رو دیا اس کی مرہا کو ایسا کیا ہوا کہ اس نے ایسا عمل کیا... آخر کیا بات تھی  
..... جس نے اسے اتنا مجبور کیا کہ وہ موت کو گلے لگا دے  
عالم کے پاس بیٹھ کے عائشہ اب اسے حوصلہ دے رہی تھی... عائشہ میری بہن ٹھیک ہو  
..... جائے گی ناں  
بہت امید سے اس نے عائشہ سے یہ سوال کیا تھا؟

اک پل کو عائنہ کو شرمندگی نے گھیر لیا... پر پھر وہ اپنے خول میں واپس آگئی.... جی عالم  
.. بھائی بس حوصلہ کریں

یہ اک اک پل عالم پہ بھاری تھا..... اسے لگ رہا تھا جیسے کوئی اس کے جسم سے جان  
..... کھینچ رہا ہے

.... آخر دو گھنٹے کے بعد ڈاکٹرائی سی یو سے باہر آئے  
..... عالم بے تاب سے ان کی طرف بڑا ڈاکٹر کیسی ہے میری بہن  
دیکھیے ہم نے انہیں بچا لیا ہے پر گہری چوٹ اور بہت زیادہ خون بہنے کی وجہ سے وہ کوما میں  
.... چلی گئی ہیں

اور ہم آپ کو کسی اندھیرے میں نہیں رکھیں گے پر ان کا ہوش میں واپس آنا بہت ....  
..... مشکل ہے

اک مرد ہو کر بھی اتنا مضبوط ہو کر ..... عالم کو لگا کہ اس کا سانس کسی نے روک دیا ہو  
.... بھی آنسو آنکھوں سے جاری ہو گئے  
جبکہ عائنہ جس کو امید تھی کہ وہ مر جائے گی پر کومہ کا سن کہ کہی نہ کہی وہ ڈر گئی... پر ڈاکٹر  
..... کی اگلی بات نے اسے کچھ حوصلہ دیا  
..... شکر ہے اب ہوش تو اسے نہیں آنا

اس نے سوچا تھا کہ اب وہ عالم کو سراج کے بارے میں منت گھڑت کہانیاں بنا کے سنائے گی اور عالم غصے میں سراج تک جائے گا اور تب ہی عالم کا کام تمام کیونکہ عالم اک عام سہ آدمی تھا جبکی سراج بہت بڑے پولیٹیشن کا بیٹا.... ضرور عالم بدلے میں مارا جاتا... تب اس کی ان دونوں بہن بھائی سے جان چھوٹی اور اگے سراج کو حاصل کرنے کے لیے اس نے خود کچھ سوچنا تھا.....

.... عائشہ مجھے سب سچ سچ بتاؤ کب کیسے اور کیا ہوا جو میری مرحانے یہ قدم اٹھایا؛  
..... عالم کی آنکھوں کی سرخی گواہ تھی کہ وہ اس وجہ کو جان سے ختم کر دے گا  
ماضی:

..... عالم بھائی اپ پلینز کہی بیٹھیں میں آپ کو سب کچھ بتاتی ہوں  
.... وہ دونوں اس وقت ہسپتال کے باہر اک بیچ پہ بیٹھے تھے  
عالم بھائی ہماری یونی میں اک لڑکا تھا سراج وہ مرہا کو بہت پسند کرتا تھا پر مرہا اس سے بس  
..... ڈرتی تھی اس کے دل میں سراج کے لیے کوئی جذبات نہیں تھے  
سراج نے اسے پروپوز کیا پر مرہا کے انکار نے اس کی آنا کو ہرٹ کیا... پھر اس نے مرہا کو  
.... تنگ کرنا شروع کر دیا

اس کے بعد عائشہ نے عالم کی طرف دیکھا جس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو چکا تھا..... کہی  
نہ کہی عائشہ اب ڈر رہی تھی کیونکہ بے شک وہ مر حاکا بھائی تھا پر وہ مر حاک کی طرح سیدھا  
.... سادہ اہر گزرنہ تھا

اور پھر اس نے مرحا کو اس بات پہ فورس کرنا شروع کر دیا کہ تم میرے ساتھ ریلیشن میں  
..... اُو..... اور میری گرل فرینڈ بنو۔ اور میرے ساتھ تعلق  
..... اس نے جان بوجھ کہ اپنا جملہ مکمل نہیں کیا

61

..... اور اس بات پہ عالم چیخ کر بیچ پر سے اٹھا  
..... عائشہ اب واضح طور پر کانپ رہی تھی  
عالم بھائی اپ پلینز بیٹھ جائیں سب لوگ ہماری طرف ہی دیکھ رہے ہیں..... عائشہ نے  
..... اسے کندھے سے پکڑ کر بیچ پہ بٹھایا

..... جلدی بتاؤ اس کمینے کے بارے میں سب بتاؤ میں اسے ختم کردوں گا  
.... عالم کی گردن کی رگیں اب واضح نظر آرہی تھیں..... غصے سے برا حال تھا



مرحانے اسے بہت بار منع کیا پر اس کے بار بار فورس کرنے پر مرحا پچھلے کچھ دنوں سے ٹینشن میں تھی..... اسے میں نے بہت بار بولا کہ وہ آپ کو سب بتادے پر وہ اس بات سے ڈرتی تھی کہ کہی سراج غصے میں آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے... کیونکہ وہ بہت طاقت ور ہے وہ بہت سارے طریقوں سے آپ کو نقصان پہنچا سکتا...  
... تھا..... وہ بس آپ کی وجہ سے چپ تھی اور پھر  
.... عائشہ خاموش ہو چکی تھی

اس نے اپنا چہرہ عائشہ کی طرف موڑ کے... پھر کیا؟ عالم کے چہرے پہ اک سوال تھا  
... سوال کیا

اس نے مرحا کی کچھ تصویریں اور ویڈیوز نا جانے کیسے اپنے پاس محفوظ کر لی وہ بہت نازیبا تصویریں تھی اور اس نے ان تصویروں کے زیرے مرحا کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا..... مرحا بہت روئی بھی اسکے سامنے پر اس نے اپنی انا میں اسے زلیل کیا اور پچھلے  
.. کچھ دنوں سے ہم دونوں بہت پریشان تھیں

میں نے بہت کوشش کی کہ آپ کو بتادوں پر مرحا بہت ڈری ہوئی تھی اس نے ..... مجھے اپنی قسم دی تھی کہ میں آپ کو کچھ نہ بتاؤ..... میں بہت مجبور تھی... عائشہ نے  
..... اب دوبارہ رونا شروع کر دیا

ابھی کہاں ہو گا وہ.... عالم کے سوال پہ عائشہ کے دل میں جیسے سکون سہ ہو گیا... مطلب

.....عالم کا زرہ برابر شک بھی اس پہ نہیں گیا تھا

مجھے نہیں پتا بس مجھے مر حا کی کال آئی اور وہ بہت رور ہی تھی اور بس یہ بولے جا رہی تھی  
کہ عائشہ وہ میری تصویریں وائرل کر دے گا..... اور یہی بولتے بولتے اس نے کال بند کر  
.....دی میں اس سے پہلے یہاں پہنچتی وہ یہ سنگین قدم اٹھا چلی تھی

.....عالم نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا دیا

.....عائشہ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی وہ اپنا کام کر چکی تھی

تم جو کوئی بھی ہو اور جہاں بھی ہو تمہیں میں نے خون کے آنسو نہ رلایا تو میرا نام بھی عالم  
نہیں.... تمہارا میں سب کچھ چھین لوں گا تم نے میری معصوم بہن کی معصومیت چھین لی  
.....اب میں تمہیں ایسا گھاناؤ دوں گا جو تم ساری زندگی نہیں بھول پائو گے

.....

مر حا کے گھر سے وہ سیدھا اپنے گھر آیا.... دل تھا کہ پھٹھنے کو تھا..... بار بار آنکھوں  
.....میں آنسو آرہے تھے جنہیں وہ چھپا رہا تھا

اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ یہاں سے بہت دور چلا جائے گا. اک ایسی جگہ جہاں مر حا کی  
یادیں نہ ہوں... جہاں وہ اسے بھلا سکے.... وہ جانتا تھا کہ اگر وہ یہاں رہا تو کبھی نہ کبھی

مرحاکا سامنا اس سے ضرور ہو گا اور اس کے زخم پھر سے ہرے ہو جائیں گے... وہ اس  
..... کے زندگی سے ہمیشہ کے لیے چلے جانا چاہتا تھا  
..... بابا..... اپنا سامان پیک کر کے وہ نیچے لائونج میں آیا  
..... سراج آپ کہی جارہے ہو کیا  
..... مریم بیگم نے اس کا بیگ دیکھ کے سوال کیا  
.... اور یہ آپ کی آنکھوں کو کیا ہوا ہے اتنی لال کیوں ہو گئی ہیں  
جی ماما وہ میری میٹینگ ہے تو اس سلسلے میں امریکہ جا رہا ہوں اور آج وہ کچھ دیر دھویں میں  
.... رہا تو آنکھیں سوج گئی ہیں  
..... سراج نے نظریں چراتے ہوئے کہا  
..... پر میٹینگ تو کل ہے نہ تو آج کس لیے اتنا جلدی جا رہے ہو  
..... اسماعیل صاحب نے بیچ میں ٹوکا  
وہ دراصل بابا مجھے امریکہ کچھ کام بھی ہے تو اس وجہ جلدی جا رہا ہوں... میرا اک دوست  
.... ہے تو اس سے بھی ملنے جانا ہے  
اسے شرمندگی ہو رہی تھی اپنے ماں اور باپ سے جھوٹ بولتے ہوئے پر اس وقت دل  
..... میں اتنی تکلیف تھی کہ شرمندگی کا احساس ویسا نہ تھا

..... اچھا چلے جائو... فلائیٹ سے جائو گے یا پرائیویٹ چوپر سے  
وہ بابا میں نے پائیلٹ کو کال کر دی ہے بس تھوڑی دیر میں پرائیویٹ چاپر سے ہی جائوں  
گا.....

اپنی محبت کی قربانی دے کے..... یہ ..... اٹھوڑی دیر میں وہ پاکستان سے چلا گیا تھا  
..... سب اتنا جلدی میں ہوا تھا کہ قسمت نے انھیں کچھ سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا  
کاش وہ اک بار صرف اک بار مرحا سے مل کے جاتا تو ان کی زندگی میں اتنا بڑا طوفان نہ  
آتا...

..... کاش وہ اک بار یہ جان لیتا کہ اس کی محبت کس قدر تکلیف میں ہے  
امریکہ جا کے اس نے اپنا نمبر بھی تبدیل کر دیا..... بہت کوشش کے بعد وہ مرحا کی کچھ  
تصویریں ڈیلیٹ نہ کر پایا..... جو اس نے یونی کے اک فنکشن کے دوران اس کی  
..... مسکراتے ہوئے چھپ کر بنائی تھی

بہت مشکل تھا پر اس نے ایسا کرنا ہی تھی.... دل میں کہی اک امید بھی تھی کی شاید مرحا  
..... لوٹ ائے پر وہ جانتا تھا ایسا کبھی نہیں ہونا تھا

.....

عالم اس سراج کو ہم نے ایسی سزا دینی ہے کہ وہ تڑپ تڑپ کر مر جائے... آخر اس کا دل  
..... نہیں کانپا ایسی گھٹیا حرکت کرتے ہوئے

اس میں زرا خدا کا خوف نہیں ہے.. اوو تم کیوں چپ ہو کچھ بتاؤ تو سہی کیا سوچا ہے تم  
..... نے

اس واقعہ کو دودن گزر چکے تھے.... مر حاب بھی ہسپتال میں ہی تھی زخمیں بہت شدید  
... تھی اسی وجہ سے اسے اتنی جلدی اسے گھر شفٹ نہیں کیا جاسکتا تھا

..... عالم اور حنین بیٹھے یہ سوچ رہے تھے کہ اب وہ سراج سے بدلہ کیسے لیں گیں

..... عالم دودن سے خاموش تھا نہ جانے اس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا ..

..... او میں تجھ سے بات کر رہا ہوں اور تو ہے کہ نا جانے کیا سوچے جا رہا ہے

میں نے سوچ لیا ہے میں اس سراج کا کام آج ہی تمام کروں گا اس کی ہمت کیسے ہوئی میری  
... بہن کے ساتھ یہ کرنے کی لاوارث سمجھ رکھا ہے کیا

حنین نے غصے سے کہا اور یہ سچ تھا اسے مر حاب سے بہت محبت تھی بلکل اپنی بہنوں جیسی

..... مر حاب اس دنیا میں صرف عالم اور حنین پہ بھروسہ کرتی تھی

وہ حنین کو عالم جیسا ہی سمجھتی تھی.... بغیر کسی سوچ کے وہ حنین کے ساتھ کہی بھی چلی  
..... جاتی تھی

عائشہ نے جو تصویریں سراج کو بھیجی تھی وہ مرزا اور ہنین کی ہی تھی پراسوس سراج  
..... پوری بات سے واقف نہ تھا

تو جانتا ہے ان دونوں میں میں نے یہی سوچا ہے کہ اگر میں اس سراج کو مار بھی دوں تب  
بھی میرے دل کو سکون نہیں پہنچے گا اور نہ اس اس زیادتی کا بدلہ پورا ہو گا جو اس نے میری  
..... بہن کے ساتھ کی ہے

ان دونوں میں میں نے اس کے بارے میں سب معلوم کیا ہے... اور وہ گھٹیا آدمی دو  
دن پہلے ہی امریکہ چلا گیا ہے اس پتا چل گیا ہو گا کہ اس کے دباؤ میں ا کے مرخانے خود کشی  
..... کی ہے اسی وجہ سے وہ بھاگ گیا  
..... اور تو جانتا ہے وہ کس کا بھائی ہے

..... عالم کے سوال پہ ہنین نے نہ سمجھی سے عالم کی طرف دیکھا  
عالم کی آنکھیں شدت ضبط سے لال ہو گئی تھی.... وہ ماہنور کا بھائی ہے میری محبت کا  
..... بھائی

..... عالم کے انکشاف پہ ہنین دھنگ رہ گیا  
..... عالم نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا  
..... ہنین یا اس اتنی بڑی دنیا میں وہ گھٹیا آدمی ہی کیوں ماہنور کا بھائی نکلا

....عالم اک دم چیخ اٹھا

قسمت نے میرے منہ پہ کیسا تماچہ مارا ہے.. میری محبت اور میرا مجرم اک ہی گھر میں  
ہیں..... میں کیسے ضبط کروں یہ بات..... اس بھری دنیا میں وہ ہی کیوں اس کی بہن ہے  
..... یہ کیسا اتفاق ہے یار

..... کیوں قسمت نے میرا ایسا مزاق بنایا ہے.. میں بے بس ہو چکا ہوں  
عالم یہ لے پانی پی اور ریلیکس ہو کچھ نہ کچھ سوچتے ہیں ہنسن بھی سوچ مین پڑ گیا اس نے  
قریب ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کے عالم کو دیا جسے عالم نے کھینچ کے دیوار پہ دے  
..... مارا

.... نہیں ہنسن چاہے جو بھی اس بدلے کے راستے میں ائے گا وہ مارا جائے گا  
میں اپنی بہن کا بدلہ لوں گا چاہے اس کے لیے مجھے جس حد تک جانا پڑے جو کرنا پڑے ..  
..... پر اب انتقام ضرور ہو گا

اگر مجھے ماہنور کو تکلیف دینی پڑے میں وہ بھی کروں گا بلکہ اب تو دیکھ میں اس کی بہن کے  
زریعے ہی اسے تکلیف دوں گا کیونکہ ایسے ہی وہ میری تکلیف کو جانے گا وہ جان پائے گا کہ  
..... کتنی تکلیف ہوتی ہے جب آپ کی بہن کو کوئی رسوا کر دے

عالم تو پاگل ہو گیا ہے اس سب میں ہم ماہنور کو بالکل بیچ میں نہیں لائیں گے..... وہ اس سب سے ناواقف ہے اس میں اس کی کوئی غلطی نہیں ہے ابھی تو ہوش میں نہیں ہے زرا..... ٹھنڈے دماغ سے ہم یہ سب سوچیں گیں

... ہنسنے نے اسے سمجھنا چاہا

نہیں اب تو دیکھ میں ان سب کے ساتھ کیا کرتا ہوں جب اس کی بہن تڑپے گی تو وہ بھی..... تڑپے گا اور پھر ہمیں سکون ملے گا

بس کچھ وقت وہ سکون کے جی لیں... اس کے بعد ان کی بربادی شروع.... ہنسنے جانتا... تھا اس وقت اسے سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں

عالم کا چھ مہینوں کے بعد سی ایس ایس کا ٹیسٹ تھی اسے یقین تھا کہ وہ یہ ٹیسٹ پاس کر لے.....

اب تو اسے ہر حال میں یہ کرنا تھا... کیونکہ سرانج جیسے پاور رکھنے والے آدمی سے.. مقابلہ کرنے کے لیے اسے بھی پاور چاہیے تھی..... پہلے اس کا خواب تھا ایس پی بنانا..... اب یہ اس کے انتقام کا حصہ تھا

..... یہاں سے شروع ہوا تھا عالم کے انتقام کا سفر جو ناجانے کیسی تباہی لانے والا تھا

:



وقت جیسے تھم سہ گیا تھا سراج اور عالم کے لیے.... ایک کے دل میں دکھ تھا اور دوسرے  
..... کے دل میں انتقام

مرحاکو عالم ہسپتال سے گھر لے آیا تھا.. اب گھر میں ہی اک نرس اس کا خیال رکھتی  
..... تھی

عالم اپنے ٹیسٹ کی تیاری میں مصروف تھا.... وقت کے ساتھ ساتھ سراج سے نفرت اور  
... بڑھ رہی تھی جس کے لیٹے میں ماہنور بھی آرہی تھی... وہ اپنا بدلہ بھولانہ تھا  
بس مناسب وقت آنے کی دیر تھی.... جو کھیل وہ درانیوں کے ساتھ کھیلنے والا تھا کہی ..  
..... نہ کہی ضمیر اس پہ ملامت کر رہا تھا پر ہر بار وہ اپنا ارادہ مضبوط کر لیتا تھا  
..... ٹیسٹ وہ دے چکا تھا بس اب انتظار تھا تو نتیجے کا

.....

سراج نے سوچا تھا کہ وقت کے ساتھ ساتھ وہ اسے بھول جائے گا پر یہ اس کی خام خیالی  
..... تھی نہ تو وہ خود کو اس کو سوچنے سے روک پاتا تھا اور نہ ہی وہ اسے بھول پایا تھا  
..... یہ ازیت سہنا اب اس کے لیے مشکل ہوتا جا رہا تھا  
..... چاہنے کے باوجود وہ دوبارہ پاکستان نہ جاسکا

بہت بار ماں باپ کے بلانے پر اس کا دل کرتا پر پھر وہی ازیت وہ دو بارہ نہیں سہ سکتا  
.... تھا

اسے لگتا تھا کہ اب تک مر حاپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہوگی.. شاید کہ اس نے شادی مر حا کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا اس کے بس میں نہ تھا..... وہ جانتا تھا وہ ... بھی کر لی ہو..... یہ ازیت برداشت نہیں کر پائے گا

.... اس وقت بھی وہ اپنے گھر میں موجود تنہا بیٹھا مہر حاک کے بارے میں سوچ رہا تھا  
بہت دن بعد آج دل کر رہا تھا اک بار کال کر کے اس کا حال پوچھ لے.. شاید دل کو کچھ  
..... سکون مل جائے

..... اسی کشمکش میں وہ کبھی موبائیل پہ اس کا نمبر ڈائل کرتا پھر کاٹ دیتا  
..... بہت کوشش اور سوچنے کے بعد اس نے غصے سے موبائیل دیوار پہ دے مارا  
..... ایسہسسہ.... اک چیخ اس سنسان پیلس میں گونجی اور وہی روز کا سناٹا  
..... یا اللہ یا تو اسے دل سے نکال دے یا اس دل کا دھڑکنا بند کر دے  
اتنی مایوسی تھی کہ وہ اک بار اپنے اللہ سے یہ نہ مانگ سکا کہ اک بار اسے مجھے لوٹا)  
.....(دے

اس نے اپنا کاروبار سیٹ کر لیا تھا.... سارا دن خود کو مصروف رکھتا تھا... اور رات دیر کو  
..... گھر آتا تھا... پر پھر بھی جب بھی سوچتا خود کو آج بھی وہی پاتا  
اس کی یادوں سے پیچھا چھوڑانے کے لیے اس نے صنف نازک کا سہارا بھی لینا چاہا پر اس  
..... کی بے تکلفی سے اسے سخت نفرت ہونے لگی  
..... لیزے اس کے آفس میں کام کرتی تھی  
..... کمپنی کا مالک اور اتنا ہنڈ سم ہونے کی وجہ سے لیزے اس کے پیچھے پاگل تھی  
اس کی طبیعت میں اب سختی آگئی تھی.. چاہ کر بھی وہ پہلے والی نرمی اس کے مزاج میں نہ آتی  
... تھی

..... اسی سخت طبیعت کی وجہ سے سب اس سے ڈرتے تھے ...  
انھی میں سے اک لیزے تھی... شروع شروع میں تو وہ بھی سب کی طرح سراج سے  
..... ڈرتی تھی پر وقت کے ساتھ ساتھ اسے سراج سے محبت ہو گئی  
اس نے سراج سے اپنی محبت کا اظہار بھی جلد ہی کر دیا جسے سراج نے سختی اور غصے کے  
... اسے سخت نفرت سی ہونے لگی لیزے سے ..... ساتھ ردھ کر دیا  
..... اسی شام اس نے معمول کی باتیں کرتے ہوئے یہ سب ارحم کو بتایا  
..... ارحم وہ واحد شخص تھا جو اس کے حالات سے واقف تھا ..

..... یار سراج مجھے لگتا ہے تجھے لیزے کو اک موقع دینا چاہیے

آخر تو کب تک مرا کے پیچھے خود کو یوں ہی خوار کرے گا.. بس یار اتنا وقت بہت ہے ..  
اب اپنی زندگی میں اگے بڑھ جا... وہ بھی تو اگے بڑھ چکی ہے ورنہ اک بار تجھے کال تو ضرور  
کرتی... پر یہ تو ہے جو پاگلوں کی طرح آج بھی اس کے پیچھے پاگل ہے..... تو لیزے کو  
موقع دے اک عورت کا دیا ہوا زخم اک عورت ہی بھر سکتی ہے اس لیے لیزے کو ہاں کہہ  
..... دے وقت دے وہ تیرے سارے زخم بھر دے گی

..... ارحم نے اسے سمجھانا چاہا

تو پاگل ہے تو مجھ سے یہ امید رکھ رہا ہے کہ میں مرا کی جگہ کسی اور لڑکی کو دوں تو جانتا ہے  
ایسی مجھے کہی آفر آئی ہیں پر میں نے صرف اسے سوچا... اسے چاہا اور اب تو یہ بکو اس کر رہا  
..... ہے یہ میں اس کی جگہ کسی اور کو دوں

..... سراج نے غصے سے کال کاٹ دی.... اس کا سر اب درد سے پھٹ رہا تھا

کچن میں جا کے اس نے اپنے لیے کافی بنائی اور اب بیٹھا رحم کی باتیں سوچ رہا تھا... کتنی  
آسانی سے اس نے یہ بول دیا کہ آگے بڑھ جاؤ بھول جاؤ اسے کیا یہ سب اتنا آسان

..... تھا

... اسے تھوڑی نہ کبھی کای سے محبت ہوئی تھی

..... اس کی باتوں نے سراج کا دماغ گھمایا تھا ...

پروقت کے ساتھ ساتھ لیزے کی پیش قدمی اس کی طرف بڑھتی گئی.... وہ اگر اس سے  
دس قدم پیچھے ہٹتا تو وہ سو قدم اس کی طرف آتی..... سراج نے اسے بہت بار روکا.. ہر  
..... بار جھٹلایا پر وہ سدا کی ڈھیٹ لڑکی اپنی ضد میں تھی

..... ار حم ہر بار اسے یہی سمجھاتا تھا

سراج کے دل میں بھی یہ خیال آیا کہ شاید ایسے ہی وہ مر حاکو بھول جائے..... وہ مر حاکو  
بھولنا بھی چاہتا تھا اور اس کی یادوں میں بھی رہنا چاہتا تھا.... دماغ اور دل کی جنگ نے اسے  
..... اک الگ دور ہے پہ لا کھڑا کیا تھا

..... اور آخر کار اس نے دماغ کی سنتے ہوئے اگے بڑھنا چاہا

اس نے لیزے کا پروپوزل ایکسپٹ کر لیا... لیزے کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ تھا. اب وہ بغیر  
.... اجازت کے سراج کے آفس آتی

نہ ہی اب وہ آفس کے کسی بندھے کی بات پہ کان دھرتی کیونکہ اب سب جانتے تھے وہ  
..... سراج کی گرل فرینڈ تھی

..... اس بات کا اعلان بھی اسنے خود سارے آفس میں کیا تھا

سراج کو اس کی بے تکلفی زرہ بھی نہ پسند تھی.... پروہ اسے روکتا نہیں تھا کیونکہ اس نے  
..... خودیہ پروپوزل ایکسپٹ کیا تھا..... پروہ اسے خود کے قریب بھی نہ آنے دیتا تھا  
سردیوں کی آمد ہو چکی تھی.... اک ٹھر ٹھراتی شام لیزے سراج سے زد کر کے اس کے  
..... گھر آگئی..... سراج کی کلک اس کا کھانا بنانے کے چلی جاتی تھی  
..... واو سراج آپ کا گھر بہت پیارا ہے... او پس ہمارا گھر  
..... لیزے نے اندر اتے ہی باتیں شروع کر دی  
ہاں... تم جائو فریش ہو جائو جب تک میں بھی فریش ہوتا ہوں.. پھر کھانا کھا کے میں نے  
..... تمھے چھوڑنے بھی جانا ہے  
.... سراج نے اسے گھیسٹ روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
خود بھی وہ فریش ہونے چلا گیا.... وہ جانتا تھا کہ لیزے اس کے قریب آنا چاہتی ہے وہ جتنا  
اسے دور رکھتا وہ اتنا قریب آنے کی کوشش کرتی..... یا پھر وہ سراج کے ساتھ اپنا رشتہ  
..... مضبوط کرنا چاہتی تھی اور آج وہ اس کے ساتھ اسی نیت سے آئی تھی  
فریش ہونے کے بعد جب وہ باہر آئی تو کچن میں سراج کافی بنا رہا تھا جبکہ کھانا ٹیبل پہ لگا  
..... تھا  
..... سراج نے کھلی ٹی شرٹ کے ساتھ ٹرائوز پہنا ہوا تھا

ارے آپ رہنے دو میں بناتی ہوں کافی اس نے جلدی سے سراج کے سامنے آتے ہوئے  
.... کہا

اُس اوکے تم ٹیبل پہ جائو میں بنا کے لاتا ہوں... سراج نے مصروف سے انداز میں  
..... کہا

لیزے سراج کی اسٹینشن چاہتی تھی کیونکہ ابھی تک سراج کی نظریزے پہ نہیں پڑی  
... تھی

.... لیزے نے دروازے کے قریب ہی پہنچ کر اک ہلکی سی چیخ ماری اور وہی پہ بیٹھ گئی  
اہہ

لیزے چیخی اور وہی بیٹھ کے رونے لگی.... سراج بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا... لیکن اس کا  
.... لباس اتنا بے ہودہ تھا کہ سراج دیکھ کہ نظریں پھیر گیا

سراج دیکھ کیا رہے ہوا اٹھائو مجھے لیزے نے جان بوجھ کے اسے زور سے آواز دی.... وہ  
..... ایسا ظاہر کر رہی تھی کہ وہ بہت تکلیف میں ہے

سراج نے اگے بڑھ کے اسے اٹھانا چاہا.... لیزے یہ تم نے کیسا بے ہودہ لباس پہنا ہوا  
ہے... لیزے نے اک نائیٹی پہنی ہوئی تھی جس کا اگلہ اور پچھلہ گلہ بہت گہرہ تھا.... نیچے  
..... سے وہ بس اس کے گھٹنوں تک آرہی تھی

سرخ رنگ کی نائیٹی کے ساتھ اس نے ہونٹوں پہ بھی سرخ لپسٹک لگائی ہوئی ..  
..... تھی

اور ان سب پہ یہ کہ اس نے نے شاور لیا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کے بال اب بھی ہلکے  
..... ہلکے گیلے تھے اور وہ نائیٹی اس کے جسم کے ساتھ چپک چکی تھی  
سراج پلیرا بھی یہ سب چھوڑا اور مجھے اٹھاؤ مجھے بہت درد ہو رہا ہے پائوں میں .. اس نے  
..... کراہتے ہوئے کہا

..... ناچاہتے ہوئے بھی سراج جھا اور اسے اپنے بانہوں میں بھر لیا  
سراج کا چہرہ سپاٹ تھا جبکی لیزے اس کی گردن میں بازو ڈالے بس اسے دیکھ رہی  
..... تھی

..... اس نے لیزے کو ٹیبل پہ چھوڑا اور خود کافی لینے کچن میں چلا گیا  
..... لیزے مسکراتی ہوئی اب ڈنر کر رہی تھی

یہ لڑکی اب میرا دماغ گھما رہی ہے..... سراج نے خود سے کہا... اور واقعی وہ بہت ہی چپکو  
لڑکی تھی... سراج کو پاکستان میں بھی بہت سی لڑکیوں نے اپنی پسندیدگی کے اشارے  
..... دیے تھے پر کوئی بھی لڑکی لیزا جیسی چپکونہ تھی

..... سراج نے غصے سے کپ میں کافی ڈالی اور اس کے پاس ہی اک کرسی پہ بیٹھ گیا



..... لیزے یہ تم نے کیسا بے ہودہ لباس پہنا ہوا ہے اب بتانا پسند کرو گی یہ بات

.... سراج نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

او کم اون ہنی اب میں تمہارے سامنے ایسا لباس نہیں پہنوں گی تو کس کے سامنے پہنوں گی

..... ہاں

اس نے آنکھ و نک کرتے ہوئے کہا..... سراج جانتا تھا اس سے بحث کرنے کا کوئی فائدہ

.... نہیں

اب تم چلیج کرو اور میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں... سراج نے کافی کا آخری ....

.... سب لیتے ہوئے کہا

واٹ ابھی اتنی جلدی تو ہر گز نہیں ابھی تو میں نے تمہارے ساتھ مووی بھی دیکھنی

ہے..... اب مجھے ٹی وی لائونج میں لے کے چلو پھر وہاں بیٹھ کے مووی دیکھیں

گیں.....

.... لیزے نے بازو کھولتے ہوئے کہا تا کہ وہ اسے اٹھالے ...

دیکھو لیزے میرا دماغ نہ خراب کرو چپ کر کے اندو جانو اور چلیج کرو مجھے آفس کا کام بھی

..... ہے..... سراج نے اس بار واضح غصے سے کہا

سراج آخر اپ کیوں مجھے بار بار ایسے اگنور کرتے ہیں کیوں ہر بار میرا مزاق بناتے ہیں میں  
آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ نے بھی تو خود میرا پروپوزل ایکسپٹ کیا تھا تو اب آخر  
آپ میرے ساتھ اک مووی نہیں دیکھ سکتے آپ کو دکھ رہا ہے نہ کہ میں چل نہیں سکتی  
پھر بھی آپ سامنے سے غصہ کیے جا رہے ہیں..... لیزے نے لہا اور رونا شروع کر  
دیا.....

... سراج اب اکتا چکا تھا

اچھا رو نہیں دیکھتے ہیں مووی اور مووی کے بعد تم اک منٹ یہاں نہیں رکو گی سمجھی...  
سراج نے انگلش میں کہا اس کے اور لیزے کے درمیاں ساری باتیں انگلش میں ہی ہوتی  
..... تھی کیوں کہ اسے اردو سمجھ نہیں آتی تھی

..... سراج نے جھک کے اسے اٹھایا اور ٹی وی لائونج کی طرف چلا آیا  
لیزے نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اب وہ جلدی جلدی پلین بنا رہی تھی کیونکہ اسے  
..... اندازہ تھا کہ زیادہ دیر سراج اسے یہاں رہنے نہیں دے گا

... سراج نے اسے اک صوفے پہ بٹھایا اور خود دوسرے صوفے کی طرف چلا گیا  
..... پلیز سراج اپ میرے ساتھ بیٹھو ناں پلیز

..... اس کی بات پہ سراج نے اک آہ بھری اور خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ گیا

.... اب وہ دونوں لیزے کی فرمائش پہ مووی دیکھ رہے تھے

سراج نے تو یہ مووی نہیں دیکھی تھی البتہ لیزے نے بہت جان کہ یہ مووی لگوائی تھی یہ

..... اک ہارر مووی تھی پر اس کے کچھ سین بہت بولڈ اور رومینٹک تھے

کچھ دیر تو مووی میں سب نارمل تھا پر اب وہاں ہارر سین چل رہا تھا.... اک چیخ کے ساتھ

..... لیزے سراج کے ساتھ چپک گئی

.... اس اوکے لیزے اب ادھر ہو کہ بیٹھ جائو.. سراج نے چڑتے ہوئے کہا

نو... مجھے ڈر لگ رہا ہے میں ایسے ہی مووی دیکھوں گی..... لیزے مزید ساتھ چپک کہ

..... بیٹھ گئی

کچھ ہی دیر میں سکرین پر اک بولڈ سین چلنے لگا... شروع میں تو پھر بھی ٹھیک پر چند منٹ

..... کے بعد وہ دیکھنے قابل نہ تھا

اس سین پہ سراج کی نظریں لیزے کی طرف مڑی اور لیزے بھی سراج کو ہی سیکھ ..

..... رہی تھی

لیزے ہلکا سا مڑی اور سراج کی گود میں بیٹھ گئی یہ سب اتنا جلدی ہوا کہ سراج سمجھ نہ سکا

اس نے کچھ بولنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ لیزے نے اس کے ہونٹوں پہ انگلی رکھ دی

..... اور دوسرے ہاتھ سے سراج کا ہاتھ تھام کے اپنی کمر پہ رکھ دیا

..... لیزے نے جھک کہ اپنے ہونٹ سراج کہ ہونٹوں پہ رکھے اور انھیں چومنے لگی  
لیکن سراج کی طرف سے کوئی رسپونس نہ دیکھ کے اس نے چہرہ اوپر اٹھا کہ دیکھا.....  
..... سراج کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا  
..... سراج میں بس

..... چٹاخ..... زوردار تھپڑ کے پڑنے پر لیزے نیچے جا گری  
..... دفاع ہو جاؤ ادھر سے اس سے پہلے کہ میں تمہارا دماغ ٹھکانے پہ لگاؤ  
..... کیسی گھٹیا لڑکی ہو تم خود ہی اپنے آپ کو کسی کے سامنے پیش کر رہی ہو  
زرہ برابر شرم اور احساس نہیں.... تم بالکل بازاری عورت ہو میں نے تمہیں اپنی زندگی.  
..... میں آنے کا موقع اس لیے ہر گز نہیں دیا کہ تم یہ گھٹیا حرکتیں کرتی پھر و  
..... مجھے لگا تم مجھے سمجھو گی میرے دکھ بانٹو گی پر تم  
ابھی کے ابھی نکلو ادھر سے... ائی سیڈ گیٹ اوٹ..... سراج کی چیخ پورے مینشن میں .  
..... گونج اٹھی

لیزے کا چہرہ شرم سے لال ہو گیا... اس قدر بے عزتی..... اور اس موقع پہ ٹھکرایا جانا...  
..... اسے پاگل کر گیا

بازاری عورت کس کو بولا ہاں... اور کون ہے جواج کے دور میں اک ریلیشن میں ہو کہ یہ  
.... سب نہیں کرتا

.... لیزے کی آواز اس سے بھی اونچی تھی

چہرہ اب غصے سے لال ہو گیا تھا.... اب وہ اس کے سامنے اٹھ کھڑی ہو چکی تھی.... موج  
..... کا بہانہ تو اب ختم ہو گیا تھا

ہر کوئی تمھاری طرح نہیں ہوتا.... اور کیا کہا کہ آج کو دور میں ایسا کون ہے تو میں بتاتا  
ہوں.... مرھا تھی ایسی جس کو اگر میں دیکھتا تھا تو وہ نگاہیں نہیں اٹھاتی تھی.. خود کو  
..... اپنی حدیں وہ اچھے سے جانتی تھی..... ہمیشہ وہ دوسروں نے بچا کے رکھتی تھی  
... سراج نے مرھا کو یاد کرتے ہوئے کہا

وہ اس کا مقابلہ لیزے سے کر رہا تھا.... وہ جانتا تھا کہ لیزے تو اس کے بال کے برابر بھی  
..... نہیں تھی

ہاں کوں ہے یہ مرھا... اور جب وہ اتنی ہی پیاری تھی تو اسے کے پاس رہتے ناں مجھے کیوں  
..... اپنے ساتھ ریلیشن میں رکھا... یاں پھر کہی وہ کسی اور کے ساتھ تو لائف انجوائے  
..... لیزے سراج نے چیختے ہوئے کہا اور اس کا منہ دبوچ لیا

خبردار جو مرہا کے بارے میں اک لفظ بھی کہا..... جان سے مار دوں گا... ہر کسی کو اپنی  
..... طرح گندانہ سمجھا کرو

سراج نے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا اور خود سیڑیاں پھلانگتے ہوئے اوپر کی طرف چلا  
گیا.....

..... جبکہ نیچے لیزے اسے گالیاں دیتی اور برا بھلا کہتے ہوئے گھر سے نکل گئی

..... سراج کمرے میں آیا تو ہر چیز غصے سے توڑنے لگ گیا

..... سارے کمرے کا وہ نقشہ بگاڑ چکا تھا

کیوں کیوں تم میرا پیچھا نہیں چھوڑتی کیوں..... چیختے ہوئے اب وہ مرہا سے مخاطب  
تھا.....

وہ اب بالکل بے بس ہو چکا تھا..... سیگرنٹ کی طلب محسوس ہوئی تو ٹیبل پہ رکھا سیگرنٹ

اور لائیٹر اٹھایا اور بالکنی میں چلا گیا..... اب اس کی رات ایسے ہی مرہا کی یادوں اور

..... دھویں کے ساتھ کٹنی تھی

سی ایس ایس کارزلٹ آچکا تھا اور عالم کی امید کے مطابق عالم وہ ٹیسٹ کلیر کر چکا

تھا.....

..... وہ اپنے علاقے کے قریبی تھانے میں ایس پی ہائیر ہوا تھا

..... آج اس کا ڈیوٹی کا پہلا دن تھا

آفس میں داخل ہونے پر اسے بہت سی مبارک بادوں کا شور سنائی دیا..... بہت سارے

.... آفیسر اسے پھول اور مبارک باد دے رہے تھے

اس کا بہت شاندار ویکم ہوا تھا.... مسکراتے ہوئے وہ سب سے سے داد وصول کر رہا

..... تھا

.... پردل کو ویسی خوشی نہ تھی جیسا اس نے بہت پہلے سوچا تھا

..... اب اس کا پہلا مقصد صرف بدلہ تھا.... وہ سوچ چکا تھا اب اسے کیا کرنا ہے ..

کاش تم خود دیکھ سکتی مہرہ کہ تمہارا بھائی ایس پی بن چکا ہے تمہاری کتنی خواہش تھی نہ کہ

بھائی ایس پی بنے پردیکھو آج تمہاری خواہش پوری ہوئی بھی تو کس حالت

میں.....

اک بار پھر سے مہرہ کے گناہ گاروں سے نفرت محسوس ہوئی.... اب تمہارے بھائی کے

..... پاس پاور آچکا ہے... اب تم دیکھنا میں سرانج درانی کے ساتھ کیا کرتا ہوں

اپنے آفس میں بیٹھا وہ اب کوئی کیس دیکھ رہا تھا جو اس کی زندگی کا پہلا کیس تھا.... جیسا بھی

... .. تھا پر وہ اپنی ڈیوٹی کو پوری ایمانداری سے نبھانے کا ارادہ رکھتا تھا

حال:

....کیسے ہیں آپ؟

اسنے شرماتے ہوئے یہ میسج کیا تھا.....پر سامنے سے کوئی رسیپائی نہیں آیا تھا...وہ آن لائن  
.....تھا کیونکہ میسج پہ ڈبل ٹیک شو ہو رہا تھا پھر پتہ نہیں کیوں اتنا خرے کر رہا تھا  
جی میری جان میں ٹھیک ہوں اور ابھی تقریباً پانچ گھنٹے پہلے ہی میں آپ کو گھر چھوڑ کے آیا  
...ہوں.....سامنے سے کال آگئی

عالم نے مسکراتے ہوئے بستر پر لیٹتے ہوئے کہا.....بہت دیر کے بعد وہ اپنا کیس ٹیپٹا چکا  
.....تھا....اب وہ تھوڑا ریلیکس ہو چکا تھا

.....ہاں تو جب میرا دل کرے گا میں کال کروں گی اور اب تو میرا آفیشل حق ہے آپ پہ  
.....ماہنور بھی مسکرا رہی تھی

ایسے حق جتنا لوگی تو تمہارے لیے بہت مسئلہ ہو جائے گا.....وہاں آجائوں گا...پھر  
.....چھوڑوں گا نہیں.....عالم کی معنی خیز بات پہ وہ چھپ سی گئی

.....نہیں مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر آپ ابھی آجاتے ہو تو موسٹ ویلکم  
.....ماہنور جانتی تھی ابھی اس نے یہاں آنا تو تھا نہیں بس ایسے ہی وہ اسے ڈرا رہا تھا

.....اگیا تو

....عالم کا انداز چیلنج دینے جیسا تھا



میں تو نہیں ڈرتی آپ سے بے شک آنو... ماہنور نے گھبراتے ہوئے کہا وہ اس سے اچھی  
.... طرح واقف تھی اگر وہ بول رہا تھا تو وہ آ بھی سکتا تھا  
..... اوکے ویٹ میں آیا..... عالم نے اٹھتے ہوئے کہا  
..... عالم پلیز زرز... ماہنور نے چڑتے ہوئے کہا  
..... ہا ہا ہا اچھا یاد نہیں آتا..... وہ پھر سے بستر پر لیٹ گیا  
.... ویسے عالم اک بات پوچھو؟ ماہنور اس سے کچھ جاننا چاہتی تھی  
۱

.... سو بات پوچھ لو... پر پیار سے  
عالم آپ اب بہت ٹھہر کی ہو چکے ہو..... اور اب یقین مانے مجھے آپ سے بہت شرم آنے  
لگی ہے..... ماہنور نے شرماتے ہوئے کہا نا جانے کیوں اب اس کے سامنے جانے اور اس  
..... کی معنی خیزی نظروں سے وہ جھجکتی تھی  
اچھا جی اور مجھے تم شرماتے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو اور ویسے بھی تمہارے ساتھ ٹھہر کر  
.... پن نہیں کروں گا تو کس کے ساتھ کروں گا  
اچھا نہ چھوڑیں یہ سب اور مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی فیملی والے کون کون تھے اور آپ کے  
..... پیرینٹس کی ڈیٹھ کیسے ہوئی

..... اس کی بات پہ عالم کے مسکراتے لب سکڑ گئے

نہیں میری فیملی میں کوئی بھی نہیں ہے اور ماما پاپا کی بہت پہلے ہی ڈیٹھ ہو گئی ہے اور میں  
..... اپنے چاچو کے ساتھ رہتا تھا... انھوں نے ہی مجھے پالا ہے.... اب میں اکیلا رہتا ہوں  
عالم کی بات پہ ماہنور اس سی ہو گئی وہ عالم کی آواز سے اس کے درد کا اندازہ لگا سکتی  
..... تھی

..... اکیلے کیوں ہیں اب میں ہوں نہ میں اپ کو اب کبھی اکیلا نہیں ہونے دوں گی  
..... ہنسنے لگی

اس کے محبت بھرے انداز پہ بھی عالم خوش نہ ہو سکا وجہ مر حاک کی حالت کا یاد آنا تھا... وہ .  
..... پھر سے اپنے ماضی میں لوٹ آیا تھا

..... عالم آئم سوری میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی وہ تو بس ایسے  
اٹس او کے چھوڑو اس کو یہ بتائو کے تمہاری فیملی میں کون کون ہے..... عالم اب کھوج  
..... لگانا چاہتا تھا

میری فیملی سے تو آپ واقف ہیں نہ اور بس اک بھائی ہیں سراج... وہ امریکہ سیٹل  
..... ہیں..... مجھے بہت یاد آتے ہیں  
..... ماہنور نے سراج کو یاد کرتے ہوئے کہا

کتنا وقت ہو چکا تھا وہ اسے ہر بات بلاتی تھی پر ناجانے کیوں وہ ہر بات منع کر دیتا ..

..... تھا..... یا پھر بات بدل دیتا تھا

..... اچھا تو وہ تمہارا بھائی پاکستان کب آئے گا کچھ آئیڈیا؟

عالم نے لاپرواہی ظاہر کرتے ہوئے کہا وہ چاکر بھی خود کو اس کی آمد کے بارے میں پوچھنے

..... سے روک نہ پایا

عالم پتا نہیں کیا بات ہے پر بھائی پاکستان نہیں آتے میں انھیں ہمیشہ بولتی ہوں پر وہ ناجانے

ہر بار کیوں مجھے ٹوک دیتے ہیں... آپ کو پتا ہے وہ سب سے زیادہ مجھ سے اٹیچ تھے مجھ

.... سے انھیں اتنی محبت تھی پر پھر بھی وہ میری بات بھی نہیں مانتے

... بولتے ہیں کہ یہاں بزنس کالاس ہو جائے گا.... ماہنور نے اداسی سے کہا

..... کوئی بات نہیں میری جان بہت جلد وہ آجائے گا

... انشاء اللہ ضرور.. ماہنور نے جلدی سے کہا

اسے لگا کہ عالم اس کا دل رکھنے کے لیے کہہ رہا تھا پر وہ عالم کی اس بات کے پیچھے چھپی

..... چالاکی نہ سمجھ سکی

.... اچھا چلو اب میں سوتا ہوں صبح ہوتی ہے ملاقات..... عالم نے تھکی سی آواز میں کہا

او کے اپنا خیال رکھیں گڈ نائٹ..... ماہ نور نے پیار سے کہا... وہ خود بھی بہت تھک چکی  
..... تھی اور عالم کی تھکن کو بھی وہ سمجھ سکتی تھی

..... کیا یار کیوں میری کالیں اگنور کر رہا ہے پچھلے دو دن سے کالیں کر رہا ہوں  
..... ہنسنے نے سراج کے کال اٹھانے پر غصے سے کہا

کیونکہ توجو ڈیمانڈ کر رہا ہے نہ وہ میں پورا نہیں کر سکتا اور جب میں نہیں کر سکتا تو تیری  
..... بکو اس سننے کا میرا کوئی دل نہیں ہے

..... سراج نے اکتائے ہوئے لہجے میں کیا وہ ابھی ابھی آفس سے آیا تھا

..... سر درد کو دور کرنے کے لیے وہ بالکنی میں بیٹھا سیگریٹ پی رہا تھا ..

..... ہنسنے کے بار بار کال کرنے پر اب وہ تنگ آ کے فون اٹھا چکا تھا

..... میری منتیں کرنا تجھے بکو اس لگ رہا ہے..... ہنسنے نے افسوس سے کہا

..... ہاں کیونکہ جس بات کی کوئی ویلیو نہ ہو وہ بکو اس ہی ہوتی ہے سمجھانہ

..... اب مجھ سے اس بات پہ کوئی بحث نہ کرنا ...

کیوں نہ بحث کرو... تیری زندگی میں میری اتنی بھی اہمیت نہیں ہے کہ تو میری زندگی  
کے اتنے بڑے دن میں بھی نہیں آسکتا تو جانتا ہے ناں کے تو میرا بیسٹ فرینڈ ہے... میں

نے تیرے علاوہ آج تک کوئی دوست نہیں بنایا اور تو بول رہا ہے کہ تو میری شادی میں  
.... نہیں ائے گا

.... یار تو کب تک پاکستان نہیں ائے گا میں اب تیرے اس رویے سے تنگ آچکا ہوں  
..... ارحم نے غصے سے کہا

یار تو جانتا ہے ناکہ میں پاکستان نہیں آسکتا... یار اگر اس بار میں نے مر حاکو دیکھا تو میں  
.... دوبارہ پیچھے نہیں ہٹ پائوں گا  
.. اور میں

بس ٹھیک ہے پھر اگلے مہینے کے آخر میں میری شادی ہے.. اور اگر تو نہیں آیا تو بھول جانا  
کہ تیرا کوئی دوست بھی ہے

.... مر جائوں گا پر دوبارہ تجھ سے کبھی رابطہ نہیں کروں گا ...

.... ارحم نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور کھٹاک سے فون بند کر دیا

..... سراج اب سر تھا مے بیٹھا تھا

..... زندگی اک عجیب دورا ہے یہ تھی نہ جانے اب اس کی زندگی نے کیا موڑ لینا تھا

ان کے نکاح کی تین ہفتے گزر چکے تھے..... ماہنور بہت خوش تھی.. عالم اس کا  
.... بہت خیال رکھتا تھا

..... اس وقت وہ دونوں لان میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

..... کیا سوچ رہے ہیں؟..... ماہنور نے چاکلیٹ کھاتے ہوئے کہا

.... عالم جو کہ کسی گہری سوچ میں تھا اس کی بات پہ ہوش میں آیا

... کچھ نہیں.... عالم نے مسکراتے ہوئے کہا

ماہنور کو دیکھ کے اس کی مسکراہٹ گہری ہو گئی... جو اس وقت بہت ہی خوبصورت سے

نیلے رنگ کا جوڑا پہنے دوپٹے کو گلے میں ڈالے چاکلیٹ کھاتے ہوئے اس سے باتیں کر

رہی تھی..... اس نے عالم کی بات کا مان رکھا تھا... نکاح کے بعد سے آج تک اس نے

.... اس کے کہنے پہ صرف مشرقی لباس ہی پہنا تھا

چاکلیٹ ہونٹوں پہ لگی تھی جسے وہ بار بار زبان سے صاف کرنے کی کوشش کر رہی

..... تھی

..... عالم کے گلے میں جیسے کانٹے سے بھرنے لگے

.... عالم میں کچھ بول رہی ہوں

.... ہاں سن رہا ہوں کیا بول رہی تھی تم

میں آپ سے بول رہی ہوں کہ آپ کیا سوچ رہے ہیں؟

میں سوچ رہا ہوں کہ جب تمہارے بابا کو ہمارے نکاح کا پتا چلے گا تو ان کا کیار ٹیکشن ہو

..... اب میں نے رخصتی ہی کروانی ہے..... گا

... اور تمہارے بابا سے بات کرنے کا سوچ رہا ہوں

تو آپ بات کریں نہ میں آپ کے ساتھ ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ مان جائیں گیں نہ بھی

..... مانے تو میں آپ کے ساتھ ہوں.. میری جان

اگر میرے ساتھ بھاگنا پڑا تو بھاگ جائو گی کیا؟

..... عالم نے ہستے ہوئے کہا

.... ہاں بھاگ جائوں گی جہاں آپ

اس سے پہلے کو وہ بات مکمل کرتی عالم نے جلدی سے اسے اپنی طرف کھینچا اور اس کے

..... ہونٹوں پہ جھک گیا

... ماہنور کے ہاتھوں سے چاکلیٹ کا جار گرا

اس نے عالم کو دور دیکھلا پر اس کی اس حرکت سے عالم کے عمل میں شدت .

..... آگئی

..... وہ دھیرے دھیری اس کے ہونٹوں پہ لگی ساری چاکلیٹ صاف کر گیا

.... تھوڑی دیر تک وہ پیچھے ہٹا تو اس کے منہ میں ہلکا ہلکا چاکلیٹ کا ٹیسٹ تھا

.....ماہنور اب زور زور سے سانس کے رہی تھی

.....ویسے مجھے آج اندازہ ہوا کہ چاکلیٹ بڑی مزے دار چیز ہے

.....عالم نے مسکراتے ہوئے کہا.....ماہنور کا لال ہوا چہرہ اسے بہت پرکشش لگ رہا تھا

.....عالم کچھ احساس ہے آپ کو ادھر اگر کوئی دیکھ لیتا تو

کیوں ابھی تو تم بڑے بڑے دعوے کر رہی تھی کہ آپ کو ساتھ بھاگ جائوں گی اور ابھی  
.....سے ہی ڈر گئی

آپ سے تو بات کرنا ہی فضول ہے.....ماہنور نے عالم کو دھکا دیا اور بھاگتی ہوئی گھر کے

... اندر چلی گئی.... اچھا سنو تو...عالم نے پیچھے سے آواز لگائی

..... نہیں مجھے کچھ نہیں سننا

اسے خود کے پیچھے عالم کے قہقہوں کی آواز آرہی تھی.....شرم سے چہرہ اب بھی

.....لال تھا

.....جبکہ عالم مسکرا رہا تھا

اس کے ساتھ گزرے لمحے اس سکون دیتے تھے.... نکاح کے بعد محبت اور بڑھ گئی

تھی.... وہ چاہ کر بھی اس کے ساتھ سخت نہیں ہو پاتا تھا..... اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ



اب وہ ماہنور کو رخصتی کے بعد کبھی دور کے جائے گا جہاں سے وہ کبھی اپنے بھائی سے مل  
..... نہیں پائے گی

وہ جانتا تھا کہ اسے تکلیف ہوگی پر وہ اسے اپنی محبت سے سمیٹنے کا ارادہ رکھتا تھا.....  
..... سراج کو وہ کسی قیمت پر بخشنے والا نہ تھا

..... یہی سب سوچتا ہوا اب کو اپنے گھر کے لیے نکل رہا تھا  
..... کاش وہ جان جاتا کہ بہت جلد وہ اپنی محبت کو بہت گہرا زخم دینے والا تھا  
ماہنور بیٹھی عالم کو دیکھے جا رہی تھی جس نے وائٹ شرٹ کے ساتھ گرے پینٹ پہن  
رکھی تھی..... بال بار بار ماتھے پہ آرہے تھے جنہیں وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد ہاتھ  
..... سے ٹھیک کر رہا تھا

اس وقت وہ لیکچر دے رہا تھا..... خود سے لا پرواہ وہ ماہنور کے دل کی تار کو چھیڑ رہا  
..... تھا

..... نادیہ بار بار اسے ٹوک رہی تھی پر وہ اس کی سنتی ہی کہاں تھی  
..... اپنی کوشش..... عالم نے لیکچر ختم کرتے ہوئے کہا  
..... نو سر... ساری کلاس نے بلند آواز میں کہا

او کے تو پھر کل جو میں نے آپ سب کو کلاس کے واٹس ایپ گروپ میں اک فائل بھیجی تھی..... وہ آپ کی نیکسٹ اسائنمنٹ ہے... ٹیکسٹ منڈے تک آپ نے وہ سبمنٹ..... کروانی ہے

عالم نے کلاس سے کہا..... کلاس میں بالکل خاموشی تھی..... وجہ اس کا سنجیدہ پن تھا.....

سر وہ مجھے کچھ کہنا تھا..... اک لڑکی جس نے ہاف سلیوز پہن رکھے تھے اس نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا..... اسے دیکھ کہ کہی سے نہیں لگتا تھا کہ وہ یہاں تعلیم حاصل کرنے..... آئی ہے

جی کیا کہنا ہے آپ نے؟

..... عالم نے اپنی ناگواری چھپاتے ہوئے کہا  
اسے اس لڑکی سے بہت چڑھور ہی تھی وہ لڑکی عجیب طرح کا ڈریس پہنے ہوئے تھی تنگ..... جینز پہنے وہ تھوڑا کنفیوز سی لگ رہی تھی  
..... ماہنور نے بڑے غور سے اسے دیکھا

سر وہ کیا آپ آج فری ہیں وہ میں نے اک ٹاپک سمجھنا تھا..... لڑکی نے جھجھکتے ہوئے کہا....

وہ عالم کی سخت طبیعت سے واقف تھی..... ابھی تک کلاس کی لڑکیاں ماہنور کی پہلا ...

..... دن ہونے والی بے عزتی نہیں بھولی تھی

اس کے بعد بھی عالم نے بہت بار کسی نہ کسی کی بے عزتی کی تھی تب سے کوئی بھی لڑکایا ..

..... لڑکی اس سے بات کرنے میں جھجکتا تھا

..... جی کیا سمجھنا ہے آپ کو... عالم نے آئی برواچکا کے کہا

..... وہ سراک ٹاپک تھا وہ سمجھ نہیں آرہا تھا

..... اب اس میں کسی حد تک کانفیڈنس آگیا تھا

او کے ابھی تو میری اک کلاس ہے پر ایک گھنٹے کے بعد میں فری ہو جائوں گا تو آپ آجائیے

..... گا سمجھنے

..... عالم نے اپنا بیگ سمیٹتے ہوئے کہا

..... تھینک یو سر

..... لڑکی نے خوشی سے کہا نہ جانے اسے اس ٹاپک میں اتنی کیا انٹریسٹ تھی

..... عالم کے جانے کے بعد ساری کلاس خالی ہو گئی

ہن.. ایسا بھی کون سہ ٹاپک ہے جو ہمارے سامنے نہیں سمجھ سکتی..... سر کب فری ہوں

..... گیس میں نے اک ٹاپک سمجھنا ہے

.....ماہنور نے اس لڑکی کی نکل اتارتے ہوئے کہا

ناجانے کیوں عالم کا اس سے اس طرح بات کرنا سے اچھا نہیں لگا.... وہ اس لڑکی کو جانتی  
تھی پڑھنے لکھنے کا تو کوئی شوق نہ تھا بس عالم کے قریب وقت گزارنے کے لیے ایسا بول  
..... رہی تھی

یار تجھے کیا ہوا ہے تو کیوں اتنا غصہ ہو رہی ہے.... وہ ہمارے ٹیچر ہیں ہماری پراپرٹی تھوڑی  
جو وہ بس ہم تک محدود رہیں گیں..... نہیں سمجھ آرہی ہوگی کوئی ٹاپک تو بس وہی  
سمجھنا چاہتی ہوگی..... اور ویسے بھی ٹیچر سے جب بھی کچھ پوچھا جائے اس کا کام ہے  
..... بتانا

..... بس مجھے نہیں پسند کے میرے عالم کے قریب کوئی اور جائے  
..... ماہنور نے چڑتے ہوئے کہا پر جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہوا  
..... کیا مطلب میرے عالم کا..... ناویہ نے جلدی سے چیختے ہوئے کہا  
..... کوئی سن نہ سکا کیونکہ سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے  
..... کچھ نہیں میں تو بس ایسے ہی بول رہی تھی  
..... ماہنور نے بات بنانا چاہی پر وہ بھی اسی کی دوست تھی  
.. بکو اس بند کر اور جلدی بتا کیا سین ہے تیرا

تو نے مجھے بتانا بھی گوارا نہیں کیا اور تو زلیل عالم سر کو لے اڑی..... اک ہی ہینڈ سم ٹیچر  
..... تھے وہ بھی ہاتھ سے گئے

..... نادیہ نے آہستہ بھرتے ہوئے کہا

..... ماہنور نے اسے غصے سے گھورا

..... اچھا نہ بتا اب کی کیا سہین ہے کیونکہ جس طرح تم مجھے گھور رہی ہو مجھے اندازہ ہو گیا ہے

.....

..... اب تمیز سے بتا... نادیہ نے اسے لاجواب کر دیا تھا

..... پھر ماہنور نے اسے سب بتا دیا

کیا تو پاگل ہے تو نے سر کے اک بار بولنے پر نکاح کے لیے ہامی بھر دی بے وقوف لڑکی

..... سر کیا سوچ رہے ہوں گے اور

..... اوپر سے ابھی تک بابا کو بھی نہیں بتایا تو نے

..... تو گئی کام سے

نادیہ کا شک سے برا حال تھا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ماہنور اتنا بڑا قدم اٹھالے

..... گی

یار بس مجھے عالم سے محبت ہے اور جب محبت ہے تو شادی کیوں نہ کرتی میں اور عالم بھی مجھ  
..... سے بہت محبت کرتے ہیں..... ماہنور نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا  
ہاں میڈم اور تو نے مجھے بتانا اتنا ضروری نہ سمجھا..... اور تبھی میں کہوں کی سرکلاس  
میں تجھے کیوں اتنا غور سے دیکھتے رہتے ہیں.... پہلے پہلے تو مجھے لگا کہ شاید اپنی ڈیوٹی بھی  
..... نبھارہے ہیں پر معاملہ اب سمجھ آیا

یار سچ میں تجھے بتاتی پر عالم نے مجھ سے پرومس لیا تھا اور اب دیکھ میں نے پرومس توڑ  
..... دیا

.... کچھ نہیں ہوتا یار میں سر کو نہیں بتائوں گی تو ٹینشن نہ کر  
ویسے اور بتا سر کچھ رومینٹک سے ہیں یا ایسے ہی کھڑوس جیسے کلاس میں ہوتے ..  
..... ہیں..... نا دیہ اب اسے تنگ کر رہی تھی  
..... اس کی بات پہ ماہنور مسکرا نے لگی

..... اوہو مطلب لگتا ہے سر بہت ہی رومینٹک ہیں جو تو ایسے ہی بلش کر رہی ہے  
وہ ابھی باتیں ہی کر رہی تھی جب ماہنور کی نظر سامنے مالانا می لڑکی پر پڑی جو اپنی دوست  
کے ساتھ بیٹھی بال بنانے میں مصروف تھی یہ وہی لڑکی تھی جس نے عالم کو آج کلاس  
..... میں لیکچر سمجھانے کا بولا تھا

..... صاف نظر آ رہا تھا کہ وہ کسی کے لیے بہت بن ٹھن کے تیار ہو رہی تھی  
بالوں کا بہت ہی خوبصورت ڈیزائن بنائے وہ اب مسکراتے ہوئے اپنی دوست کے ساتھ  
..... عالم کے آفس کی طرف جارہی تھی  
..... اسے دیکھ کہ صاف نظر آ رہا تھا کہ ابھی وہ بہت سہی طریقے سے تیار ہو کے آئی ہے  
..... اس ڈائن کو تو میں دیکھتی ہوں  
..... ماہنور جلدی سے اس کے پیچھے عالم کے آفس میں چلی گئی  
..... مے ائے کم ان سر؟  
..... مالانے دروازے سے اندر سر نکال کے کہا  
..... یس کم ان..... عالم نے مصروف سے انداز میں کہا  
سر وہ ابھی آپ فری ہیں ناں.... مالانے بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے سیٹ کرتے ہوئے  
..... کہا  
..... جی میں فری ہوں آپ ادھر سیٹ پی بیٹھ جائیں... بتائیں کون سا ٹاپک ہے  
..... مالانے عالم کے سامنے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے بیگ سے کتاب نکالی  
..... سریہ والا  
..... کتاب کو کھول کر اک ٹاپک کی طرف اشارہ کیا

اب عالم اسے بیٹھاسب سمجھا رہا تھا جسے وہ سمجھنے کا ناطک کر رہی تھی.... سر یہاں سے کیسے  
..... ہو گا.... اس نے تھوڑا عالم کی طرف جھکتے ہوئے کہا

بہت ہی آہستہ انداز سے اپنے نازک ہاتھ عالم کے ہاتھوں پی رکھ کے وہ سوال کر رہی  
..... عالم کا دماغ گھومنے کے لیے اتنا کافی تھا..... تھی  
اس سے پہلے کے عالم اسے پیچھے کرتا ماہنور جلدی سے بغیر اجازت کے آفس میں گھس  
..... آئی

اوپس سوری لگتا ہے میں نے آپ کو ڈسٹرب کر دیا.... میں بعد میں آجاتی ہوں آپ  
کہ ٹینیو کریں..... اسے عالم کے اتنے قریب دیکھ کے ماہنور کو غصہ آگیا.... اس نے  
..... سیدھا طنز کیا جو کہ عالم کو بہت ناگوار گزرا

..... عالم جو صبح سے بہت پریشان تھا... وجہ مرہا کی کنڈیشن میں کچھ چینجیز آرہے تھے  
..... اوپر سے مالا کا دعوت دیتا رویہ اور پھر ماہنور کا یوں طنز کرنا اس کا دماغ گھوما گیا  
..... مس ماہنور زرا آپ بتانا پسند کریں گی یہ کیا بکو اس کی ہے آپ نے  
..... عالم نے غصے سے اپنی جگہ پہ کھڑے ہوتے ہوئے کہا

..... مالا کے چہرے پہ ناگواری صاف نظر آرہی تھی جو ماہنور کے آنے سے آئی تھی



ماہنور جس کو لگا تھا عالم اس کے پیچھے آئے گا اسے منائے گا..... عالم کے یوں مخاطب  
..... کرنے پر اس کا سارا بھرم خاک ہو گیا

..... عالم کے یوں بولانے پر اس کی آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے  
..... مجھے بس لگا کہ آپ لوگ شاید کوئی کام کر رہے اور میں نے ڈسٹرب  
..... ماہنور منمنائی

کیا ڈسٹرب کیا مطلب کہنا کیا چاہتی ہیں آپ صاف صاف کہیں اور یہ کس طرز سے پہلے  
..... آپ مخاطب ہوئی تھی..... اپنی حد نہ بھولا کریں

..... اوکے سر بس مجھے کافی حد تک سمجھ آگئی ہے اب میں چلتی ہوں

..... مالانے صورتحال خراب ہوتے دیکھی تو یہاں سے بھاگنا ہی مناسب سمجھا  
دروازہ کے طرف جاتے ہوئے اس نے طنزیہ نظروں سے ماہنور کی طرف دیکھا اور دل  
..... جلانے والی مسکراہٹ پاس کر کے کمرے سے باہر چلی گئی

اس کے جانے کے بعد کچھ دیر کمرے میں خاموشی رہی.... جسے ماہنور کی سسکیوں نے  
..... توڑا

... عالم کو اب احساس ہوا کہ وہ غصے میں ماہنور کے ساتھ بہت سخت ہو چکا تھا  
..... ماہنور میں بس پریشان تھا اور پھر تم

..... اس سے پہلے کہ عالم اپنی بات مکمل کرتا ماہنور بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی

..... عالم نے غصے سے پیپر ویٹ اٹھا کے دیوار پہ دے مارا

پریشانی سے برا حال تھا..... مرزا کی ٹینشن الگ تھی اور پھر ماہنور کی آنکھوں میں آنسو

..... مزید تکلیف کو بڑھا گئے

..... اک لمبی سانس لی اور پھر اپنے آفس سے باہر چلا آیا

.... ماہنور روتی ہوئی باہر گرائونڈ میں چلی آئی

.... آنکھوں میں اب بھی آنسو تھے

..... نادیہ اسے کہی نظر نہ آئی

..... خاموشی سے وہ یونی کے پیچھے والی جگہ پہ چلی گئی

..... وہاں اک بیٹچہ بیٹھی وہ رو رہی تھی

..... عالم ماہنور کو ڈھونڈتا ہوا گرائونڈ میں آیا پر وہ اسے کہی نہیں ملی

عالم کا آفس گرائونڈ کے سامنے تھا تو اسے کچھ اندازہ تھا کہ وہ گرائونڈ والی سائیڈ پہ ہی آئی ہو

..... گی

بات سنو..... پاس سے گزرتے ہوئے اک سٹوڈنٹ کو روکا جو کہ ماہنور کا کلاس فیلو

.... تھا

.....جی سر

آپ نے ماہنور کو کبھی دیکھا ہے کیا؟

..... سر میرے خیال سے وہ یونی کی بیک سائیڈ پہ گئی ہیں پر مجھے پکا نہیں پتا

..... عالم کے سوال پہ اس سٹوڈنٹ نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا

.....او کے تھینکس

.... عالم یونی کے پیچھے چلا گیا

سامنے ہی بیچ پہ بہٹھی وہ رو رہی تھی... اس کی پیٹھ عالم کی طرف تھی.... اس کا ہلکا ہلکا

..... کانپنا اور ہچکیاں لینا اس بات کو واضح کر رہا تھا کہ وہ رو رہی ہے

.... عالم خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گیا

.... ماہنور نے کوئی رسپانس نہ دیا

..... سوری..... عالم نے ہلکی آواز میں کہا

..... ماہنور نے پھر کوئی رسپانس نہیں دیا

یار قسم سے مجھے کچھ سمجھ نہیں لگی پتہ نہیں مجھے کیوں اتنا غصہ آیا اور میں تم پہ غصہ ہو

..... گیا..... ورنہ میں اپنی جان کو غصہ تھوڑی کرتا

.... ماہنور سوری نہ یار آج معاف کر دو پکا اب کبھی غصہ نہیں کروں گا

.....ماہنور نے پھر کوئی رسپانس نہیں کیا  
...عالم نے اک گہرا سانس بھرا یہ اتنا آسان بھی نہ تھی  
مجھے گھر جانا ہے پلیز مجھے گھر چھوڑ دیں....ماہنور نے کہا اور بیچ سے کھڑی ..... اچھا میں  
.....ہو گئی

.....ماہنور یا میری  
سر پلیز مجھے گھر جانا ہے اگر آپ نہیں چھوڑ سکتے تو میں ڈرائیور کو کال کر دوں گی وہ مجھے  
.....لینے آجائے گا  
عالم جانتا تھا اس وقت کچھ بھی کہنا فضول ہی تھا اس لیے وہ خاموشی سے پارکنگ کی طرف  
.....جانے لگا

....گاڑی اپنی منزل کی طرف گامزن تھی....ماہنور بس باہر دیکھے جا رہی تھی  
عالم نے اک بار اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا جسے اسے نے اس کے ہاتھ سے نکالنا چاہا پر عالم  
.....کی گرفت خطرناک حد تک سخت ہو چکی تھی  
.....یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ غصے میں بھی مجھ سے دور جانے کی کوشش نہ کرنا  
.....ماہنور نے اپنی کوشش ترک کر دی .  
....یہ کہاں لے جا رہے ہیں آپ مجھے

....ماہنور نے گاڑی کو کسی اور رستے لے جاتے دیکھ کر کہا  
...ہمارے گھر...عالم نے مختصر جواب دیا اور پھر سے ڈرائیونگ میں مصروف ہو گیا  
.....پر مجھے گھر  
.....ماہنور چپ کر کے بیٹھو  
.....عالم کے ڈاٹنے پر اس کی آنکھیں پھر سے آنسوؤں سے بھر گئی  
.....اب وہ خاموشی سے بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی  
گاڑی عالم کے گھر کے سامنے رکی تو اس نے ماہنور کا ہاتھ پکڑا اور چوکیدار کو گاڑی پارک  
....کرنے کا بول کہ گھر کے اندر چلا آیا  
.....اندر آ کے اس نے دروازہ لاک کیا اور ماہنور کو صوفے پہ بٹھایا  
...خود وہ اپنے کف لنکس فولڈ کر رہا تھا  
ماہنور خاموشی سے اٹھی اور کچن میں چلی گئی...وہاں پہ گلاس میں پانی انڈیل کے پینے  
.....لگی  
.....عالم اس کے پیچھے آیا اور اے پیچھے سے اپنی باہوں پہ بھر لیا  
.....سوری میری جان...پلیزی ناراض نہ ہوناں پکا اب کبھی ایسا نہیں کروں گا  
.....عالم نے گلے سے دوپٹہ نکال کہ سائیڈ پہ رکھتے ہوئے کہا

میں کون سہ آپ کی زندگی میں اہمیت رکھتی ہوں..... اگر رکھتی ہوتی تو آپ یوں غیروں  
کے سامنے مجھے اتنا بے عزت نہ کرتے ماہنور اب بھی پانی کے چھوٹے چھوٹے سپلے  
..... رہی تھی

یار قسم سے صبح سے بہت ٹینشن میں تھا کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی اور اوپر سے تم نے آکے  
..... بات ہی اتنی عجیب کر دی میں کیا کرتا کچھ سمجھ نہیں لگی  
..... عالم نے گردن کو چومتے ہوئے کہا

.... تو جب جب آپ غصے میں ہوں گے تو مجھے ڈانٹے گئیں  
..... ماہنور نے صدمے سے کہا

..... آج پہلی اور آخری بار تھا اب کبھی نہیں

..... سوری نہ اب مان جاؤ نہ یار

.... اچھا پیچھے ہٹیں میں سوچوں گی.... ماہنور نے عالم کی طرف مڑتے ہوئے کہا  
تمہارے سوچنے کی ایسی کی تیسری ابھی کے ابھی مجھے اک اچھی سی کس کر دو اور بولو کہ  
..... معاف کیا

... عالم کی بات پہ ماہنور کا منہ کھل گیا

اک تو غلطی آپ کی اوپر سے مجھے آرڈر بھی دے رہے ہیں کہ کس کرو اور یہ سب  
..... بولو

.. ہر گز نہیں

جب تک آپ اس لڑکی کے سامنے مجھ سے معافی نہیں مانگتے میں معاف نہیں کروں .  
..... گی..... ماہنور نے بازو اس کے گلے میں ڈالتے ہوئے کہا

..... اب اس کا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا

..... یار کتنی میسنی ہو شوہر کو سب کے سامنے معافی مانگنے پہ مجبور کر رہی ہو

... عالم نے اسے کمر سے اٹھا کہ سلیب پہ بٹھا ہا اور خود اس کے سامنے کھڑا ہو گیا

بس اسی طرح ہی معافی ملنی ہے ماہنور نے لاڈ سے کہا..... وہ زیادہ دیر اس سے دور

..... نہیں رہ سکتی تھی

.... اوکے باس پکا کل معافی مانگوں گا پکا... عالم نے ہار مانتے ہوئے کہا

.. وہ

..... شکر کر رہا تھا کہ وہ اتنی آسانی سے مان گئی

..... اچھا اب چلیں مجھے گھر چھوڑ دیں بہت دیر ہو گئی ہے

..... ایسے کیسے ابھی تو تم نے مجھے اک پیاری سی کس بھی دینی ہے

...عالم نے اس کے پاس ہوتے ہوئے کہا  
عالم نہ تنگ کریں اب چپ کر کے مجھے گھر چھوڑیں... ماہنور نے اس کی کہنی پہ گھونسا مار  
..... کے کہا

..... نہیں جب تک کس نہیں تب تک گھر جانا نہیں  
...عالم اسے ہر طرف سے لاک کر چکا تھا  
..... اچھا پر میں کروں گی اور آپ بیچ میں بس محسوس کریں گیں زیادہ پھیلے گامت  
.... ماہنور نے اسے وارن کیا

..... پکا میں نہیں پھیلتا.... عالم نے جلدی سے کہا  
ماہنور نے اس کی آنکھوں پہ ہاتھ رکھا اور جھکتے ہوئے اس کے نچلے ہونٹ کو اپنے ہونٹوں  
..... میں لے لیا  
..... عالم پاگل سے ہونے لگا

..... اس نے ماہنور کو سختی سے کمر پر سے پکڑا اور اس کی بالوں میں آنکلیاں پھنسا دی  
..... ماہنور بھی اب مدہوش ہو چکی تھی

..... ہلکی سی کس کے بعد اس نے عالم کے چہرے کو پیچھے کیا  
..... کیسی لگی کس..... ماہنور نے مسکراتے ہوئے پوچھا



.....یہ کیسی کس تھی

.....عجیب

.....ر کو میں کر کے بتاتا ہوں

.....عالم جھا اور ماہنور کی سانسیں پینے لگا

.....کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوا

چلو اب تمہیں گھر چھوڑ دوں.... ماہنور کے لال گال پہ دانتوں سے کاٹتے ہوئے

.....کہا

.....چلیں اب جلدی کریں ماہنور نے سلیب سے اترتے ہوئے کہا

.....ماہنور کو وہ گھر چھوڑ چکا تھا پر راستے میں اسے عائشہ نے دیکھ لیا

عائشہ نے کچھ وقت تک تو مر حاک کی حالت کے بارے میں پتا کیا پر پھر کچھ وقت کے بعد اس

.....نے یہ تکلف بھی چھوڑ دیا

پر آج اس نے عالم کو اک لڑکی کے ساتھ دیکھا اور وہ لڑکی کوئی اور نہیں اس کی محبت سراج

.....کی بہن تھی

وہ ابھی تک شک میں تھی کہ عالم اس سے کے ساتھ کیا کر رہا تھا... اسے تو سراج سے

.....بدلہ لینا تھا ناں پھر یہ سب

....اہسہ عایشہ نے چیخنا شروع کر دی؛

کتنا کچھ سوچا تھا اور یہ عالم اپنی بہن کی محبت بھول کہ لگتا ہے خود آیشیاں مار رہا ہے.... کیا کیا نہیں کیا انھیں دور کرنے کے لیے تاکہ سراج میرا ہو جائے اور وہ دور ہوئے بھی تو اب..... تک میں نے سراج کو دوبارہ نہیں دیکھا

..... نہیں اس بار بہت بڑا کچھ سوچنا ہو گا جس سے عالم بے بس ہو جائے  
اب عالم کو ایسی نیوز دوں گی کہ وہ اس بار بدلی لینے پہ ضرور آئے گا..... اور مجھے میرا..... سراج ملے گا

..... اب وہ پھر سے بدلہ لینے پہ آئی تھی.... اور اس بار نقصان پہلے سے زیادہ ہونا تھا  
آب کب تک تو یوں ہی روٹھی محبوبہ کی طرح مجھ سے ناراض رہے گا..... یا اب مان... بھی جا

تو جانتا ہے نہ یہ سب میرے لیے آسان نہیں لیکن میں پھر بھی کوشش کروں گا کہ ...  
..... تیری شادی پر آؤں اب یہ نادِ ضلگی ختم کر

..... یہ سراج تھا جو ارحم کی ناراضگی سے تنگ آچکا تھا.....

..... کتنے دنوں سے اس نے ارحم کو کالیں کی جسے اس نے انکور کر دیا

.... سراج نے سوچ لیا تھا کہ وہ پاکستان اپنے دوست کی شادی میں جائے گا

.....اپنے دکھ میں وہ اپنے دوست کا اتنا بڑا دن برباد نہیں کرنا چاہتا تھا  
.....یہ فیصلہ اتنا آسان نہ تھا پر اس نے اپنے دوست کی خوشی کے لیے یہ کیا تھا  
.....مجھے امید تھی تو ضرور آئے گا  
ارہم اس کی وجہ سے بہت خوش تھا وجہ نہ صرف اس کی شادی میں آنا تھا بلکہ وہ چاہتا تھا کہ  
.....سراج اب اس فیر سے باہر نکل آئے  
.....وقت پر لگا کہ اٹھ رہا تھا  
.....سراج نے پاکستان جانے کی سب تیاریاں کر لی تھی  
.....ابھی بھی وہ ماہنور سے ویڈیو کال پہ بات کر رہا تھا  
.....کیسی ہے میری مانو  
.....سراج ماہنور سے بات کر رہا تھا  
.....ماہنور سے اسے اک الگ ہی لگاؤ تھا  
.....کیونکہ ماہنور نے اس کی زندگی میں آ کے اس کا اکیلہ پن دور کر دیا تھا  
بے شک وہ اس سے بہت چھوٹی تھی پر ان کے درمیان اک دوسرے کے لیے محبت بہت  
.....تھی

بھائی آپ کو کیا... میں جیسی بھی ہوں... آپ کو کون سے میرا خیال ہے امریکہ جا کے اک  
..... بار بھی آپ کو میرا خیال نہیں آیا جو آپ وہاں جا کے بس گئے ہیں  
ہمارے بارے میں نہیں سوچتے کہ ہم سب آپ کے لیے کتنا تڑپ رہے ہیں..... نہ  
.. جانے آپ کو وہاں ایسا کیا پسند آگیا جو آپ وہاں کہہ کر رہ گئے ہیں  
..... ماہنور کے گلے شکوے ختم ہونے کو نہ آرہے تھے ...  
ارے میری مانو مجھ سے ناراض ہے پر میں تو آج اسے اک اچھی خبر سنانے والا تھا پر خیر  
..... چھوڑو

..... سراج نے افسوس کرتے ہوئے کہا.... وہ ماہنور کو چڑھا رہا تھا  
..... بھائی اب جو بھی بات ہے بتا دیں یوں بات کو نہ گھمائیں اور بتائیں کیا اچھی خبر ہے  
ماہنور نے سراج کی بات پہ اپنی دلچسپی واضح نہ ہونے دی..... پر وہ بھی اس کا بھائی  
..... تھا

..... تم سچ میں سننا چاہتی ہو یا ایسے ہی بول رہی ہو  
..... سراج نے پھر سے تنگ کیا

بھائی بیسیبی

..... ماہنور نے چیختے ہوئے کہا

..... اچھا نہ بتاتا ہوں

..... وہ میں پرسوں کی فلائٹ سے پاکستان آرہا ہوں

کیا سچ میں بھائی.... ماہنور نے چیخ کر کہا..... ہاں میری جان سچ میں اور اس بار میں

..... آپ کو ہر اس جگہ گھمائوں گا جہاں آپ جانا چاہتی ہیں

..... سراج نے مسکراتے ہوئے کہا

..... کتنے عرصے بعد اس نے اپنی وجہ سے اپنی بہن کو خوش دیکھا تھا

اچھا ابھی مجھے کچھ کام ہے تو میں رات تک تم سے بات کرتا ہوں..... سراج نے گھڑی کو

.... دیکھتے ہوئے کہا

..... اس کی اک ضروری میٹنگ تھی

..... ہاں بھائی اپ جائیں جب تک میں یہ خوشی کی خبر بابا اور ماما کو سنا کہ آتی ہوں

..... ماہنور بھاگ کہ اسماعیل صاحب اور مریم بیگم کے کمرے میں چلی گئی

سراج کے ماں باپ بھی بہت خوش تھے آخر اتنے عرصے بعد بیٹے نے اپنی زد چھوڑ دی تھی

.... اور اب پاکستان آرہا تھا

وہ وجہ تو نہیں جانتے تھے پر انھیں اندازہ تھا کہ کوئی بات تھی جو اسے پاکستان نہ آنے دیتی

.... تھی

..... جب بھی وہ اس سے پوچھتے وہ بات گھما دیتا

..... اب اس کی امد کا سن کے بہت خوش تھے

.....

..... عالم لیپ ٹاپ پہ لگا کوئی کام کر رہا تھا.... جب اسے ماہنور کے آنے کی اطلاع ملی

..... ہلو مسٹر شوہر..... کیسے ہیں آپ

..... ماہنور نے گھر کے اندر آتے ہوئے کہا

..... ہیلو مس بیگم.... عالم نے بھی اسی کے انداز میں کہا

..... عالم صوفے پہ بیٹھا تھا جبکہ ماہنور اسی کے ساتھ صوفے پہ بیٹھ گئی

..... کیسے ہیں آپ اور یہ کیا کر رہے ہیں

..... ماہنور نے لیپ ٹاپ کو دیکھتے ہوئے کہا

..... کچھ نہیں یہ ایسے ہی اک فائل تھی تم بتاؤ آج بڑا اچھا موڈ ہے میڈم کا

..... عالم نے اس کی طرف مسکراتے ہوئے کہا

..... جی بہت خوش ہوں آج میں.... کیا بتائوں آپ کو

..... ماہنور نے بازو اس کے گلے میں ڈالتے ہوئے کہا

..... اچھا جی اور کیا بات ہے زرا بتاؤ مجھے بھی

.....عالم نے اس کے ہونٹوں کو چومتے ہوئے کہا  
.....بتائوں گی پر پہلے مجھے کچھ بنا کے کھلائیں مجھے بہت بھوک لگی ہوئی ہے  
.....ابھی ناشتہ نہیں کیا کیا  
.....عالم نے اٹھتے ہوئے کہا  
.....نہیں بس آج خوشی خوشی میں یاد ہی نہیں رہا اور اب بہت بھوک لگ رہی ہے  
.....اچھا چلو تمہیں آج اچھا سہ ناشتا بنا کے کھلاتا ہوں  
.....عالم ماہنور نے باہیں کھولتے ہوئے پکارا  
.....عالم نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا  
.....ماہنور نے اپنی دونوں ٹانگیں عالم کی کمر کے گرد لپیٹ دی  
.....کیا کھاؤ گی؟.....عالم نے اس کی ناک دباتے ہوئے کہا  
.....امم اولیٹ...ماہنور نے سوچتے ہوئے کہا  
.....او کے تم بیٹھو میں ابھی جلدی اپنی جاناں کے لیے بہت ہی اچھا سہ اولیٹ بنانا ہوں  
.....عالم نے اسے ماربل پہ بٹایا  
.....عالم اب تیزی سے کام کر رہا تھا

اتنے ماہرانہ انداز سے وہ سب بنا رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس کام میں ایکسپرٹ  
..... ہو

..... واو عالم آپ تو اس کام میں ماہر ہیں..... ماہنور نے داد دینے والے انداز میں کہا  
..... بس یہی بات ہے دیکھو کتنا کام کا شوہر ملا ہے تمہیں  
..... عالم نے پاس رکھی "فروٹ بکٹ سے سٹرا بیری اٹھا کے ماہنور کے منہ میں ڈالی  
ہاں اب میرے لیے کتنی آسانی ہوگی..... روز آپ ناشتا بنانا.. آپ کریں گیں نہ  
سارے کام... یا پھر میری ہیلپ کریں گیں نہ..... ماہنور نے مسکراتے ہوئے  
..... کہا

..... ہاں ہاں سارے کام میں خود کروں گا بس تم مجھے انٹر ٹین کرنا  
..... عالم نے آنکھ و نک کرتے ہوئے کہا  
..... تب تک وہ ناشتا بنا چکا تھا

..... چلو ناشتا ریڈی ہے.... عالم نے ناچتا کچن میں ہی موجود ٹیبیل پہ لگاتے ہوئے کہا  
..... اس نے ماہنوت کے لیے کرسی کھینچی تاکہ وہ بیٹھ سکے  
..... وہ بھی ساتھ والی کرسی پہ بیٹھ گیا



اُمم بہت مزے کا ہے سچ میں... کیا سواد ہے آپ کے ہاتھ میں... ماہنور نے اک نوالہ عالم  
..... کے منہ میں دیتے ہوئے کہا

.... تھینک یو میڈم آپ کا

..... عالم نے سینے پہ ہاتھ رکھ کے داد وصول کی

ناشتے کے بعد عالم نے برتنوں کو سنک پہ رکھا اور ماہنور کے ساتھ باہر ٹی وی لائونج میں  
..... آگیا

..... اچھا اب تو بتادو کیا نیوز تھی جس کی وجہ سے تم اتنا خوش تھی

..... صوفے پہ بیٹھا وہ بڑی دلچسپی سے ماہنور کو دیکھ رہا تھا

..... ہاں وہ میں نے آپ کو یہ بتانا تھا کہ سراج بھائی آرہے ہیں اور وہ بھی پرسوں

آپ نے یہ بات کہی تھی ناں کہ بھائی آجائیں گیں.... اور دیکھیں آپ کا کہنا سہی ہوا بھائی  
..... سچ میں آرہے ہیں

ماہنور نے خوشی سے کہا.... اپنی خوشی میں وہ عالم کے چہرے کے اتار چڑاؤ نہ سیکھ  
..... پائی

..... عالم کہ چہرے پہ اک دم ناگواری پھیل گئی

..... پر جلد ہی اس نے اپنے جذبات پہ قابو پالیا

..... اچھا یہ تو اچھی بات ہے... عالم نے مسکراتے ہوئے کہا

..... اس کی مسکراہٹ کے پیچھے کا درد ماہنور سمجھ نہ سکی

ہاں نہ میں بہت خوش ہوں اور میں نے سوچ لیا ہے میں ہمارے بارے میں سب سے پہلے

..... بھائی کو بتائوں گی وہ ہی اب بابا سے بات کریں گیں

..... ہم سہی ہے

..... کیا ہوا عالم آپ خوش نہیں ہیں کیا

..... ماہنور نے عالم کو خاموش دیکھ کہ کہا

ارے نہیں میں کیوں خوش نہیں ہوں گا..... بس ایسے ہی مجھے ابھی کوئی کام یاد

..... آگیا

..... وہ مجھے ابھی پولیس سٹیشن جانا کہ کیس سالو کر رہا ہوں میں تو بس اسی سلسلے میں

..... عالم نے جلدی سے بات بنائی

اوو... اچھا اگر آپ پولیس سٹیشن جا رہے ہیں تو مجھے بھی گھر ڈراپ کر دیں کیونکہ ڈرائیور

..... کو میں نے واپس بھیج دیا ہے

..... اوکے چلو میں تمھے ڈراپ کر دوں گا

. دونوں اب درانی ہاؤس کے راستے پہ گامزن تھے

.....ماہنور مسلسل کوئی بات کر رہی تھی جبکہ عالم کا دماغ کہی اور اٹک چکا تھا .....

....عالم میں کچھ بات کر رہی ہوں اور آپ پتا نہیں کیا سوچ رہے ہیں

.....ماہنور نے اسے کہی کھویا ہوا دیکھ کہ ٹوکا

.....میں وہ بس اپنے کیس کے بارے میں سوچ رہا تھا... تم بولونہ کیا بول رہی تھی

..... نہیں کچھ نہیں بس رہنے دیں.... ماہنور نے منہ بناتے ہوئے کہا

..... اچھا نہ میری جان اب بتاؤ..... اب پکا سنو گا

عالم کے ایسا کہنے پہ ماہنور نے خوشی خوشی باتیں شروع کر دی.... عالم اب غور سے اس کی

..... باتیں سن رہا تھا

..... ماہنور کو گھر چھوڑنے کے بعد وہ پولیس سٹیشن آگیا تھا

اس وقت بھی وہ اپنے نئے کیس کی فائل کھولے بیٹھا تھا.. پردھیان سارا ماہنور کی صبح والی

..... باتوں پہ تھا

..... اس وقت اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ سراج سے بدلہ کیسے لے

ابھی بھی وہ انھی سوچوں میں گم تھا جب اک کا انسٹیبل نے اسے کسی لڑکی کی آمد کا

..... بتایا

کون لڑکی؟

.....پتا نہیں سر بس یہ بول رہی ہے کہ آپ سے ملنا ہے  
او کے تم اسے اندر بھیج دو.....عالم سوچ میں پڑھ گیا کہ اس سے ملنے کون سی لڑکی آسکتی  
.....ہے..پر جلد ہی وہ جان گیا کہ اس سے ملنے عائشہ آئی ہے  
.....ارے عائشہ آپ...آؤ نہ بیٹھو

.....اس نے عائشہ کو سامنے کر سی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
.....میں ٹھیک ہوں عالم بھائی عائشہ نے جھجھکتے ہوئے کہا  
عائشہ سے اس کی ملاقات کافی عرصے بعد ہو رہی تھی کیونکہ مرزا کے کومہ میں جانے کے  
....بعد وہ تھوڑے دن تو آتی رہی پر پھر جلد ہی اس کا آنا بھی بند ہو گیا  
اور بتاؤ آج کیسا آنا ہوا....عالم کے سوال پہ عائشہ کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو  
گئے.....

....عالم کو ہر گز تو قہر نہ تھی کہ وہ ایسے رونے لگ جائے گی  
...عائشہ کیا ہوا بتاؤ مجھے  
.....عالم نے قریب ہی ٹیشو باکس سے ٹیشو نکال کے اسے دیا۔

.....پر عائشہ کی آنکھیں مزید برس پڑی  
.....عائشہ میں آپ کے بھائی جیسا ہوں بتاؤ مجھے

کیا بھائی جیسے ہیں آپ اللہ آپ جیسا بھائی کبھی کسی کو نہ دے..... جس کے بھائی ہیں

..... پہلے اس کا بدلہ تو لیں پھر مجھے حوصلہ دیجیے گا

..... عائشہ نے اس کا بازو جھٹکے سے دور کیا

..... عائشہ یہ کیا بول رہی ہو میں سمجھ

..... کیا سمجھ ہاں کیا سمجھ

سمجھ نہیں آرہی.... آپ کو اب کیا سمجھ آئے گی آپ تو اپنی زندگی میں آگے بڑھ گئے

..... ہیں..... آپ نے سکون سے جینا سیکھ لیا..... خوش رہنا سیکھ لیا

.... اگر کوئی برباد ہوا ہے تو وہ ہے مرہا..... اگر کوئی تڑپا ہے تو وہ ہے مرہا

..... عائشہ کی آواز کچھ اونچی تھی

..... عالم اس کی بات کا مطلب سمجھ چکا تھا

..... عائشہ میں اپنا بدلہ بھولا نہیں ہوں بس مناسب وقت

..... کس مناسب وقت کا آپ کو انتظار ہے بھائی کس وقت کا

..... عائشہ بار بار اس کی بات کاٹ رہی تھی

بھائی آپ اس انسان کی بہن کے ساتھ کیسے خوش زندگی گزار سکتے ہیں جس نے آپ کی

..... بہن کی عزت کا تار تار کر دیا

..... جس نے اس کے کردار کو داغ دار کر دیا

..... عائشہ کی بات پہ عالم کی آنکھوں میں بے یقینی پھیل گئی

..... یہ کیا بکواس کر رہی ہو

.... عالم اک دم سے کھڑا ہو گیا

..... جی ہاں سن کے خون کھول گیا نہ آپ کا تو سنیں اس سراج نے مر حاکاریپ کیا تھا

عالم کو لگ رہا تھا کہ کوئی اس کے کانوں میں پگلا سیسیہ ڈال رہا ہے..... سانسیں جیسے کوئی

..... چین رہا ہو..... آنکھیں حجرت الاربے یقینی سے کھل گئی تھی

..... عائشہ یہ تو تم نے مجھے پہلے نہیں بتایا

کیا بتاتی آپ کو ہاں پہلے مجھے لگا تھا کہ آپ اس سراج کی جان لے لیں گیں اسے برباد کر

دیں گیں کیونکہ اس وقت میں نے آپ کی آنکھوں میں سراج کے لیے بے پناہ نفرت

..... دیکھی تھی

میں مجھے لگا جب آپ نے ویسے بھی بدلی لینا ہے تو یہ بات آپ کو نہ بتائی جائے کیونکہ آپ

..... کی ذات بکھر جائے گی... اک بھائی کا مان ٹوٹ جائے گا... پر آپ نے کیا کیا

..... مر حاکے ساتھ جو ہوا وہ سب بھول کہ آپ نے اپنی نئی زندگی شروع کر دی

..... عائشہ کی باتوں سے عالم پتھر اچکا تھا

عالم بھائی سراج نے مر حاکاریپ کیا اور پھر اس کی ایسی تصاویریں بنائی تھی جو دیکھنے کے قابل نہیں تھی اور پھر اس نے انھی تصاویریں کے ذریعے اسے بلیک میل کرنا شروع کر دیا.....

.....عائشہ روتے ہوئے یہ سب بولے جا رہی تھی  
.....عالم کی آنکھوں سے دو آنسو گرے جنہیں اس نے بے دردی سے سے صاف کیا  
عالم بھائی آپ کیسے اتنا خوش رہ سکتے ہیں اور وہ ماہنور وہ تو سراج کی بہن ہے نہ تو جس انسان  
.....نے آپ کی بہن کی عزت کا تار تار کیا اسے آپ عزت دے رہے ہیں  
آپ کو تو ماہنور کے ساتھ وہ سب کرنا چاہیے تاکہ سراج کو احساس ہو کہ جب کسی کی بہن  
....کی عزت لوٹی جاتی ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہے پر کاش آپ ایسا کر پاتے  
.....اس سے کم سے کم مر حاکو تو سکون ملے

....اس کی بات پہ عالم نے اسے عجیب سی نگاہوں سے دیکھا  
کیا مجھے پتا ہے آپ سوچ رہے ہوں گیں کہ کیسے میں اک لڑکی ہو کے دوسری لڑکی کے  
بارے میں ایسا بول سکتی ہوں پر مجھے پتا ہے کہ سراج نے مر حاکو کس قدر بے بس کیا  
.....تھا

عالم بھائی اگر آپ کو لگتا ہے کہ آپ سراج کو اس کے کیے کی سزا دے سکتے ہیں تو آپ بھی  
..... وہی سب کریں ماہنور کے ساتھ جو سراج نے کیا

اور آپ کچھ اتنا غلط بھی نہیں کریں گیں کیونکہ وہ آپ کے نکاح میں ہے پر آپ اس کے علم  
..... میں لائے

... عائشہ دفعہ ہو جائو یہاں سے

.... عالم نے اٹھتے ہوئے کہا

..... عائشہ اک دم گرڑ بڑا گئی... عالم بھائی میں

.... عائشہ میں نے کہا دفعہ کو جائو

..... عالم کی دھاڑ پہ عائشہ جلدی سے باہر بھاگی

اے..... عائشہ کے جانے کے بعد عالم نے اک چیخ کے ساتھ سب تباہ .....

..... کرنا شروع کر دیا

..... مر جا..... اچانک سے مر جا کا معصوم چہرہ آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا

اس کی ہر بات یاد آنے لگی..... اس کا بچپن میں زرہ سی چوٹ پہ رونا اور پھر عالم سے

..... شکایت کرنا

..... اس کا بھیا بھیا کہنا



عالم کو لگ رہا تھا جیسے اس کی سانسیں بند کر رہی ہوں..... کیسے وہ اپنی معصوم بہن کا بدلہ  
..... کسی وقت پہ چھوڑ رہا تھا

..... کتنا مطلبی تھا تمہارا بھائی عائشہ جس نے اپنی خوشی میں تمہارے مجرم کو چھوڑ دیا  
میری بہن تمہارا بھائی آج تم سے وعدہ کرتا ہے اس سراج کو وہی درد دوں گا جو اس نے  
..... تمہیں دیا تھا

..... آرہے ہو نہ سراج تم تو اب دیکھو میں تمہارا کیا تمہیں واپس لوٹاتا ہوں  
..... جب اپنی بہن کو اس حالت میں دیکھو گے تو تمہیں احساس ہوگا  
.... تمہیں رولایا نہ تو میرا نام بھی عالم نہیں

..... عالم کی آنکھیں غصے سے لال کو چکی تھی..... سو جن سے برا حال تھا  
..... اس نے سوچ لیا تھا کہ اب اس نے سراج سے کیسے بدلہ لینا تھا  
اگر مجھے اپنی بہن کی محبت میں ماہنور کی محبت کو قربان کرنا پڑا تو میں گریز نہیں کروں  
..... گا

..... غصے میں اس نے کسی کو کال کی اور اب اپنا کام شروع کر دیا تھا  
اس سب کے بیچ وہ ماہنور کو بھول گیا تھا.. ماہنور تو بے قصور تھی پر اب اس نے سب کا  
(قرض اتارنا تھا)

..... کیا ہوا آج آپ کچھ لیٹ آئے ہیں..... ماہنور نے نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

..... اس وقت عالم اسے یونیورسٹی کے لیے لینے آیا تھا

..... ہاں وہ بس آج کچھ طبیعت نہیں ٹھیک

..... عالم نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا

..... عالم کی آنکھیں بہت سوجی ہوئی تھی اور گلہ بھی بیٹھ چکا تھا

..... کیا ہوا عالم آپ تو بہت بیمار لگ رہے ہیں

ماہنور نے اس کے ماتھے پہ ہاتھ رکھ کے چیک کیا..... بخار تو نہ تھا پر اس کی آنکھیں میں

..... بہت سوجن تھی

..... ہاں وہ بس کچھ الرجی ہو گئی ہے خود بہ خود ٹھیک ہو جائے گا

..... عالم نے نظریں چراتے ہوئے کہا

نظریں ملاتا بھی تو کیسے آج جو وہ ماہنور کے ساتھ کرنے جا رہا تھا..... وہ خود آپنی نظروں

..... میں گرنے والا تھا

..... اچھا..... میں سرد بادوں کیا آپ کا..... ماہنور نے بہت پیار سے کہا

..... عالم کی تکلیف اب اس سے برداشت نہ ہوتی تھی

بات محبت سے ہو کے اب عشق تک جا رہی تھی..... کچی عمر کی محبت نے اس کے دل  
میں جڑیں کچھ اس طرح مضبوط کی تھی کہ اب اسے اکھاڑنا بہت مشکل تھا اور اگر اکھاڑا  
..... بھی جائے تو دل کی حالت ایسی ہو جانی تھی کہ وہ کسی قابل نہ رہنا تھا

..... نہ جانے کیوں آج عالم خاموش تھا

..... ماہنور نے دو تین بار عالم کی طرف دیکھا پر وہ ڈرائیونگ میں مصروف تھا  
..... ماہنور کا خیال تھا کہ شاید وہ طبیعت خرابی کی وجہ سے خاموش ہے  
اچھا یہ جو اسائنمنٹ ہے یہ مجھے آپ نے کروانی ہے..... ماہنور نے فون میں دیکھتے ہوئے  
..... کہا

..... اوکے میں کروادوں گا

..... عالم نے ٹرن لیتے ہوئے کہا

..... اس سے پہلے کے ماہنور کوئی اور بات کرتی وہ لوگ یونیورسٹی پہنچ گئے تھے  
.... آج وہ بہت جلد یونی پہنچے تھے..... عالم نے بہت رش ڈرائیونگ کی تھی  
..... وہ ماہنور کی باتوں اور سوالوں سے بچنا چاہتا تھا ....

..... یہ پہلی بار تھا جب نکاح کے بعد ان کے درمیان اتنی بات نہ ہوئی تھی  
..... ماہنور خاموشی سے اپنی کلاس کی طرف چلی گئی اور عالم اپنے آفس کی طرف

عالم کے دل بار بار اس ٹوک رہا تھا کہ کچھ ایسا نہ کرو ورنہ اپنی محبت کو کھو

..... دو

..... سر تھا جو جیسے درد سے پھٹنے کو تھا

دن کے تقریباً بارہ بجے ماہنور نادیہ کے ساتھ لائبریری میں بیٹھی نوٹس بنارہی تھی جب  
... اک لڑکے نے اسے آکے بتایا کہ عالم سرا سے یونی کے پیچھے گرائونڈ میں بلارہے ہیں

.....

مجھے بلارہے ہیں... کیوں کیا کام تھا؟؟؟

ماہنور نے اس لڑکے سے پوچھا وہ لڑکا اس نے پہلے کبھی بھی یونی میں نہیں دیکھا تھا اسے لگا  
..... شاید نیو سٹوڈنٹ ہو

..... پتا نہیں بس انھوں نے کہا کہ ماہنور اسماعیل کو آپ بولو کی عالم سر بلارہے ہیں

..... اوکے میں آتی ہوں آپ جائو..... ماہنور نے اسے واپس بھیج دیا

..... یہ عالم سر نے تجھے خود میسج کیوں نہیں کیا جو کوئی لڑکا بھیج دیا

..... نادیہ نے ماہنور سے پوچھا

پتا نہیں ہلانکہ زیادہ تر تو کال ہی کرتے ہیں..... اچھا تو یہ والا ٹاپک کمپلیٹ کر میں عالم

..... سے مل کر آتی ہوں

.....او کے ٹھیک ہے

.....نادیہ کو بتانے کے بعد وہ یونی کے پیچھے کے گرائونڈ میں چلی گئی

پتہ نہیں کیسے پر اس وقت وہ جگہ بہت سنسان تھی.....ماہنور کو اک پل کو خوف سے آیا پر

.....پھر یہ سوچ کہ ریلیکس ہو گئی کہ عالم بھی یہی کہی ہوگا

عالم کہاں ہیں آپ ماہنور نے تھوڑا سا اگے جا کہ عالم کو آواز دی پر سامنے موجود اک آدمی

.....کو دیکھ کہ وہ ڈر گئی

.....وہ لڑکا دکھنے میں ہی بہت عجیب سے تھا.....گنڈوں جیسا حلیہ تھا اس کا

.....وہ ماہنور کو ہی گھور رہا تھا

اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی یا چیختی اس لڑکے نے جلدی سے اسے پکڑا اور اک رومال اس کے

.....منہ پہ رکھ دیا

.....ماہنور کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا

.....اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا

.....وہ ایسے ہی کیسے کسی کے کہنے پہ کہی بھی آسکتی تھی

.....ہوش کھونے سے پہلے اس نے بس اتنا دیکھا کہ وہ لڑکا اس کے ہاتھ باندھ رہا تھا

وقاص نامی لڑکے نے اس کے ہاتھ اور پائوں باندھے اور اسے یونی کی پچھلی سائیڈ کے  
..... دروازے سے لے کے باہر نکل گیا

گاڑی چونکہ دروازے کے ساتھ ہی تھی اس وجہ سے اس نے آسانی سے اسے گاڑی میں  
..... ڈال دیا بغیر کسی کی نظروں میں آئے

..... گاڑی سیدھا اک فارم ہائوس کے دروازے پہ جا کے رکی  
..... وقاص نے خود ہی گاڑی سے اتر کے دروازہ کھولا اور گاڑی اندر لے گیا  
..... رکو..... اب تم جائو باقی میں خود دیکھ لوں گا

.....

..... اس سے پہلے کہ وہ ماہنور کو گاڑی سے نکالتا عالم کی آواز پہ وہ پیچھے ہٹ گیا  
..... جی سر..... وقاص سر جھکا کہ وہاں سے باہر چلا گیا  
..... یہ عالم کا فارم ہائوس تھا... اور یہ لڑکا وقاص اس فارم ہائوس کا رکھوالا تھا  
..... عالم نے جھک کے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ماہنور کو اپنی باہوں میں اٹھالیا  
..... وہ اسے اوپر والے پورشن میں اک کمرے میں لایا  
..... یہ کمرہ جب بھی وہ آتا تھا خود استعمال کرتا تھا  
..... ماہنور کو بستر پہ چھوڑ کے اس نے اس کے ہاتھ اور پائوں کھولے

.....ماہنور کے دوپٹہ جواب اس کے گلے میں جھول تھا تھا وہ اتار کے سائیڈ پہ رکھا

.....اور خاموشی سے اس کے ساتھ لیٹ گیا

.....دل اور دماغ میں اک الگ جنگ چل رہی تھی

.....ماہنور کے ساتھ ایسا کرنا سے اس ازیت سے گزارنا اس کے لیے بہت مشکل تھا

ماہنور کی طرف رخ موڑا تو اس کے چہرے کو دیکھ کے اس کے ساتھ گزرے لمحے یاد آنے لگے.....

.....نکاح کے بعد اس سے محبت اور بھی مضبوط ہو گئی تھی

.....ماہنور کا چہرہ ہاتھوں میں تھا ما اور اس کی پیشانی پہ جھک کے پیار کیا

.....ایم سوری میری جان پر سراج سے بدلہ لینے کے لیے مجھے یہ سب کرنا ہوگا

اس انسان نے جو میری بہن کے ساتھ کیا جب تک اس کی بہن کے ساتھ نہیں ہوگا اسے  
.....کبھی بھی اس درد کا احساس نہیں ہوگا

.....مرحامیرے لیے بہت ضروری ہے اس کا تو تمہارے بھائی نے ریپ کیا تھا

.....پر تم میرے نکاح میں ہو.....میرا چھونا تو پھر بھی جائز ہے

عالم اٹھا کمرے کی ساری کھڑیاں لاک کی اور پھر دروازے کو باہر سے اچھے سے لاک کر

.....کے واپس یونیورسٹی کے لیے نکل گیا

.....

ادھر نادیہ بہت دیر تک ماہنور کا انتظار کرتی رہی پر جب وہ نہیں آئی تو اس نے اسے ڈھونڈنا  
..... شروع کر دیا

..... ڈھونڈ ڈھونڈ کہ وہ تھک گئی پر ماہنور کا کچھ پتہ نہ چلا

..... اسے لگا کہ شاید وہ عالم کے ساتھ گھر چلی گئی ہو

ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب اس کے کلاس کے گروپ میں میسج آیا کہ سر عالم کلاس لینے  
..... والے ہیں سب کلاس میں آ جاؤ

نادیہ بہت حیران ہوئی کیونکہ اگر عالم یونی میں تھا تو پھر ماہنور کدھر تھی وہ تو عالم کے ساتھ  
..... ہی گھر جاتی تھی

... وہ بھاگتی ہوئی عالم کے آفس میں گئی جہاں وہ کسی فائل پہ جھکا کچھ نوٹ کر رہا تھا  
..... وہ جانتا تھا کہ نادیہ ماہنور کے بارے میں بتانے ضرور آئے گی .....

..... سرے آئی کم ان

..... نادیہ نے دروازہ ناک کر کے کہا

..... جی آجائیں..... عالم نے مصروفیت سے کہا

..... سر آپ نے ماہنور کو کہاں دیکھا کیا..... یا پھر اسے گھر بیچھ دیا کیا



نادیہ کی بات پہ عالم نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا وہ اب ایسا ظاہر کر رہا تھا جیسے اسے تو  
..... اس بارے میں کچھ پتا ہی نہ ہو

..... کیا مطلب نادیہ ماہنور تو آپ کے ساتھ تھی ناں تو میں اسے کیوں گھر بیچھوں گا  
..... عالم کی بات پہ نادیہ اک دم سے پریشان ہو گئی

سرپر ہم لا بیری میں تھے جب اک لڑکا آیا اور اس نے بولا کی آپ ماہنور کو بلارہے  
..... ہیں..... اور سرماہنور یونی کے پیچھے چلی گئی تھی آپ سے ملنے  
کیا تم لوگوں کا دماغ خراب ہے تم لوگوں کو اندازہ بھی ہے کہ اس کے پیچھے کتنے دشمن تھے  
.... جو اس کی تاک لگائے بیٹھے تھے

..

..... اور اگر مجھے اسے بلانا ہوتا تو میں خود آ جاتا یا پھر اسے میسج کر دیتا  
..... اتنا کہہ کے عالم نے باہر بھاگنا شروع کر دیا  
عالم کے پیچھے نادیہ بھی تھی..... گرائونڈ میں اتنے سٹوڈنٹ نہ تھے کیونکہ زیادہ تو اپنی  
..... اپنی کلاس لے رہے تھے

..... عالم جب یونی کے پیچھے گیا تو وہاں بالکل سنسان جگہ تھی

... اونو

لگتا ہے ماہنور کسی دشمن کے ہاتھ لگ گئی ہے... یہ سب اس نے نادیہ کو سنانے کو ....  
..... کہا

..... نادیہ بھی اس کے ساتھ ہی تھی  
سراب کیا لوگا پلینز کچھ کریں..... نادیہ کی آواز اب دب رہی تھی ایسا لگ رہا تھا اس نے  
..... ابھی ابھی رونا شروع کر دینا ہے  
..... ہمیں جلدی جلدی سر کو انفارم کرنا ہوگا

.. یہ بول کے عالم جلدی سے یونی سے باکر چلا گیا..... نادیہ بھی اس کے ساتھ تھی  
..... درانی ہائوس پہنچ کے اس نے ساری صورت حال اسماعیل صاحب کو بتائی  
..... نادیہ بھی اس کے ساتھ آئی تھی

وہ اب باقاعدہ رور رہی تھی اس کے دل میں نا جانے کیوں عجیب عجیب خیال آرہے  
تھے.....

اسماعیل صاحب سر تھام کے بیٹھ گئے اور ایسا ہی کچھ حال ان کی بیوی کا تھا..... مریم بیگم  
..... نے رونا شروع کر دیا

..... جوان بیٹی کا اس طرح کیڈنیپ ہونا انھیں جیسے توڑ گیا تھا  
..... وہ جانتے تھے کہ ان کے دشمن اب ان کی ساری دشمنی ماہنور پہ نکالیں گیں

..... سر میں ماہنور کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں آپ پریشان نہ ہوں  
عالم اسماعیل صاحب سے شرمندہ تھا.... وہ جانتا تھا کہ اس سب میں وہ بے قصور تھے پر وہ  
..... اپنے بدلے سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا  
اسماعیل صاحب نے جلدی سے سراج کو کال کی اور اسے ساری صورت حال سے آگاہ  
..... کیا

... بابا آپ پریشان نہ ہوں میں جلد ہی پاکستان پہنچتا ہوں  
سراج خود بہت پریشان ہو گیا تھا... اس نے پرائیویٹ ہیلی کاپٹر سے پاکستان آنا ....  
..... مناسب سمجھا

..... عالم کو تو بس اسی کی آمد کا انتظار تھا  
سر آپ فکر نہ کریں میں ماہنور کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں.... عالم نے اسماعیل صاحب کے  
..... کندھے پہ ہاتھ رکھا اور انھیں حوصلہ دیا  
... اس کے ہاتھ پہ اسماعیل صاحب نے اپنا ہاتھ رکھا  
..... جیسے خود کو تسلی دینا چاہی  
عالم وہاں سے سیدھا فارم ہاؤس آیا..... رات بھی ہو چکی تھی... اسے اندازہ تھا کہ ماہنور کو  
..... بھی ہوش آچکا ہوگا

کمرے میں جانے سے پہلے اس نے اک دوسرے کمرے کا رخ کیا.... وہاں سے اپنے مزاج کے خلاف اک الگ طرح کے کپڑے پہنے اپنے آدھے چہرے کو کپڑے سے ڈھک دیا.....

جب وہ کمرے کے باہر پہنچا تو اسے اندر سے ماہنور کی آوازیں آرہی تھی جو اس کو وہاں لانے والے کو پکار رہی تھی.....

.....عالم کا دروازے کو آتا ہاتھ اک بار پھر کانپا پر اس نے خود پہ قابو پایا اور دروازہ کھولا کھڑی کے شیشے سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آرہی تھی.... جس سے صرف کسی ہیولے کو..... دیکھا جاسکتا تھا

.....ماہنور نے کسی کو اندر آتے دیکھا تو ڈرتے ہوئے پیچھے ہونے لگی کون ہو آپ اور مجھے یہاں کیوں لائے ہو پلیز مجھے جانے دو میرے گھر والے بہت پریشان.... ہو جائیں گیں

.....اسے اپنے طرف آتا دیکھ ماہنور اب کانپنے لگی..... دل میں پہلا خیال عالم کا آیا..... یا اللہ پلیز عالم کو بھیج دیں پلیز عالم کہاں ہو آپ..... دیکھو اگر تمہیں پیسے چاہیے تو تم پیسے رکھ لو پر پلیز کچھ مت کرنا میرے ساتھ ماہنور اب کانپتے ہوئے نیچے بیٹھ چکی تھی

..... وہ ہیولہ اس کے پاس آیا اور اسے بازوؤں سے اٹھا کے بیڈ پہ پھینکا .....

.... نہیں پلینز پلینز مجھ سے دور رہو پلینز کچھ مت کرنا

..... اسے شرٹ کے بٹن کھولتے دیکھ ماہنور نے رونا اور گڑ گڑانا شروع کر دیا

پلینز مجھے چھوڑ دو پلینز کچھ مت کرنا وہ مسلسل روتے ہوئے بس یہی بولے جا رہی

..... تھی

میں کسی کی امانت ہوں پلینز مجھے داغدار نہ کرو میں کسی سے بہت محبت کرتی ہوں تمہارا یہ

..... عمل میرے زندگی برباد کر دے گا

مجھے میرے شوہر کے سامنے کوئی منہ دکھانے لائق نہیں چھوڑے گا..... پلینز پلینز دور

..... رہو مجھ سے پلینز

امانت والی بات پہ اک پل کو ماہنور کی طرف آتا ہاتھ رک گیا پر پھر جلد سے اس نے ماہنور کو

..... اپنے قابو میں کرنا شروع کر دیا

ماہنور کے ہاتھ آزاد تھے جس سے وہ کوئی چیز ٹٹولنے کی کوشش کر رہی تھی

اس کے ہاتھ میں اک بھاری سی چیز آئی جس کا اسے اندازہ نہ ہوا کہ وہ کیا چیز تھی .....

بس اس نے وہ زور سے عالم کو مارنے کی کوشش کی جسے عالم نے چھین کے زمین پہ

..... پھینکا

عالم اپنی شرٹ اتار چکا تھا... وہ بیڈ پہ ماہنور پہ جھکا اب اس کی سانسیں چھین لینا چاہتا تھا..... ماہنور کے ہونٹ وہ اپنے ہونٹوں اور دانتوں کے استعمال سے زخمی کر رہا تھا.....

..... دل تھا جو خون کے آنسو رو رہا تھا... اک عجیب سی صورت حال میں پھنس گیا تھا وہ..... وہ بس جلد سے جلد کہی باہر کھلی ہوا میں سانس لینا چاہتا تھا

ماہنور کی سسکیاں اور پھر اس کا بار بار یہ التجا کرنا کہ میں اپنے شوہر سے بہت محبت کرتی..... ہوں مجھے داغدار نہ کرو.... یہ سب ہتھوڑے کی طرح دماغ پہ بھڑک رہا تھا

..... عالم کسی سوچ میں تھا جب ماہنور نے اسے دکھا دیا اور باہر بھاگنا شروع کر دیا.... پر عالم بہت تیزی سے اس کے پاس آیا اور اسے پکڑ لیا

..... ماہنور خود کو چھڑانے کے لیے اس پہ جھپٹ رہی تھی ..

ناجانے کیا ہوا کہ عالم کے دل میں مر حاکا خیال آیا..... اس کی بہن بھی تو تڑپی ہو گی سراج..... کے سامنے پر اس نے رحم نہیں کیا تو وہ کیوں ماہنور پہ رحم کرتا

چٹاخ..... اک زوردار تھپڑ ماہنور کے منہ پہ لگا اور اسے ایسا لگا کہ اس کا دماغ سائی سائی کر رہا ہو.....

اسے بستر پہ پھینک کے عالم نے اس کی قمیض گلے سے پکڑی اور زور سے کھینچی کی وہ ساری  
..... قمیض پھٹ گئی

ماہنور کو لگا کہ اس کا سانس بند ہو گیا ہو..... عالم جھکا اور اس کی گردن پہ کاٹنے  
..... لگا.... ماہنور کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے اور وہ خود کو چھڑوا رہی تھی  
اس کے ناخن عالم کی گردن پہ گھڑ رہے تھے... عالم نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے  
..... ہاتھوں میں لیا

گردن سے سینے اور پھر پیٹ عالم نے اسے ہر جگہ زخم دیے  
..... عالم پہ اک غصہ اک حیوانیت طاری ہو چکی تھی .....  
پاس پڑے دوپٹے سے ماہنور کے ہاتھ باندھے اور پھر اٹھ کے اپنی پینٹ کا بیلٹ اتارا اور زور  
..... سے ماہنور کے جسم پہ وار کیا

..... یہ وار اتنا درد بھرا تھا کہ ماہنور کی چیخ اس فارم ہائوس میں گونجی  
..... اور پھر عالم اس پہ جھکتا چلا گیا  
..... کچھ دیر بعد فارم ہائوس میں ماہنور کی درد اور تکلیف بھری چیخیں گونج رہی تھی  
..... پھر اس کا سسکنا اور پھر اک دل دھلا دینے والی خاموشی  
..... تقریباً چار گھنٹے کے بعد عالم بستر سے اٹھا اور دوسرے کمرے میں چلا گیا

..... ماہنور کا جھڑا بھکرا وجود ویسے ہی بستر پہ پڑا تھا

کاش کوئی یہ جان پاتا کہ اپنے شوہر سے عشق ہونے کے بعد کوئی دوسرا تمہیں لوٹ لے تو  
... اس کی کتنی تکلیف ہوتی ہے

محبت تھی وہ عالم کی جسے وہ روند گیا..... اب کیا پتا کب اسے وہ ماہنور ملنی تھی یا پھر شاید  
..... کبھی نہیں..... وہ شاید آج اس پرانی ماہنور کو کہی کھوچکا تھا

یہ کیسی محبت تھی اس کی جس نے اسے تکلیف پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی  
..... تھی

کچھ تکلیفیں ایسی ہوتی ہیں جن کے زخم کبھی ختم نہیں ہو پاتے... اور ایسی ہی اک تکلیف  
..... عالم ماہنور کو دے چکا تھا

اس کی آنکھ چار گھنٹے کے بعد کھلی تھی۔ آنکھوں میں ویرانی لیے وہ بس چھت کو گھورے جا  
رہی تھی۔ اس کا سب کچھ چھن چکا تھا اس سے اس سے اس کی ذات ہی چھین لی گئی

تھی۔ ہاں کیونکہ اس کی عزت لوٹی جا چکی تھی۔ وہ رونے کے علاوہ اب کچھ نہیں کر سکتی  
تھی۔ آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے اور وہ بس چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔ نا جانے  
کون وحشی درندہ تھا جو اس کو اس حال میں پہنچا گیا تھا۔ اب وہ کس منہ کے ساتھ اپنے گھر  
والوں کے سامنے جاتی۔ انہیں کیا بتاتی کے کیا ہوا اس کے ساتھ۔ اور وہ جس سے اس کو



بے حد محبت تھی۔ جس کے نکاح میں تھی وہ۔۔۔۔۔ اس کا کیا کرتی وہ اسے کیا بتاتی کہ وہ اپنی حفاظت نہیں کر پائی۔ وہ اس کی عزت اس کی امانت کی حفاظت نہ کر پائی۔۔۔۔۔ بس سوال ہی سوال تھے۔ اک پل کو تو اس کے دماغ میں آیا کہ کیا یہ وحشی اسے کبھی یہاں سے جانے دے گا۔ یا ابھی وہ اس کی ذات کے ساتھ مزید کھلواڑ کرے گا۔۔۔۔۔ اسے خود سے نفرت محسوس ہو رہی تھی دل کرہا تھا کہ خود کو آگ لگا دے اس جسم جس کو اس گھٹیا آدمی نے چھوا تھا اسے ختم کر دے پر وہ ایسا کرنے سکی۔ وہ خود کشی نہیں کر سکتی تھی وہ اتنی بزدل نہ تھی۔۔۔ اسے تو ابھی اپنے شوہر کو اپنی بے گناہی کا بھی بتانا تھا۔ وہ اس کی نظر میں خود کو بے گناہ دیکھنا چاہتی تھی۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ اس نے اس کے ساتھ بے وفا ہی نہیں کی بلکہ اس پہ تو خود ظلم ہوا ہے۔ وہ اپنی محبت کے گلے لگنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ نہ جانے کیوں دل میں یہ خیال بھی تھا کہ کہیں وہ اسے دھتکار نہ دے اگر ایسا ہوا اس سے اگے وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ خود کے لیے اس کی آنکھوں میں نفرت دیکھنے سے پہلے وہ مر جانا پسند کرتی۔۔۔ اسے مان تھا کہ وہ اس پر بھروسہ کرے گا اسے سمجھے گا۔۔۔ سر تھا کہ درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔ جسم الگ درد اور بخار کی وجہ سے دکھ رہا تھا۔۔۔ اور رونے کے علاوہ کچھ نہ تھا۔۔۔ اب اس نے شاید ساری زندگی رونا ہی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہی سب سوچتے سوچتے وہ واپس غنودگی میں جانے لگی۔۔۔ آنکھوں

کے سامنے اندھیرا چھانے لگا۔۔۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اسے بس اک چہرہ یاد آ رہا تھا۔۔۔ عائنم۔۔۔ سوکھے اور زخمی لبوں سے اپنے محبوب شوہر کا نام لیا اور ہوش کھو بیٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ مسلسل سیگریٹ پی رہا تھا۔ اگر اس وقت کوئی اس کی آنکھیں دیکھ لیتا تو یقیناً وہ ڈر سے کانپ جاتا۔۔۔ آنکھیں سو ج چکی تھی اور لال ہو گئیں تھیں۔ کمرہ سارا دھوئیں سے بھر چکا تھا۔ پر اس کو سکون نہیں مل رہا تھا۔ ملتا بھی کیسے اس نے جو آج کیا تھا۔ اتنا غلط وہ کیسے کر سکتا تھا۔ اس کی ایسی تربیت نہ تھی۔۔۔ وہ ایسا تو نہ تھا پر شاید سہی کہتے ہیں کہ انتقام انسان کو اندھا کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا اسے اپنے انتقام میں اور کچھ نظر نہیں آیا۔۔۔ کسی کارونا، سسکنا، ٹرپنا کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔ بلیک ٹرائوز پر بلیک ہی ٹی شرٹ پہنے کھڑکی کے سامنے کھڑا سیگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔۔۔ غصہ کچھ کم ہوا تو اس دشمن جان کا ہوش آیا جسے وہ بے حال کر کے آیا تھا۔ اس کی درد بھری چیخیں اس کارونا اور اس کا بھیک مانگنا یاد آیا۔۔۔۔۔ وہ خود سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا۔۔۔۔۔ کمرے کا دروازہ کھول کے وہ ساتھ والے کمرے میں گیا جہاں وہ موجود تھی۔۔

۔۔ اندر داخل ہوا۔ سامنے ہی وہ بیڈ پہ بے سدھ پڑی تھی۔۔۔۔۔ اسے اسی طرح پڑے دیکھ  
اسے تشویش ہوئی۔۔۔ اسے ہاتھ لگانے یہ محسوس ہوا کہ وہ بخار سے تپ رہی ہے۔۔۔ اک

دم سے اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کے نبزچیک کی جو بہت ہلکی چل رہی تھی۔۔۔۔۔ پریشانی سے اس نے اس پر سے کمفرٹر ہٹایا پر اس کی حالت دیکھ کے مزید دکھ ہوا۔۔۔ جسم پہ کاٹنے کے نشان واضح تھے۔۔ الماری سے جلدی سے کوئی کپڑے نکالے اور اسے پہنائے اور اسے باہوں میں اٹھائے ہسپتال کے لیے نکل گیا۔۔۔۔۔ اس کا خود کا سر بہت درد میں تھا۔ اک نظر ساتھ والی سیٹ پہ موجود دشمن جان کو دیکھا اور پھر تیزی سے ڈرائونگ کرنے لگا۔۔۔۔۔ اگر اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔۔ بس اس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔۔

ہسپتال کے سامنے گاڑی رکی تو وہ ماہنور کو اٹھائے جلدی سے گاڑی سے اتر ا اور ایمر جنسی میں لے گیا.....

.....ڈاکٹروں نے جلدی سے علاج شروع کر دیا  
سر یہ کچھ پولیس کیس لگ رہا ہے پر پھر بھی ہم علاج شروع کر رہے ہیں کیونکہ اس کی.....  
طبعیت بہت خراب ہے

.....اک ڈاکٹر عالم کے پاس آیا اور اس اک طرف کر کے بولا  
آپ جلدی سے علاج شروع کرو میں خود اک پولیس آفیسر ہوں میں سارا معاملہ دیکھ لوں  
.....گا.....عالم نے بے چینی سے کہا

ماہنور کی حالت سے وہ بہت ڈر گیا تھا۔ اسے کھونے کا خیال جیسے اس کی سانسیں کھینچ رہا  
..... تھا

راستے میں بھی اس نے بہت بار اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی پر وہ ہوش میں نہیں  
..... آرہی تھی

عالم کی خود کی طبیعت بہت خراب ہو رہی تھی بار بار سانس رک رہا تھا.. پر ماہنور کی فکر  
..... اسے بیٹھنے تک نہیں دے رہی تھی

وہ وہی ویٹنگ ایریا میں بیٹھ گیا..... آنکھوں سے اب آنسو بہہ رہے تھے.... اس کا  
..... تڑپنا اور سسکنا یاد آیا تو غصے سے اپنے بال مٹھی میں جکڑ لیے  
..... اسے یاد تھا کہ کیسے وہ تڑپتے ہوئے بار بار عالم عالم پکار رہی تھی  
..... اچانک اس کے موبائیل پہ کال آنے لگ گئی  
..... یہ اسماعیل صاحب کی کال تھی

چندیل وہ موبائیل کو بجتے ہوئے دیکھتا رہا.... موبائیل اک بار بج کے بند ہو گیا تھا... کال  
..... پھر سے آنا شروع ہو گئی

..... اس نے اک گہرہ سانس لیا اور کال پک کر لی

ہیلو عالم کہاں ہو تم اور ماہنور کا کچھ پتا چلا؟

..... سامنے اسماعیل صاحب فکر مندی سے ماہنور کا پوچھ رہے تھے  
جی سر ماہنور مل گئی ہے آپ پلیرز جلدی سے ---- ہسپتال پہنچے..... عالم بس اتنا سہ  
..... جواب دے سکا بولنے کو کچھ تھا بھی نہیں

.... عالم

ہسپتال کیوں میری بیٹی ٹھیک تو ہے نہ.. کیا ہوا ہے اسے جلدی بتاؤ وہ ٹھیک تو ہے نہ  
..... عالم

..... ہسپتال کا سن کے اسماعیل صاحب نے ڈرتے ہوئے پوچھا  
ان کے ساتھ موجود سراج اور مریم بیگم بھی پریشان ہو گئے..... مریم بیگم نے اونچی  
آواز میں رونا شروع کر دیا..... سراج نے انھیں اپنے سینے سے لگایا..... ماما فکر نہ کریں  
..... کچھ نہیں ہوا ہو گا ماہنور کو..... سراج نے انھیں دلاسا دینا چاہا  
..... جی سر آپ پلیرز خود آ کے دیکھ لیں

عالم کے بات پہ اسماعیل صاحب نے جلدی سے سراج کو گاڑی نکالنے کا کہا اور مریم بیگم کو  
..... ساتھ لیے ہسپتال کے لیے نکل گئے

دل تھا جو سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا..... ماہنور سے انھیں بہت محبت تھی سراج  
سے بھی کہی زیادہ..... دل میں بس یہی دعائیں کیے جا رہے تھے کہ ماہنور سلامت  
..... ہو

..... بتائیں نہ عالم کیا بول رہا تھا... کہی کچھ غلط  
..... امی پلیز ایسا کچھ نہیں ہوگا آپ پلیز یہ سب نہ سوچیں  
..... مریم بیگم کے دل میں نہ جانے کیوں عجیب عجیب خیالات ارہے تھے  
..... ان کی بات پہ سراج نے انھیں ٹوک دیا  
..... وہ خود ابھی ابھی پاکستان پہنچا تھا  
..... ہسپتال پہنچ کہ وہ ایمر جینسی میں چلے گئے  
..... سامنے ہی انھیں عالم نظر آیا جو اپنا سر ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا  
..... عالم وہ اسے پکارتے ہوئے اس تک پہنچے  
..... عالم نے سراٹھایا تو پہلی نظر ہی اس کی سراج پہ پڑی  
سراج عالم کو دیکھ کہ خود بہت حیران ہوا..... وہ ماہنور کے باڈی گارڈ کے بارے میں  
..... جانتا تھا پر وہ عالم ہو گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا

مرحہ سے جڑی اک اور چیز پھر سے سامنے آگئی اسے اندازہ نہ تھا کہ اتنا جلدی کوئی مرہا کی  
..... یاد پھر سے تازہ کروادے گا

سراج کو دیکھ کے عالم کے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی..... یہی وہ گھٹیا انسان تھا جس  
... نے اس کی بہن کو بر باد کیا تھا

..... جس کی وجہ سے وہ اتنا مجبور ہوا کہ آج اپنی محبت کو اس حال میں لے آیا  
..... خیر اب اس نے بھی اس کی بہن کو بر باد کر دیا تھا....

..... عالم ماہنور

..... اس سے پہلے اسماعیل صاحب مزید بولتے اک ڈاکٹر ای سی یو سے باہر آیا  
ڈاکٹر میری بیٹی کیسی ہے کوئی مسئلے والی بات تو نہیں ہے..... اسماعیل صاحب بھاگتے  
..... ہوئے ڈاکٹر کے پاس گئے اور بے چینی سے پوچھنے لگے

ڈاکٹر نے اک گہری سانس بھری وہ اسماعیل صاحب سے واقف تھا جو ملک کے اک نامور  
..... سیاستدان تھے

پر پھر وہ اک باپ تھے اور ڈاکٹر جانتا تھا کہ اب جو وہ انھیں بتانے جارہا تھا وہ اک باپ کو ..  
..... سننے کے لیے بہت ہمت چاہیے تھی

دیکھیں اسماعیل صاحب حوصلے سے کام لیں..... آپ کی بیٹی کا بہت برے طریقے سے  
...ریپ کیا گیا ہے

.... جسم پہ بہت بڑے زخم اور نشان ہیں.. کسی نے اسے بہت بے بس کر کے...

اور سب سے بڑی بات یہ کہ اس کا اسے بہت بڑا صدمہ پہنچا ہے..... اس کا دماغ اس  
چیز کو ایکسپٹ نہیں کر پارہا..... ابھی بھی وہ ہوش میں نہیں آرہی ہے... امید ہے کہ وہ  
کچھ دیر میں ہوش میں آجائے گی اور اگر نہ آئی تو وہ کوما میں بھی جاسکتی ہے یا پھر وہ زندگی کی  
..... بازی ہار جائے

..... ڈاکٹر کے لفظوں نے جیسے ان کے سر پہ آسمان گرایا تھا

..... اسماعیل صاحب لڑکھڑاکے گرنے والے تھے جب سراج نے انھیں تھام لیا

بابا پلیز حوصلہ کریں.... سراج نے یہ الفاظ کس طرح ادا کیے تھے یہ کوئی اس سے

پوچھتا..... اس کی بہن کی عزت و آبرو کے ساتھ کوئی کھیل گیا تھا یہ بات اک بھائی

.... کیسے برداشت کر سکتا تھا

..... سراج میری ماہنور اس کے ساتھ وہ سب

اتنا بول کے اسماعیل صاحب پھوٹ پھوٹ کے رو پڑے.... آنسو تھے جو رکنے کا نام نہیں

لے رہے تھے.... ایسا ہی کچھ حال ماہنور کی ماں کا تھا..... وہ بھی روتے ہوئے پاس بیٹھ



گرسی گئی.....عالم کی حالت ایسی تھی کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے... اسماعیل صاحب کی تکلیف اسے زلت کی گہرائیوں میں لے گئی تھی... کیا فرق رہا تھا اس میں اور..... سراج میں

..... اسے اب اپنی حرکت کا اندازہ ہو رہا تھا پر اب بہت دیر ہو چکی تھی  
..... شرمندہ سہ وہ سائیڈ پہ کھڑا بس تماشا دیکھ رہا تھا

دل میں اک الگ تکلیف اور پریشانی تھی کہ اگر ماہنور کو کچھ ہو گیا تو پھر تو شاید اگلی سانس  
..... اس کی نکلے

سراج پہ نظر پڑی جو خود نظریں جکائے رو رہا تھا..... سراج سے نفرت اب بھی دل میں  
..... تھی..... پر ماہنور کی ٹینشن اسے کچھ اور سوچنے نہیں دے رہی تھی  
..... کچھ دیر میں اک نرس نے انھیں ماہنور کے ہوش میں آنے کی اطلاع دی.....  
..... خوشی کی اک لہر سب میں دوڑ گئی پر پھر اس کا سامنا کرنا بہت مشکل تھا  
سب اک دوسرے سے نظریں نہیں ملا پارہے تھے..... کیسے وہ سب ماہنور کا سامنا  
..... کرتے

کمرے میں اس وقت اسماعیل صاحب مریم بیگم اور سراج موجود تھے..... ماہنور بس  
کمرے کی چھت کو گھور رہی تھی اس کی آنکھیں ویران سی تھی... جن میں جیسے اب جینے

کی رمتق نہ کو.....ڈاکٹروں نے انھیں بہت بار کہا تھا کہ اس کا رونا بہت ضروری ہے.....

.....پروہ تھی کہ اس کی آنکھوں سے اک آنسو بھی نہیں گراتھا  
پیٹامیری جان.....اس کے بابا نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا اس کے سر کو چوما پروہ  
.....ویسی کی ویسی ہی رہی

سراج نے بھی آگے بڑھ کے اسے گلے لگایا.... کتنی خوش تھی وہ سراج کے پاکستان آنے کا  
.....سن کہ پر اب نہ تو وہ ماہنور رہی تھی اور نا ہی کوئی خوشی

....پیٹامیری بچی ٹھیک ہونا آپ

.....مریم. بیگم نے اسے گلے لگاتے ہوئے پوچھا

اس وقت حالات کچھ ایسے تھے کہ انھیں خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس سے کیا پوچھیں  
.....کیا بول کہ اسے حوصلہ دیں

.....ان کے سوال پہ ماہنور نے ان کی طرف دیکھا

کیا کیا نہ تھا اس کی آنکھوں میں اپنے ماں باپ بھائی کے سامنے وہ کس حالت میں پڑی  
.....تھی.....آنکھیں تھی جنھیں دیکھ کے سامنے والے کو خوف آتا تھا

.....اس کی نظروں نے مریم بیگم کو جیسے جواب دے دیا تھا

.....وہ نظریں چراگئی

.....ماہنور کی نظریں سب سے ہوتی ہوئی دروازے پہ چلی گئی

.....تو کیا وہ نہیں آیا تھا.... کیا اس نے اس سب کا قصور وار ماہنور کو ٹھہرایا تھا

..... کیا وہ اسے چھوڑ دے گا... یا پھر اب وہ اسے خود کے قابل نہیں سمجھتا تھا

.....عالم

..... دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے بس اک لفظ ادا کیا

..... کیا ہوا بیٹا عالم کو کیوں

..... بابا عالم

..... اس نے پھر سے پکارا

اسماعیل صاحب اس کی بات سمجھ تو نہ سکے پر انھوں نے باہر جا کے عالم کو بلا یا جو باہر ہی اک

..... بیٹے پہ بیٹھا تھا

اس کا دل ڈر رہا تھا کہ وہ ماہنور کے سامنے کیسے جائے گا.... اور وہ ماہنور کی آنکھوں میں کیسے

..... دیکھے گا

..... ماہنور کے ہوش میں آنے کا سن کر بھی وہ اس سے ملنے نہ جاسکا

..... عالم.... وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب اسماعیل صاحب نے اسے پکارا

جی سر کیا ہوا ماہنور تو ٹھیک ہے ناں

.....عالم نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا .....

وہ عالم ماہنور تمہیں بلارہی ہے تب سے اب تک اس نے صرف تمہارا نام لیا ہے تم چلو

..... شاید تمہیں کچھ کہنا چاہتی ہو

.....ان کی بات پہ عالم کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا

.....جی سر

.....عالم نے ہلکے سہ دروازہ کھولا اور کمرے کے اندر بیڈ کے پاس چلا گیا

.....ماہنور کی آنکھیں بند تھیں.... مریم بیگم اور سراج پاس ہی اک صوفے پہ بیٹھے تھے

.....عالم بیڈ کے ساتھ ہی رکھی اک کرسی پہ بیٹھ گیا

کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے ماہنور نے آنکھیں کھولی تو عالم اس کے سامنے بیٹھا

..... تھا

..... آنکھیں لال اور روف سے حلیے میں وہ نظریں جھکائے بیٹھا تھا

.....ماہنور نے اپنا ڈرپ لگا ہاتھ اس کے ہاتھوں پہ رکھا

عالم کی نظر اس کے ہاتھ پہ گئی کمزور سہ ہاتھ اس پہ پڑے گہرے نشان اور ڈرپ لگی

..... تھی

عالم نے نظریں اٹھا کہ ماہنور کو دیکھا اور یہی وہ بیل تھا جب ماہنور کو لگا اس نے سب کھو دیا  
..... ہو

اس کی کیفیت شاید کوئی سمجھ نہیں سکتا تھا  
جو اس حالت میں اپنے شوہر کے سامنے موجود تھی جس حالت میں اسے ہر کوئی ...  
..... دھتکار دیتا

ماہنور کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو گئے تھے..... باقی سب بھی یہی منظر دیکھ رہے  
..... تھے

..... عالم نے جھک کہ اس کے آنسو صاف کیے  
ایم سوری عالم میں نے ہمارے رشتے کو خراب کر دیا..... میں خود کی حفاظت نہ کر پائی...  
..... عالم میں بہت مجبور تھی میں نے بہت کوشش کی پر وہ  
ششش... ماہنور آپ نے کچھ نہیں کیا اب چپ ہوا بھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نہ  
جو ہوا ہے اسے بھول جائو

عالم نے دوبارہ اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا..... عالم نے شرمندگی سے یہ..  
الفاظ ادا کیے تھے وہ اسے کیسے بتاتا کہ تم اس شخص کو دلیلیں دے رہی ہو اپنی بے گناہی کا جو  
..... تمہارا گناہ گار ہے

ماہنور کی آواز بہت ہلکی تھی اس کے بابا ماما اور بھائی بھی بیڈ کے پاس آ گئے  
تھے.....

.....

..... ان سب کے لیے یہ بہت حیران کن منظر تھا وہ کس رشتے کی بات کر رہے تھے  
نہیں عالم میں آپ کو سب بتائوں گی میں نے وہ سب نہیں کیا میرے ساتھ زبردستی وہ  
..... سب ہوا اور میں نے آپ کو بھی بہت پکارا پر آپ نہیں آئے کوئی نہیں آیا  
..... میں نے سب کو آوازیں دی پر کوئی

... ماہنور خاموش میری جان ابھی آپ کی طبیعت

..... اس سے پہلے کے عالم کچھ اور کہتا ماہنور اک دم سے چیخ پڑی

.. کیا میری طبیعت ہاں کیا طبیعت

اب آپ کو میں بیمار لگ رہی ہوں نہیں میں بیمار نہیں ہوں میں تو اک لٹی ہوئی لڑکی ....

..... ہوں جواب بیوی بنانے کے قابل نہیں ہوں گی

آپ بھی مجھ سے جان چھڑانا چاہے ہیں نہ..... پر میں نے خود کو ختم کر دینا ہے کیونکہ یہ

..... سب میری وجہ سے

... ماہنور رررر

.....عالم نے چیختے ہوئے اسے گلے لگایا  
..وہ بالکل پاگلوں جیسا بیسویں کر رہی تھی

..

.....باتوں کے دوران کبھی خود کو نوچتی کبھی زور سے عالم کا ہاتھ پکڑتی  
.....اس کی حالت قابل رحم تھی

.....اس نے ہاتھ پہ لگی ڈرپ کھینچنا چاہی پر عالم نے اسے قابو کرتے ہوئے سینے سے لگایا  
عالم پلیز مجھے کبھی نہ چھوڑنا میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی....عالم میں نے کچھ نہیں کیا  
....قسم سے مجھے نہیں پتا چلا وہ اک لڑکے نے مجھے لائبریری میں بتایا میں وہ  
.....عالم پلیز مجھے کبھی غلط نہ سمجھنا پلیز میں آپ کے بغیر مر جاؤں گی  
....آپ کو تو مجھ پہ اعتبار ہے نہ میں کبھی آپ کو دھوکا نہیں دے سکتی وہ  
شش ماہ نور میں جانتا ہوں آپ بے قصور ہو اور میں کبھی آپ کو نہیں چھوڑوں...او کے  
.....میں آپ کے ساتھ ہوں ادھر ہی رہوں گا

.....عالم آہستہ آہستہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہا تھا اور اسے ریلیکس کر رہا تھا  
.....کچھ ہی دیر میں دوائی کے زیر اثر ماہ نور سو چکی تھی

اس کی حالت کا زہدار عالم تھا..... اور وہ بس اسے یہ یقین دلارہی تھی کہ وہ بے قصور  
..... ہے..... اگر ماہنور کو یہ پتا لگ گیا کہ اس کے ساتھ یہ سب عالم نے کیا تو پھر

..... اس سے اگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا

..... ماہنور کی حالت دل چیر رہی تھی

..... اتنی تکلیف

عالم کو لگا کہ اس نے اپنی پوری زندگی میں اتنی تکلیف نہیں دیکھی جتنا وہ ابھی تکلیف میں  
تھا

..... عالم نے آرام سے اسے بستر پر لیٹایا اور کمبل اوڑھا دیا

..... پلٹنے پہ اسے سب کی سوال بھری نظریں خود پہ نظر آئی

اس نے اک گہرہ سانس لیا اور سب کو اپنے اور ماہنور کے نکاح کے بارے میں بتانا شروع  
..... کیا

..... ماہنور کی طبیعت ویسی ہی تھی

..... کچھ دیر کے بعد ہوش میں آتی تو پاگلوں کی طرح چیخنے اور چلانے لگتی

..... کبھی بالکل نارمل ریکٹ کرتی اور کبھی عالم کے سینے سے لگی تڑپنے لگتی



عالم سب کو اپنے نکاح کے بارے میں بتا چکا تھا..... اس نے سوچا تھا کہ اسماعیل صاحب بہت غصہ کرتے یا شاید اسے مارنے بھی لگتے پر اسماعیل صاحب خاموش ہو گئے تھے وہ فلحال اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ ماہنور کی حالت ایسی نہ تھی اور نہ ہی..... ہسپتال ایسی جگہ تھی جہاں بیٹھ کے اس معاملے پہ بات کی جاتی..... انھوں نے بس اتنا کہا کہ اس بارے میں گھر جا کے بات کریں گیں..... سرانج کا بھی کچھ ایسا حال تھا

اسے غصہ تو بہت آیا کہ عالم کیسے اس کی بہن سے ایسے نکاح کر سکتا تھا پر پھر ماہنور کی... خواہش اور اس کا عالم کے لیے تڑپتا دیکھ وہ خاموش ہو گیا اپنی..... وہ جان گیا تھا کہ اس نکاح میں اس کی بہن کی رضامندی ضرور شامل ہوگی... بہن کی آنکھوں میں وہ عالم کے لیے محبت دیکھ چکا تھا اور دیکھتا بھی کیسے ناں وہ خود اس راہ کا..... مسافر تھا

..... ابھی وہ اپنی ماما بابا کو لے کے گھر آچکا تھا..... انھیں نیند کی ضرورت تھی..... عالم نے انھیں بولا تھا کہ ماہنور کے پاس وہ موجود ہے آپ لوگ گھر چلے جائو..... انھیں ان کے کمرے میں چھوڑ کے وہ اپنے کمرے میں آیا تو بستر پہ ڈھ گیا

یہ سب کیا ہو گیا.... جس نے بھی یہ حرکت کی ہے اسے میں زندہ نہیں چھوڑوں  
گا.....

..... تم جو کوئی بھی ہوا اگر تمہیں خون کے آنسو نہ رلایا تو میرا نام بھی سراج نے  
.... جلدی سے جیب سے فون نکالا اور کسی کو کال کی

ہاں بات سنو مجھے اس بارے میں سب انفارمیشن چاہیے اور ماہنور کے ساتھ یہ سب کس  
.... نے کیا اک اک بات مجھے پتا ہونی چاہیے

ہاں چاہے جس سے بھی کنٹیکٹ کرنا پڑے جو جو بھی کرنا ہو جلدی کرنا اور اس بارے میں  
..... کسی تیسرے کو انفارمیشن نہیں ملنی چاہیے

ناجانے وہ کون تھا جسے سراج نے ہر حالات کا بتایا اور پھر ماہنور کے مجرم کا پتا کرنے کے کام  
..... پہ لگایا..... جہ سراج کا بکت ہی اریبی اور خاص بندہ تھا

.... اس بھری دنیا میں ماہنور کا گارڈ اور شوہر کیا وہی عالم ہو سکتا تھا

.... یا اللہ یہ کیا ہو گیا ہے

اگر دوبارہ میرا مرحا سے سامنا ہوا تو..... اتنی مشکل سے میں نے پہلے خود کو سنبھالا تھا پر

..... اس بار یہ سب میرے بس سے باہر ہو جائے گا

..... سراج اپنی ہی سوچوں میں خود سے باتیں کر رہا تھا

اگر اس کے سامنے عالم آیا تھا اور وہ ماہنور کا شوہر تھا تو کبھی نہ کبھی تو اس کا سامنا مر حاسے  
ہونا تھا.... اور پھر..... اس سے اگے وہ شاید سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا..... سر درد ہونے  
لگا تھا..... دل اک الگ تکلیف میں تھا..... اس کی بہن کے ساتھ کوئی اتنا غلط کر  
..... چکا تھا اور بار بار آنکھوں کے سامنے ماہنور کا معصوم سہ چہرہ آرہا تھا  
یا اللہ پلیز پلیز بس اک بار مجھے اسکا مجرم مل جائے اور میں اس کو ایسی تکلیف دوں گا کہ وہ  
اپنے کیے عمل پہ پہچتانے کو اس دنیا میں بھی نہیں رہے گا..... اس کی آنکھوں میں اتنا  
..... غصہ اور نفرت تھی کہ جیسے سامنے والا دیکھ لیتا تو خوف کھاتا  
..... وہ اس کے پاس موجود کر سی پہ بیٹھا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا  
..... ہاتھوں پہ اب بھی ڈرپ لگی ہوئی تھی  
..... گلے کے نشان تھے جو اس کی درندگی کے ثبوت تھے اب واضح نظر آرہے تھے  
..... عالم نظریں چرا گیا وہ کیسے اتنا ظالم لو سکتا تھا  
..... ہونٹ کا زخم اب کافی حد تک ٹھیک ہو چکا تھا  
..... درد اور پچھتاوے نے اسے گھیر رکھا تھا  
..... بلکہ سہ جھک کہ اس کے ہونٹ کے زخم پہ اپنے لب رکھے  
..... ایم سوری میری جان

..... آنکھوں سے اک آنسو نکلا اور اس کے کپڑوں پہ گر کے جذب ہو گیا  
وہ اب بھی بے ہوش تھی..... ڈاکٹر نے اسے بے ہوشی کا انجیکشن دیا تھا کیونکہ ہوش  
..... میں آتی تو وہ بے قابو ہونے لگتی  
..... عالِ مم

..... اسے کے پکارنے پہ عالم نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا  
..... جی میری جان.... عالم نے جھک کہ اس کے لبوں پہ بوسہ دیا  
..... اس کی اس حرکت پہ ماہنور بے ساختہ رونے لگی  
کیوں رو رہی ہو میری جان میں ہوں ناں.... ادھر دیکھو اور خبردار اب اگر تم نے کوئی  
بات کی یا خود کو کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی..... ماہنور پلینز یا پلینز بس اک بار  
..... اس بات کو بھول جاؤ  
عالم چاہتا تھا کہ بس وہ یہ بات کسی طرح بھول جائے پر یہ بات شاید اب کبھی بلا ہانے لائق  
..... نہ تھی  
عالم یہ لب اب چومنے لائق نہیں ہیں یہ گندے ہو گئے ہیں... اور میں بھی اب گندی ہو  
گئی ہوں اب آپ کے لائق نہیں رہی میں عالم اب سب ختم ہو چکا ہے عالم.... میری  
..... زات

شش چپ اب اک اور لفظ نہیں... تم میرے لیے کل بھی پاک تھی اور آج بھی اب یہ  
فضول بولنا بند کرو.... اور تمہیں پتا ہے میں نے سب کو ہمارے نکاح کا بتا دیا ہے....  
..... کیونکہ اب میں مزید تم سے دور نہیں رہ سکتا

عالم اب اسے بہلا رہا تھا دونوں کے چہرے اک دوسرے کے بہت قریب تھے اتنا کہ اک  
..... دوسرے کی سانسیں بھی محسوس ہو رہی تھی  
عالم میں نے کبھی کسی کے ساتھ غلط نہیں کیا پرنا جانے کیوں کسی نے میری زندگی برباد کر  
دی.....

..... عالم میں نے اس کی بہت منتیں کی پر قسم سے وہ  
ماہنور پلینز پلینز یا مجھے یہ سب نہ بتائو میں جانتا ہوں پلینز بس اب چپ ہو جائو... یہ سب  
صرف تمہیں تکلیف دے گا اور خود کے ساتھ ساتھ تم مجھے بھی تکلیف دے رہی  
ہو.....

عالم نے بے بسی سے کہا وہ جتنا اس بات کو ختم کرتا ماہنور پھر سے اس بات کو بیچ میں  
لائی.....

..... عالم کی بات پہ ماہنور رونے لگ گئی  
..... اچھا سوری اب نہیں بولتا ایسا دھردیکھو میری طرف

عالم نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرا..... اس کی نیلی آنکھوں میں جیسے وہ ڈوب  
..... رہا تھا

..... جھک کہ اس کے لبوں کو اپنے لبوں میں لیا اور انھیں محسوس کرنے لگا  
..... اس کا انداز اتنا نرم تھا کہ جیسے اس کے ہونٹوں کو پھول چھو رہا ہو  
..... پھر اس کے ماتھے کو چوما

..... پر جب نظر اس کی آنکھوں میں گئی تو دکھ کی اک لہر اس کے سینے میں دوڑ گئی  
ماہنور کی آنکھوں میں ویرانی ہی ویرانی تھی..... وہ پہلے والی چمک اور شرم نہ  
تھی..... پہلے جب بھی وہ اس کے قریب آتا تھا تو اس کے گالوں پہ لالی اور آنکھوں میں  
..... اک الگ چمک ہوتی تھی

..... عالم نے خاموشی سے اسے گلے لگالیا  
جب کہ ماہنور اب بھی ہلکے ہلکی سسک رہی تھی..... اس کا جسم اب بھی کانپ رہا  
..... تھا

عالم ناجانے کیوں اتنا خود غرض ہو چکا تھا..... اگر وہ اسے بتا دیتا کہ اس کے ساتھ یہ  
سب عالم نے کیا ہے تو شاید اس کا درد کچھ حد تک کم ہو جاتا کہ اسے کسی ایرے غیرے نے  
..... نہیں عالم نے چھوا ہے

شاید اس کے دماغ میں تھا کہ ایسے ماہنور اس سے دور ہو جائے یا پھر ماہنور کی تکلیف پہلے  
..... سے زیادہ بڑھ جائے

دو دن کے بعد اسے گھر لے آئے تھے..... اس کی حالت میں اب یہ چیخ آیا تھا کہ اب  
..... وہ چیخنی چلاتی نہ تھی بس خاموش رہتی تھی

..... کل سے اس نے اک نوالہ تک نہ کھایا تھا بس دوائیوں کے ساتھ تھوڑا سا پانی پیا تھا  
..... اب کمزوری ہو رہی تھی

عالم بیٹا کیسے ہو آپ؟

.... مریم بیگم نے عالم کو کال کی جو کسی کام میں مصروف تھا

اس وقت وہ پولیس سٹیشن میں تھا..... جب اسے مریم بیگم کی کال آئی ..

..... جی آنٹی میں ٹھیک ہوں آپ کیسی ہیں اور ماہنور تس ٹھیک ہے ناں؟ ...

بیٹا میں تو ٹھیک ہوں پر ماہنور کل سے کچھ نہیں کھا رہی اور جب بھی کچھ کھانے کو فورس

..... کرتی ہوں تو رونے لگتی ہے آپ پلیز آجائو..... وہ بار بار آپ کو ہی بلارہی ہے

..... انھوں نے روتے ہوئے کہا

بیٹی کی حالت انھیں توڑ رہی تھی... ماں تھی جانتی تھی کہ اب یہ معاشرہ ماہنور کو کس نظر

..... سے دیکھے گا

پر کہی نہ کہی دل میں اس بات کا شکر بھی ادا کر رہی تھی جو عالم اس کا شوہر تھا... وہ جتنا اللہ کا  
..... شکر کرتی کم تھا جو عالم اس حادثے کے بعد بھی اسے اپنا رہا تھا  
آنٹی پلیز آپ روئیں نہیں میں آ بھی آتا ہوں..... اور پلیز ماہنور کے سامنے مت  
..... رویئے گا آپ کو روتے دیکھ اس کی طبیعت مزید خراب ہوگی  
پیٹا کیسے نہ روؤ پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی میری بیٹی کو میری ہستی کھیلتی بیٹی کو یہ روگ لگ  
..... گیا

..... آپ سے بھی ہم شرمندہ ہیں جواک ایسی لڑکی  
... آنٹی پلیز ماہنور کے بارے میں کچھ بھی مت کہیے گا  
اور پلیز اس بات کو آپ بھول جائیں تاکہ ماہنور بھی جلدی سے اس فیر سے باہر...  
..... آئے

..... جی پیٹا اللہ کرے کہ وہ جلد ہی یہ سب بھول جائے  
..... جی آنٹی دعا کریں بس  
..... کال کٹنے کے بعد عالم کی آنکھوں سے اک آنسو نکلا  
..... کاش میں اتنا بڑا فیصلہ جز بات میں نہ لیتا کاش میں وہ سب ماہنور کے ساتھ نہ کرتا  
..... میں ان سب کا گناہگار ہوں



سراج کو میں گھٹیا کہتا تھا اور اب میں خود اسی طرح کا بن گیا ہوں..... ماہنور کی حالت  
..... انکل آنٹی کا رونا ان سب کا میں گناہگار ہوں

..... عالم کو اب پچھتاوے نے گھیر لیا تھا.... پر اب پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ تھا  
..... رکو

..... وہ ماہنور کے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اسے سراج کی آواز سنائی دی  
..... عالم کے چلتے پائوں کو بریک لگا  
..... سنو مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے  
... ہاں بولو کیا کام ہے  
... عالم نے ناگواری سے کہا ...

..... سراج اک پل کو ٹھٹکا پر پھر اس نے اگنور کر دیا ...  
مجھے تم سے ماہنور کے بارے میں کچھ بات کرنی ہے.. تمہیں اس دن ماہنور اس حالت میں  
کہاں سے ملی تھی..... اور تم اس کے باڈی گارڈ ہونہ تو تمہیں کسی پہ بھی شک ہے  
..... کیا

مطلب تمہیں لگتا ہے کہ کوئی ایسا ہے جو ماہنور کے ساتھ یہ کر سکتا ہے..... سراج بہت  
..... ہی جانچھ سے اس سے سوال کر رہا تھا

.....میں تمھیں یہ سب کیوں بتائوں....عالم کے جواب سرانج کا دماغ گھما گیا تھا  
کیا مطلب کیوں بتائو تمھارا کام ہے یہ بلکہ اگر تم اپنا کام سہی طریقے سے کرتے تو ماہنور کے  
...ساتھ یہ سب کبھی نہ ہوتا

آج سب نارمل ہوتا پر پتہ نہیں تم نے اپنا کام کیوں طریقے سے نہیں کیا جو میری بہن کے  
ساتھ وہ سب ہو گیا اور اب جب میں اس کے مجرم کو ڈھونڈنے کے لیے تم سے سوال کر رہا  
.....ہوں تو تم اگے سے یہ سب بول رہے ہو

.....سرانج خود بہت غصے میں آ گیا تھا

اگر تم اس کے بھائی یہاں ہوتے تو آج اس کے ساتھ یہ سب نہ ہوتا اور دوسری بات اکثر  
بھائیوں کا کیا بہنیں برداشت کرتی ہیں تو تم یاد کرو کہی تم نے کسی کے ساتھ کچھ غلط نہ کیا  
.....ہو

.....عالم نے بھی غصے سے کہا

.....کیا مطلب تمھاری بات کا....سرانج نے اس کا گریبان پکڑ کے کہا  
.....وہی جو تم نے سنا....عالم نے اپنا گریبان چھڑاتے ہوئے کہا

...کیا چل رہا ہے یہ سب

.....اس سے پہلے کے مزید ہاتھ پائی ہوتی اسماعیل صاحب کی آواز پہ دونوں پیچھے ہٹ گئے

بابا دیکھیں اس عالم نے اپنا کام سہی سے کیا نہیں اور اب جب میں ماہنور کے مجرم کا پتہ لگانا  
چار ہا ہوں اور اس سے پوچھ رہا ہوں اس بارے میں تو یہ اگے سے مجھ سے عجیب قسم کی  
..... باتیں کر رہا ہے

..... سراج نے اسماعیل صاحب کی طرف بڑتے ہوئے کہا  
سراج تمیز سے وہ جیسا ہے تمہارا اور دوسری بات اس نے ماہنور کی بہت بار حفاظت کی ہے  
..... بس اس بار قدرت کو کچھ اور منظور تھا ورنہ وہ بیوی ہے اس کی  
..... بابا آپ

بس سراج ابھی اس ٹاپک پہ اور کوئی بات نہیں ہوگی اور تم جائوں عالم ماہنور کو دیکھو ہم بعد  
..... میں اس بارے میں بات کرتے ہیں  
..... عالم کو ماہنور کے کمرے میں بیچھ کے وہ خود اپنے کمرے میں چلے گئے  
..... سراج غصے میں گھر سے باہر نکل گیا

.....

..... ماہنور کے کھڑکی کے سامنے کھڑی ہوئی تھی  
..... عالم نے اسے پیچھے سے پکڑنا چاہا جب ماہنور چیخ کے دیوار کے ساتھ جا لگی  
..... ماہنور میری جان میں ہوں کیا ہوا تم ٹھیک تو ہونا

.....عالم نے جلدی سے اسے تھام لیا

.....ہاں مجھے لگتا نہیں کون آگیا میں

.....شش میری جان میرے ہوتے ہوئے کوئی کیوں آپ کو چھوئے گا

...ادھر دیکھو میں ہوں ناں .

.....عالم پہلے بھی تو آپ تھے ہی پر پھر بھی وہ سب ہواناں

.....ماہنور کی بات جیسے اس کا دل چیر گئی

ماہنور اس کی آنکھوں میں درد دیکھ سکتی تھی پر خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی....

.....اس نے عالم کا دکھ بھی نہ کم کرنا چاہا

.....ماہنور میں نے کوشش کی تھی پر وہ

.....عالم پلیز مجھ سے ایسی کوئی بات مت کیجیے گا جو مزید میری تکلیف کی وجہ بنے

.....ماہنور دوبارہ کھڑکی کی طرف مڑ گئی

.....عالم کا جیسے سانس لینا محال تھا

اچھا دفعہ کروان سب باتوں کو یہ بتاؤ کہ تم نے کھانا کیوں نہیں کھایا ابھی تک..... آنٹی

.....بتا رہی تھی کہ تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا

.....عالم نے پھر سے اس کا ہاتھ تھام کے کہا

.....بس بھوک نہیں ہے

کیوں نہیں ہے بھوک چلو کھانا آنے والا ہو گا اب چپ کر کے کھائو اور مجھے بھی کھلائو بہت  
.....بھوک لگی ہے مجھے

عالم نے اسے بیڈ پہ بٹایا اور خود کھانا لینے چلا گیا... ابھی وہ تھوڑا دور ہی گیا تھا جب سامنے  
.....سے اسے مریم بیگم نظر آئی جو انھی کی طرف کھانالے کے آرہی تھی  
....انٹی مجھے دیں میں لے جاتا ہوں

.....یہ لو اور بیٹا کو شش کرنا کہ وہ میڈیسن بھی کھالے  
.....جی آنٹی..... اتنا بول کہ وہ کھانا کے کمرے میں چلا آیا  
.....ماہنور اب بھی ویسے ہی بستر پر بیٹھی تھی

عالم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کے اسے کھلانا شروع کر  
.....دیے

.....ماہنور بھی خاموشی سے کھا رہی تھی

.....شاید وہ یہی چاہ رہی تھی کہ عالم خود اسے اپنے ہاتھوں سے آ کے کھلائے  
ماہنور کو کھانا کھلانے اور میڈیسن دینے کے بعد وہ اب اس کی گود میں سر رکھ کے لیٹا  
.....تھا

.....ماہنور کا ہاتھ اٹھا کے اپنے بالوں پہ رکھا.... یہ اشارہ تھا کہ میرے بال سہلاؤ

.....ماہنور.....عالم کے پکارنے پر ماہنور نے اس کی طرف دیکھا

.....میں اب رخصتی چاہتا ہوں

.....عالم کی نگائیں اسی کے چہرے پہ تھی

.....اس بات پہ اس کے چہرے پہ تکلیف نظر آئی

.....مجھ جیسی استعمال شدہ چیز کی بھی آپ کو رخصتی چاہیے

.....ماہنور ررر...عالم نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور جلدی سے اٹھ کے بیٹھ گیا

.....یہ کیا بکواس کی ابھی تم نے ہاں

.....بکواس نہیں عالم یہ سچ ہے میں اک استعمال کی ہوئی

.....ماہنور اگر اب اک لفظ اور کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

....عالم کے چیخنے پر ماہنور خاموش ہو گئی

.....اور آنکھوں سے آنسو برسنے لگ گئے

....عالم نے اسے سینے سے لگا تو وہ کانپنا شروع ہو گئی

عالم میں بھی آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں پر وہ حادثہ مجھے کچھ بھی بھولنے نہیں دیتا میں

.....کیا کروں

عالم پلیز اسے میری یادوں سے نکال دیں میرے دماغ سے اس حادثے کو ختم کر دیں یہ  
..... مجھے اندر ہی اندر مار رہا ہے

..... عالم پلیز کچھ کریں میرے لیے جینا بہت مشکل ہو چکا ہے.... میں  
ماہنور میں اسی لیے ہی رخصتی چاہتا ہوں تاکہ اپنی محبت سے آپ کو سب بھلا دوں.....  
..... آپ میرا ساتھ دو گی ناں

..... عالم نے اس کا چہرہ اوپر کر کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا  
..... ماہنور نے سر اثبات میں ہلایا

یہ ہوئی ناں بات چلو اب میں انکل سے بات کروں گا اور آپ کو اک ہفتے کے اندر اندر اپنے  
ساتھ لے جاؤں گا چلو ابھی تم سو جاؤ اگر انکل انٹی نے اس بارے میں کچھ پوچھا تو آپ  
..... نے بس ہاں کرنی ہے باقی میں خود سنبھال لوں گا  
ہمممممم

عالم نے ماہنور کو سلانے کے بعد اس کے چہرے اور ماتھے پہ بوسہ دیا اور پھر کمرے سے  
..... نکل آیا

..... اس کا رخ اسماعیل صاحب کے کمرے کی طرف تھا  
..... انکل کیا میں اندر آ سکتا ہوں

.....عالم نے ناک کرتے ہوئے کہا

.....جی بیٹا آ جاؤ

اسماعیل صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا ان کی بیوی بھی انھی کے ساتھ موجود تھی جو کوئی

..... کتاب پڑھ رہی تھی

.....انکل مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے

ہاں بولو... کیا بات ہے... اسماعیل صاحب نے لیپ ٹاپ اک سائیڈ پہ چھوڑا اور عالم کی

..... طرف متوجہ ہو گئے

انکل میں چاہتا ہوں کہ اب آپ ماہنور کو میرے ساتھ رخصت کریں اور یہ اک ہفتے کے

..... اندر اندر ہی ہو... میں مزید ڈیلے نہیں کرنا چاہتا

عالم نے اپنی بات تو کر دی پر اب کہی نہ کہی اک ڈر بھی تھا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ منع کر

..... دیں

عالم تم جانتے ہونا کہ ماہنور کے ساتھ وہ سب جو ہوا اور پھر اتنی جلدی رخصتی ماہنور نہیں

....مانے گی بیٹا اور ابھی یہ سب اسے تکلیف نہ دے دے

انکل آپ بے فکر رہیں ماہنور کی اس میں رضامندی شامل ہے اور میں یہ سب اسی لیے

..... چاہتا ہوں تاکہ وہ جلد سے جلد اس فیئر سے باہر آ سکے



پر ماہنور بیٹا ماہنور ابھی اتنا سب کچھ مینیج نہیں کر پائے گی..... مریم بیگم نے فکر مندی سے کہ.....

آنٹی آپ بے فکر رہے سب مینیج کرنا میرا کام ہے اور میرے گھر میں ماہنور کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا آپ تو میرے سارے حالات اور فیملی سے واقف ہیں تو میں خود سب سنبھال لوں گا..... ایسے اکیلے تنہائی میں وہ مزید ایسی چیزیں سوچے گی مریم مجھے عالم کی بات ٹھیک لگ رہی ہے ابھی اسے اک بہت ہی مضبوط سہارے کی ضرورت ہے.....

....او کے بیٹا

..... ہم سراج سے بات کر کے رات تک آپ کو رخصتی کی ڈیٹ بتاتے ہیں ... پر سراج کا اسے کچھ..... اسماعیل صاحب نے اور مریم بیگم نے اجازت دے دی تھی..... اندازہ نہ تھا

.....جی انکل

اچھا بیٹا جو میں نے آپ سے بات کی تھی کہ ماہنور کے ساتھ جس نے یہ اب کیا اس کا پتا کرنے کے بارے میں وہ کام ہوا کہ نہیں .. ان کی بات نے عالم کو شرمندگی کی گہرائیوں میں گرا دیا

وہ اپنی بیٹی کے مجرم کو ہی بول رہے تھے کہ میری بیٹی کے مجرم کو پکڑ کے ...  
..... لاؤ

جی انکل کافی حد تک انفارمیشن مل چکی ہے جب تک سب کچھ کلیر ہوتا ہے میں آپ کو سب  
..... کچھ بتا دوں گا

عالم کی بات کے جواب میں انہوں نے صرف سر ہلایا اور پھر سے لیپ ٹاپ میں مصروف  
..... ہو گئے

..... عالم خاموشی سے گھر سے پولیس سٹیشن چلا گیا  
..... اسماعیل صاحب اور ان کی بیگم نے سراج کو عالم کی رخصتی کی بات بتادی  
پہلے تو سراج نے منع کر دیا کہ ماہنور ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں ہے پر جب اسے ماہنور  
..... کی رضامندی کا بتایا تو وہ خاموش ہو گیا

اسماعیل صاحب نے اسے سمجھایا کہ اس فیئر سے اسے ابھی صرف عالم نکال سکتا  
..... ہے

..... ہم جتنی بھی کوشش کر لیں پر ابھی اسے صرف عالم کی ضرورت ہے  
سراج بھی سمجھ چکا تھا کہ ماہنور کی ابھی رخصتی مناسب تھی پر پھر الگ ہی دکھ ہوتا بہن کے  
..... دور جانے کا

ابھی تو اس نے اپنی بہن کے ساتھ اس کی خواہش پہ ناجانے کہاں کہاں گھومنا تھا اور پھر یہ  
..... سب

ماہنور بہت چھوٹی تھی کہ ابھی اس کے لیے یہ سب مناسب نہ تھا پر حالات کی وجہ سے یہ  
..... سب ہونا ہے تھا

..... اور سب سے بڑی ٹینشن اسے عالم کی تھی  
ناجانے اس انسان کو سراج سے کیا بیر تھا اور اس دن بھی وہ کیسی عجیب قسم کی باتیں کر رہا  
... تھا

عالم خود میں ہی اسے اک راض لگا..... ناجانے کیوں پر اسے عالم پہ بھروسہ نہیں.....  
..... ہو پار ہا تھا

..... اس نے اپنے کسی خاص بندے کو عالم کے بارے میں سب کچھ پتا کروانے کا کہا  
اسے عالم کی شخصیت پر اسرار سی لگی..... وہ اپنی بہن کے معاملے میں کوئی بھی رسک نہیں  
..... لینا چاہتا تھا

.....

..... ماہنور کیسی ہو میری جان

..... سراج نے ماہنور کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا

.....ماہنور خاموشی سے دیوار کے ساتھ کھڑی کھڑکی کے باہر دیکھے جا رہی تھی  
..ٹھیک ہوں بھائی

.....نہ ہی اس سے مسکرایہ جا رہا تھا اور نہ ہی اس نے کوشش کی مسکرا نے کی .....  
.....وہ بولتے ہوئے بھی جھجک رہی تھی

.....سراج کا دل کٹ گیا اس کی حالت دیکھ کہ  
کہاں وہ سارا گھر سر پہ اٹھا کر رکھتی تھی اور کہاں آج اسے بولنے کے لیے لفظ ہی نہیں مل  
.....رہے تھے  
.....ادھر دیکھو

.....سراج نے اسے بستر پہ لا کے بیٹھایا اور اس کا چہرہ اپنی طرف کیا ..  
سارا دن کیوں اس کمرے میں خود کو بند رکھتی ہو.....باہر آیا کرو لاونچ میں گارڈن میں  
.....ہمارے پاس بیٹھا کرو

..یہاں زندگی ختم تھوڑی ہو جاتی ہے  
اس سب کو حادثہ سمجھو اور بھول جاؤ۔ اور اپنے آپ کو اس فیر سے نکالنے کی کوشش  
.....کرو

.....جتنا اس بات کو سوچو گی اتنی ہی تکلیف ہوگی

اور تمہارا بھائی تم سے یہ وعدہ کرتا ہے کہ جس نے بھی تمہارے ساتھ یہ سب کیا اس کا  
..... چہرہ تمہارے سامنے ضرور لائے گا اور پھر اسے بہت بڑی سزا ملے گی

..... بس تم خوش رہو اور اپنے بھائی پہ بھروسہ کرو ..

..... سراج کے سمجھانے پہ ماہنور اس کی سینے سے لگی..... ہچکیوں سے وہ رو رہی تھی  
بھائی کسی نے میری زندگی برباد کر دی۔ بھائی مجھ سے اب کسی کا سامنا نہیں ہوتا.... اگر  
..... کسی نے اس سب کا زہدار مجھے ٹھہرایا تو

بھائی میں عالم سے بہت محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں پر اب  
..... مجھے عالم کا سامنا کرنے سے بھی بہت شرم آتی ہے

میرا دماغ بار بار کہتا ہے کہ تم عالم کی نظروں میں اب کبھی بھی پہلے والا مقام نہیں ..  
حاصل کر پاؤ گی..... بھائی میں

شش میری مانو ایسا کیوں سوچتی ہے..... تمہارے ساتھ تو خود غلط ہوا اور تم یہ بھی کہہ  
... رہی ہو کہ عالم تم سے محبت کرتا ہے تو وہ تو تمہیں سمجھے گاناں

.... محبت کرنے والے کو سمیٹا جاتا ہے اسے مزید توڑا نہیں جاتا ..

..... اگر آپ کو رخصتی سے مسئلہ ہے تو بتاؤ بھائی کو

.... سراج نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

..... نہیں بھائی اس میں میری مرضی شامل ہے  
ماہنور نے فوراً ہی کہا... وہ اب مزید عالم سے دور نہیں رہنا چاہتی تھی.... کیا پتا اگر وہ گھٹیا  
..... انسان دوبارہ سے آگیا تو

وہ عالم کے پاس جانا چاہتی تھی کیونکہ اسے بھروسہ تھا کہ اس بار اگر ایسا کچھ ہوا بھی تو عالم  
..... اسے بچالے گا

اچھا ٹھیک ہے اب چلو بھائی کے ساتھ باہر لاؤنچ میں اور دونوں بہن بھائی کوئی اچھی سی  
..... کارٹون مووی دیکھتے ہیں جیسی میری مانو کو پسند ہو

..... سراج نے اسے اٹھاتے ہوئے کہا  
..... وہ بس چاہتا تھا کہ کسی طرح ہی پر وہ پرانی باتیں بھولنے کی کوشش کرے

..... نہیں بھائی ابھی میرا موڈ نہیں ہے

..... ماہنور کے انکار پر سراج نے اسے گھورا

..... ایسی کی تیسی تمہارے موڈ کی چلو ابھی کے ابھی

..... ماہنور کو اپنے ساتھ لیے وہ باہر لاؤنچ میں کے آیا

.....

..... وہ آج تقریباً چھ دنوں کے بعد مرہا کے کمرے میں آیا تھا

وہ جانتا تھا کہ اگر مر حاسے سن رہی ہے تو وہ کبھی بھی نہیں چاہتی ہوگی کہ عالم ماہنور کے  
..... ساتھ کچھ بھی غلط کرے

..... کر سی کھینچ کہ وہ اس کے پاس بیٹھ گیا

.... ڈاکٹروں کے مطابق اب اس میں بہت بہتری آچکی تھی

..... اب وہ شاید جلد ہی ریکور کر لے

.... کیسی ہے میری میرو

..... اس کا کمزور سہ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے کہا

..... پر ہمیشہ کی طرح سامنے سے خاموشی

..... مر حاحاہ کے بھی اپنے بھائی کو جواب نہ دے پائی

وہ بہت کوشش کرتی کی کسی طرح اپنا ہاتھ اٹھائے یا پائوں کو ہلانے کی کوشش کرتی پر ہمیشہ

..... کی طرح اس کی انرجی ویست ہو جاتی

وہ چاہتی تھی کہ جلد سے جلد اٹھا جائے.... کہی عالم ماہنور کے ساتھ کچھ غلط نہ کر دے وہ

..... ماہنور کو جانتی تھی کہ وہ سراج کی بہن اور اب اس کی بھابھی ہے

..... عالم نے جب شادی کا بتایا تھا تو وہ کافی حد تک مطمئن ہو چکی تھی

..... پر آج اسے عالم کی آواز میں اک الگ درد محسوس ہوا

..... اسے بہت سے اندیشے گھیر رہے تھے  
..... جانتی ہو تمہارے بھائی نے تمہارا بدلہ لینے کے لیے کیا کیا  
..... عالم کو ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے گلے میں کسی نے کانٹے بھر دیے ہوں  
..... مر حانو کچھ غلط ہونے کا اندیشہ ہوا  
..... تمہارے بھائی نے سب کچھ برباد کر دیا  
.... میں نے ماہنور کی ذات کو خاک کر دیا  
..... میں نے اسے روندھ دیا  
..... میں نے اس کی ..  
... اس سے آگے عالم کو بولانا گیا  
.... اور اس کے ساتھ یہ سب کس نے کیا وہ اس بات سے بے خبر تڑپ رہی ہے  
.... اسے لگتا ہے کہ کسی اور نے اس کے ساتھ یہ سب کیا  
وہ روتے ہوئے ہر روز اپنی بے گناہی کا مجھے بتاتی ہے.... اور یہ بھی کہتی ہے کہ کبھی مجھے  
..... چھوڑنا نہ  
وہ مجھے اپنا محافظ سمجھ رہی ہے پر وہ اس بات سے انجان ہے کہ میں ہی اس کا لٹیرا  
..... ہوں



.....میں نے ہی اس کی زندگی برباد کی ہے .

ماہنور اب پہلے والی ماہنور نہیں رہی نہ وہ زیادہ مجھ سے بولتی ہے نہ گلے شکوے کرتی ہے.....

.....اسے لگتا ہے کہ مجھے اس کی کوئی بات بری لگ گئی اور میں نے اسے چھوڑ دیا تو.....  
.....مرحہ اب میرے سامنے بیٹھتے ہوئے بھی جھجکتی ہے اور میرا دل چیر جاتا ہے  
....تم جانتی ہو نہ ماہنور میرے لیے سانسوں سے بھی زیادہ ضروری ہے  
میں جانتا ہوں کہ تم بھی مجھ سے ناراض ہو گی کہ تمہارے بھائی نے یہ سب کیا کر دیا اک  
.....لڑکی کے ساتھ اتنا برا کیا اسے اس حال میں پہنچا دیا  
.....وہ مرحا کے ہاتھوں پہ اپنا ماتھا رکھ کہ جیسے شرمندگی سے جھک گیا  
.....مرحاکو لگا کہ چھت اس پہ گر گئی

اس کا بھائی یہ کیا کر آیا تھا.... اور ماہنور اس کا سوچ کے ہی مرحاکو لگا کہ اس کا سانس بند ہو  
.....رہا ہو

.....وہ معصوم سی لڑکی اس کا سب چھین گیا ہو

عالم یہ سب کر کے پچھتا رہا تھا اور اگر عالم کو یہ بات پتا لگ گئی کہ مرزا کے ساتھ یہ سب  
سراج نے نہیں کیا تو شاید عالم پچھتاوے کی اک ایسی نگری میں چلا جائے جہاں سے واپسی نا  
..... ممکن تھی

ماہنور کس قدر تکلیف میں تھی..... اپنی محبت کے سامنے وہ خود کو گناہگار سمجھتی  
..... تھی.... اور اگر ماہنور کو سب پتا لگ گیا تو

..... اس سے اگے کیا ہونا تھا کوئی سوچنا بھی نہ چاہے  
..... مرزا تمہارا بھائی بہت پچھتا رہا ہے

غصے میں میں نے سب برباد کر دیا.... کاش میں اس وقت سوچ بوج سے کام لیتا.. کاش  
میں وہ سب نہ کرتا

کاش میں اس وقت مردوں کی طرح مقابلہ کرتا اور اس سراج کو ہی جان سے مار دیتا  
پر اب میں چاہ کہ بھی ماہنور کو وہ سب نہیں بتا سکتا.... اگر میں نے اسے وہ سب بتا .....  
دیا تو پھر تو سب ختم ہو جائے گا... ماہنور مجھے چھوڑ دے گی اور اگر اس نے مجھے چھوڑ دیا تو  
..... پھر

عالم بہت ضبط سے یہ سب بول رہا تھا.... آنکھوں میں آنسو نہ تھے پر ضبط سے چہرہ لال  
.... تھا

... نا جانے کیوں وہ یہ سب مر حا کو بتا رہا تھا .....

شاید وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرنا چاہتا تھا جو وہ اتنے دنوں سے اپنے دل میں سمائے بیٹھا .  
..... تھا

..... مر حا کی تکلیف بہت بڑھ چکی تھی

..... سراج کی جان سے مارنے والے بات پہ جیسے اس کا دل کسی نے چیر دیا کو

..... وہ اس سب کی گناہگار خود کو ٹھہرا رہی تھی

. اگر وہ عائشہ کی باتوں پہ یقین نہ کرتی تو آج یہ سب نہ ہوتا

یا پھر اگر وہ اس کو ماسے اٹھ جاتی تو آج ان سب کی زندگیاں خاص کر ماہنور اور عالم کی

..... زندگیاں یوں متاثر یا یوں کہیں کہ برباد نہ ہوتی

..... عالم بہت دیر اس کے پاس بیٹھا رہا

بہت ساری باتیں کی اسے رخصتی کا بھی بتایا..... مر حا نے شکر کیا کہ کم سے کم اک فیصلہ تو

..... سہی ہوا

..... بہت دیر بعد عالم اس کے سر پر بوسہ دے کے کمرے سے چلا گیا

.....

..... عالم اس وقت درانی ہائوس میں موجود تھا

..... سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے.... عالم کو اسماعیل صاحب نے بلایا تھا  
..... وہ اسے رخصتی کا بھی بتانا چاہتے تھے. سرانجام کے بالکل سامنے بیٹھا تھا  
عالم کے ساتھ والی کرسی پہ ماہنور بیٹھی پلیٹ میں بس چمچ ہلارہی تھی وہ اس ماحول کا حصہ  
..... نہیں لگ رہی تھی

عالم بیٹا ہم نے آپ کی بات پہ غور کیا ہے.. آپ کی رخصتی والی بات ٹھیک ہے تو ہم سب  
..... نے سوچا ہے کہ اس جمعہ کو سادگی سے بس رخصتی کی جائے  
وہ زیادہ گہرائی والی بات نہیں کرنا چاہتے تھے کیونکہ ماہنور ساتھ بیٹھی تھی کوئی بھی بات  
..... اس کے دل دکھنے کا سبب بن سکتی تھی

... جی انکل یہ سہی رہے گا..... میں بھی بس سادگی سے یہ رخصتی چاہتا ہوں  
ویسے بھی میری طرف سے میرا اک دوست ہی ہوگا..... آپ بھی کوشش کیجیے گا کہ  
..... زیادہ ہجوم نہ ہو

..... عالم کو بھی ان کی بات ٹھیک لگی  
..... کیوں تمہاری طرف سے اک دوست کیوں  
..... تمہاری بہن بھی ہوگی نہ وہ کیوں نہیں آئے گی  
..... اپنے اکلوتے بھائی کی رخصتی میں نہیں آئے گی کیا؟

سراج کی بات پہ عالم کی گرفت چچہ سخت ہوئی.... وہ ابھی کوئی بھی ایسی بات نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اگر وہ کوئی بھی قدم اٹھاتا تو اس کی سچائی سب کے سامنے آ جانی تھی اور وہ..... ماہنور کو کھو سکتا تھا

..... آپ کو یہ سب کیسے پتا ..... کیا مطلب سراج آپ کی بات کا

..... اسماعیل صاحب کی سوالیہ آواز ہال میں گونجی

..... عالم نے دیکھا کہ سب کی سوالیہ نظریں سراج پہ تھی

..... ماہنور بھی اب اسے ہی دیکھ رہی تھی

بابا وہ میری یونی فیلو بھی تھی.... بہت بار میں نے اسے عالم کے ساتھ دیکھا تھا کیونکہ عالم

..... اسے یونی چھوڑنے آتا تھا

سراج نے بڑے ٹھہرے ہوئے انداز میں جواب دیا وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو بھی اس کی

..... محبت کا پتہ چلے

... عالم یہ کیا بول رہا ہے کون تھی وہ لڑکی؟

آپ نے تو بولا تھا کہ آپ کی فیملی کا کوئی بندہ اس دنیا میں نہیں ہے تو پھر یہ سب؟

..... اسماعیل صاحب کی بات پہ عالم نے اک گہرا سانس بھرا اور پھر بولنا شروع کر دیا

جی انکل میری اک بہن تو ہے پر کچھ ریزن کی وجہ سے میں اس کے بارے میں آپ کو نہیں  
..... بتا سکتا تھا

اس کی بات پہ سراج کے لب مسکرائے..... نا جانے کیوں اس دن کا غصہ تھا اور اب اسے  
..... لا جواب دیکھ کے بہت خوشی ہوئی تھی

..... اچھا ویسے ایسی بھی کیا بات تھی جو آپ نے ہم سے اپنی بہن کا وجود ہی چھپا دیا  
..... اسماعیل صاحب کے لہجے میں غصہ اور ناراضگی تھی

..... انکل وہ اک حادثے کا شکار ہو گئی تھی اور اب وہ کوما میں ہے  
..... وہ میرے گھر پہ ہی ہے..... اور کچھ وجہ تھی جو میں نہیں بتا سکا  
اوو ویٹا..... مجھے سن کے بہت افسوس ہوا..... اب اس کی طبیعت کیسی ہے؟

..... آپ ہم سے شیئر کر دیتے

..... مریم بیگم کے لہجے میں دکھ تھا

..... جبکہ سراج کو تو لگ رہا تھا کہ کوئی اس کی روح کھینچ رہا ہو

..... اس کا دماغ بس اس بات پہ اٹک چکا تھا کہ مر حاکوما میں ہے

آخر کیا ہوا تھا اس کے ساتھ جب وہ امریکہ گیا تھا تب تو وہ بالکل ٹھیک تھی اور اب کیا

..... ہوا

....ایسا لگ رہا تھا جیسے سانس رک رہا ہو

.....مرحاس قدر تکلیف میں تھی اور وہ کیا سمجھ رہا تھا

وہ تو سوچ بیٹھا تھا کہ ابھی تک مہر حاکم شادی ہو چکی ہوگی اور ادھر مہر حاکم خود اپنا ہوش  
.....نہیں تھا

کیا ہوا تھا اس کے ساتھ؟؟

.....سراج کے بولنے پر سب اسے گھور رہے تھے

.....پر اس کے چہرے پہ موجود پریشانی دیکھ کے کھٹک گئے

.....پھر سب کو یہی لگا کہ شاید یونی فیلو ہے اس وجہ سے پوچھ رہا ہو

.....عالم کا بس نہیں چل رہا تھا اس آدمی کو کہی غائب کر دے

.....تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے تمہیں کچھ اندازہ ہی نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا

.....عالم کی بات پہ سراج حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا

.....کیا مطلب مجھے کیسے پتا ہوگا

.....سراج کی بات پہ عالم بس اسے گھور رہا تھا

عالم اور سراج یہ تم دونوں کیا باتیں کر رہے ہو.....کیا بات ہے اور کس کو پتا ہے

.....صاف صاف بتاؤ

رہنے دے انکل کوئی بات نہیں.... آپ کے بیٹے کو بس باتیں بڑھانے کی عادت ہے.....

سراج اسے جواب نہ دے سکا یا شاید وہ دینا نہیں چاہتا تھا اس کا دماغ مرہا کی کو ماوالی بات پہ..... اٹک گیا

..... وہ خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ گیا

..... اس کا جانا عالم نے نوٹ کیا

..... اسماعیل صاحب اور مریم بیگم بھی پریشان ہو گئے

انہیں کچھ اندازہ ہو رہا تھا کہ ان کے داماد اور بیٹے کے تعلق کچھ اتنے اچھے نہیں ہیں.....

عالم مرہا والی بات پہ وہ اس کے چہرے پہ پریشانی دیکھ سکتا تھا پر وہ کیوں پریشان ہو رہا تھا..... اس کی بہن کے لیے

یا شاید اس وجہ سے کہ کہی اس کا سچ سامنے نہ آجائے کہ اس نے مرہا کے ساتھ بہت غلط

..... کیا تھا اور اپنی اسی غلطی کو چھپانے کے لیے وہ امریکہ چلا گیا تھا

. ماہنور بھی ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ کر چلی گئی تھی



پیچھے اسماعیل صاحب اور مریم بیگم عالم سے باتیں کر رہے تھے جن میں سے زیادہ تر ..

..... مر حاکے لیے افسوس کرنے والی تھی

..... عالم کی کو ماوالی بات کہ بعد سراج اک منٹ بھی سکون سے نہ بیٹھ سکا

..... سردرد سے پھٹ رہا تھا

..... آخر کیا وجہ تھی یا ایسا کون سا حادثہ تھا جو اسے اس حال پہ لے آیا

..... جلدی سے فون اٹھایا اور کسی کو کال کی

..... یہ اسکا خاص بندہ تھا جو اسے ہر طرح کی انفارمیشن دیتا تھا

ہاں میں نے تمہیں عالم کے بارے میں سب پتا کرنے کو بولا تھا... جب تک کہ میں خود

..... کال نہ کروں تم نے بھی قسم کھا رکھی ہے کال نہ کرنے کی

..... اب خبردار جو مجھے یہ کہا کہ تم نے ابھی تک کوئی انفارمیشن کلیکٹ نہیں کی

..... سراج نے کال پک کرتے ہی غصے سے کہا

..... اتنا غصہ اور بے چینی صرف مر حاکہ والی بات پہ تھی

سر سوری میں نے آپ کو کال اس لیے نہیں کی کہ مجھے ابھی تک ساری انفارمیشن نہیں

..... ملی..... پر سر کچھ باتیں عالم کے بارے میں پتا لگی ہیں

... سروہ ایک ایس پی ہے..... اور ماہنور میڈم کی سیکورٹی پہ چند ماہ پہلے ہی ہائیر ہوا تھا

اسماعیل سر کی ڈیمانڈ تھی کہ انھیں اپنی بیٹی کی سیکورٹی کے لیے ایک قابل اعتماد .....

..... بندہ چاہیے جو اس کام کو سہی سے انجام دے۔ تب عالم کو ہائیر کیا گیا تھا

..... ہاں یہ سب مجھے بھی پتا ہے اس کی فیملی کے بارے میں بتائو

..... سراج کو مرہا کے بارے میں جاننے کی بے حد چینی تھی

سر فیملی میں ماں باپ تو بہت پہلے مر گئے تھے اور چچا چچی نے بھی یتیم بچوں کے سر پہ

..... شفقت کا ہاتھ نہ رکھا

..... ایک بہن تھی

تھی کیا مطلب تھی میں تمہارا منہ نہ توڑ دوں ہوش سے بولو..... سراج کی غصے بھری

.... آواز پہ سامنے والا اثر مندہ ہو گیا

... سوری سر مطلب ہے... پر سراج بھی وہ کوما میں ہے

کچھ مہینے پہلے تقریباً اک سال کے قریب ترین عرصہ پہلے اس نے گھر کی چھت سے ...

..... کود کے خود کشی کر دی تھی

..... سراج کو لگا کہ کسی نے اس کا دل مٹھی میں زور سے جھکڑ لیا ہو

کیا وجہ ہوئی جو اس نے ایسا کیا؟

..... سراج کو اہنی آواز جیسے کھائی سے اتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی

سر میری انفارمیشن کے مطابق کسی لڑکے کا سین تھا.... مطلب کہ کسی لڑکے کے دھوکا  
..... دینے پر عالم کی بہن نے خودکشی کی تھی  
..... سراج پہ حیرتوں کہ پیار ٹوٹ رہے تھے  
..... اور سرتب سے اب تک وہ لڑکی کو مایوس ہے  
اس سے زیادہ ابھی مجھے کچھ پتا نہیں لگا کیونکہ عالم کا فیملی اور فرینڈ سرکل بہت ہی کم ہے پر..  
..... میں مسلسل کوشش کر رہا ہوں جلد ہی آپ کو انفارم کرتا ہوں  
..... اوکے... اتنا بول کے سراج نے کال کاٹ دی  
تو کیا اس لڑکے نے مر حاکو دھوکا دیا.... پر مر حاکے مطابق تو وہ اس سے بہت محبت کرتا  
..... تھا..... یا اللہ میں اتنا عرصہ اس سب سے کیسے غافل رہ سکتا ہوں  
... سراج صوفے پہ ڈھ گیا  
اک بار پھر سے دل میں تکلیف ابھر آئی.... مر حاکے نے ایسا تو کبھی نہیں چاہا اور نہ ...  
ہی میں نے کبھی آپ کو بددعا دی ہاں تھوڑا بہت ناراض ضرور ہوا تھا پر میرا دل تمہارے  
..... لیے ہمیشہ صاف تھا  
..... سراج کا سر بہت درد کر رہا تھا  
..... ہر روز اس پہ نئے نئے انکشافات کیے جاتے تھے

... نہیں اب نہیں مر جا

.... اس بار نہیں ...

اب تمہیں میں کسی بھی حال میں خود سے دور نہیں جانے دوں گا اک بار تم نے اپنی کر کے  
دیکھ لی پر اس بار نہیں سوچنا بھی مت کہ اس بار تم مجھ سے بچ پاؤ گی بلکہ اس بار میں تمہیں  
... اپنا بنا کے ہی دم لوں گا

.....

وہ انسان تمہارے قابل نہیں تھا.... اتنی محبت تھی تمہیں اس سے کہ اس کے انکار پہ تم  
..... نے خود کی جان لے لی اور وہ گھٹیا انسان تمہیں دھوکا دے رہا تھا

پر اس بار تمہیں میں صرف اپنا بناؤں گا کیونکہ تمہیں خدا نے میرے لیے بنایا ہے تب ہی  
تو دیکھو کہ اس بھرے شہر میں عالم ہی میری بہن کا شوہر بنا اور پھر مجھے تم تک رسائی  
..... ملی

سراج کی آنکھوں میں اک عزم تھا کیونکہ اس بار وہ اپنی محبت سے دستبردار نہیں ہونے  
..... والا تھا

تیار ہو جاؤ... میری جاناں کیونکہ کل تمہارا عاشق تم سے ملنے آنے والا ہے..... کل کا  
دن تم بہت خاص ہو گا..... کل میں تم سے ہماری جدائی کا ہر بدلہ لوں گا..... کل  
..... تمہیں دیکھ کے ہی اس بے قرار دل کو سکون ملے گا

..... کیا سوچ رہے ہیں

مریم بیگم نے اسماعیل صاحب سے کہا جو اس وقت نیم اندھیرے میں بیٹھے کسی گہری سوچ  
..... میں مبتلا تھے

... کچھ نہیں مریم

ناجانے میرے گھر کو کس کی نظر لگ گئی..... میری ماہنور کے ساتھ کسی نے اتنا برا کر دیا  
ہے کہ اب بلائے نہیں بھولتا

ماہنور کو حوصلہ دینے کے لیے تو بول دیتا ہوں کہ بیٹا سب بھول جاؤ اور اگے بڑھ .....  
جانوپر میں جانتا ہوں کہ یہ بھولنا ناممکن ہے یہ زندگی بھر کا روگ لگ گیا ہے میری بیٹی  
کو.....

..... اسماعیل صاحب کی کمزور سی آواز پہ مریم بیگم پریشان ہو گئی

..... کیوں ایسا سوچتے ہیں

آپ کی طبیعت ویسے ہی خراب ہے تو کیوں اس طرح کا سوچ کہ مزید طبیعت خراب کر رہے ہیں۔ مایوس نہ ہوں۔ مجھے پورا بھروسہ ہے کہ عالم اسے اتنی محبت دے گا کہ وہ سب..... کچھ بھول جائے گی

..... مریم بیگم نے پر امید ہو کر کہا

..... ہاں امید تو ہے پر

پرور کچھ نہیں آپ نے دیکھا نہیں کیسے ماہنور کو عالم نے سنبھالا تھا ورنہ جب وہ ہوش میں آئی تھی پہلے تو کسی کو قریب بھی نہیں آنے دے رہی تھی پر آہستہ آہستہ عالم نے اسے..... سنبھال لیا

..... بس اسی طرح مجھے امید ہے عالم اسے اس کا ماضی بھلا دے گا

..... مریم بیگم کی آنکھوں میں اک امید تھی

..... میرادل بھی کہتا ہے عالم میری بیٹی کو سمیٹ لے گا

.... اسماعیل صاحب کی آنکھوں میں بھی اک امید تھی

ہاں نہ ورنہ وہ پیچھے بھی ہٹ سکتا تھا پر ماہنور سے محبت ہی تھی جس وجہ سے اس نے اس

..... حالت میں بھی ماہنور کو اپنایا

..... بس مریم دعا کرو کہ اب میری ماہنور کو مزید کوئی دکھ نہ ملے

..... اسماعیل صاحب نے اپنی بیوی کے ہاتھ کو تھامتے ہوئے کہا  
ہاں اور میں سوچ رہی تھی کہ اب تو عالم بیٹے جیسا یہ تو کیوں نہ ہم اک دو دن میں اس کی  
بہن کی تیمارداری کے لیے چلیں... اس طرح کچھ اس کی حوصلہ افزائی بھی ہو جائے  
گی.....

..... ہاں سہی کہہ رہی ہو  
..... چلو کل پرسوں تک چلتے ہیں پھر  
..... اسماعیل صاحب نے بھی ان کی بات سے اتفاق کیا  
..... عالم اب ان کے لیے بہت قیمتی تھا جو ان کے اس مشکل وقت میں ساتھی تھا  
..... یہ سموار کا دن تھا

..... موسم کچھ سرد تھا... ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی  
..... عالم کا آج کا مصروف دن تھا..... وہ پولیس سٹیشن میں بیٹھا کوئی کیس سالو کر رہا تھا  
..... ماہنور سے بات بھی ہوتی تھی پر اب وہ پہلے والی بات نہ تھی  
..... نا جانے کیوں ماہنور اب اسے اپنے قریب نہ آنے دیتی تھی .  
اس حادثے کے بعد بھی اک بار ہی وہ اس کے قریب آیا اور اسے بوسہ دیا پر نا محسوس انداز  
..... میں وہ تب بھی اسے خود سے دور کر چکی تھی

عالم جانتا تھا کہ جن حالات سے وہ گزری ہے اب اس کے لیے یہ سب نارمل ہر گز نہ .  
..... تھا..... وہ بس اسے اب محبت دینا چاہتا تھا

.....

..... سراج آج مر حاسے ملنے جانے والا تھا  
وہ جانتا تھا کہ عالم اسے اپنی بہن سے ملنے نہیں دے گا پر وہ پھر بھی کوشش کرنا چاہتا  
تھا..... اسے اس بات کا بھی اندازہ نہ تھا کہ عالم کا رویہ اس کے ساتھ ایسا کیوں ہے پر  
..... وہ پھر بھی خاموش تھا

..... وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیو پینٹ پہنے وہ گھر سے نکل گیا  
عالم کے گھر کا ڈریس وہ ماہنور سے لے چکا تھا کیونکہ عالم اب اپنے پرانے فلیٹ میں نہیں  
..... رہتا تھا بلکہ اب اس کے پاس اک عالیشان گھر تھا

..... سراج کا دل بہت تیزی سے دھڑک رہا تھا  
..... زندگی میں پہلی بار وہ کچھ کرتے ہوئے کنفیوز ہو رہا تھا .....  
..... کچھ دیر کے بعد وہ عالم کے گھر کے سامنے موجود تھا

کون ہیں آپ اور کس سے ملنا ہے؟؟؟؟

..... گھٹ کے پاس چوکیدار نے سوال کیا تو اک پل کو سراج گڑ بڑا گیا



.....وہ دراصل وہ.....میں عالم کا سالار ہوں ماہنور کا بھائی مجھے عالم سے ملنا ہے

.....سراج نے جلدی سے بات بنانا چاہی

اوو اچھا آپ عالم سر کے سالے ہیں پر وہ تو ابھی گھر پر نہیں ہیں۔ پولیس سٹیشن گئے

.....ہیں

چوکیدار اسے کافی حد تک پہچان چکا تھا کیونکہ سراج کی شکل کافی حد تک ماہنور سے

.....مشابہت رکھتی تھی

سراج نے ایکٹینگ کرتے ہوئے.....اوو کب تک آئے گا عالم کچھ اندازہ ہے آپ کو

.....کہا۔.....وہ پہلے سے پہچانتا تھا کہ عالم۔ گھر پہ نہیں ہے

.....سراج کے پوچھنے پر چوکیدار نے لاعلمی کا اشارہ کیا

.....او کے میں کچھ دیر اندر بیٹھتا ہوں اور عالم کو کال کر کے بلاتا ہوں

سراج نے جلدی سے کہا اور گاڑی اک طرف پارک کر کے اندر کی جانب بڑھ

.....گیا

چوکیدار نے بھی اسے روکنا مناسب نہ سمجھا کیونکہ وہ ماہنور کا بھائی تھا اور اگر اسے کوئی

بات بری لگ جاتی تو عالم شاید اسے نوکری سے ہی نکال دیتا کیونکہ وہ جانتا تھا عالم ماہنور کے

.....معاملے میں کتنا حساس ہے

.....

..... سراج گھر میں داخل ہوا تو سامنے ہی اوپن کچن میں اک لڑکی کھانا بنا رہی تھی

..... سراج کو دیکھ کہ اک پل کو وہ ڈر گئی

..... کون ہیں آپ اور اندر کیسے ائے

..... اس نے پہلے بار اس آدمی کو دیکھا تھا

..... وہ میں عالم کا رشتہ دار ہوں

... مرحا سے ملنے آیا ہوں...

..... عالم کو میں نے کال کر کے بتایا ہے کہ میں آگیا ہوں وہ بھی آنے والا ہی ہوگا ...

..... سراج نے جلدی سے کہا کیونکہ وہ اس لڑکی کو گھبراتے ہوئے دیکھ چکا تھا

.... او واچھا آپ نے مرحامیڈم سے ملنا ہے

..... وہ سامنے والا کمرہ مرحامیڈم کا ہے آپ جائیں انھیں دیکھ لیں

..... اس لڑکی نے سامنے موجود اک کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

اسے لگا کہ یہ عالم اور مرحا کا کوئی قریبی رشتہ دار ہی ہوگا اسی وجہ سے چوکیدار نے اسے

..... اندر آنے دیا ورنہ ایسے کسی کو بھی اندر آنے کی اجازت نہ تھی

..... سراج خاموشی سے سامنے والے کمرے میں جانے لگا

.... قدم من من کے ہو رہے تھے  
دل الگ تیزی سے دھڑک رہا تھا..... اس دشمن جان کو آج تقریباً اک سال بعد دیکھنے  
..... والا تھا

..... جس کو نہ دیکھنے کا وہ امریکہ سے عہد کر کے آیا تھا  
..... اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے ہوائیں اس پیچھے کی جانب کھینچ رہی ہیں  
..... کلک کی آواز سے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ اندر داخل ہوا  
..... کمرہ بہت کھلا اور صاف ستھرا تھا اور سامنے ہی بیڈ پہ وہ دشمن جان موجود تھی  
... سراج کو لگا کہ وہ صدیوں کی مسافت طہ کر کے آیا ہو  
.. اب وہ ویسی نہ رہی تھی ...  
..... آنکھوں کے گرد سیاہ ہلکے اور کمزور سہ جسم ...  
سراج کو لگ رہا تھا کہ جیسے کوئی اس کی سانسیں کھینچ رہا ہو... کمرے میں اک دم سے جیسے  
..... اکیسجن کم ہو گئی تھی

..... مر حاکے بیڈ کے ساتھ ہی اک کرسی رکھی ہوئی تھی  
..... سراج کو لگ رہا تھا کہ شاید وہ کبھی یہ فاصلہ طہ نہ کر پائے  
..... یہ وہ مر حانہ تھی جس سے وہ پہلے ملا تھا

.....سراج پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا  
مرحاجاگ رہی تھی... اسے لگا کہ شاید اس کی نرس کمرے میں آئی ہو پر نہ جانے کیوں  
.....دل اب زور زور سے دھڑک رہا تھا  
ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور وہی لڑکی ہاتھ میں ٹرے لیے کمرے میں  
.....داخل ہوئی  
.....مرحاک کی چھٹی حس جیسے بیدار ہوئی  
....آخر کون تھا اس کمرے میں کیونکہ عالم تو پولیس سٹیشن گیا تھا تو پھر یہ کون تھا  
.....اگر پہلے اس کی نرس کمرے میں آئی تھی تو پھر یہ بعد میں کون آیا .....  
.....سریہ آپ کے لیے چائے.... اگر آپ کو کچھ اور بھی ضرورت ہو تو بتائیے گا  
.....نہیں شکریہ اس کی ضرورت نہیں تھی  
.....سراج کے کہنے پر وہ کمرے سے چلی گئی  
.....اور مرحاک کی حالت ایسی تھی کہ جیسے وہ کسی خواب میں ہو  
....اس آواز کو تو وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی  
..تو کیا وہ آگیا تھا .

کیا اس کا انتظار ختم ہو گیا تھا..... ایسا لگ رہا تھا کہ دل سینے سے باہر آنے والا ..

..... ہے

..... آخر اس کا انتظار ختم ہوا

..... سراج آگے بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام لیا

..... سمجھ نہیں آرہی مر حاکہ کیا بولوں... لفظ جیسے ختم ہو گئے ہیں

اتنی محبت تھی اس انسان سے کہ اس کے انکار پہ تم نے یہ قدم تک اٹھالیا... کتنا خوش

..... قسمت تھا جو بن مانگے ہی تم اسے مل رہی تھی اور اس نے تمہاری قدر نہیں کی

..... کاش کہ اک بار وہ مجھے دیکھ لیتا جو تمہارے دیدار تک کہ لیے تڑپ رہا تھا

سراج نہ سمجھ سکا کہ وہ کس طرح بات کا آغاز کرے کیا بولے اسی وجہ سے جو شکوہ تھا وہی

..... زبان پہ آیا

.....

سراج کی آواز میں اتنا درد تھا کہ مر حاکو لگا کہ اپنے اک اک لفظ سے وہ اس کی جان نکال رہا

..... ہو

تو کیا وہ بھی یہ سمجھ رہا تھا کہ میں نے کسی اور کی محبت میں یہ قدم اٹھایا..... عائشہ کے لیے

..... دل میں اک بات پھر سے نفرت جاگ گئی

..... لیکن اس بار نہیں اس بار میں تمہیں کسی اور کا نہیں ہونے دوں گا  
اس بار تم چاہو یا نہ چاہو پر تمہیں میرا ہی ہونا پڑے گا..... تم اب صرف میری ہو بہت  
..... برداشت کر لیا میں نے  
.... مر حاکام گھٹنے لگا..... کتنا درد تھا اس کی آواز میں  
..... بہت کوشش کی کہ کسی طرح آج وہ جاگ جائے پر کوشش کہ باوجود وہی حال تھا  
جانتی ہو یہ وقت بہت مشکل تھا بہت مشکل سے میں نے یہ وقت گزارا ہے..... اک اک  
..... پل گزارنا مشکل تھا  
..... میں تو شاید اب بھی نہ آتا پر ماہ نور کی وجہ سے مجبور ہو کہ آیا  
میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ تم زندگی میں آگے بڑھ گئی ہو گی پر مجھے اندازہ نہ تھا کہ تم اس قدر  
..... تکلیف میں ہو گی  
..... ورنہ میں اک پل نہ لگاتا تمہارے پاس آنے میں  
..... اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا..... شاید اس کے بعد کہنے کو کچھ نہ تھا  
مرحبا بھی بس خاموش تھی..... وہ سوچ رہی تھی کہ کاش وہ اٹھ کہ سراج کو سب بتا  
..... پاتی  
..... کچھ دیر تک وہ وہاں بیٹھا رہا .....

..... دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کی باتوں کا جواب دے پر سامنے سے بس خاموشی ہی تھی ..

..... میں کچھ دنوں میں تمہیں اپنا باننا چاہتا ہوں

میں جانتا ہوں کہ تم ابھی اس کنڈیشن میں نہیں ہو پر اب میں مزید صبر نہیں کر  
..... سکتا

اتنا بول کہ اس نے مر حاکا ہاتھ تھام لیا..... مجھے یقین ہے کہ تم بہت جلد ریکور کر لو  
..... گی

..... بہت دیر وہ بیٹھا بس اسے دیکھے جا رہا تھا

پہلے کی باتیں یاد آنے لگی..... جب بھی وہ اسے دیکھتا تھا ماہ نور کہی چھپنے کی کوشش کرنے  
لگتی تھی..... اس کا شرمانا جھجکنا مسکرا نا ڈر نا ہر ادا آج بھی اس کے دماغ میں حفظ  
..... تھی

..... سر

آپ پلیز اب تھوڑی دیر کے لیے باہر چلے جائیں میں نے میم کے کپڑے چینج کروانے ہیں  
..... اور انھیں میڈیسن دینی ہے

... مر حاکا نرس نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

بہت سارا وقت ہو چکا تھا... اب مر حاکو دوائیاں بھی دینی تھی اور سراج تھا جو اٹھنے کا...  
..... نام ہی نہیں لے رہا تھا

پہلے تو بہت دیر وہ دیکھتی رہی کہ شاید وہ خود ہی اٹھ جائے پر پھر مجبور ہو کہ اسے خود ہی  
..... سراج کو باہر جانے کا بولنا پڑا

..... جی میں جا رہا ہوں... مر حاسے ملاقات ہو گئی ہے اور عالم شاید بہت مصروف ہے  
..... پھر کبھی جب عالم گھر پہ ہو گا تب ملاقات ہو جائے گی  
.... سراج اسے بول کہ خاموشی سے اٹھ گیا

.... مر حاکے پاس سے جانے کا دل تو نہ تھا پر خود پہ جبر کیا تھا  
.... وہ لڑکی واپس باہر چلی گئی شاید اسے کچھ چاہیے تھا

.. سراج نے مر حاکا ہاتھ چھوڑا اور ہاتھ پہ جھک کے بوسہ دیا  
اس کے ہاتھ چھوڑنے پہ اک پل کو مر حاکہ گھبرا گئی اسے ایسا لگا کہ وہ اسے پھر سے چھوڑ کے جا  
.... رہا ہو

پر اس کے بوسے پر اک پل کو وہ لرز گئی.... جھجک بھی تھی پر وہ ایسی کنڈیشن میں نہ تھی کہ  
..... وہ کسی بھی طرح کا ریکٹ کر پاتی



میں واپس ضرور آؤں گا اور خود کو تیار کرو..... مجھے امید ہے تم بہت جلد ریکور ہو  
گی.....

..... اور سراج خاموشی سے کمرے اور پھر گھر سے نکل گیا  
دل اب پر سکون ہو چکا تھا کیونکہ اب اسے اندازہ تھا کہ مرحاب صرف اس کی ہو  
گی.....

اگر اس بار وہ پھر سے اس دور جانا چاہے گی تو وہ اس بار اسے خود سے دور نہیں جانے دے  
گا.....

..... عالم شام کو گھر آیا تو معمول کے مطابق مرحا کے کمرے میں چلا آیا  
یونیورسٹی جانا اس نے بند کر دیا تھا کیونکہ ماہنور یونیورسٹی چھوڑ چکی تھی تو عالم کا بھی اب  
..... وہاں کوئی کام نہ تھا

مرحاکو روم میں بیٹھا وہ اس سے باتیں کر رہا تھا جب اس کی نرس نے اسے کسی لڑکے کی  
.... آمد کا بتایا

..... اکپل کو وہ چوک گیا کہ کون ایسا لڑکا تھا جو مرحا سے ملنے آیا تھا .....  
..... چوکیدار کے پوچھنے پر پتا چلا کہ اس نے خود کو عالم کو سالانہ بتایا تھا

عالم کا غصے سے برا حال تھا وہ گھٹیا انسان اس کی بہن کو اس حال میں پہنچا کے بھی خوش نہ  
..... تھا جواب دوبارہ آگیا

اس نے چوکیدار کو سختی سے وارن کیا کہ اگر دوبارہ وہ شخص اس گھر میں آئے تو اسے اندر  
..... گھسنے نہ دیا جائے

..... ورنہ وہ اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھے گا

.....

..... غصے سے اس کا برا حال تھا

..... کمرے میں جاتے ہی اس نے توڑ پھوڑ شروع کر دی

وہ ایسا نہ تھا اسے ہر چیز کی قدر تھی پر پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت چڑچڑا ہوا تھا... چھوٹی  
..... چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے لگتا تھا

..... اور وجہ تھی ماہنور

ماہنور کا رویہ، اس کی خاموشی اور سب سے بڑھ کر اس کا عالم سے بار بار جھجکنا عالم کو جیسے  
..... توڑ رہا تھا

..... وہ ماہنور سے پہلی والی حرکتیں ایکسپٹ کر رہا تھا..... پر اب ماہنور خاموش تھی

..... اور رہی سہی کسر آج سراج نے آکے پوری کر دی

گھٹیا آدمی اک بار ماہنور میرے پاس آجائے تمہیں تو میں دیکھ لوں گا.... اس سارے  
کیے کرائے کی جرّ تم ہوا اگر تم نے وہ سب نہ کیا ہوتا تو آج میں اپنی ماہنور کے ساتھ خوش رہ  
رہا ہوتا..... ماہنور کے ساتھ میں وہ سب نہ کرتا پر تم نے مجھے اتنا مجبور کر دیا کہ میں نے  
.... خود اپنے ہاتھوں سے سب برباد کر دیا

..... وہ باتوں ہی باتوں میں سراج سے مخاطب تھا  
..... عالم کے پاس اب شاید بہت بڑا پچھتاوارہنے والا تھا

.....

ماہنور اب بھی کمرے میں بند ہی رہتی نہ زیادہ دیر کسی کو اپنے پاس بیٹھنے دیتی تھی نہ وہ باہر  
.... جاتی تھی

اکثر وہ کھانے پہ بھی نہیں آتی تھی تب اس کی امی اسے کمرے میں ہی کھانا کھلانے آ جاتی  
..... تھی

..... وقت اس کے لیے جیسے رک سہ گیا تھا

..... اب بھی بیٹھی وہ کچھ سوچ رہی تھی

... کاش اللہ جی کاش میں اس دن یونی کے پیچھے نہ جاتی

.... کاش میں عالم کو کال کر دیتی

..... پر اب سب کاش پہ ہی آ کے اٹک جاتا تھا  
..... بیٹا آپ کیوں ایسے پریشان بیٹھی ہوئی ہو..... کھانا کھانے بھی نہیں آئی  
..... مریم بیگم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا  
..... بس ماما بھوک نہیں ہے آپ جائیں کھالیں میرا بھی موڈ نہیں ہے  
..... ماما ہنور نے رخ موڑ دیا  
بیٹا سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں اور کیسے بھوک نہیں ہے آپ نے کل دوپہر کو بھی تھوڑا  
..... سہ کھانا کھایا تھا اور ابھی تک کچھ نہیں کھایا  
..... چلو آؤ  
..... مریم بیگم کے اسرار پر ماما ہنور خاموش ہی رہی  
..... وہ خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئی  
..... بیٹا اگر آپ اسی طرح رہو گی تو رخصتی کے بعد بھی آپ آگے نہیں بڑھ پائو گی  
..... مریم بیگم نے پیار سے اس کے بالوں کو سوارا جن کی حالت خراب تھی  
..... ماما سچ میں بھوک نہیں ہے اور میں کوشش کر رہی ہوں آگے بڑھنے کی  
مجھے پتا ہے میری بیٹی کوشش کر رہی ہے..... اور بیٹا عالم کا تم نے خیال رکھنا ہے وہ  
تم سے بہت محبت کرتا ہے اسے سمجھنا..... تمہارے لیے وہ بہت پریشان ہے ہر روز

تمہارے بارے میں پتہ کرنے کے لیے کال کرتا ہے... تمہارے کھانے اور دوائیوں کا  
..... پوچھتا ہے

بیٹا میں جانتی ہوں کی تمہیں وقت چاہیے پر اتنا وقت نہ لینا کہ عالم کی تکلیف کا سبب بن  
.... جائے

..... باقی مجھے پتا ہے میری بیٹی بہت سمجھدار ہے  
..... جی ماما ماہنور ان کے گلے لگ گئی

.....

اس واقعہ کے دو دن بعد سراج پھر سے مرحا سے ملنے گیا پر اس بار چوکیدار نے اسے صاف  
. صاف منع کر دیا

..... اسے غصہ تو بہت آیا پر صبر کر گیا اور مایوسی سے واپس لوٹ آیا.....  
..... ابھی وہ کوئی بھی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا تھا جو ماہنور کو متاثر کر دے

.....

یہ تین چار دن بھی گز گئے اور پھر آخر اس بیچاری لڑکی کی رخصتی کا وقت بھی  
..... آ گیا

..... جمعے کی نماز کے بعد سب درانی ہائوس میں موجود تھے

.....عالم نے سفید کاٹن کا لباس پہنا ہوا تھا اور ماہنور بھی سفید لہنگا پہنے پوری تیار تھی

.....پارلر سے اک لڑکی آئی تھی اس نے اسے تیار کیا تھا

سرپر اک بڑا سادو پٹہ تھا بالوں کا سادھا سہ جوڑا بنایا ہوا تھا اور ہاتھوں میں گجرے لگائے  
وہ یہ سب نہیں چاہتی تھی پر اس کی ماما کے بار بار فورس کرنے پر وہ خاموش .....تھے  
...ہو گئی

.....ماہنور بہت خوبصورت لگ رہی تھی

ابھی بھی وہ نظر اتر رہی ..... صبح سے کئی بار مریم بیگم اس کی نظر اتار چکی تھی  
.....تھی

.....بس کر دیں ماما جب نظر لگ ہی گئی ہے تو کیوں بار بار یہ سب کر رہی ہیں

.....ماہنور نے اکتائے ہوئے لہجے سے کہا

ناجانے اس کی امی بار بار کیوں یہ بول رہی تھی کہ خدا میری بیٹی کو نظر بد سے

.....بچائے

.....کیا اس کے بعد یا اس سے برا بھی کچھ ہونا تھا

.....پیٹا کیوں مایوس ہو رہی ہو آج آپ کا بہت خاص دن ہے اپنا دن نہ خراب کرو

.....اس کی امی نے اس کی آنکھوں پہ بوسہ دیتے ہوئے کہا

.....پلیز امی

.....ماہنور کا رویہ انھیں بہت تکلیف پہنچا رہا تھا

.....کچھ دیر بعد عالم کے آنے کی اطلاع ملی تو ماہنور کو باہر بلا یا گیا

.....مہمانوں میں عالم اس کے چچا اور ہنین شامل تھے

...سراج ابھی وہاں موجود نہ تھا.... اسے اسماعیل صاحب نے کسی کام سے بھیجا تھا

.....

اس کی بہن آج جس کنڈیشن میں اس گھر سے رخصت ہو رہی تھی اس کا دل کٹ رہا

.....تھا

.....کئی بار وہ ماہنور کے پاس بیٹھا اور اسے حوصلہ دیتا رہا

.....ماہنور کے آنے پر عالم کی نظر اس پہ پڑی اور پھر پلٹنا بھول گئی

....سفید رنگ کے لہنگے میں وہ کوئی پری ہی لگ رہی تھی عالم کی پری

.....عال اگے بڑھا اور مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا

.....ماہنور نے بھی مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

.....سب خاموشی سے ٹی وی لائونج میں بیٹھ گئے..... سراج ابھی تک نہیں آیا تھا

.....مولوی صاحب بھی موجود تھے جنھوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

..... تقریباً پنچ منٹ کی دعا تھی جس کے مکمل ہوتے ہی رخصتی کا شور گونج اٹھا  
..... سراج بھی عین رخصتی کے موقع پر پہنچ گیا تھا

.....

.... پر جب اس کی نظر ہننیں پہ پڑی تو جیسے لگا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہو  
یہ وہی لڑکا تھا جس سے مرحاجت کرتی تھی اور اسی نے ہی تو مرحاجت کو اس حال تک پہنچایا تھا  
..... اور عالم اسے اپنا دوست سمجھ رہا تھا  
..... ہننیں کو دیکھ کے اس کے دل میں نفرت جاگ اٹھی  
... ہننیں کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

بہت مشکل سے وہ خود پہ کنٹرول کر رہا تھا... اس کے مطابق یہی وہ انسان تھا جس نے اس  
کی ہستی کھیلتی بہن کو کو مات تک پہنچا دیا..... عالم کے منع کرنے پر وہ خود پہ ضبط کیے بیٹھا  
.... تھا

..... سراج کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کیسے وہ ہننیں کو مار دے  
اس سے پہلے کہ وہ اس کو پکڑتا... سراج کی نظر ماہنور پر پڑی جو اپنی ماما سے مل کر اب بہت  
..... رور ہی تھی



بہت ضبط سے اس نے خود کو روکا کیونکہ اگر وہ یہاں کوئی بھی تماشا کرتا تو ماہنور ڈر سکتی تھی ...

..... اسی لیے وہ خاموش ہو گیا البتہ ہنسن سے نمٹنے کا کام وہ بعد پہ چھوڑ گیا ...  
ماہنور کارور و کر برا حال تھا.... اگر اس کی نارمل رخصتی ہوتی تو اس کے لیے یہ سب پھر بھی آسان ہوتا پر جن حالات سے وہ کچھ دن پہلے گزری تھی اب یہ سب اس کے لیے..... نارمل ہر گز نہ تھا

..... مریم بیگم کی خود رو کر طبیعت خراب ہو رہی تھی  
..... ان سے ملنے کے بعد ماہنور اسماعیل صاحب کے گلے لگ کر رونے لگی  
..... ہر آنکھ اشکبار تھی

.. سب اس کا درد جانتے تھے ..

..... عالم پہ یہ وقت بہت در سناک تھا کیونکہ وہ جانتا تھا اس سب کا وہ خود زمرہ دار تھا ...  
اس کے بعد سراج اور ماہنور گلے ملے تو ماہنور کو دیکھ سراج کی بھی آنکھوں میں آنسو  
..... آگئے..... اس کی لاڈلی بہن کس قدر تکلیف میں تھی  
ناجانے کیوں پر سراج کو دیکھ کے عالم کو کوفت ہو رہی تھی..... کیسے وہ کسی کی بہن کی  
..... زندگی برباد کر کے خود کی بہن کے لیے رو رہا تھا

..... سراج اک حد تک عالم کا شکر گزار تھا جو اس کی بہن کو اس حالت میں اپنا رہا تھا

..... اسماعیل صاحب نے خاموشی سے عالم کو اپنے پاس بلایا

..... عالم کے پاس آتے ہی انھوں نے عالم کو بھی لگے لگایا

بیٹا اگر کبھی میری بیٹی کی کوئی بات بری لگے یا تمھیں اس کا ماضی یاد آجائے تو پلیز بیٹا اسے

..... کچھ نہ کہنا.... اسے کوئی تکلیف نہ دینا بلکہ تم اسے مجھے واپس لوٹا دینا

..... میں پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں اپنی بیٹی سے جس کی میں حفاظت نہیں کر سکا

..... اسماعیل صاحب کی بات سے جیسے عالم کے سینے میں خنجر گھونپا ہو

انکل پلیز آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں... آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں..... ماہنور کی

.... حفاظت اور خیال میں خود سے بڑھ کر رکھوں گا

.... آپ پلیز بے فکر رہیں

عالم نے انھیں گلے لگایا..... انکل پلیز آپ اس طرح کی باتیں سوچ کے مجھے شرمندہ نہ

کریں..... میں وعدہ کرتا ہوں آپ سے کہ میں کبھی ماہنور کو تکلیف نہیں دوں گا....

... آپ آج سے ماہنور کے معاملے میں بے فکر ہو جائیں

.... عالم جانتا تھا کہ وہ بہت پریشان ہیں

.... اس کی بات پہ اسماعیل صاحب مطمئن ہو گئے

سب سے ملنے کے بعد ماہنور کا ہاتھ عالم نے اپنے ہاتھوں میں تھاما اور اسے گاڑی میں بٹھا دیا.....

..... سب ہی ان دونوں کو دیکھ رہے تھے ..

..... اس کے بعد دوسری گاڑی میں ہنن اور عالم کے چچا بیٹھے تھے

..... گاڑی اپنی منزل کر طرف رواں تھی

..... موسم بھی اب بہت سرد ہو رہا تھا

..... ٹھنڈی ہوائوں کی وجہ سے عالم نے گاڑی کا شیشہ چڑھا دیا .

گاڑی میں اب ماہنور کی سسکیاں گونج رہی تھی اور جب وہ بار بار ٹیشو سے اپنے آنسو صاف کرنے کی کوشش کرتی تو چوڑیوں کی کھنکھنے کی آواز بھی آتی تھی

.. بس کرد و ماہنور اور کتنا رونا ہے

..... عالم کے لہجے میں بس محبت تھی ....

..... عالم مجھے سب کی بہت یاد آرہی ہے میں کیسے سب

..... میری جان میں ہوں نہ..... اور میں کل آپ کو سب سے ملانے ضرور لاؤ گا

..... عالم کے کہنے پہ ماہنور کا رونا تھوڑا کم ہوا

..... پکاناں صبح سویرے ہی

.....جی میری جان صبح سویرے ہی

.....عالم نے مسکراتے ہوئے ماہنور کا گجر دے اور چڑیوں بھرا ہاتھ تھام لیا

اس کے لیے بہت مشکل ہو رہا تھا خود پہ کنٹرول کرنا.... اس کی محبت سمجھ سور کے اس ...

..... کے سامنے بیٹھی تھی کیسے وہ خود پہ قابو پاتا

..... ماہنور نے ہاتھ چھڑانا چاہا پر عالم سے اسے ایسا نہ کرنے دیا

.... کچھ ہی دیر میں وہ گھر پہنچ گئے تھے

.....

..... ماہنور کی رخصتی کے بعد اسماعیل صاحب جیسے ڈھ سے گئے

..... ماہنور کو یوں رخصت کرنا ان کو بہت تکلیف دے گیا

.... وہ اونچی اونچی آواز میں رونے لگے

..... مریم بیگم اور سراج گھڑ بڑا گئے

..... بابا آپ ٹھیک تو ہیں

..... سراج نے فکر مندی سے کہا

نہیں ٹھیک میں بیٹا... بھلا وہ باپ بھی کبھی ٹھیک ہو سکتا ہے جس کی بیٹی کے ساتھ اتنا برا  
ہوا ہو.... اور حالات سے بچنے کے لیے اس نے اپنی بیٹی کو جلد سے جلد رخصت کر دیا  
..... ہو

..... اسماعیل صاحب نے روتے ہوئے کہا

بابا آپ کیوں ایسا سوچتے ہیں.. اس وقت یہ سب ضروری تھا... حالات کا تقاضا تھا یہ  
..... سب

آپ پلیز یہ سب سوچ کر خود کو تکلیف نہ دیں..... انشاء اللہ ماہ نور کو عالم بہت خوش رکھے  
گا جلد ہی وہ سب بھول جائے گی..... سراج نے انھیں سینے سے لگاتے ہوئے  
..... کہا..... وہ خود سب جانتا تھا کہ یہ سب کتنا تکلیف دہ ہے

..... بیٹا میری ماہ نور میں اپنی ماہ نور

.... اتنا بول کے اسماعیل صاحب بے ہوش ہو گئے..... بابا بابا

.... سراج نے چیختے ہوئے انھیں جھنجھوڑا

..... مریم بیگم بھی اب رونے لگ گئی تھی

ان کی خود کی حالت ٹھیک نہ تھی اور اب اسماعیل صاحب کو دیکھ کے مزید حالت خراب ہو  
..... گئی تھی

..... سراج نے جلدی سے انھیں اپنے بازوؤں میں اٹھایا اور ہسپتال لے گیا

.. ٹینشن کی بات نہیں ہے ان کا پی پی لو ہو گیا تھا

.... شاید انھوں نے کسی چیز کا بہت سٹر لیس لیا ہے ...

.... ڈاکٹر نے سراج سے کہا جو خود بہت ٹینشن میں باہر بیچ پہ بیٹھا تھا

..... ڈاکٹر اب وہ ٹھیک ہیں ناں

..... سراج نے فکر مندی سے کہا

.... وہ بہت ڈر گیا تھا کہ اچانک اس کے بابا کو کیا ہو گیا تھا

جی ٹھیک ہیں آپ تھوڑی دیر تک انھیں گھر لے جاسکتے ہیں البتہ کوشش کیجیے گا کہ انھیں

..... کوئی بری خبر نہ سنائیے گا وہ بھی اس کنڈیشن میں نہیں ہیں

..... ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں ہدایت دے کر چلا گیا تھا

..... سراج بھی جلدی سے اندر روم میں چلا گیا جہاں اس کے بابا لیٹے ہوئے تھے

..... عالم ہنین کو سی آف کرنے گیا تھا

ہاں تو تو ماہنور کو کبھی یہ بتائے گا کہ اس کے ساتھ وہ سب تو نے کیا تھا؟

..... ہنین کے سوال پر عالم نے سگریٹ کا گہرا کش لیا

..... نہیں میں اسے کبھی یہ نہیں بتاؤں گا

.....وہ دونوں اس وقت گھر کے باہر موجود گارڈن میں کھڑے تھے

..... موسم بہت سرد ہو رہا تھا

عالم میری مان تو تو ماہنور کو سب بتا دے اگر اسے بعد اسے کہی سے پتا چلا تو تیرے لیے

.. بہت پروہلم ہو جائے گی

..... ہنن کا انداز فکر بھرا تھا ....

.. نہیں ہنن میں ایسا نہیں کر سکتا اگر میں نے ماہنور کو وہ سب بتا دیا تو میں اسے کھودوں گا

..... وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مجھ سے دور ہو جائے گی۔ مجھ سے نفرت کرنے لگے گی ..

..... اور پھر اس کی نظر میں میری کیا ویلورہ جائے گی

..... عالم کی آواز میں دکھ تھا

تو جانتا ہے میں خود سے بھی نظریں نہیں ملا پاتا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میں نے اتنی گھٹیا

..... حرکت کی ہے کہ شاید مجھے معافی کبھی نہ ملے

..... مجھ میں حوصلہ نہیں ہے کہ میں ماہنور کو وہ سب بتا سکوں

..... اسے لیے مجھے لگتا ہے کہ یہ راز ہی رہے تو بہتر رہے گا

سیگریٹ اب ختم ہو چکی تھی عالم نے بچا ہوا حصہ زمین پہ پھینکا اور پاؤں سے مسل

..... دیا

...پتا نہیں عالم تو کیا چاہ رہا ہے

پہلے بھی میں نے تجھے اتنا منع کیا کہ جزبات میں آ کے کوئی غلط فیصلہ نہ کرنا تو نہیں میری

..... سنی نہیں اور دیکھ آج اس سب کی وجہ سے کس طرح کے حالات ہو گئے ہیں

..... یار اسماعیل انکل اور مریم آنٹی کو دیکھ کے اتنا دکھ ہوتا ہے

..... بیٹی کی حالت دیکھ دیکھ کے تڑپ رہے ہیں

..... ہنسنے نے اسماعیل صاحب اور ان کی بیوی کا چہرہ یاد کرتے ہوئے کہا ...

..... ہاں یار میں انکل آنٹی کا مجرم ہوں... میں نے سب برباد کر دیا ہنسنے

..... ماہنور کی حالت کا میں ذمہ دار ہوں

چل یار اللہ سب بہتر کرے گا..... پریشان نہ ہو اور ماہنور کے پاس جا وہ انتظار کر رہی ہو

..... گی..... اکیلے وہ ڈر رہی ہوگی

..... ہم سب جا رہا ہوں.. عالم نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

..... اوکے بڑی کل ملاقات ہوگی

..... اوکے بائے

.....



ہنن کو سی آف کرنے کے بعد عالم کمرے میں آیا تو ماہنور اب تک ویسے ہی بیٹی تھی جیسے  
..... وہ اسے کچھ دیر پہلے چھوڑ کے گیا تھا

..... عالم نے دروازہ لاک کیا اور اس کے پاس آ کے بیٹھ گیا  
..... ماہنور کی پیٹھ عالم کی طرف تھی

..... دوپٹہ اب صوفے پہ پڑا تھا اور پیچھے سے گلہ بہت گہرا تھا  
عالم پر جیسے اک نشہ سہ چھا رہا تھا.... جھکتے ہوئے اس نے اپنے لب ماہنور کی کمر پر رکھے اور  
..... اسے چومنے لگا

.... اس کے لمس میں شدت نہ تھی  
..... ماہنور جو کوئی بات سوچ رہی تھی کسی کا لمس محسوس کر کے اک دم سے چونکی  
..... اک ڈر اس پہ غالب آ گیا تھا  
..... وہ چیختے ہوئے جلدی سے اٹھی

..... اس کی چیخ پہ عالم اک دم سے ہوش میں آیا  
عالم پاگل ہو گئے ہو یہ کیا کر رہے ہو.... تم بھی مجھے برباد کرنا چاہتے ہو... تم بھی مجھے  
..... تکلیف دینا چاہتے ہو

..... ماہنور نے چیختے ہوئے کہا

..... اک پل کو تو عالم بھی ڈر گیا..... پھر اپنی بے اختیاری پہ بہت غصہ آیا

.... ماہنور میری جان ایم سوری وہ مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں اندر آیا تو

.... تو کیا... کیا ہاں

اندر آ کے تم اپنی خواہش پوری کرنے لگ گئے. شاید جس کے لیے تم مجھے یہاں لائے  
تھے.....

..... ماہنور کی بات کا عالم کو بہت دکھ ہوا تھا

تم ایسا کیسے سوچ سکتی ہو ماہنور ہاں میری غلطی ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پر میں نے  
..... رخصتی اس لیے نہیں کی تھی کہ میں تم سے بس اپنے دل کی خواہش پوری کروں گا  
..... عالم کے لہجے میں درد محسوس کر کے ماہنور کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا

..... وہ خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گئی

..... عالم کچھ نہ بولا اور خاموشی سے بیڈ پہ بیٹھ گیا

کچھ دیر بعد ماہنور کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگی..... ماہنور کے رونے پر عالم نے اک

..... گہرہ سانس بھرا اور ماہنور کے پاس صوفے پہ بیٹھ گیا

ماہنور اچھا میں معافی مانگتا ہوں مجھے تمہاری کنڈیشن کا خیال کرنا چاہیے

..... تھا..... مجھے خود پہ کنٹرول کرنا چاہیے تھا

.....عالم کی آواز میں پچھتاوا تھا

..... نہیں عالم مجھے اب اگے بڑھ جانا چاہیے مجھے اتنا ریکٹ نہیں کرنا چاہیے تھا  
ماہنور نے عالم کے سینے سے لگتے ہوئے کہا... یہ پہلی بار تھا جب وہ اس حادثے کے بعد خود  
..... سے اس کے قریب آئی تھی

..... عالم نے اسے کے گرد بازو حائل کر دیے  
عالم مجھے پتا نہیں کیا ہوا.. میں بہت ڈر گئی تھی مجھے لگا پھر سے کوئی میرے ساتھ وہ سب کر  
..... نے لگا میں

..... ماہنور کو سہی سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا  
بس ماہنور بھول جائو اس سب کو اور اگے بڑھو..... چلو اب تم تھک گئی ہو گی تمہارا سامان  
..... میں نے الماری میں رکھوا دیا ہے

کوئی ہلکہ سہ لباس پہنو تب تک میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لے کے آتا .....  
..... ہوں..... اس نے ماہنور کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا  
..... ہم تم مجھے بھوک بھی لگی ہے

..... ماہنور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا  
..... جی میری جان مجھے احساس ہے آپ جائو اور چینج کرو

عالم نے پیار سے کہا اور کمرے سے باہر چلا گیا..... ماہنور نے بھی الماری سے اک ہلکہ سہ

..... سوٹ نکالا اور چینیج کرنے ڈریسنگ روم میں چلی گئی

..... کچھ دیر کے بعد عالم ہاتھ میں اک ٹرے لیے کمرے میں داخل ہوا

..... ماہنور بیڈ پہ بیٹھی تھی اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اس نے بیڈ پر ہی ٹرے رکھی

... میں کھالوں گی

..... عالم کو نوالہ توڑ کے کھلانے پر ماہنور منمنائی

..... میں کھلا رہا ہوں نہ چپ کر کے کھاؤ

..... عالم کے گھورنے پر ماہنور نے خاموشی سے نوالا منہ میں لیا

... چھوٹے چھوٹے نوالے کھلانے کے بعد اب کھانا مکمل ہو گیا تھا

اب وہ اسے دوائی کھلا رہا تھا... دوائی کے بعد اس نے ماہنور کو بستر پر لیٹا دیا..... اور ساتھ

..... خود بھی لیٹ گیا

..... ماہنور جانتی تھی کہ اس کی مرضی کے بغیر اسے کبھی نہیں چھوئے گا

... اس لیے وہ مطمئن ہو کے سونے لگی

..... ماہنور بھی تھک چکی تھی اور جلد ہی سو گئی

..... عالم کے ساتھ لیٹا بس اسے دیکھا جا رہا تھا

..... محبت سے اس کا ہاتھ تھا اور ہاتھ کی پشت کو چوما  
سراج کے لیے یہ رات بہت مشکل تھی..... اک تو ماہنور کا جانا اور پھر اپنے بابا اور مرحا کی  
..... فکر اسے کھائے جا رہی تھی

کچھ دیر سوتا رہا دل بار بار کہہ رہا تھا کہ مرحا کے پاس چلا جائے اور اگر اس بار عالم نے اسے  
..... روکا تو وہ کسی بھی صورت میں اسے سچ بتائے گا اور مرحا کا ہاتھ مانگے گا  
پر پھر وہ کوئی تماشا نہیں بنانا چاہتا تھا وہ جانتا تھا کہ اگر اس وقت وہ مرحا کے پاس گیا تو عالم  
..... کے گھر اک بہت بڑا تماشا لگے گا  
..... اسی بات کی وجہ سے وہ خود پہ کنٹرول کر گیا

.....  
صبح ماہنور کی آنکھ کھلی تو نظر عالم پہ پڑی جو اک بازو آنکھوں پہ رکھے سو رہا تھا جبکہ دوسرا  
... بازو ماہنور کے سر کے نیچے تھا

..... ماہنور کو وہ بہت خوبصورت اور گھمنڈی سے لگا  
..... دل اک الگ پر نے پہ دھڑکنے لگا  
ہاتھ بڑھا کر اس کا چہرہ چھونے کی خواہش جاگی... وہ ایسا کر بھی لیتی پر اک جھجک سی آگئی وہ  
..... چاہ کر بھی ایسا نہ کر پائی

.....عالم نے نیند میں انگڑائی لی اور اس کی طرف مڑھ گیا  
..اپنا ہاتھ اس نے ماہنور پر رکھا....ماہنور اک پل میں ہی گھبرا گئی  
.....عالم کا وزنی ہاتھ اس کے پیٹ پہ تھا ....

....عالم عالم

.....پلیز ہاتھ ہٹائیں ماہنور نے عالم کا کندھا جھنجھوڑ کے کہا

.....عالم جلدی سے جاگ گیا

.....کیا ہوا....عالم نے جلدی سے کہا

.....وہ آپ کا ہاتھ میرے پیٹ پہ تھا میں نے ہٹانا چاہا پر وہ بہت بھاری تھا

.....ماہنور نے گھبراتے ہوئے کہا

.....اس کی بات پہ عالم مسکرایہ

....اوو تو تم سے میرا ہاتھ تک نہیں ہٹایا گیا

..مطلب تم بہت کمزور ہو

.....عالم نے مسکراتے ہوئے کہا

....نہیں ایسی بات بھی نہیں ہے

.ماہنور منمنائی

.....وہ آپ جاگ جاتے اگر میں ہٹاتی تو اس لیے...  
.....اچھا اس لیے تم نے مجھے جگا کہ بولا کہ عالم آپ کا ہاتھ  
.....عالم پلیز  
.....ماہنور کے کہنے پہ عالم کا قہقہہ کمرے میں گھونجا  
.....بہت دنوں بعد وہ ہنسا تھا  
.....ماہنور بہت پزل سی ہو رہی تھی  
.....عالم مجھے بھوک لگی ہے  
.....ماہنور سے جب کوئی بات نہ بنی تو بھوک کا بہانا شروع کر دیا  
.....اچھا جی میں ابھی فریش ہو کے آپ کے لیے اچھا سا ناشتہ بناتا ہوں  
.....عالم نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا  
.....ماہنور بھی اٹھ چکی تھی وہ عالم کے فریش ہونے کا انتظار کرنے لگی  
.....ایسے ہی گھر کو دیکھنے کے لیے کمرے سے باہر چلی گئی  
.....سامنے والے کمرے سے اسے اک جوان اور خوبصورت لڑکی نکلتے ہوئے نظر آئی  
آپ کون ہیں؟

ماہنور نے اس لڑکی سے پوچھا جو مرہا کی نرس تھی اور ابھی ابھی اس کے کمرے سے باہر  
..... آئی تھی

..... جی میں مرہا میم کی نرس ہوں

..... نرس نے بھی اسی انداز سے جواب دیا

.. کون مرہا میم

ماہنور کے پوچھنے پر اک پل کو نرس نے ماہنور کو گھورا... تو کیا وہ مرہا کو نہیں جانتی ...  
..... تھی

..... میم عالم سر کی چھوٹی بہن

اس کے بتانے پر ماہنور کو یاد آیا کہ عالم نے اس دن کھانے کی ٹیبل پر مرہا کا زکریا کیا  
..... تھا

اک پل کو شرمندگی ہوئی کہ وہ اتنی خود اذیتی کا شکار تھی کہ جو اک بار اپنے شوہر کی بہن کا  
..... پتا بھی نہ کر پائی

اچھا... کیا میں ان سے مل سکتی ہوں؟

..... ماہنور نے جھجھکتے ہوئے کہا

..... جی میم مل سکتی ہیں... اتنا بول کہ وہ کچن کی طرف چلی گئی



.....اور ماہنور کمرے کے اندر چلی گئی

.....سامنے ہی اک خوبصورت سی لڑکی بستر پر جیسے بے جان پڑی تھی

.....اس کی شکل کافی حد تک عالم سے مشابہت رکھتی تھی

.....ماہنور خاموشی سے اس کے پاس بیٹھ گئی

.....اس کا ڈرپ لگا ہاتھ تھا مناجا ہا پر پھر وہ ایسا نہ کر پائی

.....مرحہ ترس آیا جو اس عمر میں اس کنڈیشن میں پڑی تھی

.....مرحہ کسی کی موجودگی خود کے پاس محسوس کر چکی تھی

.....ماہنور کچھ دیر اس کے پاس بیٹھی اسی کو دیکھے جا رہی تھی

.....ماہنور آپ یہاں ہو اور میں آپ کو روم میں ڈھونڈ رہا ہوں

.....عالم نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا

.....اسے اچھا لگا تھا ماہنور کا خود مرحہ کے پاس آ کے بیٹھنا

.....جی عالم وہ میں مرحہ آپ کے پاس تھی کب سے.....اچھا چلو ابھی فریش ہو لو

.....پھر آ کے ناشتا کر لینا ..

.....عالم بھی مرحہ کے پاس بیٹھ گیا اور جھک کہ مرحہ کے ہاتھ پہ بوسہ دیا

.....عالم مرحہ آپ کی کب ٹھیک ہوں گی

.... ماہنور کے پوچھنے پر عالم نے ماہنور کو دیکھا جو مر حاک کی وجہ سے اداس ہو چکی تھی  
ماہنور مر حاک جلد ہی ٹھیک ہو جائے گی... ڈاکٹر ز کے مطابق مر حاک میں بہت امپورٹ ہوئی  
ہے.....

.... انشاء اللہ جلد ہی مر حاک ہمارے ساتھ بیٹھے گی..... ہمارے ساتھ کھایا پیا کرے گی  
.... عالم کے کہنے پر ماہنور مسکرائی  
.... اچھا اب جائو... جلدی فریش ہو

.... عالم کے کہنے پر ماہنور فریش ہونے چلی گئی۔ اور عالم ناشتا بنانے کے لیے چلا گیا  
مر حاک ان دونوں کی باتیں سن چکی تھی تو کیا یہ تھی ماہنور جس کے بھائی نے اس کے ساتھ  
..... اتنا غلط کیا تھا.... اسے اس کی باتوں سے احساس ہو گیا تھا کہ وہ کتنی معصوم تھی  
..... اس نے دل میں ان کے خوش رہنے کی دعا کی

ناشتے سے فری ہو کر ماہنور واش روم ہاتھ دھونے کے لیے چلی گئی جبکہ عالم موبائیل  
..... ہاتھوں میں تھامے وہی صوفے پر بیٹھ گیا  
... ماہنور واش روم سے باہر آئی تو عالم کے پاس باہر جانے لگی  
..... ابھی وہ دروازے کے پاس پہنچی ہی تھی جب اس کے فون پہ کال آنے لگی.....  
.... فون دیکھا تو سراج کی کال تھی

کیسے ہیں بھائی؟

ماہنور کے بولنے پر سراج مسکرایا یعنی عالم کے ساتھ جاتے ہی کچھ نہ کچھ چینجنگ آہی  
..... گئی

جی میری پیاری بہن میں تو ٹھیک ہوں پر تم لگتا ہے اپنی بھائی کو بھول گئی ہو جو ادھر آتے ہی  
..... تم نے اپنے گارڈز کو مجھے اندر نہ آنے کی ہدایت جاری کر دی

سراج جانتا تھا کہ وہ تو اس بات تک سے واقف تک نہ ہوگی وہ بس ماہنور کا سہارا لینا چاہتا تھا  
..... اندر آنے کے لیے

.... بھائی آپ باہر آئے ہیں کیا

.. ماہنور نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل آئی  
... اور گارڈز آپ کو اندر کیوں نہیں آنے دے رہے رکیں میں دیکھتی ہوں ...

.... ماہنور ٹی وی لان سے ہوتی ہوئی باہر گارڈن میں چلی آئی

..... عالم نے دیکھا وہ کسی کے ساتھ فون پہ بات کرتے ہوئے گھر سے ہی باہر نکل گئی ..

وہ جلدی سے اس کے پیچھے بھاگا پر گھر کے باہر اسے سراج سے ملتے دیکھ اکپل کو تو رک

..... گیا پر پھر غصے میں لمبے لمبے ڈھنگ بھرتا ان کے پاس پہنچ گیا

..... کیوں آئے ہو تم یہاں

.....عالم کے کہنے پر ماہنور اور سراج دونوں نے حیرانی سے عالم کو دیکھا

.....ماہنور کو دیکھ کہ عالم کو احساس ہوا کہ وہ جلد بازی کر گیا ہے

.....میرا مطلب تھا کہ ہم آ جاتے سب سے ملنے تم کیوں آئے

.....عالم نے ماہنور کی خاطر یہ کھڑوا گھونٹ بھی بھر لیا

.....بھائی میں اور عالم بھی آنے والے تھے پراچھا ہوا کہ آپ بھی آگئے

....چلیں نہ اندر آئیں

ماہنور کے کہنے پر سراج مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ اندر کی طرف بڑھ گیا جبکہ عالم کا

.....اب غصے سے برا حال تھا

.. ماہنور اور عالم اک صوفے پہ بیٹھ گئے جبکہ سراج سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا

.....

.....وہ بابا کی طبیعت کچھ خراب تھی تو انھوں نے بولا کہ میں آجائوں تمہیں لینے

.....سراج نے سراسر جھوٹ بولا اسے اسماعیل صاحب نے ایسا کچھ بھی نہ بولا تھا

.....عالم جانتا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے پر خود پہ کنٹرول کر گیا

..کیا ہوا بابا کو اب ٹھیک تو ہیں ناں ماہنور نے پریشانی سے کہا

.....جی ٹھیک ہیں وہ اب بس بی پی تھوڑا سا ڈائون ہو گیا تھا تمہیں یاد کر رہے تھے..

.....اچھا چلیں ساتھ ہی چلیں گیں میں بابا سے بھی مل لوں گی

.....ماہنور نے کہا اور کھڑی ہو گئی

... تم کدھر جا رہی ہو عالم کے پوچھنے پر ماہنور نے کچن کی طرف اشارہ کیا

.....وہ بھائی کے لیے جو س لانے

.....اس کی بات پہ عالم کے ساتھ ساتھ سراج بھی مسکرایہ

.....واقعی محبت انسان میں بہت تبدیلی لاتی ہے

کہاں کل تک اسے خود کا ہوش نہیں ہوتا تھا اور کہاں آج وہ سراج کے لیے جو س لانے جا  
.....رہی تھی

.....اچھا چلو میں ساتھ چلتا ہوں

.....سراج نے انھیں جاتے دیکھا تو خاموشی سے مرہا کے کمرے کی طرف چلا گیا

....دروازہ کھول کے اندر داخل ہوا تو سامنے ہی مرہا کا وجود تھا

.....آج اس کا لباس تبدیل تھا باقی اسے وہ ویسی کی ویسی ہی لگی

ابھی وہ اس کے پاس بیٹھا ہی تھا جب عالم کمرے میں داخل ہوا اور اس پر جھپٹ

.....پڑا

.....جو س لے کے جب وہاں آئے تو سراج وہاں موجود نہیں تھا

.....عالم کے اندر کالا وا جیسے آج پھٹ گیا  
وہ جانتا تھا کہ سراج کہاں گیا ہے اسی کیے جلدی سے مر حاکے کمرے کی طرف گیا جہاں  
.....سامنے وہ مر حاکے پاس بیٹھ رہا تھا  
.....ماہنور بھی جلدی سے اس کے پیچھے بھاگی  
.....وہ خود سچو لیشن سمجھ نہیں پار ہی تھی  
....گھٹیا آدمی کتنا برداشت کروں میں تمہیں  
تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بہن کے پاس آنے کی پہلے تو نے اسے کم برباد کیا ہے.....  
.....جو دوبارہ اسے تکلیف پہنچانے آ گیا ہے  
.....عالم نے سراج کو مارتے ہوئے کہا  
سراج صرف خود کو ڈیفینڈ کر رہا تھا پر عالم کی بات پہ اس کا سارا دھیان عالم کے لفظوں پہ  
.....چلا گیا.....یہ کیا بول رہا تھا وہ.....مر حاس کی وجہ سے کیسے برباد ہوئی  
.....عالم مسلسل سراج کو مارے جارہا تھا جبکہ ماہنور اک طرف کھڑی کانپنے لگی  
.....اس نے عالم کو روکنا چاہا پر عالم کا یہ روپ اسے خوفزدہ کر گیا  
.....سراج پہ جھکا وہ سراج کو مارے جارہا تھا  
.....سراج کا تکلیف کے مارے برا حال تھا پر اسے اور کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا تھا ...

.....عالم اسے گالیاں دیتے ہوئے بس مارے جارہا تھا  
.....مرحاکا تکلیف کے مارے برا حال تھا.....اس کا بھائی بے گناہ کو مارے جارہا تھا  
اس نے اٹھنے کی کوشش کرنا شروع کر دی کیونکہ اگر وہ مزید ایسے ہی پڑی رہی تو سب  
.....برباد ہو جاتا جو دوبارہ کبھی ٹھیک نہیں ہو پاتا  
عالم بھائی...عالم بھائی کو چھوڑیں پلیز میرے بھائی کو چھوڑیں.. یہ کیا کر  
.....رہے

ماہنور نے کانپتے ہوئے اسے روکنا چاہا کیونکہ اب سراج کے منہ سے خون آنے لگ گیا  
.....تھا

.....اور عالم تھا جو رکنے کا نام نہیں کے رہا تھا اور سراج نہ ہی خود کو ڈیفینڈ کر رہا تھا  
ماہنور آگے بڑھی پر عالم نے اسے جلدی سے پیچھے کیا اور پھر سے سراج کو مارنے لگ  
.....گیا

.....کتنے مہینوں کا غصہ تھا جو آج نکلنے لگا تھا  
.....عالم پلیز چھوڑیں بھائی مرجائیں گیں  
.....ماہنور کے چیخنے پر مرحاکو لگا کہ اب وہ مزید نہیں سن پائے گی  
....."نہ جانے کیسے وہ اس کہی مہینوں کی نیند سے اٹھی اور...." بھائی رکیں چلائی

..... پر اس کی آواز بہ مشکل ہی عالم اور سراج تک پہنچی  
..... عالم رکا اور حیرانی سے مڑا  
..... اسے لگا کہ وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہو  
..... اس کی بہن اس موت جیسے نیند سے آخر جاگ گئی تھی  
..... سامنے دیکھا تو مر حابیڈ پہ بیٹھی اسے ہی دیکھ رہی تھی  
..... عالم جلدی سے بھاگتا ہوا اس کے پاس پہنچا  
..... ماہنور بس اک طرف کھڑی کانپ رہی تھی  
اور سراج کے کانوں میں جب مر حاک کی آواز پڑی تو اتنی تکلیف کے بعد بھی اس کے لب  
..... مسکرانے لگے  
..... بہت مشکل سے وہ اٹھ کھڑا ہوا  
..... دل میں سکون ہی سکون تھا  
..... سامنے دیکھا تو عالم اور مر حاک دوسرے کے گلے لگے مل رہے تھے  
..... دونوں بہن بھائی رو رہے تھے  
اس کی طرف مر حاک چہرہ تھا جس کی نظر سراج پہ پڑی تو آنکھوں میں محبت لیے بس وہ  
..... اسے ہی دیکھ رہی تھی



..... سراج اک پل کو کنفیوز ہوا پر اس کے لیے یہ خوشی کی بات تھی  
..... کمرے کا ماحول چند ہی پلوں میں الگ سہ ہو گیا تھا  
مرحبا پیچھے ہٹی اور سراج کی طرف اشارہ کیا..... وہ اتنا سہی سے بول نہیں پار ہی  
..... تھی  
عالم نے دیکھا تو وہ سراج کو جیسے پاس بلا رہی تھی..... عالم کنفیوز سہ اسے دیکھ رہا  
..... تھا  
..... عالم حیران ہو رہے ہوئے اپنی جگہ سے کھڑا ہوا ...  
سراج بھاگتا ہوا آیا اور مرحا کے پاس بیٹھا ہی تھا جب مرحا نے اگے بڑتے ہی اسے گلے لگا  
... لیا..... اور پھوٹ پھوٹ کر رودی  
وہ اب بہت اونچی آواز میں رو رہی تھی سراج اسے حوصلہ دے رہا تھا ہر وہ جیسے سن ہی  
..... نہیں رہی تھی  
ماہنور خود بہت حیران ہوئی تھی اور عالم پہ تو حیرتوں کہ پہاڑ ٹوٹ رہے تھے..... مرحا  
..... اس کے گلے کیوں مل رہی تھی  
ان دونوں کا گلے ملنا اور پھر یوں رونا صاف ظاہر کر رہا تھا کہ ان کے درمیان کتنی محبت  
ہے.....

..... سراج مجھھے لگا میں کبھی بھی آپ سے مہمل نہیں پائوں گی اور  
اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ میں ..... شش بس میں آ گیا ہوں ناں تو اب کس بات کی فکر  
..... تمہیں بھول پاتا

..... سراج نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا  
اس سے پہلے کہ عالم کوئی بات کرتا دھڑم کی آواز پہ وہ سب ماہنور کی طرف متوجہ ہوئے جو  
..... اب کمرے کے دروازے کے پاس گر گئی تھی  
..... عالم بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور اسے اپنی گود میں بھر دیا  
..... ماہنور کے گرنے پر سب اس کی طرف متوجہ ہوئے  
عالم بھاگتا ہوا اس کے پاس گیا اور اسے باہوں میں بھر لیا..... اور جلدے سے مرھا ...  
..... کے بستر پر مرھا کے ساتھ اسے چھوڑا  
..... عالم بہت گھبرا گیا تھا

..... اسے احساس ہوا تھا کہ ماہنور کے سامنے اسے سراج پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا  
عالم کا دماغ جیسے کام نہیں کر رہا تھا... اک تو مرھا کا سراج کے لیے رونا اور پھر ماہنور کا  
..... بے ہوش ہونا

... عالم نے اسے بہت آوازیں دی پر ماہنور ویسے ہی پڑی رہی

پانی کے چھڑکانوں سے بھی وہ ہوش میں نہیں آئی تھی.... بہت کوشش کے بعد بھی ..

..... جب ماہنور ہوش میں نہیں آئی تو عالم نے اسے ہسپتال لے جانے کا فیصلہ کیا

.... بھائی آپ ماہنور کو ہسپتال لے جائیں

..... مرزا کو بولنے پر عالم اس کی طرف متوجہ ہوا

..... ہاں میں ماہنور کو لے جا رہا ہوں پر تم کیسے

.... بھائی پلیز آپ جائیں میں ٹھیک ہوں اور میرے پاس سراج ہیں

..... مرزا کے لہجے پر سراج کی نگاہیں اک دم سے مرزا سے ملی ....

..... اس کی بات پہ عالم نے ناراضگی سے مرزا کو دیکھا

..... بھائی سراج میرا خیال رکھے گیں اور ویسے بھی آپ کچھ دیر تک آہی جائیں گیں

... مرزا نے اسے جانے کے لیے فورس کیا

عالم بھی زیادہ بحث نہ کر سکا.... کیونکہ ماہنور کی وجہ سے وہ جیسے ابھی سب بھول گیا

..... تھا

جلدی سے ماہنور کو باہوں میں اٹھایا اور باہر لے گیا.... گاڑی کی پچھلی سائیڈ ماہنور کو لیٹایا

.... اور خود ڈرائیو کرنے لگا

..... کچھ دیر کے بعد وہ ہسپتال پہنچ گیا تھا

..... ماہنور اندر کمرے میں موجود تھی اور ڈاکٹر اس کا چیک آپ کر رہی تھی  
..... کچھ دیر کے بعد ڈاکٹر باہر آئی تو عالم جلدی سے اس کے پاس گیا  
..... ڈاکٹر میری بیوی کیسے ہے.... وہ ٹھیک تو ہے نہ.... وہ ہوش میں آئی کیا  
..... عالم نے بے تابی سے سوال کرنے شروع کر دیے  
جی سر آپ کی وائف بالکل ٹھیک ہیں.. آپ میرے ساتھ میرے آفس میں آئیں میں آپ  
..... کو سب کچھ بتاتی ہوں  
..... ڈاکٹر کی بات پہ عالم ڈاکٹر کے کیمین میں گیا  
..... ڈاکٹر آپ جلدی بتائیں گی بھی کہ میری بیوی کو کیا ہوا ہے  
..... عالم کو اب غصہ آرہا تھا  
..... اس کی بات پہ ڈاکٹر مسکرا نے لگی  
..... عالم کچھ ٹھٹھکا  
بہت بہت مبارک ہو آپ کی وائف ماں بننے والی ہیں..... ابھی بچہ چند ہی ہفتوں کا  
..... ہے... تقریباً دو یا تین ہفتوں کا ہے.... اور آپ کی بیوی بہت کمزور ہیں  
..... اس کی بات پہ عالم کو لگا کہ آسمان اس پہ اکے گرا ہو  
..... اسے یہ احساس ہوا کہ ماہنور کی نظر میں وہ اس کا بچہ نہیں ہوگا

.....ہر طرف جیسے اداسی پھیل گئی

...اسے خوشی بھی تھی.....وہ یہ بھی جانتا تھا کہ یہ سب نارملی نہ ہوا تھا

.....ڈاکٹر بی بی اور ماں ٹھیک ہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے

نہیں ابھی تو کوئی مسئلہ نہیں ہے پر مسئلہ بن سکتا ہے اگر آپ نے ان کا دھیان نہ رکھا تو.....

.....وہ کسی زہنی دباؤ کا شکار ہیں اور ان کی ڈائٹ کا بھی بہت خیال رکھیں

جی ڈاکٹر اور کچھ دیر تک ڈاکٹر سے ضروری باتیں کرنے کے بعد وہ اس روم میں داخل ہوا

.....جس میں ماہنور تھی

.....ماہنوت کی آنکھیں آج پھر ساکت تھی جیسے اس رات تھی

.....عالم کے قدم جیسے چلنے سے انکاری ہو گئے تھے

.....چھوٹے چھوٹے قدم لیتا وہ اس کے پاس پہنچا

.....ماہنور کی نظریں اب بھی چھت پر گھڑی تھی

.....ماہنور اب طبعیت کیسی ہے

.....عالم نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

.....اس کی بات پہ ماہنور نے جن نظروں سے عالم کو دیکھا

.....عالم نے چاہا کہ زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے

.....عالم آپ ڈاکٹر کو بولیں نہ کہ وہ ابارشن کریں میں یہ بچہ نہیں چاہتی  
آپ نے انھیں بتایا نہ کی اس بچے کے باپ نے میرے ساتھ غلط کیا اور اب ہمیں یہ بچہ  
.....نہیں چاہیے

.....ماہنور کی بات پہ عالم کو بہت دکھ ہوا  
.....صد مے سے وہ ابھی عجیب قسم کی باتیں کر رہی تھی  
اسے اندازہ تھا کہ ماہنور کچھ ایسا ہی بولے گی.....کیونکہ وہ عالم کی محبت میں کچھ بھی کر سکتی  
.....تھی

ماہنور ابھی ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گیں....ابھی تم میرے ساتھ چلو  
.....گھر

.....پر عالم.....میں یہ بچہ ابھی  
.....ماہنور بحث مت کرو پلیز ابھی چلو

...ماہنور خاموش ہو گئی

.....چلو اٹھو گھر چلتے ہیں

.....عالم نے دوبارہ کہا

.....اس کی بات پہ ماہنور جلدی سے کھڑی ہو گئی

..... اس کا رویہ بہت عجیب سے ہو رہا تھا

.....

..... عالم کو بہت عجیب لگا پرا بھی وہ کچھ بول نہیں سکتا تھا  
عالم کے ساتھ ساتھ ماہنور چل رہی تھی..... عالم کو اندازہ ہو رہا تھا کہ ابھی وہ ہوش میں  
..... نہیں ہے

..... گاڑی میں بھی ماہنور خاموش ہی رہی  
دونوں جب گھر میں داخل ہوئے تو سامنے ہی سراج اور مر حاصوف نے پہ بیٹھے ان کا انتظار کر  
..... رہے تھے

..... کیا ہوا ماہنور آپ ٹھیک تو ہوناں  
..... سراج اٹھتے ہی ماہنور کے پاس گیا اور اسے گلے لگا لیا  
..... نہیں بھائی میں ٹھیک نہیں ہوں... بھائی سب برباد ہو گیا  
..... ماہنور نے روتے ہی بتانا شروع کر دیا  
..... جب کہ اس کی بات پہ عالم نے زور سے اپنی آنکھیں بند کر دی  
..... کیا ہوا ہے ماہنور مجھے بتاؤ تو سہی تم تو ٹھیک ہو تو پھر کیوں ایسا بول رہی ہو  
... بھائی اس انسان نے مجھے کہی کا نہیں چھوڑا

..... بھائی اب میں کبھی بھی ٹھیک نہیں ہو پائوں گی..... بھائی اس انسان

..... اتنا بول کہ ماہنور پھر بے ہوش ہو گئی

..... سراج نے اسے سنبھال لیا

عالم اگے بڑھا اور ماہنور کے اپنے بازوؤں میں تھام لیا اور اسے کمرے میں لے جا کے بستر پر  
..... لیٹا دیا

.... مر حاور سراج اس کے پیچھے تھے

.... عالم کیا ہوا ہے میری بہن کو اور وہ یہ سب کیوں بول رہی تھی

..... سراج بے تابی سے اگے بڑھا اور عالم سے سوال کرنے لگا

..... عالم نے اک گہرا سانس بھرا اور سراج کو سب بتا دیا

..... اس کی بات پہ سراج اپنا سر تھام گیا

اونواب کیا ہو گا..... ابھی اتنی مشکل سے سب ٹھیک ہوا تھا اور اب پھر سے ماہنور اس فیر

..... میں چلی گئی

سراج کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی وہ شخص اس کے سامنے ہوتا اور وہ اس کی گردن توڑ

..... کے اسے مار دیتا

.... جبکہ مر حاک طرف کھڑی بس عالم کو دیکھے جا رہی تھی



.....وہ سب باتوں اور راضوں سے واقف تھی

یہ بچہ تو اس کے بھائی کا تھا تو وہ کیوں نہیں کچھ بول رہا تھا..... کیوں وہ سب کو سچ سے  
.....آگاہ نہیں کر رہا تھا

عالم کی نظریں مرحا سے ملی تو اس کی نظروں کا مفہوم جان کہ وہ خاموشی سے نظریں جھکا  
.....گیا

اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا سراج گھر سے باہر چلا گیا..... مرحا نے اسے پکارا پر وہ نہ  
.....رکا

... مرحا بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی  
بے شک وہ اٹھ چکی تھی پر اب وہ بہت تھک چکی تھی... بہت عرصے بعد وہ اٹھی تھی ...  
.....پر اب بھی اسے بہت کمزوری تھی  
.....عالم وہی پہ ماہنور کے پاس بیٹھ گیا

شاید آج اس کے پاس الفاظ نہ تھے..... اگر یہ سب نارمل ہوتا تو شاید اس سے زیادہ خوش  
.....کوئی نہ ہوتا پر جو حالات تھے اسے ماہنور کی پریشانی ہی پریشانی تھی  
.....جلدی سے ہنسن کو کال کی  
...ہاں کدھر ہے تو

.....میں تو ابھی کام پہ ہوں کیوں تو کیوں پوچھ رہا ہے آج کیسے اس دوست کو یاد کر لیا  
..... ہنسن کا لہجہ شرارتی تھا پر عالم بہت سنجیدہ تھا  
..... یار جلدی گھر آ جا مجھے کچھ سمجھ نہیں لگ رہی  
..... عالم کی بات پہ اور اس کے لہجے پہ ہنسن ٹھٹکا  
..... کیا ہوا سب ٹھیک تو ہے ناں  
..... ہنسن کے پوچھنے پر اک پل کو عالم خاموش ہو گیا  
یاد کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے سب میرے ہاتھ سے نکل چکا ہے..... جتنا چیزوں کو ٹھیک  
..... کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہی نہ کہی سے ساری بات خراب ہو جاتی ہے  
..... عالم کے لہجے سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت تکلیف میں ہے  
..... ہنسن کو کچھ سمجھ تو نہ آئی پر وہ جلدی سے عالم کے گھر کی طرف نکل آیا  
..... کچھ دیر میں وہ دونوں لائونج میں بیٹھے تھے  
..... ہاں اب بتا کیا ہوا ہے اور کیوں تو اتنا پریشان ہے  
..... ہنسن کے کہنے پر عالم نے پہلو بدل لیا  
..... پھر اس نے اسے سب بتانا شروع کر دیا  
..... کیا یار اب کیا ہو گا..... ہنسن کا پریشانی اور حیرت سے برا حال تھا

میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں ماہنور کو سب بتا دوں گا..... میں اسے مزید اس تکلیف میں  
..... نہیں رکھ سکتا

..... تو تجھے لگتا ہے کہ تیرے سچ بتانے سے ماہنور نارمل ہو جائے گی

..... ہنسن کی بات پہ جیسے اک طنز تھا

میں جانتا ہوں وہ نارمل نہیں ہوگی بلکہ مجھ سے نفرت کرنے لگ جائے گی پر کم سے کم

..... میرے بچے کو تو وہ ایکسپٹ کر لے گی ناں

وہ میرا خون ہے اور میرے سامنے اگر کوئی اسے ناجائز کہے گا تو یہ میرے لیے ہزار دفعہ

..... مرنے سے بھی زیادہ تکلیف دہ ہوگا

..... میں اپنے بچے کو نہیں کھو سکتا مجھے یہ سٹیپ لینا ہوگا

عالم تو پتا نہیں کیا سوچ کے پہلے اتنے غلط فیصلے کرتا ہے اور بعد میں پھر کہی کا نہیں رہتا.....

..... اب اس سب کو وہ ننھی جان جھیلے گی

..... ہنسن کو عالم پہ بہت غصہ تھا

نہیں میں مر بھی جاؤں پر اپنے بچے پہ کوئی بات نہیں آنے دوں گا..... عالم کی آنکھیں لال

..... اور سو جی ہوئی تھی

بازوں کی رگیں واضح نظر آرہی تھی.....ایسا لگ رہا تھا کہ بہت مشکل سے وہ خود پہ  
.....کنٹرول کر رہا ہو

.....اس بچہ وہ اسے مر حاور سراج کے آپسی رویے کے بارے میں بتانا بھول گیا تھا  
چل یار میں نے تجھے یہ سب کرنے کو بہت پہلے بولا تھا....خیر دیر سے ہی سہی تجھے احساس  
.....تو ہوا ہے.....جتنا جلدی ہو سکے اسے سب بتا دے

....ہنہین اگر وہ مجھ سے نفرت کرنے لگ گئی تو

.....عالم اب بھی اسی بات سے ڈر رہا تھا

.....کیوں فکر کرتا ہے میرے یار

وہ تجھ سے بہت محبت کرتی ہے ہاں ناراض ضرور ہوگی پر مجھے امید ہے کہ وہ تجھ سے کبھی  
...بھی نفرت نہیں کر پائے گی

.....بس آج اسے سب بتا دے تاکہ مزید تیرے دل میں کوئی بات نہ رہے

.....اس کی بات پہ عالم خاموش ہی تھا

.....چل اب میں چلتا ہوں تو بھی جا تھوڑی دیر آرام کر

ہمممم

....

.....کچھ دیر تک ہنسن چلا گیا.....عالم وہی صوفی پہ بیٹھا تھا

.....یہ وقت اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہو رہا تھا

کمرے میں گیا اور ماہنور کے پاس بیٹھ گیا.....وہ اب تک ہوش میں نہ آئی تھی.....  
عالم جانتا تھا کہ کچھ ہی دیر تک اسے ہوش آ جانا تھا پھر شاید وہ دوبارہ اسے کبھی ایسے نہ دیکھ  
پائے.... شاید پھر جب بھی وہ اسے دیکھے تو اس کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے صرف  
..... نفرت ہی دکھے

.....اپنا ہاتھ اس کے پیٹ پہ رکھا تو جیسے جسم میں اک سکون سہ اتر ا  
....اپنی اولاد کے لیے دکھ بھی ہوا جو اس سب میں بالکل بے قصور تھی  
.....خیر قصور وار تو ماہنور بھی نہ تھی

.....وہ بس اس کے پاس بیٹھا اسے دیکھے جا رہا تھا

.....

.....سراج جب گھر آیا تو وہی لائونج میں رکھے صوفی پہ ہی بیٹھ گیا

....ایسا لگ رہا تھا کہ اس کا دماغ پھٹنے کے درپہ ہے

.....باہر تقریبات ہونے کو تھی

.....موسم ہمیشہ کی طرح آج بھی کچھ سرد سہ تھا

.....جہاں مرہا کے ٹھیک ہونے کی خوشی تھی وہی ماہنور کا غم بھی تھا

.....وہ وہی صوفے پہ بیٹھا سب باتیں سوچ رہا تھا

ناجانے اب ماہنور اور عالم کا کیا فیصلہ ہونا تھا..... وہ بار بار یہی سوچ رہا تھا کہ کیا ع؛لم کسی

..... اور کی اولاد قت اپنائے گا یا

ماہنور کو چھوڑ دے گا..... وہ جانتا تھا کہ اگر عالم نے ماہنور کو چھوڑ دیا تو شاید ماہنور نہ زندہ

..... لوگوں میں رہے نہ ہی مردہ لوگوں میں

... پریشانی سے بیٹھا وہ بس یہی سوچے جارہا تھا

..... اور ایسے ہی سوچتے سوچتے وہ وہاں پہ سو گیا

.....

..... رات کے کسی پہر ماہنور کی آنکھ کھلی تو خود کو عالم کے حصار میں پایا

..... آہستہ آہستہ سب یاد آنا شروع ہوا تو تکلیف پھر سے بڑھ گئی

کتنی مشکل سے اس نے اس حادثے کو بھولنے کی کوشش کی تھی اور اب پھر سے وہ سب

..... تازہ ہو گیا تھا

..... ایم سوری عالم

..... عالم کی داڑھی پہ اپنی ہتھیلی رکھتے ہوئے کہا

اس کی آواز پہ عالم جاگ گیا تھا..... اس نے اٹھنے کی کوشش نہ کی کیونکہ وہ ان پلوں کو  
..... جینا چاہتا تھا

..... ماہنور نے اس کی آنکھوں پہ اپنی انگلیاں گھمائیں  
عالم میں نے بہت کوشش کی سب بھولنے کی پر اس گندھے اور گھٹیا آدمی نے میرے  
..... ساتھ جو کیا اب اس کا کیا گناہ مجھے بھگتنا پڑھ رہا ہے  
عالم آپ مجھ سے نفرت تو نہیں کرو گے ناں... میں صرف آپ سے اولاد چاہتی ہوں میں  
یہ بچہ نہیں چاہتی عالم آپ کسی کو بھی نہ بتانا میں ابارشن کروالوں گی پھر سب ٹھیک ہو  
..... جائے گا پہلے جیسا

اس کی باتیں عالم کے دل پہ کسی تیر کی طرح لگ رہی تھی.... کاش وہ اسے اپنا سینا کھول کہ  
..... اپنا زخموں سے چور دل دکھا پاتا

..... کیسے وہ اسے بتاتا کہ تم میرے ہی بچے کو مارنے کی باتیں کر رہی ہو  
..... پر عالم آج خاموش تھا نا جانے اس کے دل میں کیا چل رہا تھا  
.... اچانک ماہنور نے رونا شروع کر دیا

.... عالم کی خاموشی کو وہ اس کی ناراضگی سمجھ رہی تھی

ہے ے ے کیوں رو رہی ہو ہاں.... عالم نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے  
.... کہا

آپ کو بھی مجھ سے نفرت ہو گئی ہے ناں کیونکہ میرے پیٹ میں یہ بچہ پر عالم میں صرف  
..... آپ سے محبت کرتی ہوں پلیز مجھے خود سے دور نہ کیجیے گا  
عالم پلیز پلیز ہم کل ہسپتال جائیں گے اور اس بچے کو ختم کر دیں گیں پھر ہمارے درمیان  
..... سب نارمل ہو جائے گا

..... ماہنور کی بات پہ عالم کا آنسو صاف کرتا ہاتھ رکا  
..... ماہنور دوبارہ اس بچے کو تکلیف پہنچانے کی بات نہ کرنا  
..... عالم نے بہت ضبط سے کہا

..... پر عالم میں اک گندے انسان کا خون اپنے پیٹ میں کبھی نہیں پالو گی کبھی نہیں  
..... میں ابھی

..... ماہنور خاموش ہو جائو ہم اس بارے میں صبح بات کریں گیں ابھی چپ کر کے سو جائو  
..... عالم نے اس کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا  
..... عالم اس گھٹیا انسان کی طرح یہ بچہ بھی بہت گھٹیا



بس ماہنور..... بہت سن چکا ہوں تمھاری یہ فضول باتیں..... اب چپ کر کے سو  
جائو.....

..... عالم پلیز

..... میری جان وعدہ صبح ہم اس بارے میں بات کریں گیں پر پلیز ابھی سو جائو... پلیز  
..... عالم کی آنکھوں میں التجا تھی

..... ماہنور خاموشی سے اس کے سینے پہ سر رکھے سونے لگی  
..... وہ سویا ہوا تھا جب اسے کسی نے زور سے جھنجھورا

... سراج بیٹا یہاں کیوں سو رہے ہو؟

..... اپنے کمرے میں جا کے سو اور یہ آپ کے چہرے پہ نشان کیسے ہیں  
..... مریم بیگم نے فکر مندی سے کہا

صبح جب وہ اور اسماعیل صاحب باہر لائونج میں آئے تو سراج کو وہاں سوتے ہوئے  
..... پایا

..... جی ماما وہ بس رات میں دیر سے گھر آیا تھا تو یہاں بیٹھے بیٹھے ہی سو گیا  
..... سراج نے اٹھتے ہوئے کہا

..... اس نے نشان والی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا..

.....بیٹا یہ چہرے پہ

.....کچھ نہیں ماما آپ اور بابا کہی جا رہے ہیں کیا

.....اس نے ان دونوں کو تیار دیکھتے ہوئے کہا

جی بیٹا وہ ہم ماہنور سے ملنے جا رہے ہیں.... آپ کے بابا اور میں اسے بہت یاد کر رہے  
تھے....

...کل بھی وہ نہیں آئی

ہمیں لگا وہ اور عالم خود ہی آجائیں گیس پر وہ نہیں آئے تو آج ہم نے سوچا کہ اس سے ملنے  
.....چلے جائے

.....اس کی نظر اسماعیل صاحب پہ پڑی جو صوفے پہ بیٹھے جوتے پہن رہے تھے  
ماما وہ مجھے آپ سے ماہنور کے بارے میں کوئی بات کرنی ہے آپ پلیز تھوڑی دیر کے لیے  
.....بیٹھ جائیں

.....اس کی بات پہ مریم بیگم خاموشی سے اسماعیل صاحب کے پہلو میں بیٹھ گئی  
.....سراج اب کنفیوز کھڑا تھا

.....اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے وہ انھیں ماہنور کی پر یگنسنسی کا بتائے  
.....ماما وہ کل میں ماہنور سے ملنے گیا تھا

..... اور وہاں اچانک ماہنور بے ہوش ہو گئی

..... کیا ہوا میری بیٹی کو ٹھیک تو ہے نہ اور تم ہمیں ابھی بتا رہے ہو

..... اسماعیل صاحب نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کہا

..... بابا وہ ماہنور ماں بننے والی ہے

..... سراج نے جلدی سے بولا اور خاموشی سے صوفے پہ بیٹھ گیا

..... اس کی بات پہ اسماعیل صاحب اور مریم بیگم کو لگا کہ ان پہ کسی نے آسمان گرا دیا ہو

..... اسماعیل صاحب تو لڑکھڑاکے صوفے پہ گر گئے

..... جبکہ مریم بیگم نے اپنا سر تھام لیا

یا اللہ میری بیٹی پہ اور کتنی آزمائشیں ہوں گی... یا اللہ میری بیٹی پہ رحم فرما.... مریم بیگم

..... نے روتے ہوئے کہا

..... بیٹا عالم کا کیا ریکشن تھا اس نے ماہنور کو کچھ برا تو نہیں کہا ناں

..... اسماعیل صاحب نے جلدی سے عالم کے بارے میں جاننا چاہا

ناجانے عالم ماہنور کے ساتھ کیسا سلوک کرتا آخرا اس کی بیوی تھی اور بچہ کسی اور

کا.....

نہیں بابا عالم نے اسے کچھ نہیں کہا بلکہ وہ تو اس کا بہت خیال کر رہا تھا پر ماہنور جیسے ٹوٹ چکی  
ہے.....

..... اسماعیل اب کیا ہو گا میری ماہنور

..... مریم ہم چلتے ہیں وہاں کچھ نہ کچھ حل نکالتے ہیں

..... انھوں نے مریم بیگم کو حوصلہ دینا چاہا

..... حالانکہ وہ خود جانتے تھے کہ اس کا کوئی حل نہیں نکلتا تھا

..... بابا میں بھی چلتا ہوں بس کچھ دیر رکیں میں فریش ہو کر آتا ہوں

..... اوکے بیٹا جلدی کرو

..... وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا تب اچانک اس کی فون پہ کال آنے لگی

. کال اس کے خاص بندے کی تھی جسے اس نے ماہنور کے مجرم کو پکڑنے کا بولا تھا

..... یہ اس کا دوست بھی تھا جو ایجنسی میں کام کرتا تھا

..... ہاں بولا یارم کچھ پتا چلا

..... اب تو اس انسان سے نفرت مزید بڑھ گئی تھی

..... اس کی بات پہ یارم نے اسے سب سچ سچ بتانا شروع کر دیا

یارم یہ کیا بکواس کر ہے ہو تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے وہ میری بہن کا شوہر ہے اور تم اس پہ اتنا  
.... گھٹیا الزام لگا رہے ہو وہ ایسا نہیں کر سکتا تو اک بار پھر سے چیک کر شاید کوئی مسٹیک  
نہیں سراج مجھ سے کوئی مسٹیک نہیں ہوئی میں نے بہت ہی مشکل سے یہ انفارمیشن نکالی  
..... ہے اور اک اک لفظ سچ ہے

..... اس کی بات پہ سراج کو لگا کہ وہ مزید سن نہیں پائے گا  
دیکھ سراج میں نے تجھے ریزن بھی بتایا ہے اور اس سب میں کیا دھرا اس عائشہ نامی بلا کا  
..... ہے

وہ پاگل لڑکی تیرے پیچھے پاگل تھی اور اسی چکر میں اس نے مرہا کے ساتھ بہت غلط  
..... کیا

اور اسی کا بدلہ عالم تجھ سے لے رہا ہے کیونکہ اس لڑکی نے عالم کو تیرے بارے میں بہت  
..... گھٹیا باتیں تک بتائی ہیں

اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات کرتا سراج نے غصے سے فون بند کیا اور گھر سے باہر جانے  
..... لگا

اس کے دماغ میں سب پرانی باتیں گھوم رہی تھی..... عالم کا مرحا کے لیے اس کے ساتھ رویہ اور پھر اس دن جب اس نے عالم سے ماہنور کے مجرم کو پکڑنے کے بارے میں..... کہا تھا وہ سب

..... سراج کس کی کال تھی اور یہ تم کیا بات کر رہے ہو عالم کے بارے میں..... اسماعیل صاحب کے پوچھنے پر سراج نے انھیں دیکھا اور اک گہرہ سانس بھرا بابا آج آپ کو بہت صبر سے کام لینا ہو گا مجھے ماہنور کا مجرم مل چکا ہے آپ پلیز میرے..... ساتھ چلیں اور پلیز کوئی سوال مت کیجیے گا میں اب سب کچھ بتا دوں گا..... سراج انھیں اور مریم بیگم کو لے کے عالم کے گھر کی طرف نکل گیا گاڑی میں بھی اسماعیل صاحب اور مریم بیگم نے کوئی سوال نہ کیا کیونکہ سراج بہت غصے..... میں نظر آ رہا تھا

اسماعیل صاحب کو یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ کہی وہ انسان عالم کے سامنے آ کے عالم کو..... ماہنور سے بدگمان نہ کر دے

..... وہ بس عالم اور ماہنور کے لیے دعائیں مانگ رہے تھے

..... صبح عالم کی آنکھ کھلی تو ماہنور اس کے سینے سے لگی سو رہی تھی

..... اس نے اپنا بازو سے عالم کی گردن کے گرد حصار بنا رکھا تھا

..... ہونٹ بالکل خشک تھے

..... اسے اتنا پاس دیکھ کے عالم کا دل ڈگمگانے لگا

اک ہاتھ تو ماہنور کے سر کے نیچے تھا تو دوسرے سے اس کا چہرہ تھام کے اس کے لبوں پہ  
..... جھک گیا

..... انداز بہت نرم تھا کہ کہی وہ جاگ نہ جائے

..... ماہنور کے ہلنے پر اس جیسے ہوش آیا پر شکر تھا کہ وہ سو رہی تھی

..... اس کے لب اب تر تھے جسے وہ اپنے انگوٹھے سے سہلانے لگا

..... کچھ دیر بعد وہ اٹھ گیا

..... ماہنور پر کمفر ٹڑھیک کیا اور فریش ہونے چلا گیا

..... فریش ہونے کے بعد وہ ماہنور اور مر حاک کے لیے ناشتا بنانے چلا گیا

اس سے پہلے کہ وہ کچن میں داخل ہوتا اس کی نظر مر حاک پر پڑی جو اپنے کمرے سا باہر آرہی  
..... تھی

..... میرو

..... عالم اس کے پاس گیا اور اسے گلے لگالیا

..... اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ..... بھائی مرنا بھی عالم کے گلے لگ گئی  
..... بھائی ایم سوری میری وجہ سے آپ کی زندگی برباد ہو گئی... مرنا روتے ہوئے کہا  
..... نہیں مرنا اس میں آپ کی کیا غلطی بلکہ یہ سب میں نے خود بگاڑا ہے  
..... سب اپنے ہاتھوں سے خراب کر دیا  
..... آپ کیوں خود کو قصور وار مان رہی ہو..... ادھر بیٹھو  
..... عالم نے اسے صوفیہ پہ بٹھایا اور اس کے آنسو صاف کیے  
مرنا مجھے عائشہ نے سب بتایا کہ کیسے سراج نے آپ کے ساتھ وہ سب کیا اور پھر آپ نے  
بھی کتنا غلط قدم اٹھایا اک بار بھی اپنے بھائی کے بارے میں نہیں سوچا مجھے جب آپ اس  
..... حال میں ملی تھی جانتی ہو مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی  
..... عالم کی بات پہ مرنا مزید رونے لگی  
..... بھائی عائشہ نے آپ سے سب جھوٹ بولا تھا  
سراج نے میرے ساتھ کچھ غلط نہیں کیا بلکہ میں اور سراج اک دوسرے سے محبت  
کرتے تھے اور عائشہ مجھ سے نفرت کرنے لگی اسے لگتا تھا کہ میں نے اس سے سراج کو  
..... چھینا ہے کیونکہ وہ بھی سراج سے محبت کرتی تھی



اس کی بات پہ اس کے بازو پہ عالم کی گرفت کمزور ہوئی.... آہستہ آہستہ وہ اسے سب کچھ  
..... بتاتی گئی

..... عالم کے سینے پہ جیسے کسی نے بھاری پتھر رکھا ہو  
..... اسے ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی اس کے دل پہ تیزاب پھینک رہا ہو  
..... مر حایہ تم کیا بول رہی ہو

..... تمہارے ساتھ وہ سب ہوا تھا تب ہی تو میں نے ماہنور کے ساتھ وہ  
عالم سے تو بولا بھی نہیں جا رہا تھا اسے ایسا لگ رہا تھا کہ اس کے ساتھ جیسے کسی نے بہت بڑا  
..... مزاق کیا ہو

نہیں بھائی یہی سچ ہے میں نے بہت کوشش کی اٹھنے کی آپ کو سب بتانے کی پر بھائی ہر بار  
میں بے بس ہو جاتی تھی بھائی ماہنور بالکل بے قصور تھی بلکہ سراج بھی بے قصور  
..... تھا

بھائی اس نے کبھی میرے ساتھ برا کرنے کا سوچا تک نہیں بلکہ اس نے ہمیشہ میرا خیال  
..... رکھا

..... جبکہ عالم کو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اگلا سانس نہیں کے پائے گا

اتنا بڑا دھوکا ہوا تھا اس کے ساتھ اور اس نے بغیر سوچے سمجھے بغیر کسی بات کی جانچ کیے  
..... ماہنور کے ساتھ وہ سب کر دیا

..... اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا دروازے پر بیل ہونے لگی  
عالم کو تو کوئی ہوش نہ تھا.... اور بیل بجانے والا کوئی ایسا تھا جو جیسے بیل پہ ہاتھ رکھ کے ہٹانا  
..... بھول گیا ہو

..... مر حانے دروازہ کھولا تو سامنے سراج اور اس کے ماں باپ کھڑے تھے  
.... سراج نے اسے دھکے سے سائیڈ پر کیا اور خود اندر کی طرف بڑھ گیا  
..... مر حاکو بہت حیرانی ہوئی کہ آج پہلی بار سراج نے اسے ایسے اگنور کیا تھا  
..... جبکہ اس کے ماں باپ اگے بڑھے اور اس کے سر پہ ہاتھ رکھا  
..... کیسی ہو بیٹا.... بہت خوشی ہوئی آپ کو ایسے دیکھ کے  
..... مریم بیگم کی بات پہ وہ بس نظریں جھکا گئی

..... اک الگ سی شرم محسوس ہو رہی تھی ان سے  
وہ بھی اس کی جھجک سمجھ رہے تھے کیونکہ سراج نے انھیں اپنی پسند کے بارے میں بتایا  
..... تھا.... انھیں اس سے کوئی اعتراض نہ تھا  
..... بلکہ وہ سراج اور مر حاکے لیے خوش تھے

ماہنور بھی بیل کی آواز سے اٹھ چکی تھی نہ جانے کون تھا جو اس وقت آیا تھا اور بیل پہ بیل

..... بجائے جا رہا تھا

..... وہ بھی لائونج میں آئی

..... اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتی سراج عالم پہ جھپٹ پڑا

..... کمینے آدمی گھٹیا انسان... تجھے شرم نہ آئی میری بہن کے ساتھ یہ گیم کھیلتے ہوئے

..... اسے برباد کرتے ہوئے

تو نے یہ گھٹیا کام کیا اور میری بہن کو زہنی ٹارچر کرتا رہا کہ نا جانے کون اسے برباد کر

..... گیا

..... سراج نے عالم کو صوفے سے اٹھاتے ہوئے مارنا شروع کر دیا

..... اسماعیل صاحب اور مریم بیگم کا صدمے سے برا حال ہوا

..... تو کیا وہ عالم تھا

سراج یہ کیا بول رہا تھا اور ماہنور بس دروازے کے پاس کھڑی یہ سب دیکھے جا رہی

..... تھی

..... مرہا بھی مریم بیگم کے ساتھ کھڑی تھی

وہ جان گئی تھی کہ سراج کو سب باتوں کا علم ہو گیا ہے وہ اپنی جگہ پہ بہت شر مندہ کھڑی  
..... تھی

سراج عالم کا گریبان پکڑے مسلسل اسے مارے جا رہا تھا..... اس کے چہرے پہ بہت سی  
..... زخمیں بن رہی تھی.... اور سراج کا ہاتھ خود زخمی ہو رہا تھا

..... بھائی چھوڑیں عالم کو آپ پاگل ہو گئے ہیں کیا

..... ماہنور بھاگتی ہوئی آئی اور سراج کو پیچھے ہٹانے لگی

ہٹو ماہنور تم اس گھٹیا انسان کے بارے میں کچھ نہیں جانتی یہی وہ شخص ہے جس نے

..... تمہارے ساتھ اتنا غلط کیا.... تمہاری مجبوری کا فائدہ اٹھایا

... بھائی یہ آپ کیا بول رہے ہیں

... ہوش سے بولیں وہ میرا شوہر ہے اسی نے ہی مجھے اس مشکل وقت میں سنبھالا ہے

وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں.... ایسا وہ میرے ساتھ نہیں کر سکتا آپ کو غلط فہمی ہوئی

..... ہے

..... ماہنور نے چلاتے ہوئے کہا

..... اس کی خود کی طبیعت خراب تھی اور پھر سراج کا عالم پہ اتنا گھٹیا الزام لگانا

اس کا دل بہت ڈر رہا تھا اور اس سب پہ عالم کی خاموشی اسے مزید خوفزدہ کر رہی  
..... تھی

ماہنور تمہیں اس نے اسی لیے اپنا یا کیونکہ اسے پتا تھا اس نے خود یہ سب کیا ہے اور ہم  
..... سب اس کے احسان مند ہو رہے تھے کہ اس نے تمہیں اس حالت میں بھی اپنا یا  
..... تم اس انسان کو جانتی نہیں ہو اس نے اپنی بہن کا بدلہ لینے کے لیے ایسا کیا ہے  
بھائی پلیز عالم کے بارے میں یہ سب نہ کہیں عالم مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں میں  
..... جانتی

.... عالم عالم پلیز آپ بولیں نہ کچھ

اس نے عالم کا چہرہ تھا متے ہوئے کہا پر اس کا چہرہ دیکھ کہ ماہنور کو جیسے کچھ غلط ہونے کا  
..... احساس ہوا

سو جی ہوئی آنکھیں اور پھر اس کے پپوٹے لال رنگ میں بدل چکے تھے اور آنکھوں کے  
..... کناروں پہ آئی نمی اور اس سب پہ اس کا یوں سر جھکانا  
..... عالم

ماہنور نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا..... پر عالم کی نظریں جھکانا سب الزامات  
..... پہ مہر لگا گیا

..... ماہنور کو لگا کہ اس کا دل کسی نے بہت بے دردی سے توڑا ہو

..... اور یہی وہ لمحہ تھا جب ماہنور ٹوٹی تھی

..... اس کا دل ٹوٹ چکا تھا جسے سمیٹنا اب تقریباً ناممکن تھا

..... ماہنور لہڑ لہڑا کے صوفے پہ گری

عالم جانتا تھا آج وہ سب کھو چکا ہے..... پچھتاوا اب اتنا بڑھ چکا تھا کہ شاید برداشت سے

..... باہر ہو گیا تھا

اب جو سب ہونا تھا وہ اس کی سزا تھی..... ان سب کے بیچ وہ نظریں نہیں اٹھا پا رہا

..... تھا

..... بیٹا یہ سب تم کیا بول رہے ہو بتاؤ تو سہی

..... اور پھر سراج حرف بہ حرف سب کو سچ بتاتا گیا

..... مریم بیگم کا تو دل پہ ہاتھ چلا گیا

..... اسماعیل صاحب کی آنکھوں میں بے یقینی کے آنسو تھے

..... اتنا بڑا دھوکا دیا تھا عالم نے ان سب کو

..... عالم پلیز بولیں کہ یہ جھوٹ ہے

..... ماہنور نے روتے اور سسکتے ہوئے کہا

.....تو کیا عالم کی اس سے محبت، اس کا ماہنور سے نکاح کرنا سب جھوٹ تھا  
.....ماہنور کو لگ رہا تھا کہ اس کی سانسیں رک گئی ہوں  
آج اسے اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ کیوں اسے عالم کا چھونا اس انسان کے چھونے جیسا  
..... لگتا تھا.... کیوں اسے عالم کا لمس اس انسان جیسا لگتا تھا  
اسے لگتا تھا کہ شاید اب اسے کوئی بھی لمس ایسا ہی لگے کیونکہ اس کے ساتھ ہوا ہی کچھ ایسا  
..... ہے

.....عالم بولیں کہ یہ جھوٹ ہے چپ کیوں کھڑے ہیں  
.....ماہنور نے اسے جھنجھورتے ہوئے کہا  
.....عالم اب بھی خاموش تھا

.....مرحباں اک طرف کھڑی روئے جا رہی تھی  
.....عالم میں نے کہا بولو کہ یہ بھوٹ ہے بولو  
.....ماہنور نے چیختے ہوئے عالم کے چیرے پہ اک تھپڑ دے مارا  
.....ماہنور یہ سب اک غلط فہمی میں ہوا  
.....ورنہ میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دے سکتا تھا اور

تھا..... مطلب کہ میرے ساتھ وہ سب آپ نے کیا تھا..... ماہنور کی آنکھوں میں بے  
یقینی ہی بے یقینی تھی

عالم آپ نے کیا تھا وہ سب؟؟

ہاں اس سب کے پیچھے میرا ہاتھ تھا..... ورنہ میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارے ساتھ  
..... یہ سب کرنے کا سوچتا بھی تو وہ سوچ کے پچھتا

..... چٹاخ..... اک اور زوردار تھپڑ ماہنور نے اس کے گال پہ مارا تھا

ماہنور پلیز مجھ سے ناراض نہ ہو میں نے وہ سب غصے میں کیا.... میں اپنے اس عمل پہ آج  
..... تک پچھتا رہا ہوں پلیز تم

ناراض

عالم... بات ناراض سے کہی آگے بڑھ چکی ہے..... میں اب تم سے نفرت کرتی ہوں  
..... نفرت

..... نہیں ماہنور میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تم پلیز مجھ سے نفرت نہ کرنا میں  
کتنے خود غرض تھے ناں تم عالم..... صرف اپنی آنا کی تسکین کے لیے تم نے میرے  
ساتھ وہ سب کیا اور میں کتنی پاگل تھی ہر وقت تم سے نظریں چراتی تھی کہ کن نظروں  
..... سے میں تمہارا سامنا کروں گی



.....میں تمہارے لیے خود کی حفاظت تک نہ کر سکی  
ہمیشہ ڈرتی کہ کہی وہ شخص دوبارہ نہ آجائے اور مجھے کہاں پتا تھا کہ میں اسی شخص سے محبت  
..... کرتی ہوں اور اسی کے ساتھ ہی رہتی ہوں  
..... ماہنور مجھے موقع دوسب سمجھانے کا  
..... کیا موقع دوں عالم کیا موقع دوں  
..... تم نے اپنی بہن کا بدلہ مجھ سے لیا  
اپنی بہن کی محبت میں کیا تمہیں میری محبت نظر نہ آئی تم تو مجھ سے محبت نہیں کرتے تھے  
..... پر میں تو کرتی تھی ناں  
..... میرا رونا سسکنا تمہیں یاد نہ آیا  
جانتے ہو کتنا تکلیف دہ تھا جب میں خود کو تمہاری نظر میں گندا سمجھتی تھی ناپاک سمجھتی  
..... تھی  
عالم اگر مرد تھے تو مردوں کی طرح مقابلہ کرتے کسی کا دل توڑنے کی کوشش کیوں  
..... کی  
..... ماہنور تم سب غلط سمجھ رہی ہو  
..... عالم جانتا تھا ابھی وہ جس فیر میں تھی وہ خود سے سب سوچے جا رہی تھی

سب کھڑے بس ان دونوں کا تماشا دیکھ رہے تھے کسی کو بھی بیچ میں بولنا مناسب نہ لگا.....

..... ماہنور قسم لے لو میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور آج سے نہیں بہت پہلے  
..... واہ اب یہ کون سا ڈرامہ ہے ہاں

تمہاری نظر میں میری محبت اور میری کیا ویلیو تھی وہ مجھے بہت اچھے سے پتا لگ چکا ہے.....

... یہ تمہارا بچہ جسے میں نہ جانے کیا کیا بولے جا رہی تھی  
اور واقعہ یہ بہت ہی گھٹیا انسان کا بچہ ہے جس نے کسی لڑکی کو محبت کے جال میں پھنسا کر  
..... اسے اس قدر ٹارچر کیا کہ اب وہ مرنا پسند کرے گی  
..... ماہنور کی باتیں عالم کو بہت تکلیف دے رہی تھی  
..... ایسی تکلیف جس سے عالم پہلے کبھی نہ گزرا ہو

خود پہ وہ پھر بھی بات برداشت کر لیتا پر اپنے بچے پہ ایسی باتیں اسے گہری تکلیف سے دوچار  
..... کر رہی تھی

ماہنور بیٹا ابھی آپ چلو اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گیں آپ کی طبیعت خراب  
..... ہو جائے گی

اسماعیل صاحب کو اس وقت بیچ میں بولنا مناسب لگا کیونکہ انھیں اندازہ ہو رہا تھا کہ اس دکھ  
..... میں ماہنورا بھی ہوش میں نہیں تھی

..... نہیں بابا

..... کبھی نہیں آج اس انسان کو پتا تو چلنا چاہیے ناں کہ اس نے کتنے لوگوں کو برباد کر دیا  
مجھے نہیں بھولتا بابا وہ سب..... آپ لوگ میری تکلیف نہیں سمجھ سکتے بابا جب میں نے  
.... پہلی بار اس حادثے کے بعد اس انسان کا سامنا کیا تھا

بابا میں نے خود کو اس سے بڑھ کر کبھی اتنی ازیت میں نہیں پایا جتنا میں اس وقت ازیت  
..... میں تھی

..... بابا مجھے نہیں بھولتا آپ کا چھپ چھپ کے رونا.... ماما کا رونا  
اور یہ انسان اپنا گھٹیا پن دکھانے کے بعد آگیا مجھے اپنانے اور سب کی نظروں میں اونچا بننے  
..... کے لیے

مجھے لگا تھا کہ اس نے یہ سب میری محبت میں کیا پر یہ تو جانتا تھا نہ کہ میرا کیا گناہ تھا تو مجھے  
..... ہی

..... ماہنور تم میرے نکاح میں تھی

..... عالم بیچھ میں بول پڑا

..... ماہنور کی باتیں ایسی تھی گویا بھی کوئی سیسا پھگلا کر اس کے کان میں ڈال رہا ہو

..... گھٹیا آدمی یہ بولتے ہوئے شرم نہیں آئی

..... ماہنور اس کے پاس گئی اور مسلسل عالم کو تھپڑ مارنے لگی

..... کیوں عالم کیوں مجھے برباد کیا کیوں

..... تم مر جاؤ عالم مر جاؤ تم

..... ماہنور کی بات پہ عالم نے تکلیف سے آنکھیں بند کر دی

..... اب تم بھول جاؤ کہ میں تمہیں کبھی معاف کروں گی

..... اب مزید میں یہاں نہیں رک سکتی

..... ماہنور جلدی سے پیچھے ہوئی

..... اس کی بات پہ عالم چو کناسہ ہو گیا

..... کیا مطلب تمہاری بات کا

..... مطلب کہ میں مزید تم جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ نہیں رہوں گی

..... اور میں بھی کتنی پاگل ہوں کب سے تمہارے ساتھ بکواس کیے جا رہی ہوں

..... ماہنور نے نیچے پڑا پنادوپٹہ اٹھایا اور سراج کے پاس آئی

..... چلیں بھائی مجھے بس کہی دور لے جائیں

ماہنور تم کہیں نہیں جاؤ گی.. میں تمہیں سب بتاؤں گا... ساری زندگی تمہارے پاؤں  
پکڑوں گا... تم مجھے ہر وقت زلیل کرتی رہنا پر میرے پاس رہنا میں تمہیں کہی نہیں

..... جانے دوں گا میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں

..... تمہارے بغیر رہنے کا میں سوچ بھی نہیں سکتا تم اس

..... خبردار جواب میرا نام بھی لیا تو

..... ماہنور میری بچی عالم کو

..... کیا بابا... کیا ہاں..... تو آپ کے گھر میں اب میری لیے جگہ نہیں ہے

..... ماہنور نے اسماعیل صاحب کے کچھ بولنے پر عجیب بات کرنا شروع کر دی

..... اگر نہیں ہے جگہ تو بتائیں مجھے میں کسی سڑک پر یا کسی یتیم خانے میں رہ لوں گی

..... ماہنور نے چیختے ہوئے کہا

..... اس کی آواز اور بات پہ جیسے سب کو وہاں سانپ سونگھ گیا

..... ماہنور بابا کا یہ مطلب نہیں تھا

..... سراج بیچھ میں بول پڑا

..... اگر وہ مطلب نہیں تھا تو کیوں ایسا کچھ بول رہے ہیں ہاں

..... اس کی بات پہ سراج خاموش ہو گیا

..... اسماعیل صاحب کو بہت تکلیف ہوئی تھی  
..... زندگی میں پہلی بار ماہ نور نے ان کے ساتھ بد تمیزی کی تھی  
..... پر سب جانتے تھے کہ ابھی وہ اپنے ہوش میں نہیں تھی  
..... ماہ نور تم کمرے میں جاؤ ہم اس پہ بعد میں بات کریں گیں  
..... عالم نے اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..... ماہ نور جلدے سے پیچھے ہو گئی  
..... سوچنا بھی مت ایسا عالم  
..... میں اب تمہارے ساتھ کبھی نہیں رہوں گی  
تم تو یہی چاہتے ہونا کہ تمہاری شکل دیکھ دیکھ کہ مزید تکلیف میں رہوں لہذا ایسا ...  
..... نہیں ہوگا  
..... ماہ نور پلیز ایسا نابو لو میں  
عالم کی آنکھوں میں آنسو تھے جنہیں بار بار وہ آنکھوں میں اتارنا چاہتا تھا پر ہر بار ماہ نور کی  
..... بات انہیں بہا دیتی تھی  
..... دل تھا جو جیسے پھٹنے کو تھا  
اس وقت کوئی عالم کو دیکھ لیتا تو مانتا ہی ناں کہ یہ عالم وہی ہے جو ہر وقت اک غصے اور سنجیدہ  
..... انداز میں رہتا تھا

..... اور ابھی وہ اک چھوٹی سی لڑکی کے لیے اتنا رو رہا تھا  
..... پر کوئی یہ نہ سمجھ پاتا کہ یہ لڑکی اس کے لیے کتنی ضروری تھی  
..... ماہنور میرے لیے نہ سہی پلیز بس اک بار ہمارے بچے کے لیے میری بات سن لو  
..... بے شک تم مجھے معاف نہ کرنا پر یہ دور جانے والی بات نہ کرو  
..... نہیں مسٹر عالم سوچنا بھی مت اب

..... اور یہ بچہ

..... اس کے انداز میں طنز تھا.... عالم کی نگائیں بس اس کا چہرے دیکھے جارہی تھی  
..... سب سے پہلے میں اس گندگی کا کام تمام کروں گی  
!!!!!! ماہنور

..... اس کی بات پہ عالم غصے سے چلایا  
..... بس اب یہ روعب کسی اور پہ جھاڑنا  
تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا یہ گھٹیا روپ دیکھنے کے بعد میں تمہارے خون کو اپنے وجود میں  
..... رکھوں گی

..... جب میں نے تم سے اتنی محبت کی تم وفانہ کر سکے تو یہ بچہ کیا کرے گا  
..... ماہنور تو آج جیسے پھٹ پڑی تھی

..... آج اس نے اپنے اندر کا سارا غبار نکالا تھا

..... چلیں بھائی

..... ماہنور نے سراج کا ہاتھ تھاما

..... عالم جلدی سے آگے بڑھا اور ماہنور کا ہاتھ تھام لیا

..... نہیں تم ہی نہیں جاؤ گی

.... عالم نے جلدی سے کہا

..... اس کا دور جانا جیسے اسے موت سے بدتر لگ رہا تھا

... خبردار جواب تم نے اپنی من مانی کرنے کی کوشش کی

میری بہن اب تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتی..... سمجھے جتنا تم نے اس کے ساتھ برا کرنا

..... تھا تم کر چکے اب اس کا بھائی اس کے ساتھ ہے

... سراج نے عالم کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

عالم جانتا تھا کہ وہ ماہنور کو اس وقت روک نہیں سکتا تھا ورنہ وہ کوئی بھی قدم اٹھا سکتی

..... تھی

..... ماہنور نے سراج کا ہاتھ تھاما اور باہر جانے لگا

..... انکل پلیز آپ.... عالم اسماعیل صاحب کے پاس آیا



.....چٹاخ.....اک اور تھپڑ عالم کو لگا جو اسماعیل صاحب نے مارا تھا  
.....یہ صلہ دیا تم نے میرے بھروسے کا عالم یہ صلہ  
....کتنا مان تھا مجھے تم پہ اور تم نے کیا کیا.....دیکھو میری بیٹی کو  
.....ایسی تھی کیا میری بیٹی ایسی تھی.....تم نے کیا حال کر دیا میری بیٹی کا  
.....کتنا تڑپی وہ ہم سب کے سامنے اور تم نے اپنی خود غرضی میں سب تباہ کر دیا  
.....ارے کچھ تو شرم کرو ابھی بھی تم اسے اپنے ساتھ رہنے کا بول رہے ہو  
....ان کی بات پہ عالم نظریں جھکا گیا  
.....چلو سراج مجھے بھی اب اس انسان کا چہرہ نہیں دیکھنا  
اس سے پہلے کے اسماعیل صاحب باہر جاتے عالم نے ان کا ہاتھ تھا منا چاہا جسے وہ جھٹک  
گئے.....  
.....انگل میں جانتا ہوں میرا گناہ معافی لائق نہیں ہے  
....پرانگل پلیر ماہنور کو کوئی بھی غلط قدم نہ اٹھانے دیجیے گا  
.....پلیر انگل میرے بچے کو کوئی نقصان نہ ہونے دیجیے گا پلیر  
انگل ماہنور ابھی بہت غصے اور تکلیف میں ہے پلیر انگل اسے کوئی بھی غلط فیصلہ نہ کرنے  
.....دیجیے گا.....میرا بچہ آپ کے پاس میری امانت ہے

.....عالم کے لہجے سے اس کی تکلیف کا اندازہ ہو رہا تھا  
.....اس کی بات پہ اک پل کو اسماعیل صاحب رکے  
.....چلو سراج.....وہ بھی مریم بیگم کا ہاتھ تھامے نکلنے لگے  
جو کھڑی بس روئے اور کانپے ..... سراج دروازے کے پاس پہنچا جب نظر مر حابہ پڑی  
.....جار ہی تھی  
تم ہو اس سب کی جڑ مر حابی بی.....تمھاری وجہ سے میری بہن کی زندگی برباد ہو  
.....گئی.... تمھاری وجہ سے ماہنور اس حال میں ہے...اب خوش ہو جاؤ تم  
....اس کی بات پہ مر حانہ میں سر ہلانے لگی  
.....اس سے بولا نہیں جارہا تھا  
.....وہ بس سسک رہی تھی  
اب پڑی رہو ساری زندگی اپنی اسی بھائی کے درپر.....اب میں تم پہ تھو کتنا بھی پسند نہ  
.....کرو  
.....سراج کے لہجے اور آنکھوں میں ان دونوں بہن بھائیوں کے لیے نفرت تھی  
.....سراج کی بات پہ مر حابہ کی آنکھیں جیسے بے یقینی سے کھل گئی  
.....سراج ماہنور کا ہاتھ تھامے لمبے لمبے ڈھنگ بھرتا نکل گیا

..... مریم بیگم اور اسماعیل صاحب بھی چلے گئے  
..... پیچھے بس خاموشی اور ویرانی رہ گئی  
..... اک دل کو چیر دینے والی خاموشی  
..... گاڑی میں بھی بس ماہنور کی سسکیاں گونج رہی تھی  
اس کی ماما اور بابا نے اسے چپ کروانے کی بہت کوشش کی پر وہ چپ نہیں ہو پارہی تھی..  
..... یہ اس کے بس میں نہ تھا محبت میں اتنا بڑا دھوکا کھایا تھا اس نے  
..... دل کی تکلیف ہر سیکنڈ کے ساتھ بڑھے جارہی تھی  
..... بار بار عالم کا جھکا چہرہ سامنے آرہا تھا  
..... کیوں عالم کیوں مجھے اتنا بے مول کیا... کیا اوقات رہ گئی میری سب کی نظر میں  
ماہنور کیوں اس انسان کے لیے روئے جارہی ہو جو اس قابل نہیں کہ اس کے لیے آنسوؤں  
..... بہائے جائیں  
..... سراج نے گاڑی کو ٹرن کرتے ہوئے کہا  
..... بھائی میرے بس میں نہیں ہے..... ماہنور سسکتے ہوئے منمننائی  
..... کتنا گھٹیا نکلا عالم  
..... کیا سمجھتا تھا میں اسے اور کیا نکلا وہ

ہمیشہ میں اس کا احسان مندرہا کہ اس نے میری بیٹی کو اس مشکل حالات میں سنبھالا اور

وہ.....

سراج نے ان کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے انھیں چپ رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اس سے ماہنور  
..... مزید ہرٹ ہو رہی تھی

..... اسماعیل صاحب شیشے سے باہر دیکھنے لگے

..... کچھ دیر تک وہ لوگ گھر پہنچے تو ماہنور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی

..... اسماعیل صاحب اور مریم بیگم دونوں پریشان ہو گئے

..... ماما بابا آپ لوگ جائیں آرام کریں میں دیکھتا ہوں ماہنور کو

..... دن کا تقریباً ایک بج رہا تھا

..... ماہنور کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی جب سراج اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

مانو اور کتنا رونا ہے آپ نے..... کیوں ایسے رو کہ ہم سب کو تکلیف دے رہی ہو.....

.... وہ انسان اس لائق نہیں ہے کہ تم اس کے لیے رو

..... اس کی بات پہ ماہنور سراج کے گلے لگے مزید رونے لگی

بھائی عالم نے میرے ساتھ وہ سب کیا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی... بھائی میں نے بہت  
محبت کی تھی عالم سے.... میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم میرے ساتھ وہ سب  
..... کرے گا

.... ماہنور نے ہچکیاں لیتے ہوئے سراج سے کہا  
..... بس ادھر دیکھو

..... سراج نے اس کے آنسو صاف کیے  
رونے سے کیا سب ٹھیک ہو جائے گا بلکہ تمہاری طبیعت مزید خراب ہو جائے  
گی.....

عالم کے لیے اب بس صرف پچھتاوارہ گیا ہے..... اب وہ بیٹھا اپنی غلطیوں پہ رو رہا ہو  
گا.....

ماہنور اگے جیسا آپ چاہو گی ویسا ہی ہو گا اب آپ رونا نہیں... اپنے بھائی کے لیے ہی نہ  
..... رونا اوکے

.... سراج نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا  
بھائی آپ مجھ سے پرومیں کریں کہ جو میں کرنا چاہوں گی آپ میرا اس میں ساتھ دیں  
گیں.....

.....ماہنور نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے کرتے ہوئے کہا

.....پکا وعدہ جو آپ چاہو گی اب وہی ہوگا

....اب تھوڑی دیر کے لیے سو جائو.....آپ کو نیند کی بہت ضرورت ہے

سراج نے اس سے وعدہ تو لے لیا تھا پر وہ خود اس بات سے انجان تھا کہ وہ کیا چاہے  
گی.....

...چلو شباش اٹھو اب سو جائو

ماہنور خاموشی سے لیٹ گئی....سراج نے اس پر کمبل سہی سے اوڑایا اور کمرے سے باہر

.....چلا گیا

.....پیچھے ماہنور پھر سے رونے لگ گئی

.....اتنا آسان تو نہ تھا کہ اتنا بڑا دھوکا کھانے کے بعد وہ روتی بھی نہ

.....عالم آئی ہیٹ یو

.....اتنی بے مول تھی میں آپ کے لیے

.....پھر کسی یاد کے تحت اپنے پیٹ پہ ہاتھ رکھا

.....سکون کی اک لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی

اب اس بچے سے بہت محبت سی محسوس ہو رہی تھی کیونکہ یہ اس کی محبت کی نشانی  
..... تھی

بے شک حالات نارمل نہ تھے پر اب کم سے کم وہ اس بچے کے معاملے میں پرسکون  
..... تھی

عالم کے سامنے تو وہ اس بچے کو مارنے تک کی دھمکی دے آئی تھی پر اب وہ ایسا کرنے کا  
..... سوچ بھی نہیں سکتی تھی

..... آنکھیں بند کرتی تو عالم کی یاد اس پہ حاوی ہوتی اور اس کی آنکھیں نم کر جاتی

.....

ان سب کے جانے کہ بعد وہاں موت جیسی خاموشی چھا گئی.... بھائی آپ پلیز خود کو

..... سنبھالیں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا

..... مرحانے عالم کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

اس کا خود کا دل بہت تکلیف میں تھا سراج کی باتیں اور اس کا لہجہ سب اسے بہت تکلیف

..... دے چکا تھا

..... مرحانے عالم کا ہاتھ تھام اور اس کی پشت کو چوما

بھائی میں جانتی ہوں جس تکلیف سے آپ گزر رہے ہیں میں یا کوئی اور اسے کبھی سمجھ  
..... نہیں سکتا پر بھائی وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا  
..... نہیں مر حاب کبھی کچھ ٹھیک نہیں ہو سکے گا  
!!! میری ماہنور

..... تم نے دیکھا تھا نہ کہ اس کے لفظوں اور اس کی آنکھوں میں کتنی نفرت تھی  
..... مر حاسے جو میں نے زخم دیا ہے وہ کبھی بھی بھر نہیں سکے گا  
..... میں اس سے جتنا بھی معافی مانگ لوں وہ  
بھائی آپ کیوں ناامید ہو رہے ہیں.. بھائی وہ آپ سے بہت محبت کرتی ہے دیکھیے گا وقت  
..... لگے گا اور اس کی یہ نفرت بھی ختم ہو جائے گی  
.... اس کی بات پہ عالم نے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا تھا  
..... مر حاکے الفاظ کہی نہ کہی اسے کچھ حوصلہ دے رہے تھے  
..... مر حانے دیکھا عالم کا چہرہ ضبط سے بالکل لال ہو چکا ہے

..... بھائی ماہنور نے جو سب فیس کیا ہے وہ بہت مشکل تھا بھائی



اس کا ایسا رینگش بنتا تھا.... ہم اس سے یہ امید نہیں رکھ سکتے تھے کہ وہ اس بات پہ کوئی  
..... بڑا رینگش نہ دے

..... میرو میں نے تمہاری زندگی بھی برباد کر دی ناں  
میں جانتا ہوں تم سراج سے کتنی محبت کرتی ہو اور میری اس غلطی کی وجہ سے سراج اب  
..... تم سے خفا ہو گیا ہے

..... عالم تو پچھتاؤں سے گھیرا ہوا تھا  
بھائی مجھے اللہ پہ بھروسہ ہے دیکھیے گا سب ٹھیک ہو جائے گا پر اس سب میں وقت لگے  
..... گا

اور جہاں تک بات رہی سراج کی تو بھائی وہ مجھ سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ  
..... سکتے

میں جانتی ہوں بہت جلد وہ میرے پاس واپس آئیں گیں..... اپنی ناراضگی ختم کریں  
..... گیں

.... اچھا چلیں میں کھانا لگاتی ہوں آپ تب تک فریش ہو جائیں پھر کھانا کھاتے ہیں  
..... مر حانے اٹھتے ہوئے کہا

.... نہیں مر حانے کچھ بھی کھانے کا دل نہیں ہے

..... تم کھالو میں کمرے میں جا رہا ہوں

..... پر بھائی

نہیں مرحا مجھے کچھ نہیں کھانا..... نہ جانے ماہنور کس کنڈیشن میں ہوگی... کچھ کھایا بھی  
..... ہو گا یا نہیں

... بھائی آپ فکر نہ کریں اس نے ضرور کچھ کھالیا ہو گا سب ہیں نہ اس کے پاس

..... اس کی کنڈیشن کی وجہ سے ضرور اسے کچھ کھلایا ہو گا

نہیں میرو... تم نہیں جانتی ماہنور کو..... پریشانی دکھ یا کوئی بھی جزباتی حالات ہوں تو وہ  
..... کچھ نہیں کھاتی

..... اور آج جو اسے دکھ ملا ہے ناں مرحا وہ تو اسے توڑ چکا ہے

..... بھائی اللہ پہ بھروسہ رکھیں سب ٹھیک ہو جائے گا

..... مرحا مسلسل اسے حوصلہ دیے جا رہی تھی

..... ہممممم.... عالم اٹھ کے اپنے کمرے میں چلا گیا

مرحا بھی خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئی کیونکہ ان حالات میں وہ بھی کچھ کھا نہیں  
..... سکتی تھی

..... وہ کمرے میں آیا تو نظر سیدھا ڈریسنگ ٹیبل کی چیزوں پہ پڑی

بے شک ماہنور صرف تین چار دن ہی اس کمرے میں رہی تھی پر اب یہ کمرہ اسے ماہنور  
..... کے بغیر کھانے کو دھوڑتا تھا

..... عالم بستر پہ بیٹھا رو دیا  
یہ پہلی بار تھا جو وہ زندگی میں کبھی کھل کہ رویا تھا.... وہ کسی کے سامنے کبھی نہ رویا تھا اور  
..... اپنی کمزوری وہ کسی پہ ظاہر بھی نہیں کرنا چاہتا تھا  
ماہنور ایم سوری میری جان پر پلینز واپس آ جاؤ تمہارا عالم تمہارے بغیر اب نہیں رہ  
..... سکتا

ماہنور میری محبت تمہارے لیے ہمیشہ سچی تھی تم نے کیسے یہ بول دیا کہ مجھے تم سے محبت  
..... نہیں تھی اور کیسے تم نے ہمارے بچے کو اک گندگی بول دیا  
..... ماہنور تمہاری آنکھوں میں موجود اس نفرت نے مجھے ڈرا دیا ہے  
..... میں تمہارے بغیر اب کیسے رہوں

عالم ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے وہ اس کے سامنے موجود ہو اور وہ اس سے معافی مانگ رہا ہو  
.... اور اسے اپنی محبت کا یقین دلارہا ہو

..... وہ اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر رہا تھا  
..... آج ماہنور نہیں تھی جسے وہ اپنے دل کا حال سنا کہ خود کو تھوڑا ریلیکس کرتا

.....عالم نے دراز سے سگریٹ نکالی اور وہی بستر پہ بیٹھا سگریٹ پینے لگا  
اک دو تین اور پھر ناجانے کتنی سگریٹ وہ اپنے اندر پھوک چکا تھا پردل تھا جسے اک پل کو  
.....سکون نہیں مل رہا تھا

عائشہ تمھیں تو میں ایسی سزا دوں گا کہ تم مجھ سے موت کی بھیک مانگو.....  
گی.....

.....اس نے فون نکالا اور اپنے اک خاص آدمی کو کال کی  
!!!!ہاں مورال

.....جلدی سے اس پتے پہ جائو اور عائشہ کو میرے فارم ہائوس کے تہ خانے میں لے آؤ  
یہ بندہ اس نے ان مجرموں سے ڈیل کرنے کے لیے رکھا تھا جن کو وہ قانون کے زیرِ  
.....سزا نہیں دے سکتا تھا  
.....وہ خود فارم ہائوس کی طرف نکل گیا

.....  
عائشہ بیٹھی کوئی ناول پڑھ رہی تھی جب اچانک اس کے کمرے کا دروازہ کھلا... اسے لگا کہ  
شاید اس کی امی آئی ہوں پر اپنے سامنے اک نقاب پوش کو دیکھ کہ اس کا سانس اٹک  
.....گیا

کون تھا یہ اور اس کے گھر کے اندر کیسے آیا..... اس سے پہلے کو وہ چیختی نقاب پوش نے

..... جلدے سے اس کے منہ پہ اک سفید رومال رکھا

.... رومال پہ کلوروفام لگا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی

..... نقاب پوش نے بڑی مہارت سے اسے اس کے گھر سے غائب کیا تھا

..... کچھ دیر بعد وہ عالم کے فارم ہائوس کے تہ جانے میں موجود تھی

.... سریہ وہ لڑکی جس کا آپ نے بولا تھا

..... مورال نے اسے کرسی پہ باندھتے ہوئے کہا

.... وہ ابھی تک بے ہوش تھی

..... اسے ہوش میں لاؤ

..... عالم کی سنجیدہ آواز تہ خانے میں گونجی

پانی کے چھڑکانوں کی وجہ سے وہ ہوش میں آگئی تھی..... کلوروفام کا زیادہ مقدار میں

..... استعمال نہیں کیا گیا تھا

..... عائشہ ہوش میں آئی تو آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگا

سامنے ہی عالم کرسی پہ ٹانگ پہ ٹانگ رکھے بیٹھا تھا جبکہ مرال اس کے پیچھے کھڑا تھا اور

..... دونوں ہاتھ کمر پہ باندھے ہوئے تھے

.....عالم بھائی آپ.... شکر ہے آپ ہیں.. یہ گھٹیا انسان مجھے یہاں زبردستی

.....چٹاخ

اسے سے پہلے کے وہ اپنی بات پوری کرتی تہ خانے میں اک زوردار تھپڑ کی آواز گونج

.....اٹھی

.....عالم نے بہت زور کا تھپڑ اس کے منہ پہ مارا تھا

.....اک پل کو عائنہ کو لگا کہ اس کا جبرہ ٹوٹ گیا ہو

.....عالم بھائی

.... خبردار! خبردار جو مجھے بھائی بولا تو

.....تم جیسی گھٹیا لڑکی میری بہن نہیں ہو سکتی

تم کتنی مکار، حاسد اور شاطر دماغ نکلی.... اور میں تم جیسی لڑکی پر بھروسہ بھی کر

.....گیا

.... یہ آپ کیا بول رہے ہیں عالم

.....میں کچھ سمجھی نہیں اور آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے میں تو

.... اس بار اس نے بھائی بولنے کی غلطی نہیں کی تھی

.....اگر اک جھوٹ بھی اور بولا تو منہ توڑ دوں گا تمہارا

مجھے مر حاسب بتا چکی ہے کیونکہ وہ کو ما سے باہر آچکی ہے اور تمار اسار اسچ مجھے حرف بہ  
..... حرف بتا چکی ہے

..... نہیں یہ نہیں ہو سکتا وہ کیسے ٹھیک ہو سکتی ہے اسے تو مرنا  
..... اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی عالم نے اس کا منہ دبوچ لیا  
..... خبر دار جو میری بہن کے بارے میں اک لفظ بھی منہ سے نکالا تو  
تمھاری وجہ سے میں نے اپنی ماہنور کو برباد کر دیا اور مر حا بھی تمھاری وجہ سے کو ما میں چلی  
..... گئی اور تم کتنی آسانی سے اپنی زندگی جی رہی تھی  
..... اب میں تمھیں اتنی تکلیف دوں گا کہ تم موت مانگو گی موت  
..... عالم نے دھاڑے ہوئے کہا  
عائشہ اب کانپ رہی تھی..... پر مر حا کے ٹھیک ہونے کا دکھ اب بھی کم نہیں ہو رہا  
..... تھا

میں نے بالکل ٹھیک کیا مر حانے مجھ سے سراج چھین لیا.... اگر وہ ہمارے بیچ نہ آتی تو آج  
..... کچھ غلط نہ ہوا ہوتا

.... عائشہ اب مزید اکڑ میں بات کر رہی تھی  
..... یہ تم مجھ سے بہتر جانتی ہو کہ کون کس کے بیچ آیا تھا

اور یقین مانو آج کے بعد تم ساری زندگی اگر اپنے اس کیے عمل پہ نہ پچھتائی تو میرا نام بدل  
..... دینا

..... عالم کے لہجے کا سر دین اسے بہت ڈرا رہا تھا  
... انھی ہاتھوں سے تم نے میری بہن کو دھکا دیا تھا نہ  
..... اس لڑکی کو جس نے تمہیں ہمیشہ اپنا دوست مانا  
..... اب آج کے دن انھی ہاتھوں سے شروعات کرتے ہیں  
..... عالم کے بولنے پہ مورال پاس رکھی ٹیبل پہ جھک گیا  
..... ٹیبل پہ اک لوہے کا چھوٹا سا صندوق رکھا تھا وہ اس میں کچھ تلاشنے لگا  
..... مطلوبہ چیز ملنے پر وہ عالم کے پاس آ کے کھڑا ہو گیا  
وہ عالم کی بات سے ہی سمجھ گیا تھا کہ عالم اب کیا کرنے والا ہے اسی لیے بغیر اس کے بولے  
..... وہ خود ہی وہ آلہ لے آیا تھا  
یہ اک خاص طرح کی لمبی سی قینچی تھی..... تیز دھار والی یہ قینچی دکھنے میں ہی چمک رہی  
..... تھی

عائشہ کو لگا کہ شاید وہ اسے ڈرا رہا ہے ورنہ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا تھا پر شاید وہ سب لوگ  
..... عالم کے اس روپ سے بالکل نا آشنا تھے



...عالم نے وہ قینچی لی اور عائشہ کے بائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی اس میں دبائی  
..... اک پل کو عائشہ ڈر گئی پر پھر وہ خود پہ قابو پا گئی  
اسے لگا کہ عالم اسے کم سے کم لڑکی ہونے کا مار جن دے گا پر شاید وہ اس بات سے انجان  
..... تھی کہ وہ عالم کا کتنا نقصان کروا چکی تھی  
کلک کی آواز کے ساتھ عالم نے اس کی انگلی کاٹ دی اور پھر تہ خانہ عائشہ کی دردناک  
..... چیخوں سے گونج اٹھا  
..... وہاں سننے والا کوئی نہ تھا  
..... اسی طرح اک اک کر کے عالم نے اس کے ہاتھ کی ساری انگلیاں کاٹ دی  
عائشہ نے عالم کی بہت منتیں کی بہت واسطے دیے پر عالم کو دیکھ کہ ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ  
وہ اس کی کوئی بات سن رہا ہو... بلکہ وہ تو بہت انہماک سے اس کی انگلیاں کاٹے جا رہا  
..... تھا  
..... عائشہ کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ ایسا کچھ ہو جائے گا  
..... اس کی اکڑ خاک میں مل چکی تھی  
پر اس کا جان تو اس وقت نکلی جب عالم نے اسے کے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بھی قینچی  
..... میں دبوچ لی

.....عائشہ چیختے ہوئے اس کی منتیں کرنے لگی  
.....اس سے پہلے کہ وہ ان انگلیوں کو بھی کاٹا عائشہ بے ہوش ہو گئی  
.....عالم بدمزہ ہوا.... قینچی مورال کو دی اور خود اپنی جگہ سے اٹھ گیا  
....اس کی شرٹ پہ خون کے بہت سارے دھبے تھے..... فرش خون سے لال ہو رہا تھا  
....

.....بس آج کے لیے لگتا ہے اتنا بہت ہے کل اس سے زیادہ ڈوز ملے گا تمہیں  
.....عالم نے عائشہ کے چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا  
.....عالم نے مورال کو اشارہ کیا اور خود باہر نکل گیا  
مورال نے نیچے پڑی ساری انگلیاں اک پکڑنے والے آلے سے اٹھائی اور اک شاپر میں  
ڈال دی.....

کچھ دیر تک عائشہ کے ہاتھ سے خون بہتا رہا پھر اس نے اس کے پورے ہاتھ پہ پٹی کر  
دی.....

.....عالم گھر چلا گیا تھا  
.....اب بھی سکون نہ ملا تھا اسے

وہ ماہنور کے پاس جانا چاہتا تھا پر اگر وہ غصے میں کوئی غلط قدم اٹھا لیتی تو پھر وہ کیا  
کرتا.....

..... بس اسی ڈر کی وجہ سے وہ خاموشی سے اپنے گھر چلا آیا  
..... یہ اس کا اک ڈیول روپ تھا جو آج تک مورال کے سوا کسی نے نہیں دیکھا تھا

آج اتوار تھا.... عالم بھی گھر پہ ہی موجود تھا..... اب بھی وہ بستر پہ لیٹا بس ماہنور کو یاد  
..... کیے جا رہا تھا

..... مر جا بھی اپنے کمرے میں تھی

عالم نے کل سے ابھی تک پیپ کچھ نہ کھایا تھا اور نہ ہی اسے کچھ کھانے کو دل کر رہا  
تھا..... کھاتا بھی کیسے ہر بار اک ہی خیال زہن میں آ جاتا کہ کیا پتہ ماہنور نے کچھ کھایا  
..... بھی ہو گا یا نہیں

..... وہ صبح سے کئی بات ماہنور کو کال کر چکا تھا پر وہ تھی کہ ہر بار کال کاٹ دیتی تھی  
..... ماہنور پلینز کال آٹھا تو پلینز

..... عالم کا میسج وہ دیکھ چکی تھی پر اس نے اسے صاف انور کر دیا تھا  
... عالم نے گہرہ سانس بھرا اور اٹھ گیا

مرحاً بھی کل سے اپنے کمرے میں بند تھی وہ جانتا تھا کہ اس نے بھی کچھ نہ کھایا ہو گا اسے  
لیے وہ کچن چلا گیا تاکہ مرحاً کو کچھ کھلا سکے کیونکہ اس کی طبیعت ایسی نہ تھی کہ وہ زیادہ دیر  
..... بھوکے رہتی

.....

..... مرحاً کب سے سراج کو کالیں کیے جارہی تھی  
کیا ہے آخر کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ کیوں بار بار کالیں کیے جارہی ہو؟؟؟  
..... سراج نے کال اٹھاتے ہی ڈاٹنا شروع کر دیا  
.... پر سامنے سے سوسو کی آواز پہ وہ اک گہرا سانس بھر گیا  
اب اگر رونا ہی ہے تو صاف صاف بتادو کیونکہ مجھے تمہارا یہ رونا دھونا ہر گز نہیں  
..... سننا

سراج آپ نے وہ سب کیوں بولا.... قسم لے لیں میں نے جان بوجھ کے وہ سب نہیں  
..... کیا

..... بلکہ بھائی کو بھی بہت

.. مرحاً میرا دماغ نہ خراب کرو

..... مجھے فضول میں تمہاری یہ اپنے بھائی کی وکالت ہر گز نہیں سننی

اور تم کیسی لڑکی ہو یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہارے بھائی نے میری بہن کے ساتھ کتنا غلط  
..... کیا ہے مگر پھر بھی اپنے بھائی نوڈیفینڈ کر رہی کو

سراج کو غصے کے ساتھ دکھ بھی تھا کیسے وہ یہ بھول گئی کہ اس کے بھائی نے ماہنور کی ساتھ  
..... کتنا بڑا دھوکا کیا تھا پھر بھی وہ اپنے بھائی کی سائیڈ لی رہی تھی  
..... نہیں سراج میں ایسا نہیں بول رہی میں تو بس

خیر چھوڑیں ان سب کو آپ نے اس سب کا الزام مجھے کیوں دیا آپ جانتے تھے نہ  
..... کہ

الزام دینے کی اک وجہ ہی بتا دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ پر سوجب تمہارے بھائی نے ہمارے  
سامنے ماہنور کی پر یگننسی کا بتایا تھا کم سے کم تم تب تو بتا سکتی تھی کہ یہ تمہارے بھائی کی  
.... اولاد ہے پر تم نے تب بھی اپنی بھائی کی سائیڈ دی اور اپنا منہ نہ کھولا

... یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس خبر نے ماہنور کو توڑ دیا تھا

..... اور تم کہ رہی کو کہ میں تمہیں غلط سمجھ رہا ہوں

... سراج میں

..... تم کیا مرھا کیا تم

..... اب تم میری زندگی میں اپنی ویلیو کھو چکی ہو میری طرف سے تم بالکل آزاد ہو

... سراج میں آپ سے محبت کرتی ہوں

..... مر حانے بہت ہمت کر کے یہ الفاظ بولے تھے

..اوہ

..... تو اب یہ کون سا ڈرامہ ہے تم دونوں بہن بھائی کا آپس میں

... سراج میں سچ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں

..... آج سے نہیں بہت پہلے سے اور وہ سب بولنے کو مجھے عائشہ نے بہت مجبور کیا تھا

کاش تم یہ سب پہلے بول دیتی تو میرے لیے یہ دنیا کے خوش کن الفاظ ہوتے پر اب مجھے کوئی

..... فرق نہیں پڑتا کہ تم مجھ سے محبت ہے یا نہیں

سراج نے بہت مشکل سے یہ لفظ کہے تھے ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ مر حاس سے اظہار محبت

..... کر رہی ہو اور وہ خوش نہ ہو رہا ہو یا اسے سکون نہ پہنچ رہا ہو

..... سراج پلیز ایسا نہ بولیں میں آپ کے لیے کچھ بھی

او کے اگر کچھ بھی کر سکتی ہو تو سہی وقت کا انتظار کرو..... جو میں بولوں گا وہ تمہیں کرنا ہو

.... گا اور اگر نہیں کر پائی تو بھول جانا کہ کوئی سراج بھی تھا

..... اتنا بول کہ سراج نے کال کاٹ دی

سراج کے الفاظ اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھے کیسے وہ یہ بات بھول جاتی کوئی سراج  
..... تھا... وہ تو اب اس کے رگ رگ میں بس چکا تھا

.... اب اسے بھولنا اس کے بس میں نہ تھا

ہاں میں سراج کی ہر بات مانو گی پر انھیں میں کھو نہیں سکتی وہ بھی مجھ سے محبت کرتے  
..... ہیں

..... مر حاروتے ہوئے بس خود سے بولے جا رہی تھی

اسے سراج کی باتیں اتنی تکلیف نہیں دے رہی تھی جتنا کہ اس کا لہجہ کتنا لا پرواہ لہجہ تھا اس  
..... کا

..... سراج میں آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتی ہوں میں کبھی آپ کو کھو نہیں سکتی

..... آپ میرے لیے بہت ضروری ہو

ابھی وہ کچھ اور بولتی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے دیکھا کہ عالم ناشتے کی ٹرے لیے اس  
..... کے کمرے میں آیا تھا

..... عالم نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہے

..... خاموشی سے ٹرے بیڈ پہ رکھی اور مر حاکے ساتھ بیٹھ گیا

.... اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا مر حاروتے ہوئے اس کے گلے لگ گئی

بھائی سراج اب مجھ سے محبت نہیں کرتا وہ مجھ سے بہت نفرت کرنے لگا ہے اسے لگتا ہے  
کہ میں نے یہ سب جان بوجھ کہ کیا پر بھائی آپ تو جانتے ہونا کہ میں بے قصور ہوں  
..... میں نے کچھ نہیں کیا اور وہ

..... بس مرحا تم کیوں اس کی باتوں کو دل پہ کے رہی ہو  
میرو میں جانتا ہوں وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے... وہ کبھی تم سے نفرت نہیں کر پائے  
گا.....

ابھی وہ ناراض ہے پر آپ دیکھنا بہت جلد وہ آپ کے پاس لوٹ آئے گا... بس اسے کچھ  
..... وقت دو

..... اس کی بات پہ مرحا نے اپنا سراٹھایا اور عالم کو دیکھنے لگی  
..... پر بھائی اس نے کہا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے  
..... مرحا اب بھی مطمئن نہیں ہوئی تھی

کہنے سے کیا ہوتا ہے میرو..... پہلے تو میں بھی کہتا تھا نہ کہ ماہنور سے مجھے بہت نفرت ہے  
..... پر سچ تو یہی ہے کہ اس کے بغیر جینا بھی بے کار لگ رہا ہے  
سراج کی باتوں کو دل پہ مت لو..... جو محبت کرتے ہیں ناں وہ کبھی آپ سے نفرت نہیں  
..... کر پاتے



..... بھائی آپ ماہنور کو واپس کے آؤناں

..... مر جانے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

انشاء اللہ بہت جلد لائوں گا پر ابھی میں اس کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتا کیونکہ اگر میں  
نے ایسا کچھ کیا تو وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھالے..... اور میرے بچے کہ وہ سب برداشت کرنا  
..... پڑے

..... ابھی وہ بہت دکھی ہے میں اسے کچھ وقت دینا چاہتا ہوں

..... عالم کہ کہنے پہ مر حا خاموش ہوگی

چلو شباش اب کھانا کھاؤ... جانتا ہوں کہ تم نے کچھ نہیں کھایا اس لیے اب چپ کر کے  
..... کچھ کھاؤ

..... پر بھائی

..... شش مر حا اب چپ کر کے ناشتہ کرو

..... مر حا اب خاموشی سے عالم کے ہاتھ سے ناشتہ کر رہی تھی

..... کچھ دیر کے بعد عالم اسے ڈاکٹر کے پاس لے گیا تاکہ اس کا چیک اپ کروا سکے

.....

سراج اپنے دوست یارم کا شکریہ ادا کرنے ہسپتال آیا تھا..... وہی تو تھا جس نے اسے عالم کی سچائی بتائی تھی..... وہ اک ایجنسی کا بندہ تھا جو دنیا کو دکھانے کے لیے اک ڈاکٹر بھی تھا.....

اتفاق سے وہ اسی ہسپتال میں ڈیوٹی دیتا تھا جس میں عالم مر حاکو چیک کروانے لے آیا تھا.....

سراج اس سے مل کے باہر جا رہا تھا جب اس کی نظر پار کنگ میں مر حاکو پڑی.... مر حاکو..... کا انتظار کر رہی تھی.... وہ جانتا تھا کہ وہ عالم کے ساتھ آئی ہے..... ہلکے گرین رنگ کے کپڑوں پہ اس نے میچنگ دوپٹا سر پہ اوڑھ رکھا تھا.... مر حاکو بھی اسے دیکھ چکی تھی

.... وہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی تھی... سراج آپ یہاں..... اس سے پہلے کہ سراج کوئی جواب دیتا عالم بھی وہاں آچکا تھا.... سراج کیسے ہو تم

عالم کی آواز اور اس کے انداز سے صاف لگ رہا تھا کہ وہ اپنے کیے عمل اور سراج کے ساتھ..... رویہ پہ بہت شرمندہ ہے

تم لوگوں نے تو مارنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی پر پھر بھی بچ گئے ہیں ہم بہن  
..... بھائی

..... سراج کا گہرا تنز عالم تو برداشت کر گیا پر مر حاکو وہ بہت دکھ پہنچا گیا  
..... وہ ہمیشہ سے اس کی نرمی کی عادی تھی

سراج میں اپنے کیے پہ بہت شر مندہ ہو..... میں نے عائشہ کی باتوں میں آ کے وہ سب کیا  
..... اور حالات بھی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ مجھے لگا کہ وہ سچ بول رہی ہے پر  
چلو مان لیا کہ تمھے اس نے وہ سب بتایا تھا مجھ سے نفرت تو ٹھیک تھی پر جس لڑکی سے تم  
..... محبت کے دعویدار تھے اسے اتنی تکلیف کیسے پہنچادی تم نے

..... اس کی بات پہ عالم بہت شر مندہ ہوا

..... اس کے پاس کہنے کو کوئی الفاظ نہ تھے

وہ اور بھی بہت کچھ کہتا پر مر حاکو آنسو وہ دیکھ چکا تھا اسی وجہ سے خاموشی سے  
..... وہ وہاں سے نکل گیا

عالم اس سے ماہ نور کی طبیعت کا پوچھنا چاہتا تھا پر اس کے رویے کو دیکھ کے خاموش ہو  
..... گیا

عالم بھی جانتا تھا کہ جتنا غلط وہ ان سب کے ساتھ کر چکا ہے اب اسے اس سے کئی زیادہ  
..... بگتنا بھی پڑھنا تھا

.... مر حاکو لیے وہ اندر کی طرف بڑھ گیا

.... سراج گاڑی میں بیٹھا انھیں ہی دیکھ رہا تھا

..... میری بہن کی زندگی برباد کر کے کتنا نارمل ہے یہ

تم بس دیکھتے جاؤ عالم میں تمہیں اب کتنا ستانا ہوں..... تمہاری بہن کے ذریعے ہی میں  
تمہیں تکلیف دوں گا اب اپنے وقت کا انتظار کرو.... بہت شوق ہے ناں بدلہ لینے کا اب

..... میری باری ہے

سراج کی انداز میں عالم کے لیے صرف نفرت تھی.... بے شک وہ عالم جیسی گھٹیا حرکت  
تو نہ کر سکتا تھا پر اب بدلے کے لیے وہ کچھ نہ کچھ کرنے والا تھا..... اور ذریعہ مر حاکو نے  
..... والی تھی

.... وہ سو رہی تھی جب اسے اپنے چہرے پہ کسی کی سانسیں محسوس ہوئی

پہلے تو اسے اپنا وہم لگا پر جلد ہی اسے احساس ہوا کہ یہ وہم نہ تھا بلکہ واقعی کوئی اس پہ جھکا

..... ہے

اس نے جلدی سے آنکھیں کھولی تو سراج اس پہ جھکا بہت غصے سے اسے گھور رہا  
..... تھا

... مر حاکو لگا کہ شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے

..... اس نے ہاتھ بڑھا کے اسے چھونا چاہا پر سراج نے اس کا ہاتھ تھام لیا  
... وہ کچھ دیر پہلے ہی آیا تھا

چوکیدار نے اسے بغیر روکے اندر جانے دیا..... عالم نے اسے سراج کو اندر جانے کی  
..... اجازت دی تھی

سراج !!! آواز اتنی ہلکی تھی کہ اگر سراج اس پہ جھکا نہ ہوتا تو شاید وہ کبھی بھی سن نہ  
..... پاتا

..... کیوں ساتھ دیا تم نے عالم کا ہاں

..... سراج نے اس کا منہ دبوچتے ہوئے کہا

..... جبکہ مر حابس اس کی آنکھوں میں دیکھے جا رہی تھی

..... میں کچھ پوچھ رہا ہوں.... سراج نے پھر سے اسے جھنجھورا

..... آپ کو لگتا ہے کہ میں نے اس سب میں بھائی کا ساتھ دیا تو آپ غلط ہیں سراج

..... میں جب کو ما میں تھی تب بھائی نے وہ سب کیا

....میں نے بہت کوشش کی پر بھائی کو روک نہیں پائی..... اور  
..... چلو مان لیتے ہیں کہ تب مدد نہیں کی پر اس کی پر یگننسی کے ٹائم تو بتا سکتی تھی ناں  
سراج قسم لے لیں مجھے اس وقت کسی چیز کی سمجھ نہیں آئی... وہ سب اتنا چانک ہوا مجھے  
کچھ سمجھ نہیں آئی... سراج میں کبھی بھی ماہنور کا برا نہیں سوچ سکتی ماہنور تو کیا کسی لڑکی کا  
.... بھی نہیں

..... اور ماہنور تو پھر آپ کی بہن ہے میں کیسے اس کا برا سوچ سکتی ہوں  
مرحاکو اس وقت بہت شرم بھی محسوس ہو تھی تھی کیونکہ اس کا دوپٹہ بھی بیڈ کی دوسری  
..... طرف پڑا تھا اور سراج اس پہ جھکا ہوا تھا  
..... پر اس وقت وہ اسے خود سے دور نہیں کر سکتی تھی  
..... کاش اگر وہ سب نہ ہوتا تو آج میں اک سیکنڈ نہ لگاتا تمہیں اپنا بنانے میں  
..... سراج اب بیٹھ چکا تھا

..... مرحا خاموشی سے اس کے ساتھ بیٹھ گئی  
.... پاس پڑا دوپٹہ اٹھا کہ وہ اوڑھ چکی تھی  
.... سراج میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی پلیز آپ ایسا نہ بولیں

میں اک اک لمحے آپ کے لیے ترسی ہوں..... کتنی بار میں یہ سوچ کہ تڑپ اٹھتی کہ کیا  
پتا آپ نے کہی شادی نہ کر لی ہو..... ہر بار مجھے عائشہ سے نفرت ہوتی کہ کہی اس غلط  
..... فہمی میں میں آپ کو کھونہ دوں

مرحانے نظریں جھا کہ کہا..... وہ یہ سب اس کی آنکھوں میں دیکھ کہ نہیں کہہ  
پائی.....

..... اس کی نظریں بس اسے ہی دیکھے جارہی تھی  
نکاح کروگی مجھ سے؟

..... سراج کے سوال پہ مرحانے اپنی نظریں اٹھا کہ اسے دیکھا  
.... اسے لگا کہ شاید اس نے کچھ غلط سنا ہو

..... سراج..... اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی سراج کی اگلی بات نے اسے پریشان کر دیا  
..... ابھی اور اسی وقت

..... سراج اسے پریشانی میں ڈال کہ خود اب سکون سے اسے تکتے میں مصروف تھا  
..... پر سراج ابھی کیسے

وہ سب میرا کام ہے آج مجھے بتاؤ کہ مجھ سے نکاح کروگی یا نہیں؟؟؟  
..... پر سراج اتنی جلدی بھائی

.....مرحامیں نے پوچھا ہے کہ نکاح کرو گی مجھ سے یا نہیں

.....سراج نے اس بار چیخ کے کہا تھا

.....جی میں کروں گی آپ سے نکاح

.....مرحانے جلدی سے آنکھیں بند کر کے جواب دے دیا

.....گڈ گرل

.....اب جلدی سے تیار ہو جاؤ

.....سراج نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا

سراج میں بھائی کو بتاتی ہوں پھر وہ آجائیں تو ہم چلتے ہیں... مرحا بھی بستر سے اتر چکی

.....تھی

نہیں مرحا عالم کو اس بارے میں کچھ بھی مت بتانا میں نہیں چاہتا کہ وہ گھٹیا انسان ہمارے

.....نکاح میں شریک ہو کے اس میں بے برکتی کا سبب بنے

.....سراج جانتا تھا اس بات پہ مرحا کاریکشن بنتا تھا

پر سراج میں کیسے بھائی کے بغیر آپ سے نکاح کر سکتی ہوں وہ میرے بھائی ہیں میرے

.....سرپرست ان کے بغیر میں نکاح نہیں کر سکتی تھی



مرحاجانتی تھی اب سراج نے ناراض ہونا تھا پر عالم کے بغیر وہ نکاح کا سوچ بھی نہیں سکتی  
.... تھی

مرحاپلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں نہیں چاہتا کہ عالم میرے نکاح میں آئے وہ شخص مجھے  
.... کسی صورت بھی قبول نہیں

..... سراج نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا  
نہیں سراج پلیز آپ سمجھنے کی کوشش کریں مرحانے اس کے ہاتھ پہ دباؤ دیتے ہوئے  
..... کہا

... مرحاتم. جانتی نہیں ہو میں  
.. سراج پلیز

پلیز آپ کبھی سمجھ نہیں سکتے کہ عالم بھائی میرے لیے کتنا ضروری ہیں. میں ان کے بغیر  
..... شادی کا سوچ بھی نہیں سکتی

..... اس کی بات پہ سراج گہرا سانس بھر گیا  
..... ٹھیک ہے اگر تم نے شادی نہیں کرنی تو میں کیا کر سکتا ہوں  
..... سراج نے کندھے اچکائے اور کمرے سے باہر جانے لگا  
..... اس سے پہلے کہ وہ باہر جاتا مرحا کی رونے کی آوازیں اس تک پہنچنے لگی

سراج پلیرز میں آپ کے بغیر نہیں وہ سکتی آپ سمجھنے کی کوشش کریں میں آپ کے بغیر مر  
.... جائوں گی پلیرز آپ سراج اس سب کی سزا مجھے نہ دیں پلیرز  
..... مر جانے روتے ہوئے کہا

..... سراج جانتا تھا وہ اسے بہت تکلیف دے رہا تھا پر وہ مجبور تھا  
پلیرز سراج بس اک بار میری بات مان لیں پھر میں وعدہ کرتی ہوں میں آپ کی ہر بات مانو  
..... گی پلیرز بس اک بار

مرحہ اسے کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور آج وہ بس سراج کی ہو جانا چاہتی  
اگر پھر سے کوئی عائشہ کی طرح سراج کو اس سے چھیننے آگیا تو.... وہ دوبارہ ..... تھی  
.... اسے کھونا نہیں چاہتی تھی..... اور اس بار تو ویسے بھی حالات نارمل نہ تھے  
..... مر جانے اس کا ہاتھ دوبارہ تھام لیا

... سراج اس کے سامنے پگھل رہا تھا  
ٹھیک ہے پر اسے منانا اور اس کو وہاں لانا تمہارا کام ہے اور شادی کے بعد تم میری ہر بات  
..... سنو گی.. اپنا وعدہ یاد رکھنا  
..... سراج مان گیا تھا

اس نے اسے اپنے فلیٹ کا ایڈریس بتایا اور کل شام چار بجے عالم کے ساتھ وہاں پہنچنے کا بتا  
..... کے چلا گیا

عالم تھوڑی دیر پہلے ہی تھانے سے واپس آیا تھا..... فریش ہونے کے بعد وہ ڈرائنگ  
..... ٹیبل پہ بیٹھا کھانا کھا رہا تھا  
..... جب مرحا اپنے کمرے سے باہر آئی  
..... میرا آؤ بیٹھو

..... عالم نے ساتھ والی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
..... مرحا خاموشی سے کرسی پہ بیٹھ گئی  
..... چلو کھانا کھانا شروع کرو

..... عالم کے کہنے پہ مرحا پلیٹ میں کھانا ڈالے چھوٹے چھوٹے نوالے کھانے لگی  
کھانے کے بعد عالم اپنے کمرے میں چلا گیا..... ابھی وہ اک فائل لے کے بیٹھا تھا  
..... جب مرحا کمرے میں آئی

..... اس کے ہاتھ میں چائے کا کپ تھا  
..... بھائی آپ کی چائے

مرحاً آپ نے کیوں بنائی چائے میں بعد میں بنالیتا آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے آپ جا  
..... کے آرام کرو.... عالم نے چائے کا کپ لیتے ہوئے کہا  
وہ بھائی مجھے آپ سے اک بات کرنی ہے..... مرحا نے نظریں جھکاتے ہوئے کہا  
تھا..... عالم نے اسے دیکھا جو ہاتھوں کی انگلیوں کو موروڑتے ہوئے کنفیوز سی لگ رہی  
..... تھی

..... عالم نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے پاس صوفے پہ بٹھایا.  
..... کون سی بات ہے جو میری بہن کو اتنا کنفیوز کر رہی ہے  
..... بھائی وہ آج سراج آیا تھا  
..... تو..... عالم نے جانچتی نظروں سے کہا  
..... بھائی سراج مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے  
.... اس کی بات پہ عالم خاموش ہی رہا  
مرحاً کو عالم کی خاموشی سے ڈر محسوس ہو رہا تھا... اگر عالم نکاح سے منع کر دیتا تو وہ پھر بے  
.... بس ہو جاتی

بھائی وہ چاہتے تھے کہ آپ ہمارے نکاح کا حصہ نہ ہوں پر میری زد پہ وہ مان گئے اور انھوں  
..... نے کہا کہ کل میں آپ کے ساتھ ان کے فلیٹ پہ آجائو نکاح وہی ہوگا

مرحانے اک ہی سانس میں سب بول دیا..... اپنے نکاح کی بات خود کرتے ہوئے بہت  
..... شرم محسوس ہو رہی تھی پروہ سراج کو کسی قیمت پہ کھونا نہیں چاہتی تھی  
.... عالم کی طرف سے اب بھی خاموشی تھی

..... مرحانے عالم کو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں ڈوبا تھا  
بھائی کیا آپ مطمئن نہیں ہیں؟؟؟

بہت مشکل سے مرحانے یہ پوچھا تھا..... دل بہت ڈر رہا تھا کہ کہی وہ انکار نہ کر  
..... دے

مرحانے بس ڈر رہا ہوں کہ بغیر قصور کے جو میں نے ماہنور کے ساتھ کیا کہی وہ تم سے بدلہ  
نہ لے لیں..... اگر انھوں نے تمھیں کوئی تکلیف دی تو میں کیا کروں گا خود پہ میں ہر بات  
..... برداشت کر لوں پر تم پہ کوئی تکلیف میں برداشت نہیں کر سکتا  
عالم نے اپنے خدشات بتائے..... اسے سراج کی آنکھوں میں وہی سب نظر آتا تھا جو وہ  
!!! خود کر چکا تھا..... بدلہ

بھائی آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں میں جانتی ہوں سراج کبھی میرے ساتھ کچھ غلط نہیں  
ہونے دیں گے وہ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اور جہاں تک بات رہی ان کے گھر والوں  
..... کی تو مجھے یقین ہے کہ جلد ہی وہ مجھے قبول کر لیں گیں

پر مرحا تم جانتی ہونا اس دن سراج نے تمہیں کیسے یہ بولا تھا کہ اب تم اسی گھر میں رہو

..... اور آج اچانک کیسے وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے

..... عالم جانتا تھا کہ سراج کے دماغ میں کچھ نہ کچھ چل رہا ہے

بھائی میں جانتی ہو پر اس دن سراج غصے میں تھے اور غصے میں تو انسان بہت غلط قدم اٹھالیتا

..... ہے

..... مرحا سے کنوینس کر رہی تھی

میں جانتا ہوں اور یہ مجھ سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے کہ انسان غصے میں غلط قدم اٹھاتا

..... ہے

.... عالم کی بات پہ مرحا خاموش ہو گئی

عالم نے اک نظر اسے دیکھا..... وہ جانتا تھا کہ اس کی بہن محبت میں اتنا آگے آگئی ہے کہ

..... اب اس کی واپسی ناممکن تھی

..... خیر اسے اتنا یقین بھی تھا کہ سراج کبھی اس کے ساتھ غلط نہیں کرے گا

..... ٹھیک ہے میرا کل آپ تیار رہنا... انشاء اللہ کل ہم اس نیک کام کو سرانجام دیں گیں

..... سچ میں بھائی

..... مرحا نے خوش ہوتے ہوئے کہا

..... اس کی خوشی کا اندازہ اس کے چہرے سے لگایا جاسکتا تھا

..... مر حاجلدی سے عالم کے گلے لگی..... تھینک یو بھیا

..... بس جیسے میری بہن خوش رہے

..... علم کے کہنے پہ مر حاکسکرا دی

چلو شباش جانو اب جا کہ اپنی کچھ پیکنگ کر لو کیونکہ کل سراج تمہیں رخصت بھی کر کے

لے جائے گا.. اپنی ضرورت کا کر سامان رکھ لو اور جو چیزیں ضرورت ہیں بھائی کو بتا

..... دو

جی بھائی مر حانے کہا اور کمرے اے چلی گئی..... پیچھے عالم بس اس کے اچھے نصیب کی

..... دعا کرتا رہا

.... ماہنورا بھی کھانا کھا کے آئی تھی جب اسے اچانک متلی آئی

... وہ بھاگتی ہوئی واشروم گئی اور میٹنگ کرنے لگی

..... کچھ دیر بعد وہ کمرے میں آئی تو بستر پہ بیٹھی رونے لگی

..... دو دن سے اس کا یہی حال تھا جو بھی کھاتی کچھ دیر کے بعد اسے متلی ہو جاتی

اک تو وہ اس حالت میں تھی جس میں چڑچڑاپن عام تھا اور پھر عالم کی یاد اسے بار بار ستار ہی

..... تھی

.... کتنا بھی کہتی یاد دل کو سمجھاتی پر عالم کی یاد اسے بہت آتی تھی  
اب ایسا لگتا تھا کہ اس کے بغیر وہ اک پل نہیں رہ سکتی تھی..... عالم کا اس کی کئی کرنا  
.... اس کا خیال رکھنا اور پھر اس کی محبت ہر اک چیز کو وہ مس کر رہی تھی  
وہ جانتی تھی جو بھی عالم نے کیا وہ مرحا کی محبت میں کیا پر ہر بار وہ یہ سوچتی کہ عالم نے اس  
..... سب کا بدلہ اس سے کیوں لیا

وہ کیوں اسے سب کے سامنے ایسے بے مول کر گیا..... کیا عزت رہ گئی تھی اس کی اپنے  
ہی گھر والوں کے سامنے اور سب سے بڑی بات کہ وہ کتنا تڑپتی تھی یہ سوچ سوچ کہ اسے  
کسی اور نے چھوا... کسی اور نے اسے برباد کیا اور یہ سب دیکھنے کے بعد بھی عالم کیسے  
..... خاموش رہا

بستر پہ بیٹھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی..... عالم کو دیکھنے کا دل کر رہا تھا پر وہ خود سے کبھی  
..... اس بات کا زکر نہیں کرنا چاہتی تھی  
..... فون کھولا تو عالم کے نمبر پہ اس کی ڈپٹی دیکھنے لگی  
..... وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیو پیٹ پہنے گاڑی کے آگے کھڑا وہ مسکرا رہا تھا  
..... ماہ نور بار بار اس کی تصویر ضوم کر کے دیکھ رہی تھی



بس اک دن مجھے کالیں کی اور پھر اسے کے بعد دوبارہ مجھے منانے کی کوشش تک نہیں  
..... کی..... ماہنور خود سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی

..... اچانک اس نے دیکھا کہ عالم کے نمبر پہ ٹائپنگ شوہر ہا تھا

..... دل کی دکھڑ کنیں اک دم سے تیز ہونے لگی

عالم جس نے اپنے انڈر کام کرنے والے اک انسپکٹر سے اک مجرم کے بارے میں

..... انفرمیشن نکالنے کا بولا تھا اور ابھی وہ اس سے اسی بارے میں پوچھنا چاہتا تھا

..... اسی لیے اس نے فون نکالا اور اس آدمی کے بارے میں تمام انفارمیشن لی

..... ایسی ہی وائی فائی کنیکٹ کیا تو دیکھا کہ ماہنور آن لائن تھی

جلدی سے ماہنور کے میسج کرنے لگا اور یہ دیکھ کہ وہ مسکرایا کہ میسج جاتے ہی سین ہو گیا تو

..... مطلب میڈم اسی کی چیٹ کھولے بیٹھی تھی

..... ابھی اس وقت کیوں آن لائن ہو..... طبیعت تو ٹھیک ہے ناں

..... عالم کے میسج پہ ماہنور کا دماغ گھوم گیا

.. آج اتنے دن بعد اسے میری یاد آئی ہے.... ہنہ

..... (خیر ابھی تو تین دن ہی ہوئے تھے )

..... آپ لکھتے لکھتے اس نے کاٹ دیا اور ضد سے تم سے مطلب لکھ دیا

.... میری جان مجھ سے ہی تو تمھارے سارے مطلب ہیں  
..... عالمنے بہت محبت سے لکھا اور ٹیکس کے آخر میں دل کا ایمو جی بیجھا  
.... جی نہیں ایسا اب آپ سوچیے گا بھی مت  
.... عالم اس کے میسج پہ مسکرایا.... چلو کم سے کم بات تو کرنا شروع ہوئی  
اور اس کے آپ لکھنے پہ وہ مسکرایا وہ جانتا تھا کہ پہلے اس نے جان بوجھ کے تم لکھا تھا پر اس  
.... بار جلدی جلدی میں وہ آپ لکھ گئی  
..... اچھا کھانا کھایا تم نے  
..... عالم کے سوال پہ ماہنور کو غصہ آیا یعنی وہ اس کی بات کو انور کر رہا تھا  
..... جی کھایا تھا اور آپ کی گئی مہربانیوں کی وجہ سے سارا کا سارا باہر بھی آگیا  
..... ماہنور نے چڑتے ہوئے لکھا  
... کیا مطلب

..... میری مہربانیوں کی وجہ سے کیسے میں سمجھا نہیں  
..... عالم کو واقعی اس کی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی  
..... اس کے جواب میں ماہنور نے بس و میٹنگ لکھا  
..... جبکہ دوسری طرف عالم اس کی بات پہ مسکرایا

.....او تو مطلب میرے بچے کو وہ پسند نہیں آیا  
عالم نے جلدی سے ٹائپ کیا... آج تو جیسے اس کا دن بن گیا تھا جو ماہنور اس سے بات کر  
..... رہی تھی

.. مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کے بچے کو کیا پسند ہے اور کیا نہیں  
..... میرا جو دل کرے گا میں کھائوں گی

..... ماہنور نے بھی اپنا بدلہ لینا چاہا  
..... سوری میری جان پر پھر یہی ہونا..... مطلب و میٹنگ

..... اس کی بات پہ ماہنور نے کوئی جواب نہ دیا  
..... عالم کی مسکراہٹ کو اچانک بریک لگی  
..... کچھ منٹ تک اس کا ریپلائی نہ آیا تو عالم نے اسے خود دوبارہ میسج کیا  
..... ماہنور

میسج سین ہوا تو اگلے سے ٹائپنگ ہونے لگی اور پھر سے وہی سوال جس سے عالم بچنا چاہتا  
..... تھا

..... کیوں کیا عالم میرے ساتھ ایسا  
..... کیا میں اتنی سی اہمیت رکھتی تھی آپ کی زندگی میں

.....ماہنور کی بات پہ عالم شرمندہ ہو گیا

....ماہنور تم میری زندگی ہو

... قسم لے لو اب تم جینے کے لئے بہت ضروری ہو گئی ہو

وہ سب میں نے غصے میں کیا اور مجھے سمجھ نہیں لگی میں نے کیسے تمہیں اتنی یکلیف دی پلینز

.....ماہنور بس اک بار واپس آ جاؤ

....عالم کے اتنے لمبے میسج پہ ماہنور کا وائس میسج آیا

... تو کم سے کم بعد میں تو مجھے بتا دیتے

.....میرا ٹرپنا کم کر دیتے یہ بتا کہ کہ آپ وہ انسان ہو جس نے مجھے چھوا کوئی اور نہیں

اگر بھائی اس دن نہ بتاتے تو آپ نے تو ساری عمر مجھے اسی دھوکے میں رکھنا تھا اور کبھی نہ

.....بتانا تھا کہ وہ سب آپ نے کیا

.....اور پھر سب کی نظروں میں اونچا بننا تھا

....بات کرتے کرتے ماہنور رونے لگی

...ماہنور پلینز یا ایسا نہ بولو

تم جانتی ہو نہ کہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہ تھا اور میرا یقین مانو میں تمہیں سب بتانے والا تھا پر

.....اس سے پہلے سراج نے سب بتا دیا

.....عالم نے بھی وائس میسج بھیجا

...جبکہ دوسری طرف ماہنور بس رونے لگی

.....عالم بے چین سہ ہو گیا وہ جانتا تھا کہ اب ماہنور رو رہی ہے

..ماہنور پلیر یار رونا بند کرو پلیر اور بس اک بار اک بار میرے پاس آ جاؤ

بے شک مجھے معاف نہ کتنا پر بس میرے پاس رہو جو دل کرے مجھے سزا دو وعدہ کرتا ہوں

.....اف تک نہ کہوں گا بس اک بار میرے جان میرے پاس آ جاؤ

.....عالم کے میسج پہ ماہنور اور رونے لگی

....دوبارہ مجھ سے بات نہ کرنا

.....یہ اس نے ٹیکسٹ کیا اور موبائل ڈاٹا آف کر کے بستر پہ لیٹ گئی

...روتے روتے اس کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئی

.....پر دوسری طرف عالم کو بے چین کر گئی

.....عالم نے تکلیف سے اپنا بال مٹھی میں جکڑے

.....کاش وہ سب نہ ہوتا

اچانک اس کا فون بجنے لگا.....جلدی سے اس نے کال پک کی کہ کہی ماہنور نہ ہو پر اپنے

.....ساتھی انسپکٹر کا نمبر دیکھ کہ دل جیسے خراب ہوا

..... سروہ مجرم پکڑ لیا ہے

اس کے باپ نے اس کی سفارش کروا کے اسے جیل سے رہا کروا کیا تھا... اب اس کا کیا  
..... کرنا ہے

..... اس وقت عالم کی آنکھیں درد اور غصے سے لال ہو چکی تھی

..... ہاں اسے میرے اک خاص آدمی مورال کے حوالے کر دو باقی میں دیکھ لوں گا  
.... کال لائے کے بعد مورال کو کال کی

..... جی سر کیا حکم ہے

.... مورال نے کال پک کرتے ہی تابعداری سے کہا

ہاں اک مجرم تمہارے حوالے ہونے والا ہے اسے جلدی سے میرے فارم ہائوس کے تہ  
..... خانے میں لے آؤ

... جی سر

..... مورال نے کہا اور فون بند کر دیا

..... نا جانے اب کس کی شامت آنی تھی

.... اس نے سوچا

اچانک سر کو کیا ہو گیا وہ اتنا ظالم ہو گئے... پہلے تو مردوں کو اتنی تکلیف نہیں دیتے تھے

.... جتنی کچھ دنوں سے اک عورت کو دے رہے ہیں

..... مورال نے عائشہ کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا

..... جس کی عالم دوسرے ہاتھ کی انگلیاں بھی کاٹ چکا تھا

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد عالم کے فام ہائوس کے تہ خانے سے دردناک چیخیں کی آوازیں  
..... آرہی تھی

..... جو تہہ خانے کے دوسرے کمرے میں موجود عائشہ سن کے کانپ رہی تھی

.... اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم اتنا درندہ نما انسان ہو سکتا تھا

یہ تین دن اس کے لیے کسی عذاب سے کم نہ تھے..... دونوں ہاتھوں کی تکلیف اور پھر

آگے ملنے والی تکلیف کا سوچ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے.... وہ جانتی تھی

..... اس انسان کے بعد اس کا نمبر تھا

.....

ماہنور کی دوری عالم کے اندر موجود درندے کو جگا رہی تھی..... اپنا پچھتاوا اور پھر ماہنور

..... کے آنسو، اس کی چیخیں اس کا بار بار اسے اگنور کرنا

اس کی کمی اور اس کی طلب ہر چیز کی فرسٹریشن وہ عائشہ اور اپنے فام ہائوس میں موجود انھی  
لوگوں پہ نکالتا تھا

.....

وہ سو رہی تھی جب اس کا فون زور زور سے بجنے لگا..... اک بار فون بج کے بند ہو گیا تھا پر  
..... جو کوئی بھی تھا پیچھے ہٹنے کے موڈ میں نہ تھا

..... ہیلو کون..... مر حاکي سست سی آواز پہ سراج مسکرایا  
..... سو رہی ہو کیا..... سراج کی آواز پہ مر حاکي سے اٹھ بیٹھی  
..... جی وہ میں اٹھنے ہی والی تھی..... مر حاکي جلدی سے کہا

اچھا کوئی بات نہیں سولو.... وہ میں نے پوچھنا تھا کہ شام کو تم آ جاؤ گی اس عالم کے ساتھ یا  
..... پھر میں لینے آ جاؤ؟؟

سراج کا مقصد اس سے اس بارے میں جاننا تھا کہ عالم نے اس سے نکاح کے بارے میں کیا  
..... بات کی

..... نہیں سراج ہم آ جائیں گیں.... اور آپ کو پتا ہے کل بھائی جھٹ سے مان گئے  
..... مر حاکي خوش ہوتے ہوئے بتایا



مرحانہ بھی مانتا تب بھی میں تم سے ہی شادی کرتا زبردستی ہی سہی..... میرے لیے  
..... اس انسان کی رائے کوئی اہمیت نہیں رکھتی

..... اس سے پوچھنا منانا یہ سب تم نے اپنی شوق سے کیا ہے  
..... سراج نے گاڑی کو موڑتے ہوئے کہا.... اس وقت وہ ڈرائیونگ کر رہا تھا  
..... اس کی بات پہ مرحانے کوئی جواب نہیں دیا  
خیر میں کہنے والا تھا کہ میں نے تمہارے لیے نکاح کا سوٹ کے لیا ہے تو تم کوئی ہیوی  
..... سوٹ نہ پہننا

..... جی.... مرحانے بھی مختصر جواب دیا  
..... اوکے چلو شام کو ملتے ہیں

..... جی..... اس کی جواب پہ سراج کو غصہ تو بہت آیا پر وہ برداشت کر گیا  
..... وہ اک لفظ میں ساری بات ختم کر دیتی تھی

..... سراج کے فون بند کرنے پر مرحا بھی سے اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی  
سراج گھر پہنچا تو مریم بیگم اور اسماعیل صاحب لاؤنچ میں بیٹھے ماہنور سے باتیں کر رہے  
تھے.....

ماہنور بھی ان کی باتوں میں کچھ کچھ جواب دیتی تھی..... اب وہ کافی حد تک سنبھل چکی تھی اور اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ جان گئی تھی کہ وہ لمس جسے وہ کھروچ کھروچ کے اپنے جسم سے ختم کرنے کی کوشش کرتی تھی وہ اس کی محبت عالم کا تھا بے شک وہ اک بہت بڑا..... دھوکا تھا پر اب کم سے کم اس بات پہ مطمئن تھی کہ اسے عالم نے ہی چھوا تھا..... سراج بیٹا... آپ اتنی صبح صبح کدھر گئے ہوئے تھے

..... مریم بیگم نے سراج کو ان کے پاس آتے دیکھ کہا..... سراج نے ماہنور کے بالوں پہ بوسہ دیا اور معیم. بیگم کے پاس ہی صوفے پہ بیٹھ گیا ماما وہ میں نے آپ سب کو ایک بات بتانی تھی..... سراج نے مریم بیگم کا ہاتھ تھامتے..... ہوئے کہا

..... کیسی بات؟؟؟ اسماعیل صاحب بھی اب ان کی طرف متوجہ ہوئے بابا وہ آج میں نکاح کرنے والا ہوں مرحا سے..... سراج نے انھیں جانچتے ہوئے کہا..... ا

... سراج کی بات پہ. سب حیران رہ گئے  
پر سراج اتنی جلدی کیا ہے نکاح کی اور مرحا کے ساتھ کیسے تم. جانتے ہوناں عالم نے میری..... بیٹی کے ساتھ کیا لیا..... اور پھر عالم تمھیں لگتا ہے کہ وہ مان جائے گا

ان کی بات پہ سراج نے گہرا سانس بھرا..... بابا میں جانتا ہوں عالم نے جو سب کیا اور میں کبھی نہیں بھول سکتا پر مرحا سے دور رہنا اب میرے بس میں نہیں ہے اور جہاں تک بات رہی عالم کے ماننے یا نہ ماننے کی تو مجھے اس فرق نہیں پڑتا.... اس شخص نے کون سے مجھ

..... سے یا آپ لوگوں سے پوچھ کہ ماہنور سے نکاح کیا تھا

..... سراج بھی بات پہ اک پل کو سب خاموش ہو گئے

پر بیٹا اس وقت صورتحال مناسب نہیں ہے نکاح کے لیے..... آپ جانتے ہوناں کہ اس ..... وقت ماہنور اور عالم کا رشتہ کس فیئر سے گزر رہا ہے

اما عالم نے خود اپنا رشتہ خراب کیا ہے اور میں نے سوچ لیا ہے کہ ان کے رشتے کا وہی انجام ..... ہو گا جو ماہنور چاہے گی

اس بار سراج نے ماہنور کی طرف دیکھا جو گردن جھکائے اپنی مخروطی انگلیوں سے جیسے ..... کھیل رہی تھی

..... سب کو اپنی طرف دیکھتا پا کہ وہ کنفیوز ہونے لگی

اما بابا میں یہی چاہتی ہوں کہ بھائی کا نکاح ہو بھائی خوش رہیں اور میرے ساتھ جو بھی ہو وہ میرا نصیب تھا اس اب میں مرحا آپ کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے بلکہ وہ تو خود ظلم کا شکار ..... ہوئی ہیں

..... میرے اور عالم کے نصیب میں جو ہو گا وہ ہمارے ساتھ ہونا ہی ہے  
..... ماہنور میں جانتا ہوں آپ بہت اپسٹ ہو اور میں اس نکاح کے بعد اس گھٹیا انسان  
..... بھائی پلیز آپ عالم کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہ کریں  
ہمارے درمیان جو بھی ہوا.. میں جانتی ہوں اس سے آپ سب کو بہت تکلیف ہوئی ہے پر  
..... عالم کے بارے میں ایسا نہیں بولیں  
ماہنور کی بات پہ اسماعیل صاحب مسکرائے..... ماہنور کی بات ماہنور کے دل میں  
..... موجود عالم کی محبت کو ظاہر کر رہی تھی  
اچھا چھوڑو اس سب کو یہ بتاؤ نکاح کس وقت ہے اور کیا کیا انتظامات کیے ہیں.. مریم بیگم.  
..... نے دلچسپی سے پوچھا  
..... جیسا بھی تھا پر وہ ان کا اکلوتا بیٹا تھا کم سے کم وہ کچھ نہ کچھ تیاریاں تو کرنا چاہتی تھی  
..... ان کی بات پہ سراج مسکرایا  
..... جی ماما بھی شام کو نکاح ہے میرے فلیٹ پہ اور  
..... فلیٹ میں کیوں گھر پہ کیوں نہیں  
..... اسماعیل صاحب کی بات پہ سراج خاموش ہو گیا

گھر پہ بابا مجھے لگا ماہنور کو پریشانی نہ ہو جائے اس وجہ سے میں نے فلیٹ میں۔ نکاح آرٹنج  
..... کروایا ہے

نہیں بھائی مجھے کیا مسئلہ ہونا ہے بلکہ میں تو خوشی خوشی اپنی اکلوتے بھائی کا نکاح کروائو  
..... گی

ماہنور نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر تک وہ سب کو نکاح کا اپنے گھر میں کروانے  
..... کے بارے میں بتا چکا تھا

مرحانے جب عالم کو بتایا تو وہ بہت خوش ہو گیا کہ کم سے کم اب اس دشمن جان کا دیدار تو  
..... ہو گا

تقریباً شام کے چار بجے عالم بلیک کرتا اور ساتھ پشاوری چپل پہنے اور گلے میں اک شال  
..... ڈالے مرحا کے کمرے میں داخل ہوا

..... مرحا جو بستر پہ بیٹھی رو رہی تھی جلدی سے کھڑی ہو گئی

..... بھائی میں بس تقریباً تیار ہو گئی ہوں... اک دو چیزیں پیک کر لوں تو پھر چلتے ہیں

مرحانے جلدی سے الماری کی طرف جاتے ہوئے کہا..... وہ عالم کو اپنے آنسو نہیں

..... دیکھنا چاہتی تھی پر عالم جانتا تھا کہ وہ رو رہی ہے

..... عالم نے اس کا ہاتھ تھاما اور صوفے پہ بیٹھ گیا

..... میری میرورور ہی ہے

..... عالم. کاتنا کہنا تھا مر حاء عالم کے گلے لگے زور زور سے رونے لگی  
بھائی مجھے ماما بابا کی بہت یاد آرہی ہے..... آج اتنے ضروری دن پہ ان کی کمی محسوس ہو  
..... رہی ہے

..... مر حاء نے روتے ہوئے کہا

میں جانتا ہوں کہ اس دن ماں باپ کی کمی کتنی محسوس ہوتی ہے. انسان چاہتا ہے کہ اس  
... کے اپنے اس کے پاس ہوں... پر ہر بار جیسا ہم چاہتے ہیں ویسا تو نہیں ہوتا ناں  
..... عالم. نے اس کے بال سنوارتے ہوئے کہا

اور دیکھو آپ کے پاس میں ہوں ناں اور آپ کا دوسرا بھائی ار حم بھی تو ہے ناں تو پھر کس  
..... بات کا رونا

جی بھائی... ار حم بھائی ابھی تک نہیں آئے..... مر حاء کے سوال پہ عالم مسکرایا کم سے  
..... کم اب وہ تھوڑی ریلیکس ہوئی تھی  
..... ہاں وہ آرہا ہے بول رہا تھا کہ راستے میں ہوں

عالم نے اپنے ساتھ اک بوکس لایا تھا جس میں بہت ہی پیارے گولڈ کے کڑے تھے.....  
دیکھنے میں وہ بہت ہی خوبصورت تھے.... ایسا لگتا تھا ان پہ ڈیزائن بہت باریکی سے بنایا گیا  
.....ہو

میرو یہ ماما کے کڑے ہیں... ماما نے خاص تمہارے لیے بنوائے تھے جب تم بہت چھوٹی  
سی تھی..... تب ماما کے ساتھ میں جیولر کی شاپ پہ گیا تھا تو وہاں پہ ماما نے یہ تمہارے  
..... لیے خریدے تھے... اور یہ جھمکے خود ماما کے تھے یہ بھی اب تمہارے ہوئے  
..... عالم نے کڑوں اور جھمکوں والا بوکس مرہا کے حوالے کیا

اور بھی بہت ساری گولڈ اور ڈائمنڈ کی جیولری تھی جو عالم نے خود مرہا کے لیے خریدی  
..... تھی

تھینک یو بھائی..... میرے پاس ماما کی کوئی نشانی نہیں تھی اب یہ جھمکے اور کڑے میرے  
..... لیے بہت بہت خاص ہیں

..... مرہا نے خوش ہوتے ہوئے کہا

..... عالم نے مرہا کے سر پہ دلا سہ دیا

..... میرو میں جانتا ہوں کہ ماما نہیں ہیں جو تمہیں یہ سب باتیں سمجھائیں

میں یہ کبھی نہیں کہوں گا کہ آج سے وہی تمہارا گھر ہے... یہ گھر تمہارا کل بھی تھا آج بھی  
..... ہے اور ہمیشہ رہے گا

جب بھی تمہیں لگے کہ تمہیں میری ضرورت ہے بس اپنے بھائی کو اک بار یاد کر  
..... لینا

..... سراج کے بے شک مجھ سے تعلقات اچھے نہ ہوں پر وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے  
اس نے پہلے ہی بہت سارا کچھ برداشت کیا ہے تمہاری جدائی اور پھر اپنی بہن کی وہ حالت  
..... سب اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا

آپ نے اس کی تکلیف کم کرنی ہے اک اچھی بیوی بننے کی ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ اگر  
اس کے بعد بھی آپ کو لگے کہ سراج آپ کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کر رہا ہے آپ کو  
..... خوش نہیں رکھ رہا تو آپ نے مجھے بتانا ہے  
..... انکل آنٹی بہت اچھے ہیں

شاید ابھی ان کا رویہ تمہارے ساتھ ویسا نہ ہو پر مجھے امید ہے کہ بہت جلد وہ تمہے اپنی بیٹی  
..... مانے گیں

عالم بہت اچھے طریقے سے سمجھا رہا تھا..... مرنا بھی بہت غور سے اسے سن رہی  
..... تھی



.....اور ہاں مرھا

شاید کے سراج تمھیں مجھ سے ملنے نہ دے تم پہ میرے معاملے میں روک ٹوک کرے پر  
آپ نے اس سے زد نہیں لگانی بلکہ اسے سمجھنا ہے وہ زیادہ دیر تمھیں مجھ سے دور نہیں  
.....رکھے گا

.....حالات کے نارمل ہونے کا ہم دونوں کو انتظار کرنا ہوگا  
اور جب بھی بھائی کی یاد آئے تم بس مجھے میسج کر دینا باقی تم سے کیسے ملنا ہے یہ میں دیکھ لوں  
.....گا

.....عالم نے اس کے سر پہ بوسہ دیا  
تھینک یو بھائی..... آپ اس دنیا کے سب سے اچھے بھائی ہیں.... مرحایہ بولتے پھر سے  
.....رو گئی

.....ایسے روتے ہوئے رخصت ہوگی کیا  
بھائی میری وجہ سے آپ کا گھر خراب ہو گیا بھائی میں خوش رہوں گی پر آپ کیسے اکیلے رہو  
.....گے

.....ماہنور تو بہت غصہ ہے آپ سے

نہیں مرھا ایسا کیوں سوچتی ہو یہ سب ہمارے نصیب میں تھا اور جہاں تک بات رہی ماہنور  
..... کے ماننے کی تو وہ بہت جلد مان جائے گی..... کتنے دن ناراض رہے گی  
..... چلو شباش آب جلدی سے تیار ہو

..... جی بھائی

..... کچھ دیر بعد وہ اپنا سارا سامان پیک کر چکی تھی  
..... وہ لاؤنج میں بیٹھے ہنسنے کا انتظار کر رہے تھے  
شکر ہے آج تو پہنچ گیا..... عالم نے ہنسنے کا آتے دیکھ کہا..... کیا بتائوں یا میرو کے  
..... لیے کچھ شاپنگ رہ گئی تھی بس وہی کرنے گیا تھا  
..... اس نے کچھ سامان ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا  
عالم نے اس سے ہاتھ ملایا تھا جبکہ مرزا کے اس نے گلے لگایا تھا..... یہ ان دونوں کے لیے  
نارمل تھا بچپن سے وہ ہنسنے کو عالم کی طرح ہی سمجھتی تھی اور ہنسنے کے لیے وہ اس کی  
..... اکلوتی بہن تھی

..... بھائی ویسے اب بس آپ رہ گئے ہیں

مرزا نے بیٹھتے ہوئے کہا..... بس یار تیرا اور عالم کا کچھ بن گیا اب اتنا حوصلہ ہو گیا کہ  
..... میرا بھی کچھ نہ کچھ بن ہی جائے گا..... ہنسنے نے ہستے ہوئے کہا

..... جبکہ مر حا بھی اس کی بات پہ ہس رہی تھی  
..... عالم بیٹھا فون ہہ کسی کو کوئی انسٹرکشن سے رہا تھا  
ہنین نے مر حا کو دیکھا جو اس کے ساتھ ہی بیٹھی تھی..... میر و تم بہت چھوٹی تھی جب  
..... عالم اور تم سے میری ملاقات ہوئی تھی  
..... جب پہلی تم نے مجھے بھائی بولا تھا  
تم تب سے میرے لیے بہت ضروری ہو گئی تھی.... میری چھوٹی ای بہن میری  
..... گڑیا

..... ہنین نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا  
..... آج دیکھو کتنی بڑی ہو گئی ہو کہ تمہیں رخصت کر رہے ہیں  
اس کی بات پہ مر حا کی آنکھوں ..... ہنین کی آواز میں اس کے لیے محبت ہی محبت تھی  
..... میں آنسو آگئے

لوگ کہتے ہیں کہ رشتے خون کے ہوتے ہیں پر شاید اگر میری کوئی بہن ہوتی تو وہ مجھے تم  
..... سے زیادہ پیاری نہ ہوتی

..... ہنین کی آنکھوں میں بھی آنسو تھے  
..... جب بھی تمہیں کوئی تکلیف ہو تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے لیے حاضر ہے

.....عالم بھی پاس بیٹھا انھیں دیکھ رہا تھا

.....وہ دونوں کے دلوں سے واقف تھا

.....اچھا اب تم۔ لوگ رونا بند کرو اور چلو ہم۔ پہلے ہی تیری وجہ سے لیٹ ہیں

.....اس کی بات پہ دونوں نے آنسو صاف کیے اور چلنے کی تیاری کرنے لگے

.....کچھ دیر بعد وہ دورانی ہائوس کے باہر کھڑے تھے

عالم پہلی بار اندر جانے سے جھجک رہا تھا..... سب کی نظروں کا سامنا کرنا اس کے

.....لیے بہت مشکل ہو رہا تھا..... خاص کر لے اسماعیل صاحب اور مریم بیگم کی

چل اب جو تو نے کر دیا ہے وہ ٹھیک تو نہیں ہو سکتا..... کوشش کر کے سب ٹھیک ہو

.....جائے

.....ہننین نے اسے ٹھوکا مارتے ہوئے کہا

.....اس کی بات پہ عالم نے اسے گھورا تو وہ جلدی سے اندر کی طرف بڑھ گیا

.....سب سے اگے ہننین ساتھ عالم اور پھر مرحد دورانی ہائوس میں داخل ہوئے

مرحاک اب تو واضع ٹانگیں کانپ رہی تھی..... بے شک کل اس نے اتنی ہمت کہ

.....تھی جتنی شاید اس نے کبھی اپنی پوری زندگی میں نہ کی ہو

سامنے ہی کچھ لوگ بیٹھے تھے..... انھی میں اسماعیل صاحب بیٹھے ان سے باتیں کر رہے  
تھے..... یہ ان کے بہت قریبی لوگ تھے

انھوں نے سراج اور باقی سب کو بھی صاف لفظوں میں بتایا تھا کہ آج کے دن کوئی تماشہ نہ  
..... ہو... اب لوگ نارملی بات کرنا تاکہ کسی کو شک نہ ہو

عالم کی نگاہیں بے ساختہ ہی ادھر ادھر ماہنور کو تلاشنے لگی..... پر اسے صرف مایوسی  
..... ہوئی

اسماعیل صاحب بھی عالم سے نارملی ہی ملے..... عالم کو ان سے وہ پہلے والا اپنا پن محسوس  
نہ کوا... مریم بیگم نے بھی اس کے سر پہ ہاتھ رکھا اور وہ اور ہنسن صوفے پہ بیٹھ گئے جبکہ  
..... مر حاکو مریم بیگم اوپر کمرے میں کے گئی

..... پیٹاڈرو نہیں یہ اب آپ کا ہی گھر ہے

..... مریم بیگم نے مر حاکو محسوس کرتے دیکھ کہا

..... نہیں آنٹی وہ بس ایسے ہی..... مر حاکو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بولے

..... اس کی بات پہ مریم بیگم مسکرائی..... وہ جان گئی تھی کہ مر حاکو سہو رہا ہے

..... اچھا آپ اس روم میں بیٹھو بیوٹیشن آگئی ہے وہ آپ کو تیار کر دے گی

مرحاکو اک کمرے میں بٹھا کہ وہ باہر چلی گئی..... مرحاکا گھبراہٹ اور ٹینشن کے مارے  
..... برا حال تھا

.... وہ اس عالیشان گھر میں خود کو بہت مس فٹ سہ محسوس کر رہی تھی  
..... میم آپ یہ ڈریس پہن کے آئیں پھر میں آپ کامیک اپ کرتی ہوں  
..... بیوٹیشن نے بیڈ پہ موجود اک بہت ہی ہیوی لہنگے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
..... وہ وائٹ کلر کا بہت ہی خوبصورت اور مہنگا لہنگا تھا

مرحاکو اسے دیکھ کہ بہت شرم آئی..... اس لہنگے کا بلاؤز پیچھے سے بہت ہی گہرا تھا اور  
..... اگے کی طرف بھی تھوڑا گہرا تھا  
.... یہ لباس تو بہت عجیب سہ ہے میں کیسے

میم آپ فکر نہ کریں میں اسے کور کر لوں گی سرنے مجھے بتا دیا ہے باقی آپ پہن کے  
..... آجائیں

..... اس کی بات پہ مرحانے وہ لہنگا تھا ما اور چینجنگ روم میں چلی گئی

.....

..... ماہنور جلدی کریا اور کتنا تیار ہوگی

نادیہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا..... وہ صوفے پہ بیٹھی نیل پیسٹ لگا رہی تھی جبکہ  
..... ماہنور چینجنگ رقم میں اپنے کپڑے بدل رہی تھی

..... دیکھ یار یہ ٹھیک لگ رہا ہے کیا

..... ماہنور نے باہر آتے ہوئے کہا

بلیک کلر کی ساڑھی میں وہ بہت ہی پیاری لگ رہی تھی..... ساڑھی بہت ہیوی تھی جس

..... کے بارڈر پہ بلیک موٹقس سے بہت باریکی سے کام کیا گیا تھا

..... واویا یہ تو ہے ماہنور قسم سے اتنی پیاری لگ رہی ہے کہ کیا بتائوں

..... نادیہ نے اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے کہا

..... سچی سہی لگ رہی ہے ناں..... ماہنور نے پھر سے کنفرم کرنا چاہا

..... ائی سویر تو آج سے پہلی کبھی بھی اتنی پیاری نہیں لگی

نادیہ نے اسے شیشے کے سامنے کھڑا کرتی ہوئے کہا..... اور واقعی ماہنور نے دیکھا کہ یہ

..... ساڑھی اس پہ بہت جھج رہی تھی

.... یار ماہنور اب اگر تو اچھے سے بال بنا تو بس آج تو عالم سر گئے

..... نادیہ اے دوبارہ صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا

مجھے ان سے کیا میں تو اپنے بھائی کے نکاح کی خوشی میں تیار ہوئی ہوں میری بلا سے وہ  
..... دیکھیں یا ناں دیکھیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا

.... ماہنور کے کہنے پہ نادیہ خاموش ہو گئی

وہ تمام حالات سے واقف تھی.... بے شک وہ ماہنور سے مل نہیں پائی تھی پر فون  
..... پر دونوں کا رابطہ تھا

..... اچھا تو جتنا بھی بول لے پر مجھے پتا ہے تو اسی لیے اتنا بن ٹھن رہی ہے  
... نادیہ کی بات پہ ماہنور نے اسے گھورا تو وہ مسکرا دی

چل اب مر حا آپی سے ملتے ہیں دیکھیں تو سہی کون ہے وہ جس نے سراج بھائی کا دل  
..... چرایا

..... مجھے تیار تو ہونے دے

..... ماہنور نے میک اپ کرتے ہوئے کہا.... بال اس نے سٹریٹ ہی رکھے تھے  
او اللہ کی بندی! اب تو اک بچے کی ماں بننے جا رہی ہے تجھ پہ اب یہ سب زیب نہیں دیتا یہ  
..... سب ہم جیسی لڑکیوں کے لیے ٹھیک ہے

..... نادیہ کے کہنے پہ ماہنور نے پاس پڑا میک اپ برش اٹھا کے اسے دے مارا

پاگل



.....نادیہ نے بڑ بڑایا .....

.....نادیہ اور ماہنور کمرے میں داخل ہوئی تو مر حاکممل تیار تھی

.....ماشاء اللہ آپ تو بہت پیاری ہیں.....نادیہ کی تعریف پہ وہ جھپ گئی

.....تبھی تو سراج بھائی جو کسی کو گھاس نہیں ڈالتے آپ کے پیچھے پاگل ہیں

اس کے ایسا بولنے پہ مر حاشرمانے لگی.....واویا رکتی کیوٹ ہیں آپ نادیہ نے اس کے

...پاس بیٹھتے ہوئے کہا

.....تھینک یو.....مر حابس اتنا ہی بول پائی

نظریں ماہنور سے ملی جو اسی کے پاس آرہی تھی.....ماہنور کو دیکھ کے اسے احساس ہوا کہ

.....اللہ نے اس کے بھائی کے نصیب میں بہت ہی خوبصورت لڑکی لکھی ہے

.....مر حابھی بہت خوبصورت لگ رہی تھی

بیوٹیشن نے اتنا ماہرانہ انداز سے میکاپ کیا تھا کہ دیکھنا والا تعریف کیے بغیر نہ رہے اور پھر

مر حاکے خود کے نین نکش بہت پیارے تھے.....اس کا شرمانا جھجکنا اسے مزید

.....خوبصورت بنا رہا تھا

.....ماہنور اور مر حاکے درمیان ابھی بھی اک جھجک تھی

.....ماہنور آگے بڑی اور مر حاکے گلی ملی

..... بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپ

ماہنور کی تعریف پہ مر حاکو جیسے روناسہ آنے لگا..... ارے ارے رویئے گامت

... ورنہ میک اپ خراب ہو جائے گا

..... ماہنور نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما

..... آپ بھائی کے ساتھ بہت ہی زیادہ جھپچھپیں گی..... تھینک یو

.... یو ویلکم بھابھی

..... ماہنور نے ہستے ہوئے کہا تو اس کی بات پہ مر حاکو اور نادیہ بھی مسکرائی

ارے لڑکیو جلدی کرو مولوی صاحب آگئے ہیں..... جلدی سے دلھن کو لے کے

..... باہر سب انتظار کر رہے ہیں.... آؤ

..... مریم بیگم نے کمرے میں اتے ہی کہا

جی ماما بھابھی بھی تیار ہیں ہم آتے ہیں.... ماہنور نے مر حاکو اک جھلی کا دوپٹہ اوڑایا اور وہ

..... اور نادیہ اسے ساتھ لیے باہر جانے لگی

ماہنور کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا وہ جانتی تھی کہ اس کا سامنا عالم سے ہونے والا

ہے.....

عالم کی نظریں جو کب سے ماہنور کو ڈھونڈ رہی تھی... سیڑھیوں پہ گئی تو واپس جیسے پلٹنا  
..... بھول گئی

..... اک تو وہ اس سے اتنے دنوں سے دور تھی اور پھر اس کا یوں سبنا سنورنا

..... اس کا دل کیا کہ ابھی جا کے اسے تھام لے پر یہ اس کا خواب ہی تھا

..... اوے عالم! ادھر مر حاکے پاس بیٹھنا اور ماہنور کو گھورنا بند کر

..... ہننین نے اسے بازو سے کھینچے ہوئے کہا

..... اس کی بات پہ وہ ہوش میں آیا اور اک صوفے پہ جا بیٹھا

..... ماہنور نے بھی خاموشی سے اسے دیکھا جو ہننین کے ساتھ کوئی بات کر رہا تھا

اتفاق سے اس نے بھی بلیک کرتا پہنا ہوا تھا..... ماہنور نادیہ کے ساتھ دوسرے

..... صوفے پہ بیٹھ گئی

سراج نے بھی وائٹ کرتا پہنا ہوا تھا..... وہ مر حاکو دیکھ نہ سکا کیونکہ اس نے گھونگٹ لیا

..... ہوا تھا

اک صوفے پہ مر حاکو اور اس کی دونوں طرف عالم اور ہننین بیٹھے تھے جبکہ دوسرے

..... صوفے پہ سراج اور اس کے ساتھ ماہنور اور پھر نادیہ بیٹھے تھے

..... جبکہ باقی صوفوں پہ باقی مہمان بیٹھے تھے جن میں کچھ سراج کے دوست بھی تھے

چلیں مولوی صاحب نکاح شروع کروائیں... اسماعیل صاحب کے کہنے پہ نکاح شروع  
ہوا.....

..... نکاح شروع ہوا تو سب سے پہلے مرحا سے اس کی رضامندی پوچھی گئی  
..... عالم اس کے پاس بیٹھا تھا

..... عالم نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھا تو ماہنور نے مسکراتے ہوئے قبول ہے بول دیا  
.... دوسری اور تیسری بار بھی بولنے کے بعد سراج اسے اس کی رضامندی پوچھی گئی  
..... سراج نے تو مولوی صاحب کے جملہ ختم کرنے پہ ہی جلدی سے بول دیا  
اس کی جلد بازی پہ سب مسکرائے..... پھر ہنسنے والے سب مسکرائے اور  
..... کچھ دیر بعد وہ مسز سراج درانی بن چکی تھی

..... پھر مرحا کو سراج کے ساتھ بٹھایا گیا  
مرحاکا گھونگھٹ کھول دیا گیا تھا.... سراج نے اک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا..... اس کا  
..... مرحا کو نہ دیکھنا مرحا کو برا لگا  
..... سب لوگ ان کے پاس آتے اور انھیں مبارک باد دے رہے تھے

..... نکاح مبارک ہو میری جان  
..... سراج کی آواز پہ مرحا کے لب مسکرائے..... شکریہ آپ کو بھی نکاح مبارک ہو

..... میں مبارکباد کمرے میں جا کہ وصول کرو گا..... سراج نے زرا جھک کہ کہا

..... اس کی بات پہ مر حاکڑ بڑا گئی

..... جب کہ سراج مسکرا نے لگا

سراج مر حاکو اپنے ساتھ اپنے گھر کے پیچھے گارڈن میں لے آیا جہاں بہت سارے پھول  
..... موجود تھے اور ساتھ میں کچھ آرٹیفیشل پھول بھی لگائے گئے تھے

سراج نے اس کا ہاتھ تھامنا تھا اور وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے ساتھ گارڈن میں  
..... آئی..... کچھ دیر کے بعد ان کا فوٹو شوٹ شروع ہوا

جس طرح کے پوز انھیں فوٹو گرافر بتا رہا تھا مر حاکا سانس جیسے خشک ہو رہا تھا..... سراج  
جانتا تھا مر حاکبھی بھی فوٹو گرافر کے سامنے اس طرح کے پوز نہیں بنائے گی اس وجہ سے  
..... اس نے صرف ان پوز میں پکس بنوائی جن میں مر حاکمفر ٹیبل تھی

سراج مسکرا کے پکس بنوا رہا تھا جبکہ مر حاکو

..... وہ بار بار تنگ کر رہا تھا

..... سب کو کھانے میں مصروف دیکھ ماہنور نادیہ کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی آئی

وہ اب اس ساڑھی میں تھک چکی تھی اور اب بھوک بھی بہت لگی تھی کیونکہ صبح کو ناشتہ  
کیا تھا وہ تقریباً سارا متلی کی وجہ سے نکل گیا تھا اور اب بھوک بہت زوروں کی لگ گئی  
..... تھی

اب وہ بالکل ہلکا سوٹ پہن چکی تھی اور بیڈ پہ بیٹھی نادیہ کا انتظار کر رہی تھی جو کھانا لانے  
..... کے لیے گئی تھی

..... شکر ہے تو آگئی ورنہ مجھے لگا تھا آج میں بھوک سے مر جاؤں گی

..... نادیہ کو کمرے میں آتا دیکھ ماہنور نے کہا

اب اتنا بھی لیٹ نہیں کیا میں نے جلدی ہی آگئی ہوں بس تجھے بھوک بہت زیادہ لگی ہے  
..... اسی وجہ سے میں تجھے بہت لیٹ لگ رہی ہوں

..... نادیہ نے ٹرے بیڈ پہ رکھتے ہوئے کہا

..... ماہنور جلدی سے پلیٹ میں اپنے لیے کھانا نکالنے لگی

..... میم یار کتنی مزے کی کڑا ہی ہے

ماہنور نے اک نوالہ لیتے ہوئے کہا..... ویسے یار تو پہلے تو اتنی بھوکی نہ تھی پھر یہ اچانک  
..... تجھے اتنی بھوک کیوں لگتی ہے

..... نادیہ کو سوال پہ ماہنور نے اسے گھورا

..... یار صبح جو کھایا وہ سارا او میٹ ہو گیا اور اب بہت بھوک لگ رہی ہے

..... ماہنور کی بات پہ نادیہ مسکرائی

..... مطلب تیرا بچہ بہت بھلکڑ ہے

..... خبردار جو میرے بچے کے بارے میں کچھ بھی کہا تو

..... ماہنور نے اسے چیچ دیکھاتے ہوئے کہا

یار ماہنور میں اتنی آکسائیڈ ہوں کب بیبی آئے گا اور میں اسے اپنے ہاتھوں میں لوں گی اور

..... کب وہ مجھے آنی بلائے گا

.... نادیہ کی بات پہ ماہنور بھی مسکرائی

میں خود بہت آکسائیڈ ہوں..... تو سوچ بھی نہیں سکتی یہ فیلنگز کتنی خاص ہیں..... یہ

..... احساس کے آپ کے وجود میں اک ننھاسہ وجود پل رہا ہے

ماہنور نادیہ سے باتیں کر رہی تھی یہ جانے بغیر کے باہر عالم اس کی باتیں سن رہا

ہے..... عالم ماہنور کی باتوں پہ مسکرائے جا رہا تھا.... تو مطلب اس کی جانم کو بھی

..... انتظار تھا ان کے بچے کا

اچھا یہ بتا تو نہ دیکھا آج سر عالم کتنا اچھے لگ رہے تھے..... قسم سے ایسا لگ رہا تھا بلیک کلر

..... انھی کے لیے بنا ہوا

....نادیہ کی بات پہ ماہنور نے منہ بنایا

.....مجھے کیا بتائیں نے انھیں نہیں دیکھا.....اور وہ کون سہ مجھ سے ملنے آئے  
ماہنور نے کہا اور اٹھ کر ہاتھ صاف کرنے چلی گئی.....او تو مطلب تم چاہ رہی تھی کہ وہ تم  
.....سے ملنے آئیں

.....نادیہ فضول بکواس نہ کرو اور چپ کر کے یہ سارے برتن سمیٹو  
....ماہنور کی بات پہ نادیہ نے اسے گھور اپر وہ ہاتھ دھونے واش روم چلی گئی  
ارے سر آپ.....آئیں نہ.....نادیہ جو برتن سمیٹ رہی تھی عالم کو کمرے میں داخل  
.....لو تا دیکھ جلدی سے بولی

.....کیسی ہو نادیہ آپ؟؟؟عالم نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا

.....میں ٹھیک ہوں سر آپ بتائیں کیسے ہیں

اللہ کا شکر ہے یہ بتائیں آپ کی دوست کدھر ہے.....حالانکہ وہ جانتا تھا کہ ماہنور

.....واشر روم میں ہے پھر بھی اس نے ماہنور کو سنانے کے لیے یہ سوال کیا تھا

.....سر وہ واشر روم میں ہے آپ دونوں بات کریں میں تھوڑی دیر بعد آؤں گی

نادیہ برتن لے کے کمرے سے باہر چلی گئی.....ماہنور ساری باتیں سن چکی

.....تھی.....واشر روم میں کھڑی وہ اب اپنی انگلیاں مروڑ رہی تھی



.....عالم کا سامنا کرنا اب بہت مشکل تھا

عالم جانتا تھا کہ وہ اس کی موجودگی میں باہر نہیں آئے گی پر وہ پھر بھی ڈھیٹوں کی طرح  
.....وہی بیٹھا رہا

.....ماہنور کو لگا کہ شاید وہ چلا گیا ہو.....دل اک دم سے اداس ہو گیا

کلک کی آواز سے دروازہ کھلا اور وہ باہر آئی.....سامنے دیکھا تو عالم کھڑا بازو باندھے  
....اسے ہی دیکھ رہا تھا

.....وہ اک دم سے گڑ بڑا گئی

.....عالم کی شال صوفے پہ پڑی تھی

.....ماہنور اس کے پاس سے ہوتے ہوئے باہر جانے لگی جب عالم نے اس کا ہاتھ تھام لیا  
کیوں مجھے اگنور کر رہی ہو.....عالم کے سوال پہ اس نے گہرا سانس بھرا اور عالم کے  
.....سامنے کھڑی ہوئی

میں آپ کو کیوں اگنور کروں گی... آپ میرے لیے ایمپورٹنٹ نہیں ہیں جو میں آپ کو  
.....اگنور کرو

.....ماہنور نے عالم کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

پر میرے لیے تا تم ہونا ضروری بلکہ یہ کہو سب سے ضروری..... عالم نے اس کے  
..... ہاتھ پہ بوسہ دیا..... ماہنور نے ہاتھ کھینچنا چاہا پر عالم کی گرفت مضبوط تھی  
میری پیاری مانو..... پلیر اپنے عالم کے ساتھ اپنے گھر چلو ناں..... اب وہ گھر  
..... تمہارے بغیر کھانے کو دوڑتا ہے پلیر  
عالم کی نظریں اب بھی ماہنور کا جائزہ لے رہی تھی..... اس کی جسامت میں زرہ برابر بھی  
..... فرق نہ آیا تھا  
اس گھر میں جس کے مالک کو میری زرہ برابر قدر نہیں۔ جس سے میں نے بہت محبت کی  
..... اور اس نے ایسا غم دیا جو برداشت کرنا بے حد مشکل ہے  
ماہنور بھی اسی کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی..... ماہنور کا قد عالم سے کافی چھوٹا تھا.....  
..... ماہنور اس کی کندھوں سے زرا نیچے آتی تھی  
..... میری جان آپ بولو تو آپ کو پاؤں پکڑ کے معافی مانگ لوں  
..... عالم کی بات پہ ماہنور کو دکھ ہوا  
جی نہیں مجھے کسی کو بھی پاؤں پکڑوانے کی ضرورت نہیں ہے آپ جاؤ میں نے سونا ہے  
..... اب  
..... ماہنور کی بات پہ عالم ماہنور کے قریب آنے لگا

عالم پلیز نو..... ماہنور نے اسے روکنا چاہا..... نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر  
پلیز..... عالم کی بات پہ ماہنور خاموش ہو گئی..... عالم نے جھکتے ہوئے ماہنور کے  
..... ہونٹوں کو چومنا شروع کر دیا

..... ماہنور بھی خاموش کھڑی اسے محسوس کر رہی تھی  
..... اسے مزاحمت نہ کرتا دیکھ عالم نے اپنا ہاتھ اس کی کمر پہ کس دیا  
..... جبکہ دوسرا ہاتھ ماہنور کے بالوں میں گھوم رہا تھا  
..... عالم جیسے پاگل ہونے کے در پہ تھا..... کتنا مس کیا تھا اس نے ماہنور کے لمس کو  
عالم پلیز سانس نہیں آرہی مجھے..... بہت دیر بعد جب ماہنور نے اسے پیچھے ہٹانا چاہا تو عالم  
..... نے اس کی مزاحمت روکنا چاہی جب ماہنور نے مجبور آگیا  
..... اسے واقعی سانس نہیں آرہی تھی

.... عالم کے پیچھے ہٹنے پہ ماہنور اس کے سینے پہ سر رکھے گھرے سانس بھرنے لگی  
عالم نے اس کے گرد اپنا گھیرا مضبوط کر لیا..... اور جھک کر اس کے بالوں پہ بوسہ  
..... دیا

..... تھوڑی دیر بعد ماہنور کو جیسے ہوش آیا تو اپنی بے اختیاری پہ غصہ آیا  
..... پلیز آپ جائیں... ماہنور نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا

اتنا قریب آ کے میرے جذبات کو بھڑکا کہ اب تم بول رہی ہو کہ جائوں تو یہ کمرے لیے  
..... ناممکن ہے

..... عالم نے اس کے بالوں میں چہرہ چھپایا

..... عالم چھوڑیں مجھے پلیز..... ماہنور نے عالم کو دھکا دیا

..... عالم نے پھر سے ریکوسٹ کی ..... مانو پلیز یا ر پلیز گھر چلو

عالم.... پلیز جائیں میں آپ کے ساتھ نہیں جانا چاہتی.. مجھے آرام کرنے دیں پلیز آپ  
..... جا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتی ماہنور کا متلی آنے لگی..... وہ منہ پہ ہاتھ رکھے بھاگتی ہوئی  
..... واپس واش روم جانے لگی

..... عالم بھی اس کے پیچھے بھاگا تو دیکھا وہ واش بیسن پہ جھکی الٹیاں کر رہی ہے  
عالم نے اسے سہارہ دیا..... کچھ دیر بعد جب اسے ابکائی آنا بند ہوئی تو عالم نے اس کے منہ  
پہ پانے کے چینٹے مار کے اس کا چہرہ صاف کیا اور پانی سے واش بیسن پہ لگی ابکائی  
..... بہائی

اور اسے لیے کمرے میں آیا..... ماہنور سے اب خود چلا بھی نہیں جا رہا تھا..... عالم نے  
..... اسے باہوں میں اٹھایا اور بیڈ پہ لیٹا دیا

ماہنور اسے ہی دیکھے جارہی تھی..... وہ باہر چلا گیا..... کچھ دیر بعد آیا تو اس کے ہاتھ میں  
..... دودھ کا اک گلاس تھا

..... چلو ماہنور شاباش اٹھو اور یہ پیو..... عالم نے اسے سہارا دے کے اٹھایا

..... نہیں عالم۔ پلیز مجھے کچھ نہیں کھانا ورنہ پھر سے

..... کچھ نہیں ہو گا یہ بالکل بھی ہیوی نہیں ہے یہ پیو اور تمہاری میڈیسن کدھر ہیں

..... عالم کے پوچھنے پہ ماہنور سے سائیڈ دراز کی طرف اشارہ کیا

دودھ پینے کے بعد عالم اسے میڈیسن کھلا چکا تھا..... چکو شاباش اب سو جائو میں ادھر ہی

..... ہوں تمہارے پاس..... عالم نے اس کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا

..... نہیں آپ جائو اب میں ٹھیک ہوں..... ماہنور اب کچھ بیٹر فیل کر رہی تھی

اچھا اتنی جلدی ہے مجھے واپس بھیجنے کی..... عالم کی بات پہ ماہنور نے کوئی جواب نہ

..... دیا..... ماہنور کی خاموشی پہ عالم نے گہرا سانس بھرا

.... آج جا رہا ہوں پر ایک دو دن میں میں تمہیں واپس اپنے ساتھ لے جائوں گا

..... عالم نے اتنا کہا اور جھک کے اس کے دونوں گالوں کو چوما

..... خیال رکھنا اپنا بھی اور میرے بچے کا بھی

!..... اور پھر عالم کمرے سے چلا گیا

..... نہیں عالم ایسے نہیں..... آپ کو اپنی غلطی کا احساس دلانا ہے میں نے

..... اور پھر دھوکا کتنا دکھ دیتا ہے اس کا اندازہ آپ کو بھی ہونا چاہئے

.. اب ماہ نور نا جانے کیا سوچے جا رہی تھی

کھانا کھانے کے کچھ دیر بعد سب کی واپسی شروع ہو چکی تھی..... مرزا خاموشی سے

..... سب کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی

..... سب اسے اور سراج کو دعائیں دیتے اور ملتے ہوئے واپس جا رہے تھے

..... کچھ دیر بعد تقریباً سب لوگ ہی چلے گئے تھے

..... اب وہاں صرف درانی خاندان کے لوگ اور عالم اور ہنین بیٹھے تھے

..... چلیں انکل اب ہم بھی چلتے ہیں..... عالم نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا

اس کی بات پہ اسماعیل صاحب خاموش ہی رہے..... ان میں سے کسی نے بھی عالم

..... سے بات نہ کی تھی ہاں ہنین سے البتہ کچھ نہ کچھ بات کر لیتے تھے

..... مرزا بھی صوفے سے کھڑی ہوئی

عالم اگے بڑا اور مرزا کو گلے لگا لیا..... رونا نہیں میری جان اور جو باتیں بھائی نے بتائی

..... ہیں ان پہ عمل کرنا

..... انشاء اللہ اللہ پاک میری بہن کو بہت خوش رکھے گا

عالم نے مرہا کے سر پہ بوسہ دیا..... عالم کے ملنے کے بعد ھنین آگے آیا تو مرہا اس کے  
..... گلے لگ کے رونے لگ گئی

سراج کی آنکھوں میں جیسے مرچیں بھرنے لگی..... بس میرو دیکھو ابھی عالم نے کیا کہا  
کہ رونا نہیں..... رو کیوں رہی ہو ہم ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں.... ہم آیا کریں گے اپنی  
اور جب ہماری بہن کا دل کیا وہ ہم سے ملنے آئے گی..... ان کی..... بہن سے ملنے  
..... بات پہ مرہا نے اثبات میں سر ہلایا

..... اس سے پہلے عالم ماہنور کے متعلق کوئی بات کرتا سراج نے بولنا شروع کر دیا  
..... تو آپ دونوں بھائی اپنی بہن سے مل چکے ہیں تو اب تمیز سے یہاں سے دفعہ ہو جائو  
..... سراج کی ایسی بات پہ ہال میں بالکل خاموشی چھا گئی

اور ہاں آج کے بعد مرہا سے ملنے یا اس سے کوئی بھی رابطہ رکھنے کی کوشش نہ  
کرنا..... سراج کی بات پہ مرہا نے سراج کو دیکھا جو اسے انور کیے اپنی بات کر رہا  
..... تھا

سراج بیٹا یہ آپ کیا بات کر رہے ہو.... وہ بھائی ہیں مرہا اور وہ کیوں نہیں ملیں گیں اس  
..... سے

..... اسماعیل صاحب جو کب سے خاموش بیٹھے تھے بیچ میں بول پڑے

ھنین کی آنکھوں سے لگ رہا تھا کہ وہ بہت غصے میں تھا پر عالم خاموش بیٹھا تھا جیسے وہ جانتا  
..... تھا کہ یہی ہونے والا تھا

جی بابا پر مر حایا تو میری بیوی ہو سکتی ہے یا ان دونوں کی بہن..... سراج نے انگلی سے ان  
..... کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

..... ماہنور اک طرف کھڑی عالم کو دیکھے جارہی تھی

..... سراج یہ کیا فضول بات ہے آپ

..... بابا پلینز میں نے فیصلہ کر لیا ہے یا تو مر حایا میری بیوی ہوگی یا ان کی بہن

..... اگر وہ ان دونوں سے رابطہ رکھتی ہے تو مجھ سے وہ ہر تعلق ختم کر دے گی

اور اگر وہ میری بیوی بن کے رہنا چاہتی ہے تو اسے ان دونوں سے ہر قسم کا تعلق ختم کر دینا  
..... ہوگا

..... سراج وہ اس کا بھائی ہے اور بھائیوں سے رشتے نہیں توڑے جاتے

..... اس بار مریم بیگم بولی تھی

ٹھیک ہے ماما اگر یہ اپنے بھائیوں کو نہیں چھوڑ سکتی تو میری بلا سے یہ اسے اپنے ساتھ لے  
..... جائیں



اس کی بات پہ مرحانے اسے دیکھا..... سراج بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا..... مرحا کی  
آنکھوں میں تکلیف اور شرمندگی تھی جو اسے اپنے بھائیوں کے سامنے ہو رہی تھی.....  
..... سراج کیسے اسے اس کے بھائیوں کے سامنے زلیل کر رہا تھا  
سراج جانتا تھا کہ اس سب سے وہ اسے بہت تکلیف دے رہا تھا پر وہ پیچھے نہیں ہٹنا چاہتا  
..... تھا

..... عالم نے معاملے کو سنبھالنا چاہا  
ٹھیک ہے مرحاب سے ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھے گی اور نہ ہی ہم. میں سے کوئی  
..... اس سے رابطہ کرے گا  
گڈ..... اور ہاں اگر تم اس سے ملے یا اس سے رابطہ کیا تو تمہیں تو میں کچھ نہیں کہوں گا پر  
..... اس کا حساب تمہاری بہن کو چکانا ہو گا  
..... اور تم کیا مجھے گھور رہی ہو

..... سراج نے مرحا کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا  
!!!!!! تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ شادی میں نے تمہاری محبت میں کی.... تو نہیں مرحابی بی  
یہ شادی بس میں نے اس عالم سے بدلہ لینے کے لیے کی ہے جس نے میری بہن کے ساتھ  
..... یہ سب کیا

..... سراج کے لہجے کی لاپرواہی اور کڑواپن مر حاکو جیسے توڑ رہا تھا  
..... سراج بس کروا گراک لفظ اور بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا  
اسماعیل صاحب اس بار چیخے تھے..... سراج کی وجہ سے انھیں کتنی شرمندگی اٹھانی  
..... پڑھ رہی تھی

کجوں بابا میں کیوں خاموش ہوں ہر بار آپ ہمیں ہی خاموش کر دیتے ہو.... آخر آپ نے  
ابھی تک اس عالم کے ساتھ ماہنور کو کیوں جوڑے رکھا ہے... آپ بولیں اسے کے ابھی  
..... کے ابھی یہ ماہنور کو طلاق

اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا عالم نے اس کے منہ پہ زور سے پیچ مارا..... اور اس کا  
..... گریبان پکڑ لیا

تمھاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے اور ماہنور کے رشتے کے بارے میں. ایسی بات کرنے  
کیے مہوتے کون ہو.... کب سے اگر میں تمھاری بکو اس برداشت کر رہا ہوں تو اس کی  
..... وجہ صرف یہ ہے کہ میں غلطی پہ تھا

مانا کہ میں نے گھٹیا پن دکھایا پر تم تو مرد بنتے.... اب بتاؤ تم میں اور مجھ میں کیا فرق  
..... بچا.... تم نے بھی تو میری بہن سے بدلہ لینا چاہا

..... عالم نے سراج کا گریبان پکڑ کے کہا..... ہنسن اسے پیچھے کھینچ رہا تھا ....

جتنا بھی گھٹیا ہو جائوں تمہارے لیول تک نہیں پہنچ سکتا..... تم نے جو سب ماہنور کے ساتھ کیا وہ میں نے تمہاری بہن کے ساتھ ہر گز نہیں کیا اور میں کون ہوتا ہوں تو سنو میں ماہنور کا بھائی ہوں اس کا فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتا ہوں..... سراج نے بھی اسکا گریبان..... پکڑ لیا تھا

..... جبکہ ماہنوت صوفے کے پاس کھڑی بس روئے جارہی تھی  
چھوڑواک دوسرے کو پاگل ہو گئے ہو کیا جواک دوسرے کو مارنے پہ اٹھے ہو..... ابھی  
..... میں زندہ ہوں جو فیصلے لے سکتا ہوں

..... اسماعیل صاحب نے دونوں کو پیچھے کیا  
..... مر حاکا بھی ماہنور جیسا حال تھا دونوں بس روئے جارہی تھی  
ٹھیک ہے آج آپ فیصلہ کریں اگر آج ماہنور میرے ساتھ جائے گی اور اگر وہ میرے ساتھ نہیں جائے گی تو مر حاکا میرے ساتھ جائے گی..... اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے..... عالم کی بات پہ سراج اک بار پھر سے اس پہ دوڑا پر اسماعیل صاحب اسے  
..... روک چکے تھے

..... عالم ماہنور کی طرف دیکھے جارہا تھا  
..... وہ بس رونے میں مصروف تھی

..... سب صوفوں پہ بیٹھے اسماعیل صاحب کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے

..... بابا آپ اس کی بات کیوں سن رہے ہیں

..... سراج کی بات پہ اسماعیل صاحب نے اسے گھور اتو سراج خاموش ہو گیا

..... میرے خیال سے اب یہ فیصلہ لڑکیوں کو خود کرنا چاہیے

..... اسماعیل صاحب کے فیصلے پہ سراج مسکرایا وہ جانتا تھا کہ مرحا اب اسے ہی چنے گی

مرحانچے پہلے آپ بتائو..... آپ سراج کے ساتھ رہو گی یا عالم کے ساتھ جانا چاہو  
گی.....

..... اسماعیل صاحب کی بات پہ مرحا خاموشی سے انگلیاں موڑنے لگی

بیٹا آپ بالکل ریلیکس ہو جائو اور بتائو مجھے میں اب آپ کا باپ ہوں اور آپ اپنے بابا سے

..... کچھ بھی بتا سکتی ہو

مرحانے سراج کو دیکھا اور پھر عالم کو..... انکل مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں بھائی کو بھی

..... نہیں چھوڑ سکتی اور نہ ہی سراج کو... مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں

..... مرحا کی بات پہ اسماعیل صاحب خود پریشان ہو گئے

..... ماہنور آپ کیا چاہتی ہو بیٹا

..... اس بار ماہنور سے سوال کیا گیا ہر مرحا کی طرح ماہنور بھی خاموش تھی

ٹھیک ہے اب سراج اور عالم تم دونوں خود فیصلہ کر لو اگر مر حایہاں رکی تو ماہنور بھی اپنے  
سسرال جائے گی اور اگر مر حایہاں کے ساتھ گئی تو ماہنور ادھر ہی رہے گی اب تم دونوں  
..... خود فیصلہ کر لو کہ تم کیا چاہتے ہو

..... اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور خبردار جو کسی نے بھی اب اس فیصلے پہ بات کی  
..... سراج کو منہ کھولتا دیکھ انھوں نے ٹوکتے ہوئے کہا  
... ہال میں بالکل خاموشی چھا گئی

..... سراج کو رہ رہ کے اپنی بات پہ پچھتاوا ہو رہا تھا  
وہ ماہنور کو عالم کے ساتھ نہیں جانے دے سکتا تھا اور نہ ہی وہ مر حاکو اب خود سے دور  
..... جانے دے سکتا تھا

ماہنور کی نظر عالم پہ گئی جو مسکرا رہا تھا..... اک پل کو عالم پہ غصہ آیا..... وہ جانتی تھی  
کہ سراج مر حاسے کتنی محبت کرتا ہے اور اب وہ اپنے بھائی کو دوبارہ اپنی محبت سے دور  
..... نہیں جانے دے سکتی تھی

بابا آپ مر حاکو یہی رہنے دیں اب یہی اس کا گھر ہے اور جہاں تک بات رہی میری تو میں دو  
..... دن پر سو عالم کے ساتھ چلی جائوں گی  
..... ماہنور کی بات پہ سب ماہنور کو دیکھنے لگے جواب پہلی بار بولی تھی

.....پر مانو آپ

.....نہیں بھائی اب یہ میرا فیصلہ ہے اور پلیز اب کوئی اس پہ بحث مت کیجیے گا

.....اس کی بات کو عالم کو لگا کہ اس کی رک رک میں سکون اتر اہو

اور اب میں مشید کوئی .....ٹھیک ہے عالم آپ جائو اور پر سو ماہنور کو لینے آجائیے گا

.....تماشہ نہ دیکھوں .....امید ہے اب سب میرے فیصلے جو مانیں گیں

.....اسماعیل صاحب نے جیسے حتمی فیصلہ سنایا اور اپنے کمرے میں چلے گئے

ان کی خود کی طبیعت اب خراب ہو رہی تھی .....انہیں آرام کی ضرورت تھی اسی لیے وہ

.....اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ مریم بیگم بھی ان کے ساتھ چلی گئی

ہنہین جانتا تھا کہ اگر وہ زیادہ دیر وہاں رکے تو سراج ضرور کوئی تماشہ کرے گا اسی لیے وہ

.....عالم کو ساتھ لیے جلدی سے وہاں سے نکل گیا

.....ماہنور نے جاتے ہوئے عالم کو دیکھا جو مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا

.....ماہنور نے اس کی آنکھوں خوشی دیکھی تھی

.....ماہنور بھی اپنے کمرے میں چلی آئی

اب ہال میں صرف مرزا اور سراج تھے..... مرزا اب ہلکے ہلکے کانپ رہی تھی... وہ جانتی تھی کہ اب سراج اسے چھوڑنے والا نہ تھا..... اس نے سراج کی بات نہ مان کے..... بہت بڑی غلطی کی تھی

..... سراج اٹھا اور غصے سے پاس پڑا گلہ ان زمین پہ دے مارا..... مرزا جیسے کانپ اٹھی

بکت شوق ہے نہ اپنے بھائی کا ساتھ دینے کا تو اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ اس کا کیا انجام ہو گا.....

سراج اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے کمرے میں کے گیا جب کہ مرزا خود کو چھوڑانے کی کوشش کر رہی تھی.....

..... سراج نے مرزا کو گھسیٹتے ہوئے کمرے میں لایا اور زور سے دروازہ بند کر دیا مرزا نیچے بیڈ کے پاس بیٹھی رو رہی تھی..... اس کا جسم مسلسل کانپ رہا تھا..... سراج نے دروازہ لاک کیا اور مرزا کے پاس گھٹنوں کے پل بیٹھ گیا

بہت شوق ہے ناں اپنے بھائی کو ڈیفینڈ کرنے کا..... تمہارے ساتھ میں کبھی بھی غلطی نہ کرتا اگر تم مجھے چنتی پر تم نے سب کے سامنے میری عزت دو ٹکے کی کر دی..... اور پھر تمہاری وجہ سے ماہ نور کو دوبارہ اس جہنم میں جانا پڑے گا

سراج نے زور سے مر حاکا دوپٹی کھینچا..... دوپٹے کے کھینچنے سے ساری پنیں نکل گئی  
..... تھی..... مر حاکو کچھ پنیں اپنے جسم میں چبھتی ہوئی محسوس ہوئی  
.... سراج میں عالم بھ.... بھائی

..... چپ اک دم چپ سراج کی دھاڑ پہ مر حانے زور زور سے رونا شروع کر دیا  
سراج بہت زور سے دھاڑا تھا... کمرہ چونکہ سائونڈ پروف تھا اس وجہ سے آواز باہر نہ جا  
..... سکی

..... مر حاک چپ اگر اک بار بھی اور تمھاری آواز آئی تو جان سے مار دوں گا  
سراج نے مر حاکے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا..... مر حاکا چہرہ اونچا ہو گیا تھا.....  
سراج کی نظریں جیسے اس کے چہرے پہ ٹھہر گئی.... مر حانے دونوں ہاتھوں سے سراج کا  
..... وہ ہاتھ تھا ماتھا جس سے اس نے مر حاکے بال جکڑے تھے  
سراج جیسے اس کی آنکھوں میں کھو گیا..... یہی تو وہ آنکھیں تھی جس سے اسے عشق  
تھا..... اور اس وقت وہ آنکھیں پانیوں سے بھری جھیل جیسی چمک دکھا رہی  
..... تھی

سراج جھکا اور مر حاکے ہونٹوں پہ اپنے ہونٹ رکھ دیا..... مر حاکے کانپ سی  
..... گئی..... اس کا پہلے سے کپکپاتا جسم اب مزید کپکپا اٹھا



سراج جیسے سب بھول گیا تھا..... مر حاکے بالوں پہ رکھا ہا تھا اب آہستہ آہستہ مر حاکے بالوں پہ حرکت کرنے لگا

مر حاکا جانتی تھی اگر اس نے سراج کو پیچھے ہٹانا چاہا تو سراج مزید غصہ ہو جائے گا اس لیے وہ..... مزہمت نہیں کر رہی تھی

سراج مزید بہک رہا تھا..... کچھ دیر بعد جب اسے محسوس ہوا کہ مر حاکا بہت دھیمے سے سانس لے رہی ہے اور اسے سانس لینے میں تکلیف ہو رہی ہے تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی..... پیچھے ہٹا..... مر حاکا زور زور سے سانس لینے لگی

سراج اس کی کمر سہلا رہا تھا..... مر حاکا کا نثر م. اے برا حال تھا اسے سمجھ نہیں آرہی..... تھی کہ وہ کیسے ریسٹ کرے.... چہرہ شرم. سے لال ہو رہا تھا

سراج کے لیے یہ منظر بہت خاص تھا..... جھکتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور..... اپنے بیڈ پہ لیٹایا

..... ماہ نور کا دوپٹہ نیچے گر چکا تھا اب وہ صرف چولی اور لہنگے میں تھی  
شرٹ کی فیٹنگ تنگ تھی جس سے اس کا سراپا واضح ہو رہا تھا..... سراج جھکا اور اک..... بات پھر سے اس کی سانسوں کو پینے لگا

مرحاب بھی خاموش رہی..... سراج پیچھے ہوا اور اس جے لبوں کو اپنے انگوٹھے سے  
..... سہلایا

کپڑے اتارو..... اچانک سراج کی بات پہ مرحا جیسے اس فیر سے باہر آئی..... اسے لگا  
..... کہ شاید اس نے کچھ غلط سنا ہو

..... سراج نے جلدی سے خود کو سنبھالا تھا..... اچانک جیسے سارا فسوں ٹوٹا تھا  
..... مرحا کو لگا کہ شاید اس نے کچھ غلط سنا ہو

..... سراج کیا مطلب

کیا مطلب مطلب لگا رکھی ہے جو بولا ہے وہ کرو اور اگر نہیں ہو رہا تو مجھے بتائو میں کر دوں  
..... گا

..... سراج مرحا کے ساتھ بیٹھ چکا تھا

سراج آپ اس سب کی سزا مجھے کیوں دے رہے ہیں... آپ پلیز سمجھیں میں مجبور ہوں  
..... میرے لیے بھائی بھی ضروری ہیں اور آپ بھی

..... میں کیسے آپ دونوں میں سے کسی اک کو چن سکتی ہوں

مرحانے ہھر سے رونا شروع کر دیا..... اس کی بات پہ سراج نے مرحا کو دیکھا اور  
..... خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھ گیا

.....مرحابس اسے دیکھے جارہی تھی

سراج اٹھا اور الماری کھولی اور اس میں کچھ ڈھونڈنے لگا.....مرحاب بھی کنفیوز  
.....تھی

.....سراج نے اک پیکٹ لایا اور مرحا کے سامنے پھینک دیا  
اسے جلدی پہن کے آؤ.....مرحا کی سوالیہ نظروں پہ سراج نے اتنا کہا اور جھک کر دواز  
.....سے سگریٹ اور لائٹر نکالا اور صوفے پہ بجٹھ کہ سگریٹ نوشی کرنے لگا  
!!!جلدی

اس کی دھاڑ پہ مرحا نے جلدی سے وہ پیکٹ کھولا پر اس میں موجود چیز دیکھ کہ اسے لگا کہ  
.....شاید کہ آج وہ شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گئی ہے  
وہ اک بہت ہی بولڈ نائیٹی تھی جس کے کندھوں کی جلد پہ پتلی سی سٹریپس تھی اور نیچے سے  
.....وہ بس گھٹنوں تک آتی تھی

.....اور سب سے بڑی بات وہ اتنی پتلی تھی کہ کافی وہ جسم واضح کر دیتی تھی  
.....سراج میں یہ نہیں پہن سکتی یہ کتنا گھٹیا  
ریلیک بیبی کون سا تم یہ پہن کے کسی غیر کے سامنے جاؤ گی.....ادھر کمرے میں بس  
.....اپنے شوہر کے سامنے ہی یہ پہنو گی

..... سراج اس جانچ رہا تھا وہ جانتا تھا مر حاکبھی بھی یہ نہیں پہننے والی

..... سراج پلیز آپ جانتے ہو کہ میں

مر حافضول بحث نہ کرو اور یہ پہن کے آؤ جلدی..... سراج نے سگریٹ کا آخری کش

..... لیا اور اسٹریے میں بچا کچا سگریٹ مسل دیا

..... سراج پلیز میں نہیں پہن سکتی پلیز سراج آپ سمجھنے کی کوشش کریں

..... مر حانے اک بار پھر سے منتیں کرنا شروع کر دی

سراج نے گہرا سانس بھرا اور مر حاکا ہاتھ پکٹ کے اسے گھسیٹتے ہوئے ڈریسنگ روم میں

لے جانے لگا..... نہیں سراج پلیز نہیں..... مر حاپنا ہاتھ چھوڑانے کی کوشش کر

..... رہی تھی

سراج نے اسے ڈریسنگ روم میں لا کے چھوڑا اور اس سے پہلے کہ وہ اس کی چولی کی ڈور

..... کھولتا مر حادوبارہ بھاگتی ہوئی کمرے میں چلی آئی

اس کا یوں بھاگنا سراج کا دماغ گھما گیا..... سراج بھی اس کے پیچھے بھاگا اور مر حاکا ہاتھ پکڑ

..... کے زور سے مروڑا

پر مر حاکا پاگلوں کی طرح ایکٹ کر رہی تھی..... اس نے سراج سے جب دوبارہ ہاتھ

..... چڑانا چاہا تو اس بار سراج کی بس ہو گئی

چٹاخ..... اک زوردار آواز کے ساتھ مرہا کے منہ پہ تماشا لگا اور مرہا بیڈ پہ گر گئی.....

..... مرہا کا ہاتھ اب اپنے گالوں پہ تھا اور وہ بے یقینی سے سراج کو دیکھ رہی تھی  
سراج..... اس کے لبوں نے بہت دیکھی آواز سے سرگوشی کی جسے سراج نہ سن سکا.....

سراج اگے بڑھا اور مرہا پہ جھک گیا..... اس کے لبوں کو کاٹتے ہوئے وہ اسے بہت  
..... تکلیف پہنچا رہا تھا

سراج چھوڑیں.... مرہا اب بھی احتجاج کر رہی تھی جس سے سراج کو مزید غصہ آرہا  
..... تھا

سراج نے اس کی ساری جیولری بے دردی سے اتاری..... مرہا اب بس رورہی  
..... تھی

سراج کے ہاتھ اس کے پورے جسم پہ حرکت کر رہے تھے..... سراج اس کے گلے پہ  
..... کاٹ رہا تھا

..... گلے سے کندھے پہ وہ لوہا ٹس بناتا گیا

..... کندھے سے پیٹ پھر سینہ غرض ہر جگہ وہ اپنے نشان چھوڑنا چاہتا تھا

مرحاً کو اپنا لہنگا کھسکتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے پھر اے احتجاج شروع کر دیا پر جلد ہی سراج  
..... اسے قابو کر گیا

..... مرحا اس کی شدتوں کے سامنے ہار گئی اور پھر اس نے مزہمت بند کر دی  
سراج کے لمس میں بھی آہستہ آہستہ نرمی آتی گئی..... اس کی کنڈیشن کو مد نظر رکھتے  
..... ہوئے سراج نے اسے جلد ہی چھوڑ دیا

مرحاب بھی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی پر سراج نے اس کے لبوں کو چومتے ہوئے اس کا  
سر اپنے سینے پہ تکیا اور پھر وہ دونوں جلد ہی سو گئے

.....

..... عالم گھر آیا تو کسی کیس کے سلسلے میں اسے واپس پولیس سٹیشن جانا پڑا  
..... رات دیر کو وہ تھکا ہارا گھر آیا تو خالی گھر دیکھ کے تھکان مزید بڑھ گئی  
پھر خیال آیا کہ جلد ہی اس کی متاع جان اس گھر میں آنے والی ہے..... اور پھر اس کا  
بچہ.....

مسکراتے ہوئے وہ کمرے میں آیا..... فریش ہونے کے بعد کچھ ہلکا پہنا اور کچن میں اپنے  
..... لیے کافی بنانے چلا گیا

کافی پیتے ہوئے وہ کمرے میں آیا..... ایسے ہی لیٹتے ہوئے ماہنور کو کال کی کہ شاید وہ اٹھا لے.. اسے پتا تھا کہ وہ نہیں اٹھانے والی پردل کے ہاتھوں مجبور ہو کے اس نے کال..... کی

..... آج نا جانے اس کی قسمت اچھی تھی جو اس نے کال پک کر لی  
ہیلو..... نیند میں ڈوبی ہوئی آواز پہ عالم کو افسوس ہوا کہ کیوں اس نے ماہنور کی نیند خراب..... کر دی

ہیلو کون ہے..... ماہنور جو ابھی تھوڑی دیر پہلے سوئی تھی اچانک کال پہ اس کی نیند خراب..... ہوئی

جب اسے سامنے سے کوئی جواب نہ ملا تو اس نے سکرین پہ دیکھا جہاں عالم کا نام چمک رہا تھا.....

کیوں کال کی ہے آپ نے؟؟؟؟  
اس بار ماہنور کی سیریس آواز آئی تھی؟؟؟  
..... وہ ماہنور مجھے لگا تم سو گئی ہو گی تو..... عالم کو سمجھ نہ آیا کہ کیا بولے  
..... تو آپ نے سوچا کہ سو گئی ہے تو جگادوں اسے  
..... ماہنور کی بات پہ عالم نے منہ بنایا

نہیں میری جان ایسی کوئی بات نہیں ہے..... میں تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ تھینک یو ماہنور تم  
نے میرے پاس واپس آنے کا جو فیصلہ کیا مجھے بہت خوش ہوئی.... انشاء اللہ اس بار میں  
..... آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا  
..... اس کی بات ہم ماہنور نے گہرا سانس بھرا  
..... اور کچھ کہنا ہے کیا آپ نے  
..... ماہنور کی بات پہ عالم پھر سے خاموش ہو گیا  
مانو میں جانتا ہوں کہ میں نے آپ کو بہت تکلف دی ہے اور یقین کرو میں بکت تڑپا ہوں  
..... میرا وعدہ ہے کہ اس بار میں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گا اور  
عالم. پلیز اگر آپ نے یہی سب باتیں کرنی ہیں. تو میرے پاس وقت نہیں ہے میں نے  
..... سونا بھی ہے  
..... اوکے ماہنور آپ سو جائو میں پر سو آتا ہوں آپ کو لینے اور پھر سے تھینک یو  
..... عالم نے کہا پر ماہنور نے فون بند کر دیا تھا  
..... عالم نے گہرا سانس بھرا اور لیپ ٹاپ لے کے بیٹھ گیا  
پر جیسا بھی تھا اس کا دل اب بہت مطمئن اور خوش تھا..... آخر کار اس کی مانو واپس جو  
..... آرہی تھی..... اس کی محبت اس کا سکون



.....کال کاٹنے کے بعد بہت دیر تک ماہنور جاگتی رہی  
.....عالم کی خوشی کا اندازہ وہ اس کی آواز سے لگا سکتی تھی  
.....نہیں عالم اتنی آسانی سے میں وہ سب نہیں بھول سکتی  
جو سب بھی میرے ساتھ کیا آپ نے وہ بہت بڑا دھوکا تھا اور میں اتنی آسانی سے آپ کو  
.....معاف نہیں کر سکتی

.....آپ کو اپنی غلطی کی شدت کا اندازہ ہونا چاہیے  
.....آپ کو اندازہ ہونا چاہیے کہ آپ کے اس دھوکے نے مجھے کتنا توڑا ہے  
ماہنور کی آنکھوں میں آنسو تھے.....ناجانے وہ اب کیا کرنے کا سوچ رہی تھی پر جو بھی  
.....تھا وہ عالم کو بے سکون کرنے والا تھا  
بہت زیادہ بے سکون

.....

پردے سے ہلکی ہلکی روشنی اندر آرہی تھی.....کمرہ اب کافی حد تک روشن ہو چکا  
.....تھا

سراج کی آنکھ کھلی تو پہلی نظر مرچا پہ پڑی جو اس کے سینے پہ رکھ رکھے گہرے سانس بھر  
.....رہی تھی.....مسکارہ پھیل کے اب آنکھوں سے کافی نیچے آچکا تھا

..... لپ سٹیک ہونٹوں پہ نہ تھی باقی تقریباً ہونٹوں کے ارد گرد ہر جگہ پھیلی ہوئی تھی  
..... بال آب جوڑے سے باہر نکلے الجھ کے بکھرے ہوئے تھے  
..... اک ہاتھ سراج کے سینے پہ رکھے وہ اس کا دل دھڑکا گئی  
سراج جھکا اور اس کے لبوں کو چومنے لگا..... مر حانے نیند میں اس سے دور ہونا چاہا  
..... تو سراج نے اسے زور سے پکڑا  
..... مر حانے جاگ گئی تھی پر آنکھیں اب بھی بند تھی  
وہ سراج کو غصہ نہیں دلانا چاہتی تھی اور پھر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے ریسکٹ  
..... کرے  
..... سراج پیچھے ہوا تو دیکھا وہ اب بھی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی  
..... گڈ مارنگ..... مر حانے کان کے پاس جھک کے سرگوشی کی  
مر حاب بھی خاموش تھی..... سراج نے اس کی کمر کے گرد اپنے بازو باندھے اور  
..... لیٹے لیٹے ہی پلٹی لی  
..... اب مر حانیچے اور سراج اس پہ جھکا اسے گھور رہا تھا  
مر حانے آنکھیں کھولو..... سراج کی آواز پہ مر حانے آنکھوں کو اور زور سے میچھ  
..... لیا

اچھا چلو اگر تم نہیں جاگنا چاہتی تو میں تمہیں فورس نہیں کرتا..... اتنا کہہ کہ سراج اس  
..... کی گردن پہ جھک گیا

اس کی گردن پہ بنے نشان اب واضح نظر آرہے تھے..... ان نشانوں کو چومتا وہ مزید  
..... بہکنے لگا

سراج پلینز چھوڑیں مجھے..... مر حاک کی آواز پہ وہ مسکرایا اور اٹھ کے اسے دیکھنے  
..... لگا..... اس کے دیکھنے پہ مر حاک نفیوز سی ہونے لگی  
مرحانے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا..... جبکہ سراج مسکراتے ہوئے بڑی دلچسپی سے  
..... اس کی ہر ادا دیکھ رہا

..... سراج پلینز ادھر نہ دیکھیں..... مر حاک کی بات پہ سراج کا قہقہہ لگا

..... مر حاک بھی اب اسے دیکھ رہی تھی

اس کے چہرے سے کہی سے بھی یہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ سراج سے رات والے رویہ کی  
وجہ سے ناراض ہے بلکہ اس کے چہرے پہ شرمات سراج کی رگ رگ میں جیسے سکون  
..... اتار رہی تھی

مرحانے دیکھا کہ سراج اب بھی اسے مسکرا کے دیکھ رہا تھا..... اس کی مسکراہٹ  
..... زو معنی تھی

..... سراج..... سراج کی ٹھوڑی کودوسری طرف موڑا

.....جی جان سراج

...سراج نے اس کی کلائی کو چومتے ہوئے کہا

.....سراج پھر سے اس کے لب کے جھکا

..... سراج پلینز مجھے واشر روم جانا ہے

.....میں لے چلوں

.....مرحاً خاموش ہو گئی

.....سراج جانتا تھا اگر اسے زیادہ تنگ کیا تو اس نے رونے لگ جانا ہے

..... اچھا جائو

.....سراج نے اجازت دی تو مر حابھاگتی ہوئی واشروم چلی گئی

..... وہی ان سے

سراج نے اس کی چولی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ چولی کی ڈوریاں کھلی تھی

..... جس وجہ سے وہ گر بھی سکتی تھی

.....مرحانے جلدی سے چولی کو پیچھے سے تھاما اور واشر و م میں بھاگ گئی

.....سراج نے مسکراتے ہوئے آنکھیں موند لی

.....

.... سراج

..... سراج آپ جاگ رہے ہیں تو جلدی آجائیں نیچے

..... مرحانے سراج کا کندھا ہلاتے ہوئے کہا

..... سراج کی پھر سے آنکھ لگ گئی تھی

..... تم ریڈی ہو گئی اور مجھے جگایا کیوں نہیں

..... اس نے مرحا کی مکمل تیار دیکھ کے کہا

گہرے نیلے رنگ کی شرٹ کے ساتھ ٹرائوز پہنے اور بالوں کو کو سٹریٹ کیے ہلکے میکاپ

..... کے ساتھ سر پہ دوپٹہ لیے وہ اس کے دل میں اتر رہی تھی

..... مرحا تھوڑا سا پیچھے گئی

تاکہ آپ مجھے تنگ نہ کریں..... مرحانے کہا اور بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر جانے

لگی.....

ٹھہیر و تم..... سراج نے اس کے پیچھے بھاگنا چاہا پر وہ پہلے ہی کمرے سے نکل چکی

تھی.....

..... سراج مسکراتے ہوئے شاوور لینے کے لیے واشروم میں گھس گیا

.....عالم صبح سویرے ہی اپنے کام پہ چلا گیا تھا  
اس کا پلین واپسی پر بہت سارے پھول لے کے جانا تھا..... آج اس کا رویہ سارے  
.....سٹاف کے ساتھ بہت اچھا تھا  
یوں تو وہ سب سے بہت اچھا سلوک کرتا تھا کسی کو بھی بلا وجہ نہ ڈانتا تھا پر پچھلے کچھ دنوں  
.....سے وہ کسی کی بھی غلطی پہ اسے بہت باتیں سنا دیتا تھا  
.....سب بہت خوش تھے کہ اب عالم کی بے عزتی سے تونچ گئے  
عالم اپنے ساتھی کے ساتھ کسی مجرم کو پکڑنے کے لئے جا رہا تھا جب اسے مورال کی کال  
.....آئی  
.....ہیلو سر

ہاں مورال بولو کیا بات ہے؟؟؟؟  
.....سر وہ پوچھنا یہ تھا کہ آج آپ فارم ہائوس آئیں گیں  
.....اس کا اشارہ تہہ خانے میں موجود ان مجرموں کی سزائوں کی طرف تھا  
نہیں مورال اج میرا موڈ بہت اچھا ہے تو میں ان لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہتا بلکہ اب کچھ  
.....دن میرا آنا پائسیبل نہیں ہے  
.....عالم کی بات پہ اک پل کو مورال چوکا

.....جی سر آپ بے فکر رہے یہاں سب میں سنبھال لوں گا  
.....مورال کے کہنے پہ عالم نے کال کاٹ دی  
.....وہ ابھی ابھی اپنی پیکنگ کر کے فارغ ہوئی تھی  
دل میں اک الگ ڈر تھا کہ اگر عالم کو پتا چل گیا کہ وہ پاکستان چھوڑ کے کہی جا رہی ہے تو وہ  
.....نا جانے کیا کرتا  
.....اس کے غصے سے آج بھی اس کی جان جاتی تھی  
.....پر ہر بار وہ دل کو مضبوط کر لیتی  
یہ فیصلہ اس نے بہت سوچ سمجھ کے لیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ اس میں اس کی مدد صرف  
.....سراج ہی کر سکتا ہے  
.....دروازہ ناک ہوا تو اس نے بیگ کو بیڈ کی دوسری طرف رکھ دیا  
.....جی آجائیں  
.....ماہنور کی اجازت دینے پہ ان کی نوکرانی اندر آئی  
.....جی وہ ماہنور بی بی آپ کو سرناشتہ پہ بلا رہے ہیں  
.....جی میں آرہی ہوں آپ چلیں  
.....ماہنور کے جواب پہ وہ چلی گئی۔ اور ماہنور بھی ان کے پیچھے کھانے کی ٹیبل پہ آگئی

..... ماہنور ڈائینگ ٹیبل پہ پہنچی تو نظر مرچا پہ گئی .....  
..... مرچا کو دیکھ کے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ کتنی خوش ہے  
مرچا بھی اسے دیکھ رہی تھی..... دونوں مسکرا نے لگی..... ماہنور مریم بیگم کے ساتھ  
..... والی کر سی پہ بیٹھ گئی  
..... سب ناشتے کے دوران باتیں کر رہے تھے  
جس میں زیادہ تر وہ مرچا کو مخاطب کر رہے تھے تاکہ اس کی جیجھک ختم ہو جائے اور وہ ان  
.. سب میں گھل مل جائے  
..... ماہنور بھی بیچ بیچ میں بول رہی تھی..... ناشتا بہت خوشگوار ماحول میں کیا گیا  
سراج بیٹا چونکہ ویسے سے تو آپ نے منع کر دیا ہے تو مرچا بچے کو لے کہ آپ کہی ہنی  
..... مون پہ چلے جائو  
اسماعیل صاحب کی بات پہ سراج نے مرچا کا ٹیبل کے نیچے سے ہاتھ تھام لیا..... مرچا  
..... اب کنفیوز سی سراج کو دیکھ رہی تھی  
..... جی بابا میرا بھی پلین ہے کچھ دنوں کے بعد ہنی مون پہ جانے کا  
..... اور واپس آ کے میں ہمارا کاروبار سنبھالنا چاہتا ہوں



اس کی بات پہ اسماعیل صاحب نے بھی ہامی بھر لی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ سراج کو سیاست  
..... میں کوئی دلچسپی نہیں تھی

.... اوکے چلو جیسا تم چاہو

آج ہم نے میرے اک دوست کے پوتے کی برتھ ڈے پارٹی میں جانا ہے تو کچھ دیر تک  
..... ہم بھی نکل جائیں گیں

..... اوکے بابا پر واپسی آج ہی ہے یا کل تک کا پلین ہے دراصل مجھے کچھ بات کرنی تھی  
..... نہیں میں شام تک واپس آجائوں گا پھر رات کو بات کر لیں گیں  
..... اوکے بابا

ناشتے کے بعد اسماعیل صاحب اور مریم بیگم پارٹی میں چلے گئے مرزا اور ماہنور بیٹھی باتیں  
..... کر رہی تھی

..... دونوں میں بہت اچھی انڈر سٹینڈنگ ہو گئی تھی

..... اچھا بھائی روم میں ہیں میں ان سے بات کر لوں کچھ کام تھا مجھے ان سے

..... ہاں تم مل لو میں چائے بنا کے لاتی ہوں پھر اگھٹے پیے گیں چائے

مرزا کی بات پہ ماہنور مسکرائی..... آپ رہنے دیں یہاں کسی کو بول دیں وہ بنادیں  
..... گیں

..... نہیں چائے میں شوق سے بناتی ہوں تم جانوں میں بنا کے لائی  
مرحانے کہا اور کچن کی طرف چلی گئی..... ماہنور نے گہرا سانس بھرا اور سراج کے کمرے  
میں آئی.....

..... بھائی میں آ جانوں  
..... ماہنور کے پوچھنے پہ سراج مسکرایا  
..... آ جانو گڑیا

..... بھائی وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے  
..... ماہنور نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا

..... مانو ایزی ہو کے بتاؤ کیا بات ہے..... سراج نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا  
..... ماہنور نے اک گہرا سانس بھرا اور پھر سراج کو اپنے فیصلے کا بتایا  
ماہنور یہ تم کیا بول رہی ہو تم نے کل سب کے سامنے عالم کو یہ بولا تھا کہ پر سو تم اسے کے  
..... ساتھ واپس جانو گی اور اب تم یہ سب بول رہی ہو

..... سراج نے پریشانی سے کہا کیونکہ جو ماہنور بول رہی تھی ایسا کبھی نہیں ہو سکتا تھا  
نہیں بھائی وہ بس میں نے اس صورتحال سے ٹمنٹنے کے لیے کہا تھا ورنہ میں عالم کے ساتھ  
..... نہیں جانا چاہتی

اور اگر میں ایسا نہ کرتی تو وہ مر حآپی کو لے جاتے اور میں اپنی وجہ سے مزید آپ کا رشتہ  
..... برباد نہیں کرنا چاہتی

... پر مانویہ تو کوئی بات نہ ہوئی

بے شک میرے عالم سے ہزاروں جھگڑے ہیں پر میں ایسا نہیں کر سکتا تم جانتی ہوناں  
جب عالم کو یہ سب بتا چلے گا وہ کسی کو بھی نہیں چھوڑے گا اور پھر تمہاری کنڈیشن ایسی  
..... نہیں ہے کہ تمہیں میں اتنے دور اس طرح کہی بھیج دوں

..... سراج نے جو باتیں کہی تھی ماہنور جانتی تھی اسے یہی سننے کو ملنا تھا

..... بھائی میں نہیں جانتی بس آپ میرا ساتھ دو

مانو میری گڑیا سمجھنے کی کوشش کرو.... آپ ابھی چھوٹی ہو... ابھی آپ کو اپنا اچھا برا سمجھ  
..... نہیں آنا اور پھر اس حالت میں میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا

اللہ نہ کرے اگر بچے کو کچھ ہو گیا تو عالم تمہیں کبھی معاف نہیں کرے گا..... اور نہ ہی  
..... وہ ہمیں معاف کرے گا

..... سراج نے اسے سمجھانا چاہا

نہیں بھائی اس دن آپ نے مجھ سے پراس کیا تھا کہ آپ میرا ہر حال میں ساتھ دیں گیں  
... تو آج وہ وقت آ گیا ہے

بھائی اگر آپ نے میری مدد نہ کی تو میں خود کہی بھاگ جاؤں گی کبھی آپ سے بات نہیں  
..... کروں گی... ماہنور کا زدی لجا سراج کو پریشان کر گیا

اور بھائی یہ میرا بھی بچہ ہے میں خود سے بڑھ کہ اس کا خیال رکھوں گی پلیز میری بات مان  
..... لیں..... ماہنور سے سراج کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا  
..... پلیز بھائی

..... اس کی التجا پہ سراج نے گہرا سانس بھرا  
ٹھیک ہے میں آپ کی بات ماننے کو تیار ہوں پراک بار پھر سے عالم کے بارے میں سوچ  
لینا..... بے شک اس نے بہت غلط کیا پراسے سزا اس کے ساتھ رہ کے بھی دی جاسکتی  
..... نہ کہ دور جانا ضروری ہے

..... بھائی یہ میرا آخری فیصلہ ہے  
..... ماہنور نے آنکھیں میچھ کہ کہا  
..... ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ تم پھر

..... سراج کے کہنے پہ ماہنور اپنے کمرے میں چلی گئی

کچھ دیر بعد سراج نے اپنا پرائیویٹ ہیلی-کاپٹر منگوا یا..... مرہا کو وہ اپنے کمرے میں اپنے کپڑے پریس کرنے کے لیے دے گیا تھا..... تاکہ اسے ماہنور کے جانے کا نہ پتا چلے.....

..... ماہنور ہیلی-کاپٹر پہ بیٹھی اور کچھ دیر میں وہ پاکستان کی حدود سے نکل چکی تھی آنکھوں سے اک آنسو ٹوٹ کے گرا..... نہ جانے وہ کیا چاہتی تھی..... دور جا بھی رہی..... تھی اور پھر تکلیف اتنی تھی کہ شاید لفظوں میں بیان نہ ہو پائے عالم پلیز مجھے معاف کیجیے گا میں جانتی ہوں آپ بہت تکلیف سے گزر رہے ہیں جب آپ کو یہ..... پتا چلے گا کہ میں نے آپ کو دھوکا دیا ہے

پر عالم میں آپ کو احساس دلانا چاہتی ہوں کہ جب کسی اپنے کی طرف سے دھوکا ملتا ہے تو..... کتنی تکلیف ہوتی ہے

..... اور عین اسی وقت عالم اک شاپ پہ کھڑا ماہنور کے ویلکم کے لیے پھول خرید رہا تھا..... اب نا جانے قسمت ان کے ساتھ کیا کرنے والی تھی.....

نا جانے کب دونوں کا ملن ہونا تھا

ہیلی-کاپٹر انگلینڈ کے شہر لندن میں لینڈ ہوا تھا..... ماہنور اب بھی عالم  
کے بارے میں

سوچ رہی تھی..... وہ جانتی تھی کہ عالم کتنی تکلیف سے گزرے گا  
جب وہ اسے وہاں نہیں ملے گی..... اس دن اس کی آنکھوں میں جو  
خوشی ماہنور کی واپسی کا سن کے آئی تھی وہ ماہنور کی نظروں سے نہ چھپ  
سکی تھی.....

بے دلی سے وہ اس گھر میں داخل ہوئی جو سراج نے اس کے لیے اربنج  
..... کیا تھا

یہ اسماعیل صاحب کا ذاتی گھر تھا جو انھوں نے بہت سال پہلے لندن میں  
..... لیا تھا

وہ اکثر لندن آتے رہتے تھے تو انھیں اس گھر کی ضرورت محسوس ہوئی  
..... تھی اسی وجہ سے انھوں نے یہ گھر خریدا تھا

گھر بہت ہی خوبصورت تھا پر شاید ماہنور اس کی خوبصورتی نہ دیکھ پائی  
.....کیونکہ اس کی خود کی آنکھوں میں اداسی تھی

گھر میں اک میڈ اور ساتھ میں اک ڈاکٹر موجود تھی جسے سراج نے ماہنور  
.....کے لیے ہائیر کروایا تھا

گھر میں آدمی بھی تھا جو کہ سرونٹ کواٹر میں تھا..... وہ باہر سے  
ضرورت کی اشیاء کا کے دیتا تھا..... اور اک چوکیدار بھی گیٹ پہ موجود  
.....تھا

ماہنور کا سامان سارا اس کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا... اس کے کمرے  
.....کے ساتھ ہی اس لیڈی ڈاکٹر کا کمرہ تھا  
.....میم آپ کے لیے کھانا لائوں

.....میڈ نے ماہنور کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا  
.....ماہنور ابھی ابھی چینج کر کے آئی تھی

نہیں میں کچھ دیر سونا چاہتی ہوں..... کھانا میں بعد میں کھاؤں  
گی.....

.....اوکے میم.... میڈ نے کہا اور واپس چلی گئی

ماہنور نے فون نکالا اور اس میں موجود سم. کو نکال کے سائیڈ داز میں رکھ  
دیا.....

فون میں اس نے دوسری سم ڈالی اور سراج کو اپنی خیریت کا میسج کر کے  
.....فون کو سائیڈ پہ رکھ دیا

.....سراج کو تو پہلے ہی اس کے پہنچنے کی خبر مل چکی تھی

.....لیٹتے ہی عالم کا چہرہ آنکھوں کے سامنے آگیا

یا اللہ کہی میں نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا ناں..... آپ جانتے ہو ناں کہ  
میں عالم سے کتنی محبت کرتی ہوں اور میں یہ سب ہمارے لیے ہی کر رہی  
.....ہوں. پلیز میرے عالم کی حفاظت کیجیے گا



نہند تو خیر اب کیا آنی تھی.... بس دیوار کو گھورتے ہوئے وہ اپنی زندگی کے  
.... بارے میں سوچے جا رہی تھی

عالم تقریباً رات دیر کو گھر پہنچا..... پھول وغیرہ وہ کسی کے ہاتھ گھر  
..... بھیجوا چکا تھا

..... ابھی آ کے اس نے شاور لہا

فریش ہونے کے بعد اس نے اپنی لیے کافی بنائی اور کمرے میں  
..... آگیا

..... ماہنور کو کال کی پر اگے سے اس کا نمبر بند جا رہا تھا

..... باہر موسم بھی کچھ عجیب سے ہو رہا تھا

پر عالم کے دل کا حال باہر کے حال سے بہت مختلف تھا..... وہ بہت  
خوش تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کل وہ اس وقت اپنی ماہنور کے ساتھ ہو

گا..... سوچتے ہوئے اس نے پھر سے ماہنور کو کال کی پر اس بار پھر سے  
..... کوئی جواب نہ ملا

..... ناجانے ماہنور نے اس وقت کیوں فون آف کیا ہے

..... پریشانی بھی ہوئی..... مرہا سے کال کر کے پوچھوں؟؟؟

نہیں بس صبح ویسے بھی میں نے اس کے پاس جانا ہے تو ابھی کال کرنا  
.... ٹھیک نہیں ہوگا

خود سے ہی باتیں کرتے ہوئے اس نے فون کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھا اور  
سونے کے لیے لیٹ گیا..... پر اس سے بھی نیند جیسے روٹھ چکی  
..... تھی

سراج ماہنور کو بھیجنے کے بعد خود بھی کئی چلا گیا..... شاید وہ مرہا کے  
سوالوں اے بھاگنا چاہتا تھا..... اسے احساس ہوا کہ اسے کل اسی بات کا  
غصہ تھا کہ ماہنور عالم کے ساتھ چلی جائے گی اور اسی غصے میں اس نے

مرحاً کو رات کتنی تکلیف دی اور اب ماہنور عالم سے اتنا دور چلی گئی  
ہے.....

.....وہ ارحم کے پاس بیٹھا اسے سب بتا چکا تھا  
ارحم نے بھی اسے ہی غلط قرار دیا جو اس نے ماہنور کی اس سب میں مدد  
کی.....

بے شک عالم نے غلط کیا پر ماہنور کے لیے اس کی محبت سے سب واقف  
تھے.....

.....ا کے فون کی گھنٹی بجی..... جی بابا  
سامنے اسماعیل صاحب تھے جو اس سے اس کے اور ماہنور کے بارے میں  
....پوچھ رہے تھے

.....جی بابا میں تھوڑی دیر تک آتا ہوں  
....اتنا بول کہ اس نے فون بند کر دیا

.....

کچھ دیر بعد سراج اپنے گھر پہنچ چکا تھا جہاں اسماعیل صاحب مریم بیگم کے  
..... ساتھ اک اور وجود اس کا انتظار کر رہا تھا

..... کہاں تھے تم اور ماہنور کہاں ہے

..... اسماعیل صاحب کے سوال پہ سراج نے اک گہرا سانس بھرا

..... بابا ماہنور پاکستان چھوڑ کے چلی گئی ہے

..... اس کی بات پہ سب کو سکتا لگ گیا

سراج یہ کیا بات کر رہے ہو... تم ہوش میں تو ہو ناں.... اوت ماہنور وہ

ایسا کیسے کر سکتی ہے کل اس نے خود عالم کو بولا تھا کہ وہ اس کے ساتھ

..... جائے گی اور آج تم بول رہے ہو کہ ماہنور چلی گئی

..... سراج یہ سب سچ ہے یا تم لوگ کوئی مزاق کر رہے ہو

..... اسماعیل صاحب کو اب تک یقین نہ آیا تھا

بابا یہ ماہنور کا خود کا فیصلہ تھا میں نے اسے بہت روکنا چاہا پر بابا وہ بضد

..... تھی

اس نے مجھے دھمکی دی تھی کہ اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ کہی  
.....دور چلی جائے گی اور اس نے آپ سب کو بتانے سے بھی منع کیا تھا  
سراج کی بات پہ اسماعیل صاحب صوفے پہ بیٹھ گئے.... انھوں نے اپنا سر  
تھام لیا..... ابھی ابھی انھیں لگا تھا کہ سب ٹھیک ہو رہا ہے اور پھر  
.....ماہنور کا یہ فیصلہ

.....عالم جب ان کے پاس آئے گا تو وہ اسے کیا جواب دیں گیں  
.....ماہنور نے ان کے فیصلے کا مان نہ رکھا تھا  
.....کہاں گئی ہے وہ

.....اسماعیل صاحب نے سوال کیا تو سراج خاموش رہا  
بابا ماہنور نے مجھے خود کی قسم دی ہے کہ میں یہ بات کہ وہ کہاں ہے کسی  
.....کو نہیں بتاؤں گا..... اور میں کسی کو نہیں بتا سکتا  
.....اتنا کہہ کہ سراج اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

سراج یہ کیا طریقہ ہے اب ہم عالم کو کیا جواب دیں گیں..... اسے کل  
ہم نے امید دلائی تھی اور اب تم دونوں بہن بھائی نے مل کر مجھے اس  
..... کے سامنے کوئی جواب دینے لائق نہیں چھوڑا

اس کے پیچھے اسماعیل صاحب چیخے پر سراج سیڑھیاں چڑتا اپنے کمرے میں  
.... چلا گیا

..... پیچھے اسماعیل صاحب اور مریم بیگم کو اک نئی پریشانی میں ڈال گیا

..... بابا آپ پریشان نہ ہوں انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا

مرحہ کی بات پہ اسماعیل صاحب بس اثبات میں سر ہلا گئے پر وہ جانتے  
..... تھے کہ اب بات کتنی زیادہ بڑھنے والی ہے

سماعیل صاحب اور مریم بیگم کے کمرے میں جانے کے بعد مرحہ بھی اپنے  
..... کمرے میں چلی آئی

..... کمرے میں آئی تو سراج کھڑکی کے پاس کھڑا سگریٹ پہ رہا تھا

مرحہ کے کمرے میں آنے پر اس نے اک بار اسے دیکھا اور پھر سے  
.....سگریٹ کے کش لینے لگا

.....مرحہ ڈریسنگ روم میں گئی اور ہلکا سا لباس پہن کے کمرے میں آگئی

.....ڈریسنگ ٹیبل سے باڈی لوشن لی اور بیڈ پہ بیٹھ کے لگانے لگی

باڈی لوشن لگانے کے بعد نائیٹ کریم چہرے پہ لگائی اور سونے لے کیے  
.....لیٹ گئی

.....سراج خاموشی سے۔ اس کی ہر حرکت دیکھ رہا تھا

مرحہ نے اک بار بھی سراج سے بات نہ کی..... اس کے انداز سے  
.....ناراضگی صاف ظاہر ہو رہی تھی

.....کچھ دیر بعد سراج بھی چینج کر کے آیا اور اس کے ساتھ لیٹ گیا

.....وہ جانتا تھا مرحہ جاگ رہی ہے

ہاتھ بڑھا کے اسے اپنی طرف کھینچا..... مرحہ سیدھا اس کے سینے سے  
.....جا لگی

.....مرحانے سراج سے دسر ہونا چاہا پر سراج کی گرفت مضبوط تھی

.....سراج نے اس کا سر اپنے سینے پہ رکھا اور بالوں میں انگلیاں گھمانے لگا

....مرحاب بھی مزاحمت کر رہی تھی پر سراج نے بھی گرفت ہلکی نہ کی

.....مرحانے ہار مانی اور اس کے سینے پہ سر رکھے سو گئی

کل بھی وہ ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی اسی وجہ سے وہ کوئی بحث نہیں

.....کرنا چاہتی تھی

کچھ دیر میں ہی اس کی گہری سانسوں کی آوازیں کمرے میں گونج رہی

.....تھی

.....سراج نہ سو سکا وہ جانتا تھا کل عالم نے بہت تماشا کرنا ہے

.....عالم صبح تقریباً پانچ بجے جاگا

.....فریش ہونے کے بعد وہ نماز پڑھنے مسجد چلا گیا



پھر واپس آ کے اپنے لیے ناشتہ بنایا اور ناشتے کے بعد جم روم میں چلا گیا.....

.....کچھ دیر جم کے بعد وہ دوبارہ فریش ہوا اور پھر بیٹھانیز دیکھنے لگا..... آج اس نے پولیس سٹیشن نہیں جانا تھا.... آج اس نے آف لیا تھا..... وہ بار بار وقت دیکھ رہا تھا

تقریباً ۱۱ بجے اس کی بس ہو گئی اور وہ اٹھ کے ماہنور کو لینے چلا گیا.....

.....کچھ دیر بعد وہ دورانی ہاؤس میں موجود تھا

.....وہاں سب لائونج میں ہی بیٹھے تھے

عالم وہاں گیا تو سب اپنی اپنی جگہ پہ کھڑے ہو گئے... عالم کو تھوڑا عجیب تو لگا پر وہ اسماعیل صاحب اور مریم بیگم سے مل کے مرزا کو گلے لگا کہ ملا..... اور صوفے پہ بیٹھ گیا

.....اسماعیل صاحب بھی صوفے پہ بیٹھ گئے

اتنی دیر میں سراج بھی آگیا اس نے مرزا کو دیکھا پر معاً اسے انور کر  
گئی.....

.....مرزا اس کے جاگنے سے پہلے ہی نیچے آگئی تھی  
عالم نے سراج سے کے اگے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑیا اور عجیب بات یہ  
.....کہ سراج نے بھی اس کا ہاتھ تھام کے مصافحہ کر لیا  
.....عالم کو خوشگوار حیرت ہوئی

.....عالم بیٹا وہ ہمیں تم سے کچھ بات کرنی ہے  
اسماعیل صاحب کی بات پہ عالم میں جیائے سکون سے اترا ان کے انداز سے  
.....اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اسماعیل صاحب نے اسے معاف کر دیا  
.....جی انکل ضرور... عالم نے کہا

....انکل ماہنور ابھی تک سو رہی ہے کیا  
.....عالم کے سوال پہ سب نے اس سے نظریں چرائی  
.....عالم کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے

.....انکل کیا بات ہے مجھے کھل کے بتائیں

.....عالم کی سنجیدہ آواز پہ اسماعیل صاحب نے عالم کو سب بتا دیا

اور عالم کو لگا کہ اس کا دل کے کسی نے ہزاروں ٹکڑے کیے

.....ہوں

ماہنور نے اس کے ساتھ دھوکا کیا..... بے شک اس نے خود بھی ماہنور

کے ساتھ بہت بڑا دھوکا کیا تھا پر اسے اب اندازہ کو رہا تھا دھوکا کھانے

.....کا

سراج تم نے اسے ایسے کیسے جانے دیا تم جانتے بھی کو اس کی کنڈیشن

.....کیسی ہے اور پھر بھی تم نے

میں نے اسے بہت سمجھایا تھا پر وہ میری بات نہیں سن رہی تھی.....

.....وہ بس یہاں سے دور جانا چاہتی تھی

.....سراج کی بات پہ عالم نے اسے گھورا

.....تو تم نے سوچا کہ ساتھ ساتھ میں عالم سے بدلہ لے لوں

.....عالم کو لگ رہا تھا کہ وہ مزید یہ سب سن نہیں پائے گا  
عالم میں نے ایسا کچھ نہیں چاہا یقین کرو وہ خود بہت ضد کر رہی تھی اور  
.....میں نے جب

اس سے پہلے کہ سراج مزید کچھ بولتا عالم نے پاس رکھے گلاس کو ہاتھ مار  
کے گرایا اور غصے میں زور سے چیخا

عالم بیٹا میری بات..... مریم بیگم نے کچھ بولنا چاہا پر عالم غصے میں وہاں  
سے نکل گیا..... سب نے اس کے پیچھے جانا چاہا پر وہ غصے میں جلدی  
.....سے نکل گیا

عالم رش ڈرائیونگ کر رہا تھا..... غصے سے اس وقت اس کے بازوؤں اور  
.....ہاتھوں کی رگیں واضح دکھ رہی تھی

ماہنور..... غصے میں اس نے ماہنور کا نام پکارا..... اس کا بس نہیں چل  
رہا تھا اگر ماہنور اس وقت وہاں کوئی تو عالم نے ضرور اس کے ساتھ کچھ  
.....کر جانا تھا

اک پل کے پاس اس نے گاڑی روکی اور باہر آ کے پل پہ کھڑا ہو  
گیا.....

.....وہاں کھڑا وہ اپنا غصہ کم کر رہا تھا

.....زور زور سے سانس لیتا وہ خود پہ قابو پا رہا تھا

یہ تم نے ٹھیک نہیں کیا ماہنور.... مجھ سے نفرت کا اظہار تم میرے پاس  
رہ کے بھی کر سکتی تھی پر تم ہمارے رشتے کے بیچ اپنی آنا کو  
لایا.....

اگر میرے بچے کو زرہ سی بھی تکلیف ہوئی تو تم میرے ہاتھوں سے نہیں  
بیچ پائو گی.....

وہ وہی پہ کھڑا ماہنور کو یاد کر رہا تھا ماہنور کی یاد کسی زیر کی طرح جسم میں  
اتر رہی تھی.....

.....بار بار آنکھوں کے سامنے ماہنور کا چہرہ آرہا تھا

.....غصے اور محبوب کی یاد میں وہ پاگل سہ ہو رہا تھا

..... اچانک اس کا فون بجنے لگا

.....ہیلو کون ہے کیا موت پڑ گئی ہے

.....عالم کی غصے بھری آواز پہ مورال اک پل کو ڈر گیا

.....سر وہ میں مورال

.....ہاں بولو کیا کام ہے

سر وہ کڑکی عائشہ بہت تنگ کر رہی ہے بار بار بول رہی ہے کہ مجھے جانے

.....دو جانے دو..... اک منٹ بھی چپ نہیں ہو رہی

.....اس کی بات پہ عالم کا غصہ پھر سے جاگ گیا

اسی لڑکی کی وجہ سے عالم آج اس حال میں تھا اگر وہ جھوٹ نہ بولتی تو

.....آج عالم اپنی ماہنور کے پاس ہوتا

مورال سپیشل ہتھیار تیار کرو آج میں اسے اس دنیا سے رخصت کروں

.....گا

.....عالم نے اتنا کہا اور فون کاٹ دیا

.....گاڑی میں بیٹھا وہ اب فارم ہائوس جا رہا تھا

اب یہ سارا غصہ عائشہ پہ نکلنا تھا..... عائشہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ آج اتنے دن ہو گئے عالم نہیں آیا شاید وہ اسے آب آزاد کر دے... اسی وجہ سے..... وہ بار بار چیخ رہی تھی

.....

.....کچھ دیر تک عالم فارم ہائوس پہنچ چکا تھا

.....عالم تہہ خانے میں گیا اور عائشہ کے کمرے میں چلا گیا..... مورال وہی پہ کھڑا تھا

عالم نے پاس پڑے کرسی کو عائشہ کے پاس رکھا اور ٹانگ پہ ٹانگ رکھ کہ بیٹھ  
..... گیا

..... جی تو عائشہ میڈم آپ یہاں سے جانا چاہتی ہیں

..... عالم کی آواز پہ عائشہ پہ جیسے کانپ گئی

عالم بھائی پلیز پلیز میں بہت تکلیف میں ہوں مجھے جانے دیں میں اب سے معافی مانگ لوں  
گی..... اگر آپ بولیں گے تو میں مر حاکے پاؤں پکڑ کر معافی مانگ لوں گی بس پلیز مجھے  
..... یہاں سے جانے دیں

..... عائشہ نے منتیں کرنا شروع کر دیا

تو کیا تمہارے معافی مانگنے سے ماہنور واپس آجائے گی یا جو سب میں نے اس کے ساتھ کیا  
..... وہ مجھے اس سب کے لیے معاف کر دے گی

عالم کی آواز بالکل ٹھہری ہوئی تھی..... اس کی آواز سے عائشہ اس کے موڈ کا اندازہ نہ لگا  
..... سکی

جانتی ہو جب مجھے اپنی اس حرکت کی وجہ سے تکلیف ملی تو میں نے تم سب کو تکلیف  
..... دی پر



میں غلط تھا... یہ گناہ میرا خود کا کیا گیا تھا تو مجھے اکیلے یہ تکلیف برداشت کرنی چاہیے  
..... تھی

اس کی بات پہ عائشہ خاموش تھی..... اسے لگ رہا تھا کہ شاید اسے آزادی ملنے والی  
..... ہے

محبت تو مجھے تھی اس سے تو..... اس کا احساس مجھے کرنا تھا اگر میری محبت طاقتور ہوتی تو  
..... تمہارا مجھے اکسانا بھی کسی کام کا نہ ہوتا..... پر مجھ میں خود کھوٹ تھا  
آج میں تمہیں واپس تمہاری ماں کے پاس بھیج رہا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ پچھلے  
..... کچھ دنوں سے وہ کس قدر تکلیف میں ہیں

عالم کی بات عائشہ کو لگا کہ اسے کسی نے دنیا کی سب سے اچھی خبر سنائی ہے یا یوں کہا جائے  
..... کہ زندگی کہ نوید سنائی ہے

اگر تم اک لڑکا ہوتی تو یقین کرو تمہاری ہڈیاں بھی کسی کو نہیں ملنی تھی پر تم اک لڑکی ہو  
..... جسے میں چاہ کر بھی اپنے ہاتھوں سے مار نہیں پارہا

..... عالم کا لہجہ اب سرد تھا

ہاں یہ کٹی ہوئی انگلیاں تمہیں ساری زندگی تمہاری کی جانے والی غلطی اور اس کی سزا کا  
..... احساس دلائیں گی

عالم نے اس کے دونوں ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا جہاں اب انگلیاں نہ تھیں بلکہ اک پرانی  
سی پیٹی لگی تھی

..... اتنا کہہ کہ عالم اپنی جگہ سے اٹھا  
..... مورال اسے اس کے گھر پہ چھوڑ دو

..... اور ہاں

..... دوبارہ تم مجھے اس شہر میں نظر نہ آؤ

..... دروازے کے پاس سے مڑتا وہ اسے وارن کرتا باہر نکل گیا

مورال نے عائشہ کے کورسیوں سے آزاد کیا اور اسے سہارہ دیے باہر لے جانے  
لگا.....

..... عالم فاطمہ ہائوس سے باہر آیا تو وہاں کھڑا سگریٹ کے کش لینے لگا

..... عائشہ کو آزادی اس نے صرف اس لئے دی تھی کیونکہ اس کی ماں بہت پریشان تھی

..... وہ بہت بار عالم کے پاس آتی اپنی بیٹی کی کمشدگی کی رپورٹ لکھوانے

..... عائشہ کا بھائی بیرون ملک کام کرتا تھا

بہن کی وجہ سے وہ پاکستان آیا تھا..... اور اب اپنی بہن کو ڈھونڈنے میں لگا تھا.... عالم  
اس سے ڈرتا نہ تھا پر عائشہ کی ماں کا رونا اے کمزور کر گیا اور اس نے عائشہ کو آزادی دے  
دی

.....

..... سکریٹ کے گہرے کش بھرتا وہ اپنی فرسٹریشن کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

.....

مورال نے عائشہ کو اس کے گھر پہنچا دیا تھا اور اسے اچھے سے سمجھایا تھا کہ اگر اپنا منہ کھولا تو

.... اس بار اسے کوئی بھی نہیں بچا پائے گا

..... عائشہ تو پہلے ہی اتنی ڈری ہوئی تھی.... اس نے تو اب کبھی منہ نہ کھولنا تھا

..... مورال اسے اسی طرح زخمی حالت میں ہی گھر چھوڑ آیا

اس کے بعد اس نے اپنے گھر والوں کا اپنے غائب ہونے اور پھر ان زخموں کے بارے میں

..... کیا بتایا کوئی نہیں جانتا تھا

..... ہاں پر وہ کچھ ہی دنوں میں اپنی ماں کے ساتھ وہ شہر چھوڑ چکی تھی

..... اور اس کا بھائی واپس دبئی چلا گیا تھا

مرحانا کھا چکی تھی..... اب قہ اپنے کمرے میں بیٹھی عالم کو کالیں کر رہی تھی.....

.....عالم کا فون دوپہر سے بند تھا..... اسے عالم کی بہت ٹینشن ہو رہی تھی  
بھائی پلیز کال اٹھائیں..... مرہا اس سے ہی بول رہی تھی سراج کمرے میں  
.....آیا

سراج مرہا کے پاس بیڈ پہ آ کے بیٹھا جو سرخ رنگ کی کیپری شرٹ کے ساتھ اس کی دل  
.....کی تار چھیڑ رہی تھی

.....مرہا نے سراج کو آگنور کیا..... مرہا میری بات سنو

....سراج نے اس سے فون لے کے سائیڈ پہ رکھا اور خود اس کا ہاتھ تھام گیا

.....سراج پلیز میں آپ سے کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی

مرہا یار قسم لے لو مجھے ماہنور کے اس فیصلے کا پہلے پتا نہیں تھا..... اور میں نے بہت

میں نے اسے یہ بھی بولا کہ تم بعد..... کوشش کی اسے روکنے کی پروہ نہیں مانی

میں کچھ وقت کے بعد چلی جانا پروہ مجھ سے زد لگائے بیٹھی تھی کہ میں جلد اس کے لندن

جانے کے سارے انتظامات کروں اور بغیر کسی کو بتائے اسے یہاں سے روانہ

.....کروں

مرحاجانتی تھی سراج سچ بول رہا وہ جیسا بی ہو پر ماہ نور کے لیے وہ ہمیشہ بہتر فیصلہ ہی کرے گا.....

مرحانے اسے دیکھا جو وائٹ کرتے پہ کمنیوں کو فولڈ کیے اس کا ہاتھ پکڑے اسے منانے..... کی کوشش کر رہا تھا

اور وہ جو آپ نے ہماری شادی کی رات پہ کیا اس کے بارے میں کیا کہیں گے آپ؟؟؟

..... اس سوال سے وہ بچنا چاہ رہا تھا ..... مرحا کی بات پہ سراج پہلو بدل گیا  
میں جانتا ہوں کہ وہ سب بہت غلط تھا..... میں نے زبردستی ہمارے رشتے کی شروعات  
..... کی..... تم جو چاہو سزا دے لو

..... سراج کی آنکھوں میں ندامت تھی

..... سوچ لیں

مرحانے آئی برواچ کائی..... یہاں سے دور نہیں جانے دوں گا باقی جو تم بولو مجھے  
..... منظور ہے سزا

اس کی بات پہ مرحا مسکرائی..... اسے سراج کی اس حرکت پہ کوئی غصہ نہ تھا.... وہ  
..... اس سے ناراض نہیں تھی

ٹھیک ہے تو جب تک میں نہیں چاہتی آپ میرے قریب نہیں آئیں گے اور مجھے لر گز  
..... تنگ نہیں کریں گیں

... یار مر حاپلیز نہیں ناں..... سراج نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا

..... تم کوئی اور سزا دے لو پر یہ سزا نہیں

سراج اگر آپ نے یہ سزا قبول کی تو ٹھیک نہیں تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گی اور

..... پلیز دوبارہ مجھے منانے کے لیے اتنی بڑی بڑی باتیں مت کیجیے گا

..... اتنا بول کے مر حاطھنے لگی

اچھا ٹھیک ہے اب تم نے پہلی بار کوئی بات بولی ہے تو میں مانو گا پر زیادہ دن اس سزا کو قبول

... کرنے کی مجھ سے امید مت رکھنا

..... سوچ لیں..... مر حانے پھر سے کہا

..... بول تو ایسے رہی ہو جیسے میرے لیے کوئی دوسرا آپشن چھوڑا ہے تم نے

..... اراج کی بات پہ مر حاسکرائی

..... گڈ

اس کے بعد اس نے عالم کو دوبارہ کال کرنا شروع کر دی... جبکہ سراج ساتھ بیٹھا اب

.... اپنے لیپ ٹاپ پہ کام کرنے لگا..... پر اس کے کان مر حاک کی طرف ہی تھے

اک ہاتھ سے لیپ ٹاپ کے کی پیڈ پہ انگلیاں پھیر رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے مرہا کا ہاتھ  
..... تھام لیا اور اسے سہلانے لگا

..... اس کی حرکت پہ مرہا نے اسے گھور اپروہ اسے انور کر گیا  
..... ہیلو بھائی کیسے ہیں آپ اور میں کب سے آپ کو کال کر رہی ہوں  
..... عالم کے کال پک کرتے ہی مرہا کی پریشان آواز گھونجی  
ٹھیک ہوں میرو..... بس آفس میں اک ضروری کیس تھا اس سلسلے میں مصروفیات کی  
..... وجہ سے کال نہیں اٹھایا

..... عالم کی آواز اور لہجے سے صبح والے واقع کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا تھا  
..... بھائی صبح جو ہوا وہ

مرہا میں اب اس ٹاپک پہ کوئی بات نہیں کرنا چاہتا..... عالم کی سنجیدہ آواز پہ مرہا بے  
..... چہن ہو گئی

..... پر بھائی ماہنور آپ کی بیوی  
میں نے بولنا کہ اس ٹاپک پہ اب کوئی بات نہیں ہوگی تو کون سی زبان میں آپ کو  
..... سمجھائوں

..... اس بار عالم کی غصے بھری آواز پہ مرہا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے

.....سراج نے مرہا سے فون کھینچا

.....اپنا غصہ مرہا پہ کیوں نکال رہے ہو.....سراج کی آواز پہ عالم کا غصہ مزید بڑھ گیا

تم مجھے مت سیکھاؤ اور وہ میری بہن ہے وہ.....میں نے پالا ہے اسے میرا جب دل

.....کرے گا میں اسے غصہ کروں گا تم کون ہوتے ہو ہم بہن بھائی میں بولنے والے

.....عالم نے کھٹاک سے فون بند کر دیا

.....سراج نے مرہا کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھے جارہی تھی

.....اب تم یہ ٹینک نہ بہانا شروع کر دینا.....سراج نے اسے کھینچتے ہوئے کہا

میں جانتی ہوں کہ وہ ماہنور سے کتنی محبت کرتے ...سراج بھائی بہت اکیلے ہو گئے ہیں

.....ہیں

.....سو سو کرتی وہ سراج کے سینے سے آ لگی

.....بس میری جان انھیں کچھ وقت دو وہ سنبھل جائیں گیں

.....سراج نے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا

.....جھک کہ اس کے لبوں کو چومتے ہوئے وہ بہک رہا تھا

.....سر اااا ججج

.....مرہا نے چیختے ہوئے اسے الگ کیا



..... کیا ہوا..... سراج نے حیران ہوتے ہوئے کہا  
..... زیادہ فری نہ ہوں..... وہ واپس اسی ٹون میں آگئی تھی  
..... اس کی بات پہ سراج کا قہقہہ کمرے میں گونجا  
..... کتنے عرصے بعد وہ کھل کے ہنسا تھا  
..... کیا یاد کہاں پھنسا دیا ہے تم نے مجھے  
..... سراج نے اس کی پیشانی سے اپنی پیشانی جوڑتے ہوئے کہا  
..... اس کی بات پہ مر حاکھل کے مسکرائی  
..... پہلے آپ مجھے کتنا تنگ کرتے تھے یونی میں... اب میرا نمبر ہے  
..... مر حانے اس کی داڑھی پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا  
..... بے شک بندہ حاضر ہے  
سراج نے اس کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا

.....

اسے یہاں آئے آج دوسرا دن تھا..... یہاں آکے وہ بار بار اپنے فیصلے پہ غور کر رہی  
..... تھی کہ کہی اس نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا  
..... پر اب جو بھی تھا اسے اپنے اسی فیصلے پہ ہی قائم رہنا تھا

پچھلے کچھ دنوں سے طبیعت ڈائون چل رہی تھی..... اس کی ڈاکٹر نے یہی کہا تھا کہ  
..... پر یگننسی کے دوران یہ سب نارمل ہے

..... ابھی بھی ٹی وی لائونج میں بیٹھی وہ اپنے اور عالم کے بارے میں سوچ رہی تھی  
..... اسے اب عالم کی بہت یاد آرہی تھی

..... ارے آپ یہاں کیوں بیٹھی ہو کمرے میں جائو آرام کرو

..... اس کی ڈاکٹر نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا

..... نہیں بس دل میں کچھ عجیب سے محسوس ہو رہا تھا تو یہاں باہر آ کے بیٹھ گئی ہوں

..... چلو ناں میرے ساتھ باہر شاپنگ پہ چلتے ہیں

.... ڈاکٹر کی بات پہ ماہنور نے منع کرنا چاہا پر پھر کچھ سوچ کہ راضی ہو گئی

..... چلیں میں بھی کچھ وقت باہر گزارنا چاہتی ہوں

تھوڑی دیر بعد وہ گارڈ کے ساتھ باہر شاپنگ مال چلی گئی تھیں

.....

..... وہ رات کو اپنے کمرے میں بیٹھا ماہنور کے بارے میں سوچ رہا تھا

..... اچانک اس کا فون بجنے لگا

..... ہاں بولو کچھ پتا چلا

جی سروہ اس وقت لندن میں ہیں اور ان کے ساتھ سراج نے سخت سیکورٹی رکھی ہے.....

..... اس کی بات پہ عالم نے اپنا سروے کی پشت پہ گرایا  
..... اوکے ٹھیک ہے اس پہ نظر رکھنا اور پیل پیل کی انفارمیشن چاہیے مجھے  
..... جی سر آپ بے فکر رہیں..... سامنے والے کے جواب پہ عالم نے فون بند کر دیا  
..... یہ اس کا خاص بندہ تھا جسے اس نے ماہنور کے بارے میں پتا کرنے کا بولا تھا  
میں اپنی سزا کے لیے تیار ہوں ماہنور..... اور یقین کرو کہ اس سے بڑی کوئی سزا نہیں کو  
..... سکتی

اور میں تمہیں سنبھلنے کے لیے وقت دے رہا ہوں..... بہت جلد تم میرے پاس ہی  
..... آنا ہے

..... عالم سگریٹ کے کش لیتا خود سے ہی بولے جا رہا تھا  
..... سگریٹوں کی تعداد اب زیادہ ہو گئی تھی  
..... کچھ دیر بعد وہ بستر پہ لیٹا سونے کی کوشش کر رہا تھا پر اب اس کی نیندیں اڑ چکی تھی  
..... اور دوسری طرف ایسا ہی کچھ حال ماہنور کا تھا

دونوں اک دوسرے کی محبت میں پاگل تھے پر نہ جانے کیوں اک دوسرے کو سزا دیے جا  
..... رہے تھے

ماہنور کو لگتا تھا کہ وہ عالم کو احساس دلا رہی ہے جبکہ حقیقت ایسی تھی کہ عالم کے ساتھ  
..... ساتھ وہ خود کو گہری تکلیف سے دوچار کر رہی تھی  
..... اب نا جانے دونوں کا ملن کب ہونا تھا

..... دن پر لگا کہ اڑ گئے..... آج ماہنور کو گئے چوتھا دن تھا  
عالم کی زندگی اب اپنے کام کے گرد گھوم رہی تھی..... وہ اب بہت سنجیدہ رہنے لگا  
..... تھا

..... اسماعیل صاحب اور مریم بیگم اس سے بات کر لیتے تھے  
انہوں نے اک دن پہلے اسے گھر کھانے پہ بلایا تھا پر اس نے یہ کہہ کے انکار کر دیا کہ وہ آج  
..... کل بہت مصروف رہتا ہے  
..... وہ جانتے تھے کہ اس کے نا آنے کی وجہ ماہنور تھی

اسماعیل صاحب نے اسے کہا کہ وہ اس کے اور ماہنور کے معاملے کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ پر  
..... عالم نے انہیں منع کر دیا کہ یہ ان دونوں میاں بیوی کا آپسی معاملہ ہے

اس کی بات پہ وہ بھی خاموش ہو گئے وہ جانتے تھے کہ ابھی کچھ بھی بولنا بے کار  
ہے.....

عالم کا انداز اب بہت سنجیدہ ہو گیا تھا..... اب وہ زیادہ تر پولیس سٹیشن میں ہوتا تھا یا پھر  
..... فارم ہاؤس کے تہہ خانے میں  
بے شک اس نے عائشہ کو چھوڑ دیا تھا پر اب اس کے تہہ خانے میں بہت سے مجرم آنے  
..... لگے تھے

..... مجرموں کے لیے وہ پہلے ہی بہت سخت تھا پر اب وہ جیسے ان کے لیے موت بن گیا تھا  
..... اک مجرم کو ٹارچر کرنے کے بعد وہ باہر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا  
..... اب وہ سگریٹ کا بہت استعمال کرتا تھا  
..... اچانک اس کا فون بجنے لگا  
..... دیکھا تو مر حاکال کر رہی تھی  
..... اک گہرا سانس بھر کے اس نے کال پک کر لی  
..... کیسی ہو میرو

ٹھیک ہوں بھائی پر آپ سے ناراض بھی..... شادی کے بعد بس اک بار مجھے ملنے آئے  
..... تھے اور وہ بھی اتنی جلدی چلے گئے

..... مر حا کے شکوے پہ عالم خاموش ہی رہا

بھائی پلیز آپ حالات ٹھیک کریں ماہنور کو ڈھونڈیں اور اسے اپنے پاس واپس لائیں....  
بھائی وہ ہم سب میں سب سے چھوٹی ہے۔ وہ اپنے فیصلے نہیں لے سکتی..... اسے روکنے  
..... کے بجائے آپ خود خاموش ہو کر بیٹھ گئے ہیں

..... مر حانے عالم کو سمجھانا چاہا

مر حائیں اس کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا..... ابھی اسے کچھ وقت چاہیے اور اگر میں نے  
..... سختی کی تو وہ مزید مجھ سے بدگمان ہو جائے گی

..... پر بھائی

میر و آپ ابھی اس بات کو نہیں سمجھ رہی..... میں چاہے تو ابھی اسے واپس لا سکتا ہوں پر  
میں اسے کچھ باتوں کا احساس دلانا چاہتا ہوں و

..... اور اپنے بھائی پہ یقین رکھو جب مجھے سہی لگے گا میں اسے واپس لے آؤں گا

..... عالم کی بات پہ اک پل کو مر حا چونکی

.... بھائی آپ جانتے ہو ماہنور کہاں ہے؟

..... ہاں وہ اس وقت لندن میں ہے میں جانتا ہوں

..... پھر بھائی آپ اسے

..... مرحا میں نے بتایا ناں آپ کو..... میرو آپ ہمارے معاملے میں بے فکر ہو جائو

آپ سراج کو، اپنے رشتے کو اور اپنے گھر کو ..... انشاء اللہ جلد سب ٹھیک ہو جائے گا

..... ٹائم دو

..... جی بھائی

.... مرحا بس اتنا ہی بول پائی

..... انشاء اللہ میں کل آؤں گا آپ سے ملنے

پکاناں بھائی..... آئیں گے ناں؟؟

..... ہاں پکا

مرحانے کل بند کر دی..... اور صوفے پہ بیٹھی اس کے بارے میں سوچنے لگی.....

..... وہ جانتی تھی اس کا بھائی زیادہ دن ماہنور سے دور رہنے والا نہ تھا

جلد ہی وہ اسے اپنے پاس لے آئے گا..... خود کو تسلی دینے کے بعد وہ نائٹ سوٹ پہننے

..... ڈریسنگ روم میں چلی گئی

..... تھوڑی دیر تک وہ بستر میں گھسی سراج کے بارے میں سوچ تھی

..... سراج اپنے کسی دوست کے پاس بیٹھا تھا

.... . کچھ دیر کے بعد سراج کمرے میں آیا تو مسکراتے ہوئے مرحا کی قریب بیٹھا

.....کیا سوچے جا رہی ہو نیبی

.....سراج نے کمبل کھینچے ہوئے کہا

.....آپ کے بارے میں۔ ہی سوچ رہی تھی.....مرحانے شرماتے ہوئے کہا  
.....جی ہاں میرے بارے میں۔ سوچ رہی تھی اور مجھے ہی خود سے دور رکھا ہوا ہے

.....سراج کا اشارہ اس کی سزا کی طرف تھا

.....اس کی بات پہ مرحا مسکرا نے لگی.....سراج بھی اسے دیکھ مسکرا رہا تھا

.....اچھا یہ دانت نکالنا بند کریں اور جائیں چلیج کر کے آئیں

.....مرحانے اسے پیچھے دھکیلا

سراج ڈریسنگ روم میں چلا گیا.....کچھ دیر بعد وہ بھی ہلکا سا لباس پہنے کمرے میں

.....آیا

....سراج بھی بستر میں گھس گیا

.....سراج عالم بھائی سے بات ہوئی میری

.....اچھا تو کیا بولا اس نے

سراج ادھر دیکھیں ناں.....مرحانے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے اپنی طرف

.....موڑا



..... سراج نے اسے تھاما ہوا تھا..... جی میری جان مڑ گیا ادھر بتاؤ کیا بتا رہی تھی

..... سراج وہ بھائی جانتے ہیں کہ ماہنور لندن میں ہے

..... اس کی بات پہ سراج نے اسے غور سے دیکھا

..... جانتا تھا میں کہ وہ اس کے بارے میں پتا لگوالے گا

..... میں نے سب کچھ بہت سیکریٹلی اریج کیا تھا پر وہ پھر بھی جان گیا

..... سراج کی بات پہ مر حا خاموش ہو گئی

..... تو اس نے کیا بولا کہ وہ کب جا رہا ہے اسے لینے

..... سراج نے اس کے بال کھولتے ہوئے کہا

..... اس کی حرکت پہ مر حا شرمانے لگی

..... کیا ایسے شرمایوں رہی ہو..... جو پوچھا ہے اس کا جواب دو

..... سراج نے غصے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا

..... وہ نہیں جا رہے ماہنور کو لینے وہ اسے وقت دے رہے ہیں

..... سراج اب کنفیوز ہو رہا تھا

..... کیا یاد کیا چیز ہے تمہارا بھائی

..... سراج نے اس کی گردن پہ جھکتے ہوئے کہا

..... خبردار جو میرے بھائی کے بارے میں کچھ بولا تو..... مر حاک کی بات پہ سراج ہنسنے لگا  
..... دیکھ رہا ہوں بیگم تمہارے تیور

... سراج نے اس کی انگلی کو اپنی انگلی میں لیتے ہوئے کہا  
اک وقت تھا جب یونی میں میں تمہیں دیکھتا تھا تو تم کانپنے لگتی تھی اور اب دیکھو قابو کر  
..... رکھا ہے مجھے

..... سراج اب بھی ہنس رہا تھا  
..... جی ہاں... آپ نے مجھے بہت تنگ کیا تھا... کیسے جملے کستے رہتے تھے مجھ پہ  
..... ہا ہا ہا ہا... اور تم مجھے ان جملوں کے جواب میں کوئی اچھا رسپانس نہیں دیتی تھی  
بلکہ اس عائشہ کے پیچھے چھپ جاتی تھی..... پر وہ عائشہ مجھے بڑے اشارے دیا کرتی  
..... تھی

..... سراج کی بات پہ مر حاک کے دماغ میں کچھ کلک ہوا  
..... سراج آپ جانتے تھے کہ وہ آپ کو پسند کرتی ہے  
..... ہاں کچھ کچھ اندازہ تھا مجھے

..... تو آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا اور عائشہ نے ہمارے ساتھ بہت غلط کیا  
..... سراج نے دیکھا کہ وہ ادا اس ہو گئی ہے

میری جان.... دفعہ کروان باتوں کو میں وہ سب یاد کر کے صرف تمہیں تکلیف ہو  
گی.....

..... اور عائشہ کو اس کے کیے کی سزا مل گئی ہے  
..... کیا مطلب سراج کون سی سزا کیسی سزا  
..... مر جانے حیرانی سے کہا

..... اف یار کیا بتا دیا تمہیں..... سراج نے افسوس کرتے ہوئے کہا  
یار وہ میں اس عائشہ کو سبق سکھانے گیا تھا جو بھی اس نے تمہارے ساتھ کیا اس کی بہت  
..... بڑی سزا بنتی ہے

... پر جب اس کے بارے میں پتا کیا تو پتا چلا کہ اسے کسی نے کڈنیپ کیا ہے  
اس کے گھر والے تو خود پریشان تھے..... پھر مجھے پتا لگا کہ یہ تمہارے بھائی کے کام  
..... ہیں

..... پھر مجھے اندازہ ہو گیا تھا کہ اب اس کا برا وقت شروع ہو چکا ہے  
..... تو میں پیچھے ہٹ گیا کہ عالم اس سے خود ڈیل کر لے گا  
.. پر سراج وہ

..... بس اب اک لفظ اور نہیں

..... اتنا بول کہ سراج نے مرہا کے لبوں کو چو مناشروع کر دیا

..... اف یار کیا کھاتی ہوا تنے میٹھے ہونٹ

..... سراج نے اس کے لب سہلائے

اٲ شاید بھول رہے ہیں میں نے آٲ کو سزا دی ہے..... اور اب آٲ میرے قریب

..... نہیں سکتے تو دور ہو کے سوئے

..... مرہا کی بات ٲہ سراج نے اسے گھورا

بس اب مزید کوئی سزا نہیں اور میرا دماغ نہ خراب کرنا..... ادھر ہو چٲ کر

..... کے

..... سراج کی بات ٲہ مرہا مسکرائی

..... آج وہ اسے بہت تنگ کرنا چاہتی تھی

..... نو کوئی ضرورت نہیں ہے..... مرہا نے ٲھر سے اسے دور دھکیلا

..... اس کے سینے ٲہ ہاتھ رکھے وہ اسے دور کر رہی تھی

..... مرہا..... اس بار سراج کی آواز کچھ اونچی تھی

..... نونونو

..... مرہا

.....یہ وارنگ تھی

.....نو

یار مر حاپلیز ناں..... اس بار سراج منتوں پہ آیا..... وہ پاگل سہ ہو رہا تھا..... اک تو

..... محبوب اور پھر یہ سرد سی شام اس کے جذبات کو بڑھکا رہی تھی

..... نو سراج..... اب تنگ مت کیجیے گا

..... اتنا بول کہ مر حادو سری طرف مڑھ کے سو گئی

..... او کے فائن..... سراج نے بھی غصے اے کہا اور دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گیا

..... اسے رہ رہ کہ غصہ آرہا تھا

..... مر حاس کی حرکت پہ مسکرائی

..... اس نے سراج کی طرف منہ کیا جو اسے پیٹھ دکھائے سو رہا تھا

..... اس کے قریب کھسکتی وہ اس کی پشت سے جا لگی

..... سراج کے لیے خود پہ کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا

..... خود پہ ضبط کے پہرے بٹھائے وہ مر حاس کی ہر حرکت کو نوٹ کر رہا تھا

..... مر حاس نے اپنے پانوں کو سراج کے پانوں پہ گھمانا شروع کر دیا

..... سراج کی اب بس ہو رہی تھی

.....مرحانگ نہ کرو دور ہو کے لیٹو

سراج نے اسے وارن کیا.....پر مرحا مسکراتے ہوئے اپنا پائوں اب اس کی ٹانگوں پہ  
.....پھیر رہی تھی

سراج تیزی سے مڑا اور اسے کمر سے تھامتے ہوئے اپنے قریب کیا اور تیزی سے اس کی  
.....لبوں پہ جھک گیا

.....اس کا سینہ مرحا کے سینے سے دبا ہوا تھا

.....مرحانے اپنے بازو اس کی گردن میں ڈال کہ اپنی رضامندی ظاہر کی

.....اب وہ اس کے بالوں میں ہاتھ گھماتی اسے سکون پہنچا رہی تھی

.....سراج کی جسارتیں بڑھ گئی تھی

.....کچھ دیر تک وہ اس کے بہت قریب ہو چکا تھا

گہری رات کے ساتھ ان کے فاصلے بھی مٹ رہے تھے.....دونوں اک دوسرے میں

.....سمائے جیسے سب بھول گئے تھے

.....ماہنور کا رویہ اب بہت چڑچڑا کر ہاتھ اور وجہ تھی عالم

وہ اس بات پی غصہ تھی کہ عالم نے اسے کال کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی....ناں ہی

.....وہ اسے ڈھونڈ پایا

پہلے تین دن تو وہ سوچتی رہی کہ عالم کہی نہ کہی سے اسے ڈھونڈتا ہوا اسے کے پاس آئے گا

..... پر عالم کے نا آنے پہ اسے غصہ اور رونا آرہا تھا

پھر اس نے اپنی پرانی سم. فون میں ڈالی تو یہ دیکھ کے اسے اور غصہ آیا کہ عالم نے اک بار

..... بھی اسے کال نہیں کی اور نہ ہی اسے کوئی میسج کیا

..... بہت دیر سے وہ اس کی ڈی پی دیکھ رہی تھی

ہنسن ..... محبت کے دعویدار تھے تو آنا تھا ناں مجھے لینے پر نہیں ..... انا جتنی بیچھ میں

..... آرہی ہوگی

خود سے باتیں کرتے ہوئے وہ عالم کو تنز کر رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ اسے سن

..... نہیں رہا

..... چلو میری یاد میں ناں سہی پت یہ سوچتے کہ مکری کنڈیشن کیسی ہے

ماہنور کو اب رونا آرہا تھا..... خود ہی وہ اس سے دور آئی تھی اور اب خود ہی اس کی اسٹیشن

..... چاہتی تھی

..... کہی میں نے بکت غلط تو نہیں کر دیا

بابا نے بھی مجھ سے بات نہیں کی اور ماما بھی کیسے بس ہوں ہاں میں بات کر رہی

..... تھی

.....خود سے ہی سوچتے وہ اندازے لگا رہی تھی

.....میم کھانا لگ گیا ہے آجائیں

میڈ کی آواز پہ وہ کھانا..... اس سے پہلے کہ وہ مزید سوچاں کی گہرائیوں میں ڈوبتی  
کھانے چلی گئی

.....

.....عالم گھر آیا تو خالی گھر دیکھ کے اب اس کا دل جیسے ادا اس ہو گیا

.....گہرا سانس لیتا وہ فریش ہونے چلا گیا

.....فریش ہونے کی بعد ہلکا لباس پہنے وہ کچن میں اپنے لیے کافی بنا رہا تھا

.....لائونج میں بیٹھا وہ کافی کے ساتھ ساتھ سکریٹ پہ رہا تھا

.....اچانک بیل کی آواز پہ وہ اٹھا

اس وقت کون ہو سکتا تھا..... اس نے تو گھر میں موجود میڈ کو بھی کام سے نکال دیا تھا

.....کہ اب آپ کی ضرورت نہیں ہے

.....کھانا وہ باہر سے کھا کے آتا تھا..... گھر میں تھوڑا بہت کچھ وہ خود بنا لیتا تھا

.....دروازہ کھولا تو سامنے ہی اس کے چچا چچی اور ان کی بیٹی میرین کھڑی تھی

.....عالم اک پل کو حیران رہ گیا... وہ سب یہاں کیا کر رہے تھے



.....چاچو آپ

عالم کی آواز میں حیرانی تھی..... ارے بیٹا اندر تو آنے دو یا یہی پہ ہی سوال جواب شروع  
..... کر دو گے

..... چچا کی بات پہ وہ دروازے سے ہٹ گیا وہ سب اندر چلے آئے  
ارے بیٹا جب میں نے تمھاری چچی کو تمھارے بارے میں سب بتایا تو یقین کرو بہت بے  
..... چین ہو گئی..... بولتی ہے کہ مجھے ابھی کے ابھی عالم کو پاس لے چلو  
..... چچا نے مسکراتے ہوئے بات کہ اور صوفے پہ بیٹھ گئے  
..... ان کی بات پہ عالم نے اپنی چچی کو فیکھا جو اسے دیکھے مسکرا رہی تھی  
..... عالم کو کوفت ہوئی وہ جانتا تھا کہ اس کی چچی کو اس سے کوئی محبت نہیں تھی  
..... اچھا تو یہ خیال انھیں کچھ جلدی تو نہیں آیا  
..... عالم کے طنز پہ خاموشی چھا گئی

عالم بیٹا میں جانتی ہوں کہ میں نے تمھارے ساتھ بہت غلط کیا اور معما کے ساتھ بھی بہت  
..... غلط ہوا پر بیٹا تمھارے جانے کے بعد مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا  
..... ہم نے تم دونوں کو بہت ڈھونڈا پر تم دونوں پتا نہیں کہاں غائب ہو گئے تھے  
..... نازمین بیگم نے بڑی چالاکی سے اسے اپنے بھولے پن میں پھنسانا چاہا

.....ان کی بات پہ عالم خاموش رہا

بیٹا ہو سکے تو اپنی چچی کو معاف کر دینا.....میں بہت روئی ہوں تم دونوں کے  
لیے.....

.....نازمین نے ناظر آنے والے آنسو پونچنے چاہے

پلیز میں کوئی پرانی بات یاد نہیں کرنا چاہا اور جو بطنی ہوتا ہے کرکام میں اللہ کی حکمت ہاتی  
ہے.....

.....عالم کی بات ہے وہ مسکرائی.....میرین اور عالم کے چچا بھی مسکرائے

پر پلیز آپ مرحا سے دور رہیے گا میں نہیں چاہتا کہ وہ آپ کو دیکھ کے دوبارہ اس فیر میں  
.....چلی جائے یا پھر سے اس پہ کسی قسم کا ڈر حاوی ہو

.....بیٹا میں مرحا سے معافی مانگ لوں گی

.....نہیں پلیز آپ بس اس سو دور رہیں

.....عالم نے جان چھڑانی چاہی

.....وہ ان لوگوں کی موجودگی میں جیسے سہی سے سانس نہیں کے پار ہا تھا

اک بار بھی انھوں نے۔ بچپن میں۔ مڑ کے یہ نہیں دیکھا کہ وہ زندہ بھی ہیں یا مر گئے ہیں اور  
آج جب انھیں ان کی بالکل ضرورت نہیں تھی تو اب وہ بن بلائے ہی پہنچ گئے  
..... تھے

..... ٹھیک ہے بیٹا جیسے آپ چاہو  
نازمین نے چہرے پہ ادا سی لاتے ہوئے کہا..... پر حقیقتاً ان کا دل اتنا خوش تھا اتنا بڑا گھر  
..... دیکھ کہ

..... ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ عالم اتنا امیر بن جائے گا  
..... اب بس ان کا شیطانی دماغ اپنی چالیں چل رہا تھا  
ان کی بڑی بیٹی کی شادی انھی کے طبقے کے اک عام سے لڑکے کے ساتھ ہوئی تھی جبکہ  
..... دوسری بیٹی میرین کی قسمت اب انھیں چمکتی ہوئی نظر آرہی تھی  
ایسا ہی کچھ حال میرین کا تھا..... اس کی نگاہیں بار بار عالم کی طرف اٹھتی اور شرماتے  
..... ہوئے وہ اپنی نگاہیں جھکا دیتی تھی

بیٹا میں چاہتی ہوں کہ ہم کچھ دن آپ کے ساتھ رہیں... آپ کے ساتھ اچھا وقت  
گزاریں اسی لیے بس میں اپنے بیٹے کے پاس چلی آئی.... کہ اسی بہانے میں آپ کا خیال  
..... رکھوں گی اور پچھلے وقت کا مداوہ کر لوں گی

.....نازمین کی بات پہ عالم چونک گیا

غصہ تو بہت آیا کہ ابھی کے ابھی انھے نکال کے باہر کرے پر پھر اپنے چچا کا سوچ کہ  
.....خاموش ہو گیا

.....چلو کچھ دن انھیں برداشت کر لیا جائے

.....جب زندگی میں اتنے دکھ برداشت کع لیے تو یہ بھی سہی  
جی ٹھیک ہے آپ رک جائے.....ادھر بکت سارے کمرے ہیں آپ اپنا سامان کسی  
.....بھی روم میں سیٹ کر لیں

.....جی بیٹا شکریہ آپ کا بہت بہت.....میں بس آپ کا خیال رکھنا چاہتی ہوں  
.....ان کی بات کو عالم اگنور کرتا اپنے کمرے میں۔ چلا گیا

.....جبکہ نازمین بیگم کمرے دیکھتی خوش ہوتی اک کمرے میں رک گئی  
.....میں اور تیرے بابا اس کمرے میں رکتے ہیں تم کوئی کمرے پسند کر لو  
....ان کی بات پہ میرین خوش ہو گئی

.....امی آپ نے دیکھا عالم کتنا پیارا ہو گیا ہے.....اور کتنا امیر بھی  
.....میرین کی بات پہ نازمین بیگم مسکرائی  
.....کتنا پیارا گھر ہے عالم کا

... ارے عالم کا کیا بول رہی ہے اب تو یہ سمجھ کہ یہ تیرا گھر ہے  
نازمین کی بات پہ میرین خوش ہونے لگی اور نازمیں بیگم اسے سمجھاتی ہوئی اپنا پلین  
..... سمجھانے لگی کہ کیسے اسے عالم کے دل میں اپنے لیے جگہ بنانی ہے  
..... عالم اپنے کمرے میں لیٹا اب ان کے بارے میں سوچ رہا تھا  
..... ناجانے کب ان سل کے کالے لوگوں نے اپنے گھر جانا ہے  
عالم سوچتا سوچتا گہری نیند میں چلا گیا

.....  
صبح عالم فریش ہونے کے بعد کمرے سے باہر آیا تو دیکھا کہ سامنے میرین کچن میں ناشتا بنا  
..... رہی تھی

..... آپ کیوں ناشتا بنا رہی ہو میں نے میڈ کو کال کر دی ہے وہ آجائے گی کچھ دیر تک  
..... عالم نے فریج سے جوس نکالتے ہوئے کہا

..... پر سچ تو یہ تھا کہ اسے اپنے کچن میں ایکسٹرالوگ ہر گز پسند نہ تھے  
ارے نہیں..... ہمارے ہوتے ہوئے آپ کا میڈ کیوں ناشتا بنا کے دے گی ہم بنا لیا  
..... کریں گیں آپ کے لیے ناشتا  
..... میرین نے آملیٹ نو پھینٹے ہوئے کہا

نہیں میرے کام میں خود کرتا ہوں آپ اگر بنانا ہی چاہتی ہو تو اپنے امی ابو کے لیے بنالیا کرنا  
..... میں اپنا ناشتا خود بناتا ہوں کیونکہ مجھے کسی اور کے ہاتھ کا ناشتا پسند نہیں

..... عالم کا انداز صاف جان چھڑانے والا تھا

پر میں بہت اچھا کھانا بناتی ہوں..... میرین کی بات پہ عالم خاموش ہی رہا..... یہ صاف  
..... اس کی بے عزتی تھی پراگروہ محسوس کرتی تب ناں

..... ارے عالم بیٹا آپ کیوں بنا رہے ہو چائے..... میرین بیٹا آپ کیوں نہیں بنا رہی

.... اس اے پہلے کہ میرین کچھ بولتی عالم نو اس کی ماں نگین بیگم کچن میں چلی آئی

..... امی میں نے بولا پر عالم سن نہیں رہے وہ بول رہے ہیں کہ خود بنالیں گیں

ارے ایسے کیسے جب ہم ہیں تو آپ کیوں بناؤ گے چلو میرین جلدی سے عالم کے لیے ناشتا  
..... بناؤ

..... نگین بیگم نے میرین کو تھوڑا اگے کرتے ہوئے کہا

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میں بہت پہلے سے ہی خود بناتا تھا تو اب مجھے کسی کی بھی

..... ضرورت نہیں ہے

..... عالم بہت روڈی بولا

نگین بیگم اداس ہو گئی..... عالم بھی خاموش ہی رہا.... اس کا جیسے ناشتے سے دل کی  
..... اٹھ گیا

..... صبح صبح یہ ڈرامہ دیکھنے کو مل رہا تھا  
عالم بنا کچھ بولے اپنے کمرے میں چلا گیا..... جبکہ پیچھے میرین اس کے لیے ناشتا بنانے  
..... لگی

..... عالم کمرے میں. آیا اور ڈریسنگ روم میں چلا گیا  
..... کچھ دیر بعد وہ تیار کھڑا شیشے کے سامنے خود پہ پر فیوم سپرے کر رہا تھا  
کمرے اے نکل کہ اس کا ارادہ سیدھا پولیس سٹیشن جانے کا تھا پر کمرے اے نکلتے ہی اسے  
..... ناشتے کی بہت بہترین خشبو نے گھیر لیا

..... میرین اسے دیکھ کہ جیسے کھوسی گئی  
..... وردی میں قہ بہت ہینڈ سم لگ رہا تھا  
..... داڑھی اب نارمل تھوڑی بڑھ گئی تھی

..... پھر نگین بیگم نے اسے بہت فورس کیا تو وہ بیٹھا ان کے ساتھ ناشتا کرنے لگا  
اک پراٹھے کا اک نوالہ لیتے ہی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ میرین بہت اچھا کوک کرتی  
..... ہے

..... میرین آپ نے بہت اچھا ناشتا بنایا ہے

عالم نے اس کی دل سے تعریف کی.... ارے بیٹا میری میرین کے ہاتھ کی بنی بریانی تم  
..... کھائو گے تو دیوانے ہو جائو گے

... نگین بیگم نے بھی تعریف میں حصہ ڈالا

..... پھر تو ضرور کھائوں گا میں..... عالم کے کہنے پہ میرین شرماتے ہوئے سر جھکا گئی

..... ہاں ہاں کیوں نہیں.... آج شام کو بریانی ہی بنائی جائے گی

نگین بیگم کی بات پہ عالم سر ہلا گیا..... اور پھر اچھا سا ناشتا کر کے وہ پولیس سٹیشن چلا  
..... گیا

..... تقریباً بہت دنوں کے بعد اس نے اتنا اچھا ناشتا کیا تھا

دن اب بہت تیزی سے گزر رہے تھے..... نگین بیگم تو جیسے واپس گھر جانا ہی بھول گئی

تھی پر عالم انھیں واپسی کا نہ بول سکا..... وہ جیسا بھی تھا اتنا منہ پھٹ ہر گز نہ تھا پر

.... اک بات تھی

..... میرین کی وجہ سے بہت آسانی ہوتی تھی

وہ اس کا ہر کام بن کہے کر دیتی تھی.... اس کا ناشتا، رات کا کھانا اور پھر عالم کی ہر چھوٹی

..... چھوٹی چیز کا خیال رکھنا



..... اس سب سے بڑھ کر اس کے ہاتھ کا کھانا الگ ہی ذائقہ رکھتا تھا  
..... وہ دو نقش ماں بیٹی گھر میں ہمیشہ رہنے کا سوچے بیٹھی تھی  
..... اس بیچ ان کی اک بار ملاقات مر حاسے ہوئی پر وہ تو جیسے اسے پہچان ہی نہ پائی  
مر حاب خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی..... اور پھر اس کا گھر دیکھ کے جیسے ان کے  
..... منہ کھل گئے..... اتنا بڑا گھر بلکے یوں کہا جائے کہ محل  
وہ اسماعیل صاحب کے بلانے پہ دورانی ہائوس آئی تھی عالم بھی ساتھ تھا وہ رات کے  
..... کھانے پہ آئی تھی پر اب وہ سچ میں حیران ہوئی تھی  
مر حان سے ملی... اس کے انداز بالکل نارمل تھا پر وہ دیکھ سکتے تھے کہ مر حاکو ان سے مل  
.... کہ کچھ زیادہ خوشی نہیں ہوئی تھی  
..... انھیں مر حاک کی قسمت پہ رشک کے ساتھ ساتھ حسد بھی آیا  
.... کیا تھا اگر ان کی پہلی بیٹی کو ایسا گھر مل جاتا.... خیر یہ ان کی سوچ تھی  
.... مر حاکانہ ڈرنا اور اتنا اعتماد میں رہنا صرف سراج کی محبت کی وجہ سے تھا  
عالم اب مر حاک کے متعلق مطمئن تھا..... وہ مر حاکہ چہرے ہی خوشیاں دیکھ سکتا  
تھا.....

سراج اور مر حاکارشتہ بہت خوبصورتی سے چل رہا تھا..... دونوں اک دوسرے کی محبت  
..... میں جیسے پاگل تھے

..... سراج کی محبت مر حاکو اس کے مزید قریب لے آئی  
ادھر ماہنور اب خاموش ہو گئی تھی..... پردل میں اب عالم کے لیے اک لاواسہ پک رہا  
تھا... تو کیا وہ اسے بھول گیا..... کیا وہ اس کے فیصلے سے اتنا غصہ تھا کہ اک بار بھی اسے  
... منانے نہ آیا

ماہنور نے سوچ لیا تھا کہ عالم اسے منانے آئے گا تو وہ ضرور مان جائے گی بغیر کوئی نکھرہ  
..... کیسے پر عالم تو آیا ہی نان

..... اور اب بھی وہ اسی انتظار میں۔ وقت گزار رہی تھی اور وقت تھا کہ گزرتا گیا

چھ ماہ بعد

.....

..... اس کی آنکھ صبح پردے ہٹے ہونے کی وجہ سے اندر آنے والی روشنی کی وجہ سے کھلی

..... مس میری آپ صبح صبح میرے کمرے میں کیا کر رہی ہیں

ماہنور نے آنکھوں کو مسلتے ہوئے کہا..... اس کی نیند ابھی پوری نہ ہوئی تھی..... رات

..... بھی وہ دیر سے سوئی تھی اور وجہ عالم تھا

ماہنور آپ کی ایکس سائز کا وقت ہو گیا ہے ابھی آپ فریش ہو کے آئیں میں نیچے آپ کے  
..... لیے جو س بنواتی ہوں

... میری نے کہا اور پردے سیٹ کر کے کمرے سے باہر چلی گئی  
ماہنور نے دھیان سے پائوں نیچے رکھے اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی واشروم میں فریش  
..... ہونے کے لیے چلی گئی

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی تو ما میری جو کہ اس کی ڈاکٹر تھی وہ پہلے ہی سے کمرے میں موجود  
..... تھی

میری مجھ سے اب ایکس سائز نہیں ہوتی اب بہت مشکل ہو رہا ہے.... ماہنور نے اپنے پیٹ  
پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جواب کافی بڑھ چکا تھا..... اور اب ماہنور بھی ہلکی ہلکی موٹی ہو چکی  
..... تھی

.... گال اب ہلکے ہلکے پھول چکے تھے..... ممتا کا احساس اسے بہت خوبصورت بنا گیا تھا  
..... نو ماہنور یو ہیو ٹو ڈو

..... یہ تمہیں اور بنی کو ہیلدی رکھے گا

.... پر میری اب بہت تکلیف ہوتی ہے..... ماہنور نے جھوٹا بہانا بنایا  
.... اوکے تمہاری طبیعت کو دیکھتے ہوئے میں اس میں کمی کر دوں گی

..... میری نے اسے حوصلہ دیا

تھینکیو..... ماہنور نے کہا اور اگے بڑھ کر اپنا ون اٹھایا اور ناشتے کے لئے چلی گئی...

..... مس میری اس کے ساتھ ساتھ ہی رہتی تھی

..... اب وہ اس کا پہلے سے بھی بڑھ کہ خیال رکھتی تھی

عالم جاگا تو آج وہ بہت فریش تھا..... ان چھ مہینوں میں جیسے وہ اک اک پل تکلیف میں ڈوبا تھا..... باہر سے تو پ نارمل ہی تھا کوئی دیکھ کہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ یہ شخص

..... مس قدر توڑ پھوڑ کا شکات تھا

..... بلیک شرٹ پہنے وہ آج کچھ زیادہ ہی ہینڈ سم لگ رہا تھا

شکر ہے تم۔ مل گئی ورنہ میں۔ نے خود ناشتا بنانا تھا اور اب میرا میرے ہاتھوں سے بنے ناشتے

..... میں۔ دل نہیں لگتا

..... عالم نے کچن میں کھڑی میرین کو دیکھتے ہوئے کہا

.... اس کی بات پہ مہرین مسکرا نے لگی

جی مجھے پتا تھا کہ آپ کو اب میرے ہاتھوں۔ کے بنے ناشتے کے علاوہ کچھ اور پسند نہیں آتا

.... اسی وجہ سے میں آج جلدی ہی اٹھ گئی

..... میریں نے پراٹھے کو موڑتے ہوئے کہا

.....! اس کی بات پہ عالم مسکرایا

خیر تو ہے جو آج آپ اتنا مسکرا رہے ہیں..... میرین کی بات اسے سوچوں سے باہر  
..... لائی

..... بس بات ہی کچھ ایسی ہے کہ خوشی سے پاگل ہوا جا رہا ہوں  
عالم نے جو س کا سپ لیتے ہوئے کہا..... جبکہ ٹی وی لان میں بیٹھی نگین بیگم کو یقین لو گیا  
..... تھا کہ مہرین نے عالم کے دل میں اپنی جگہ بنالی ہے  
ایسی بھی کیا بات... مجھے بھی بتائیں ناں..... اس بار میرین نے چو لھا بند کیا اور ع؛لم کی  
..... طرف مڑھ گئی

..... بس انجیا کل تک دیکھ لینا  
..... اتنا بول کہ عالم ناشتا کرنے لگا  
میرین کو تھوڑا عجیب بھی لگا کیونکہ جب سے وہ آئے تھے پہلی بار عالم اتنا خوش تھا اور خود  
..... سے اتنی باتیں کیے جا رہا تھا  
پر وہ عالم کو ناشتے میں. مصروف دیکھ بس اسے دیکھے جا رہی تھی

.....

..... ناشتے کے بعد عالم اکیلا دورانی ہائوس چلا آیا تھا

اس وقت وہ اسماعیل صاحب اور مریم بیگم کے پاس بیٹھا انھیں کوئی بات جیسے سمجھا رہا تھا.....

..... وہ اس بات پہ کوئی آرگیکو کر رہے تھے پر عالم انھیں مسلسل منائے جا رہا تھا  
..... کچھ دیر بعد شاید وہ مان گئے تھے کیونکہ عالم سے اب وہ نارملی بات کر رہے تھے  
..... ہاں جی سالے صاحب کیسے ہو

عالم. کوئی بات کر رہا تھا جب سراج ڈرائینگ روم میں آیا.... اس کے پیچھے مرہا بھی  
..... مسکراتی ہوئی آرہی تھی

..... بھائی..... مرہا بھاگتی ہوئی عالم کے گلے لگی  
..... بھائی کی گڑیا..... عالم نے اس کا ماتھا چومتے ہوئے کہا  
..... کیسے ہیں بھائی

..... میں اک دم فٹ تم سنائو  
..... عالم نے کہا اور سراج سے ملنے لگا

..... اس کے اور سراج کے بیچ سب نارمل تقریباً دو ماہ پہلے ہوا تھا  
سراج جانتا تھا کہ عالم کو اس کے کیے کی سزا مل چکی ہے کیونکہ محبوب سے دوری کس قدر  
..... تکلیف دہ ہوتی ہے یہ سراج اچھے سے جانتا تھا

.....میں ٹھیک ہوں

.....انج تو کچھ زیادہ ہی ٹھیک لگ رہے ہو

.....سراج کی بات پہ عالم مسکرایا

.....جب وجہ جانتے ہو تو پھر کیوں بول رہے ہو

.....عالم کی بات پہ سراج ہنسا

.....قسم سے محبت انسان کو مجنوبنا دیتی ہے

.....اس کی بات پہ عالم نے نظریں گھمائی

.....تم جانتے ہو جو عالم کرنے جارہا ہے

.....اسماعیل صاحب کے سوال پہ سراج نے اثبات میں سر ہلایا

.....چلو مجھے بھی لگتا ہے کہ یہ بہتر وقت ہے اب سب کچھ ٹھیک ہو جانا چاہیے

اتنا وقت بہت ہے کسی کو بھی تکلیف دینے کے لیے اور میری مانو بھی بلیت تکلیف میں

ہے...

.....بے شک ظاہر نہیں کرتی پر اس کی آواز سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا

.....اسماعیل صاحب کی بات پہ عالم کا دھیان ماہنور پہ گیا

.....اتنا تو تہہ تھا کہ اب ماہنور کو عالم نے بہت اچھے سے ڈیل کرنا ہے

.....جی انکل

.....کچھ دیر بعد وہاں صرف سراج عالم اور مرحا تھے

بھائی آپ کو لگتا ہے۔ اس۔ یہ پلین کام کرے گا مجھے نہیں لگتا کہ ماہنور آئے گی

.....واپس

ارے میری موٹو وہ مان جائے گی جسٹ چل یار.....عالم کی بات سے پہلے ہی سراج

.....بول پڑا تھا

.....سراج خبردار جو مجھے دوبارہ موٹو بولا

.....بھائی کیا میں موٹی ہو گئی ہوں

...اس بار مرحا نے عالم سے تصدیق چاہی

.....نہیں تو

.....عالم کی بات پہ مرحا نے سراج کو دیکھا

.....موٹی نہیں پورا کا پورا بھالو

.....سراج جج.....مرحانے غصے سے کہا

عالم۔ مسکراتے ہوئے انھیں دیکھ عما تھا جو آپس میں بحث کرتے ہوئے ہنس بھی رہے

.....تھے



اسے احساس تھا کہ محبت انسان کو بہت تبدیل کر دیتی ہے.... یہ وہی مرہا تھی جو کسی کے  
.... سامنے آنے سے بھی جھجکتی تھی اور آج وہ کتنا کانفیڈنٹلی ہر اک سے ملتی  
..... اگر کوئی علوبات بولتا تو سامنے سے جواب دینا جانتی تھی

.....

..... اچھا بس بھی کرو اور چلو تمہارے اس بھائی کے پلین پہ عمل کرتے ہیں  
..... دیکھو بھی بیچارہ کیسے مجنوبن گیا ہے  
.... سراج نے مرہا کو روکتے ہوئے کہا

..... اب ایسا بھی نہیں ہے..... عالم کے جواب پہ سراج نے اسے گھورا  
چلو پھر رہے دیتے ہیں تم بھی ویسے ہی نارمل ہو اور کوئی جلدی بھی نہیں ہے تو بعد میں  
..... دیکھ لیں گیں

..... سراج کے بولنے پہ عالم جلدی سے بول پڑا  
..... اب زیادہ ڈرامے نہ کرو اور مرہا تم کال کرو ماہنور کو  
..... عالم کی بات پہ سراج ہنسا جبکہ مرہا بھی مسکرائی

.....

..... ماہنور صوفے پہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب اس کا فون بجا

ہیلو بھابھی کیسی ہیں آپ؟؟؟

.... ماہنور نے کال اٹھاتے ہوئے کہا

ماہنور میں ٹھیک ہوں پر مجھے آپ کو بہت ضروری بات بتانی ہے بہت ضروری ورنہ میں

..... آپ کو کال نہ کرتی

..... ماہنور کو اس کی بات تھوڑی عجیب لگی

جبکہ دوسری طرف مر حابول کہ اب عالم کو دیکھ رہی تھی جو اسے مزید بولنے کا کہہ رہا

..... تھا

.... کیا بات ہے بھابھی سب خیریت تو ہے ناں

..... ماہنور کو اک ڈر نے گھیر لیا

ماہنور میں تمہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہمارے چچا چچی بھائی کے ساتھ کچھ مہینوں

.... سے وہ رہے ہیں اور

.... اور کیا بھابھی.... عالم تو ٹھیک ہیں ناں

..... ماہنور نے بے چینی سے کہا

..... جبکہ دوسری طرف عالم اس کی فکر پہ مسکرایا کیونکہ فون سپیکر پہ تھا

ہاں ماہنور وہ چچا چچی عالم کی کہی شادی کروانا چاہتے ہیں اور بھائی کو بہت مجبور کر رہے ہیں..... مجھے ڈر ہے کہ کہی بھائی ہاں نہ کر دیں کیونکہ چاچو بھائی کو بہت زیادہ دوس کر رہے ہیں اور اس بار تو انھوں نے بھائی کو اپنی قسم دی ہے

..... اور مجبوراً بھائی نے سوچنے کا ٹائم مانگا ہے

..... مرحانے اک ہی بار سارا رٹا رٹایا سبق سنا دیا

..... جبکہ دوسری طرف ماہنور کو لگا کہ اس کے سر پہ کای نے آسمان گرا دیا ہو

بھابھی یہ آپ کیا بول رہی ہیں آپ جانتی ہیں ناں میں اور عالم اک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو آپ یہ سب کیسے بول سکتی ہیں

ماہنور اب رونا شروع ہو چکی تھی پر رونے کے ساتھ ساتھ وہ اپنی بات بھی مکمل کر رہی تھی.....

مانو عالم تم اے محبت کرتا ہے اور اسے لگ رہا ہے کہ اب تم اسے بھول چکی ہو تبھی تو تم نے اس سے کوئی رابطہ نہیں کیا

اسی وجہ سے بھائی یہ عجیب بات بول رہے ہیں۔ کہ شاید تم۔ ان سے دور رہ کہ خوش

..... ہو

بھانھی آپ مجھے ابھی بتا رہی ہیں اور عالم۔ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ میں انھیں بھول  
..... سکتی ہوں

..... بھانھی آپ کچھ کریں پلیز عالم۔ کور وکیں میں مرجائوں گی بھابھی پلیز میں  
..... مانور سیلیکس ہو جائو

..... ابھی شادی نہیں ہوئی اور تم ا کے سب روک سکتی ہو.... مرجانے کام کی بات کی  
بھابھی میں ابھی کے ابھی واپس آتی ہوں آپ بس عالم کو شادی مت کرنے دیجیے گا... کچھ  
..... بھی ہو جائے میں واپس آؤں گی

ماہنور مجھے امید ہے کہ تم ا کے سب ٹھیک کر دو گی اور انکل آنٹی اور سراج نہیں چاہتے کہ  
..... تم تک یہ بات پہنچے.... میں نے چھپ کر تمھیں یہ سب بتایا ہے  
..... بھابھی وہ اب میں دیکھ لوں گی بس آپ پلیز کچھ غلط مت ہونے دیجیے گا  
..... ٹھیک ہے تم بے فکر رہو اب میں فون رکھتی ہوں شاید مجھے آنٹی بلا رہی ہیں  
..... مرجانے فون رکھنے پہ ماہنور جیسے صوفے پہ گر گئی

اس کے کان میں اپنے بابا کے الفاظ گونج رہے تھے کہ بیٹا کسی قوت سزا دینی ہو تو اس سے کچھ  
..... دن دور رہو... اتنا نہیں کہ وہ تمھارے بغیر جینا سیکھ لے

عالم آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں..... آپ جانتے ہیں کہ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں  
..... تو پھر کیسے آپ ایسا سوچ سکتے ہیں

..... نہیں میں آپ کو کبھی ایسا کرنے کا سوچنے بھی نہیں دوں گی

..... جلدی سے فون اٹھایا اور سراج کو کال کر دی

دوسری طرف عالم. اور سراج جواب اس پلین کے بارے میں. بات کر رہے تھے.....

..... اچانک ماہنور کی کال پہ چونکے

..... ہیلو بھائی

ماہنور کی رونے والی آواز پہ عالم. نے آنکھیں میچ لی وہ جانتا تھا کہ وہ اس سے بہت تکلیف

..... میں جائے گی پر وہ بہت مجبور تھا

..... جی بھائی کی جان کیا ہوا روکیوں رہی ہو..... سراج نے انجان بنتے ہوئے کہا

..... بھائی پلیز میرے پاکستان آنے کا بندوبست کرے پلیز جتنا جلدی ہو سکتا ہے

..... پر مانو ابھی اتنی جلدی کیوں.... ابھی تم وہاں رک جائو کچھ دن

کیوں کیوں رک کو میں یہاں.... تاکہ آپ لوگ وہاں سب برباد کر دیں بھائی اگر آپ نے

اگلے اک گھنٹے میں میرے پاکستان آنے کا بندوبست نہ کیا تو میں قسم سے خود کے ساتھ کچھ

..... کر لوں گی

.....ماہنور نے روتے ہوئے کہا

.....اچھا رو نہیں کرتا ہوں میں کچھ تم بس

.....ٹوں ٹوں.....کال کٹ چکی تھی

.....بہت ضدی ہے

.....سراج نے کہا.....اس کی بات پہ عالم خاموش تھا وہ ماہنور کے بارے میں سوچ رہا تھا

.....کس قدر اسے تکلیف ہوئی تھی یہ سن کہ کہ عالم شادی کر رہا ہے

.....اگلے آدھے گھنٹے میں سراج اسے کل کی فلائیٹ سے پاکستان آنے کا بول چکا تھا

.....ماہنور اب بس کل کا انتظار کر رہی تھی.....

.....آج کتنے عرصے بعد اس نے عالم کو کال کی پر نمبر بند جا رہا تھا

.....بہت میسج کیے پر کچھ ہاتھ نہ لگا

.....اب بس وہ کل کا انتظار پہ بیٹھی تھی

.....کل کے انتظار میں بیٹھی وہ اب بس رو رہی تھی

اسے اپنی غلطی کا اب احساس ہو رہا تھا

.....

یہ دن ماہنور کے لیے گزارنا بہت مشکل ہو رہا تھا..... بار بار دل میں خیال آ رہا تھا کہ اگر  
..... عالم نے شادی کر لی تو پھر وہ کیا کرے گی

..... بستر پہ آدھی لیٹی آدھی بیٹھی وہ بس عالم کو سوچے جا رہی تھی  
کاش میں یہ فیصلہ نہ لیتی..... کتنا تڑپی ہوں عالم آپ کے لیے اور آپ نے اک بار بھی  
..... میرا پتا نہیں کیا کہ مر گئی ہے یا زندہ ہے

اور اب مجھے آپ کی شادی کی خبریں مل رہی ہیں.... آپ نے اپنے چاچو کو کیوں نہیں بتایا  
..... کہ آپ شادی شدہ ہیں اگر بتاتے تو وہ آپ کو فورس نہ کرتے  
..... ماہنور خود سے باتیں کیے جا رہی تھی

پھر اپنے بچے کا خیال آیا..... میں بھی دیکھتی ہوں کون وہ چڑیل ہے جو آپ کی زندگی  
..... میں آنا چاہتی ہے۔ اور کیسے آتی ہے وہ آپ کی زندگی میں  
میں جانتی ہوں۔ کہ آپ مجھ سے ناراض ہوں گے یا شاید مجھے غصہ بھی کریں پر اب یہ میرا  
..... ہتھیار ہے آپ کو قابو کرنے کا

مسکراتے ہوئے وہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ گھمار رہی تھی..... اس کا اشارہ اپنے بچے کی طرف  
..... تھا..... دل میں اک سکون اک خوشی بھی تھی عالم سے ملنے کی

سوتے ہوئے بھی بس وہ کل سب کار یکیشن اور عالم کے رویے کے بارے میں سوچ رہی تھی.....

.....عالم دورانی ہائوس سے واپس اپنے کسی کیس کے سلسلے میں دوسرے شہر چلا گیا

.....چچا کو کال کر کے اس نے سب بتا دیا تھا

.....کوئی مرڈر کیس تھا جس کی تحقیقات کے لئے عالم کو بلایا گیا تھا

.....موسم نہ زیادہ سرد تھا نہ زیادہ گرم

.....گاڑی کچھ دیر تک موقع واردات پہ پہنچ گئی تھی

کافی دیر تحقیقات کے بعد کچھ ثبوت ملے چونکہ یہ کوئی پلین مرڈر نہ تھا بس دو دوستوں کے

بیچ آپسی رنجش پہ اک نے دوسرے کو قتل کر دیا جس پتا پولیس کو لگ چکا تھا.....پولیس

.....اس لڑکے کو اب ڈھونڈ رہی تھی

.... تقریبات کے وقت عالم فری ہوا تو گھر کے لیے نکلنے لگا

.....ارے سر آج کیوں جا رہے ہیں آج تو ہمیں مہمان نوازی کا موقع دیں

....عالم کے واپس جانے کا سن کے اس اک ساتھی اسے روکنے لگا

....نہیں بس آج میں نے جانا ہے دراصل کچھ کام ہے اس سلسلے میں جانا ضروری ہے

.....یہ عالم کا دوست بھی تھا



یار کبھی تو ہمیں بھی وقت دے اب تیری پوسٹ ہم سے بڑی ہے تو تو کہاں ہمارے یہاں  
آئے.....

..... زیادہ ڈرامے نہ کرا اگر مجبوری نہ ہوتی تو ضرور رک جاتا  
اچھا بھابھی کو ساتھ لے کے آنا گلے ہفتے تیرا اور بھابھی کا ڈنر میری طرف اور خبردار جو تو  
..... نے انکار کیا

..... اس کی بات پہ عالم نے اک پل کو سوچا  
..... اوکے ٹھیک ہے..... اب جان چھوڑ اور جانے دے پہلے ہی بہت رات ہو گئی ہے  
عالم نے اسے گاڑی کے سامنے سے ہٹاتے ہوئے کہا..... اس نے کسی کو بھی ماہنور  
..... کے بارے میں نہیں بتایا تھا  
..... اوکے ٹھیک ہے پھر ڈن ہو گیا  
..... اس نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

..... تھوڑی دیر بعد عالم اسے الوداع کہہ کے واپسی کے راستے پہ تھا  
..... یہ شہر اس کے شہر کراچی کے ساتھ ہی تھا تبھی وہ کچھ گھنٹوں میں واپس پہنچ چکا تھا  
..... دوسرے شہر کے قریب ہی یہ قتل ہوا تھا اسی لیے عالم صبح پانچ بجے واپس آ گیا تھا  
..... گھر کے وہ فریش ہونے چلا گیا

..... اس کا آج سونے کا کوئی ارادہ نہ تھا... اور شاید وہ آج سو بھی نہیں سکتا تھا  
فریش ہونے کے بعد اس نے اپنے لیے کافی بنائی اور لیپ ٹاپ لے کے بالکنی میں بیٹھ  
گیا.....

.... بار بار دھیان ماہنور پہ جاتا.... پتا نہیں وہ اس وقت کیا کر رہی ہوگی  
..... یہ اس کی آج کی سوچیں نہ تھی بلکہ ہر روز وہ ایسا ہی سوچتا تھا  
یہ وقت اس کے لیے کتنا مشکل تھا یہ وہ کسی کو بتا نہیں سکتا تھا... وہی تو تھی اس کی تنہائی کی  
ساتھی تو وہ پھر کس سے اپنا دکھ اپنی تکلیف شئیر کرتا..... ہر دن ہر پل اسے اس بات کی  
..... فکر رہتی کہ کہی ماہنور کی کوئی لاپرواہی بچے کو نقصان نہ پہنچا دے  
..... ہر روز وہ ماہنور کو کال کرنے کی ہمت کرتا پھر وہ ہمت کھودیتا  
وہ اپنی سزا برداشت کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کا گناہ بہت بڑا تھا اور وہ یہ سزا کا حقدار  
تھا.....

کافی ختم کرنے کے بعد بھی وہ کافی دیر وہاں بیٹھا رہا..... کچھ دیر بعد اسے کچن سے کچھ  
..... یعنی میرین اور چچی جاگ گئی ہیں ..... آوازیں آرہی تھی  
..... کچھ دیر بعد کو کر کی آوازیں آنے لگی  
..... اپنا کام مکمل کرتا وہ کچن میں چلا آیا

.....تو آج کیا کھلا رہی ہو

.....عالم نے میرین کے سامنے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا

.....بس میں نے سوچا آج آپ کی فیورٹ نہاری بنائی جائے

.....اوو او یار قسم اے میں تمہارے کھانے کو بہت ماکیا کرو گا جب تم جائو گی تو

.....اس کی بات پہ میرین کے پیاز کاٹتے ہاتھ رکے جبکہ عالم جو س پی رہا تھا

میرین نے گہرا سانس بھرا.....میں یہاں سے جائوں گی تو آپ مس کریں گیں نہ....

.....میرین سوچ کے مسکرائی

.....میرین جلدی کرو یار بہت بھوک لگی ہے

.....ہاں بس تھوڑی دیر رکیں کچھ دیر میں ناشتا تیار ہو جائے گا

.....میرین نے جلدی سے ہاتھ چلانے شروع کر دیے

ناشتے کے وقت نازمین بیگم اور گفتار صاحب جاگ چکے تھے.....سب نے مل کر ناشتا

.....کیا

کچھ دیر تک وہ ناشتا کر کے پولیس سٹیشن چلا گیا تھا

.....

.....ماہنور صبح اٹھی تو اس کی ڈاکٹر اس کا ہی انتظار کر رہی تھی

اچھا ہوا ماہنور آپ جاگ گئی میں نے بھی آج جانا ہے واپس ہسپتال کیونکہ آپ بھی جارہی  
..... ہونان

اس کی بات پہ ماہنور مسکرائی..... جی میں جارہی ہوں اور میں آپ کو بہت یاد کروں گی  
..... آپ نے میرا اور میرے بچے کا بہت خیال رکھا تھینک یو  
..... ماہنور نے بستر سے اٹھتے ہوئے کہا  
.... الیکسا کدھر ہے

..... ماہنور نے میڈ کا پوچھتے ہوئے کہا  
..... وہ نیچے تمہارے لیے ناشتا بنا رہی ہے..... چلو جلدی کرو فلائیٹ لیٹ نہ ہو جائے  
..... ماہنور فریش ہو کے اب ناشتا بھی کر چکی تھی  
کچھ دیر بعد وہ تیار کھڑی تھی..... چونکہ لندن کا ٹائم اور پاکستان کے ٹائم میں تقریباً چھ یا  
..... سات گھنٹے کا فرق تھا

..... ماہنور جب آئی تھی تو ان لوگوں نے اس کا بہت بہت خیال رکھا تھا  
..... ماہنور سب کو الوداع کرتے ہوئے رو دی  
..... میں آپ سب کو بہت یاد کروں گی..... ماہنور نے الیکسا کے گلے لگتے ہوئے کہا  
..... ہم بھی یاد کرے کیں اور تمہارے بچے کو ملنے ضرور آئیں گے

....ان کی بات پہ ماہنور مسکرائی

.....گی ضرور میں آپ سب کا انتظار کرو

ماہنور کی ڈاکٹر واپس ہسپتال چلی گئی تھی...پرائیسا اور اس کا ہسبنڈ اب بھی وہی پہ رہتے

.....تھے...وہ ہی لندن میں اس گھر کی حفاظت کرتے تھے

.....اس وقت وہ ایرولپین میں بیٹھی اس کے پاکستان لینڈ کرنے کا ویٹ کر رہی تھی

....جب جہاز لینڈ ہوا تو ایرپورٹ پہ اس کے لیے گاڑی پہلے سے ہی موجود تھی

.....ماہنور گاڑی میں بیٹھی اب باہر کا نظارہ دیکھ رہی تھی

ڈرائیور گاڑی عالم کے گھر کی طرف موڑو.....پر ماہنور بی بی سراج صاحب نے

تو.....

.....ڈرائیور جو بولا ہے آپ وہ کرو گاڑی عالم کے گھر لے کے چلیں

ماہنور کی بات پہ ڈرائیور نے گاڑی عالم کے گھر کی طرف موڑ دی وہ جانتا تھا کہ ماہنور بہت

ضدی ہے اسی وجہ سے اس نے زیادہ بحث نہیں کی

.....

.....سراج سویا ہوا تھا جب اس کی آنکھ کھلی تو مرزا اس کے سینے پہ سر رکھے سو رہی تھی

.....بلڈ ریڈ نائیٹی میں اک ہاتھ سراج کے سینے پہ رکھے اس کی دھڑکنیں بڑھ گئی

سراج نے اس کے کان پہ جھک کے اک بے باک سرگوشی کی..... پر مر حاب بھی سوئی  
..... ہوئی تھی

.... سراج نے مزید جھک کے اس کی گردن پہ زور سے کاٹا اتنا کہ وہاں نشان بن گیا  
..... مر حاب جلدی سے ہڑبڑا کے اٹھی..... سراج  
مرحاکے غصے بھر آواز پہ اراج نے اسے گھورا اور پھر اس جے لبوں پہ جھکنے لگا جب مر حاب  
.... نے اس پیچھے دھکیلا

..... کیا لروقت آپ نور و مینس سو جھتا رہتا ہے کبھی تو سیریس ہو جایا کریں  
..... مر حاکے بات پہ سراج نے پھر سے جھک کے اس کے کان پہ ہلکا سا کاٹا  
..... اف سراج نہ تنگ کریں.. قسم سے یہ نشان نہیں چھپتے  
..... مر حانے پھر سے اسے پیچھے دھکیلا

..... یار کان نہیں اب میں چاہتا ہوں کہ تم اپنا پیٹ چھپاؤ  
..... سراج کی بات پہ مرحا کے گال لال ہو گئے  
کیا یار شرمایوں رہی ہو ایم سیریس اب مجھے بھی بے بی چاہیے جو مانو کے بے بی کے ساتھ  
..... کھیلے

..... سراج نے مرحا کو دوبارہ سینے پر لٹاتے ہوئے کہا

..... سراج پلینز آپ تنگ نہ کریں ناں

..... مر حاجیے اب رونے والی ہو گئی تھی

..... اچھا اچھا نہیں کہتا کچھ چلو اب پیاری سی مارنگ کس کرو تا کہ میرا دن بن جائے

..... سراج نے اس کا چہرہ پکڑ کے اپنے گالوں کے قریب لایا

..... سراج آج ماہنور نے بھی آنا ہے جلدی کریں پلینز جلدی سے فریش ہو لیں

... مر حاکم سے پیچھے ہٹ گئی

.... سراج کو اس کا بار بار پیچھے ہٹنا برا لگا

..... او کے سراج اتنا بول کے خاموشی سے بستر سے اٹھ گیا

..... سراج آپ ناراض ہو گئے مجھ سے

..... مر حاکم جلدی سے اٹھ کے اس کے پاس آئی

.... تو میں ناراض ہونے کا حق تھوڑی سراج نے مر حاکم ہاتھ پیچھے کر کے کہا

ہمیشہ تمہیں ..... اور ویسے بھی تم کون سے مجھے اہمیت دیتی ہو... ہر بار تم اگنور کرتی ہو

..... فورس کرتا ہوں شائیس میں تبھی تم مجھے ایسا رسپانس دیتی ہو

..... سراج ایم سوری میں نے جان بوجھ کے وہ سب نہیں کیا بس پتا نہیں

..... تو پتا کرو کیونکہ یہ ہمیشہ کرتی ہو کم م

سراج واشر و م میں گھس گیا

.....

..... عالم نے نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا..... وہ آج جلدی پولیس سٹیشن سے آیا تھا  
وجہ ماہنور تھی..... وہ جانتا تھا کہ دورانی ہائوس سے وہ کسی نہ کسی وقت اس سے ملنے ضرور  
..... آئے گی

اسے لگا تھا ماہنور ایئر پورٹ سے سیدھا دورانی ہائوس جائے گی اور پھر وہاں سے شاید وہ  
..... سراج کے ساتھ یہاں کوئی بات کرنے آئے

..... پر اس کے وہم و گمان میں نہ تھا کہ وہ سیدھا عالم کے پاس ہی چلی آئے گی  
..... عالم کو اندازہ ہو رہا تھا کہ شاید ابھی وہ پہنچنے والی ہوگی

وہ سراج کو کال کرنے لگا..... پر سراج کال نہیں اٹھا رہا تھا..... اس وقت گھر پہ میرین  
..... اور عالم ہی تھے..... نازمین بیگم اپنے شوہر کے ساتھ اپنی بہن کے گھر گئی تھی  
انہوں نے میرین کو بہت سمجھایا تھا کہ عالم کا کرکام تم نے کرنا ہے اتنا کہ وہ تمہارا عادی ہو  
..... جائے

..... اب بھی وہ ان دونوں کو کچھ وقت اکیلے گزارنے دینا چاہتی تھی  
..... عالم سراج کو کال کر رہا تھا جس کا نمبر بڑی جارہا تھا



عالم آپ کے لیے کھانا لے کے آئوں؟؟؟

..... میرین نے عالم کے سامنے صوفے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہوئے کہا

..... تم ریٹ کرو میں خود لے لوں گا

.... عالم نے فون پہ مصروف ہوتے ہوئے کہا

نہیں مجھے تو بالکل بھی تھکن نہیں ہوئی ہے..... میں بالکل فریش ہوں..... آپ کے

..... لیے ابھی کھانا لے کے آتی ہوں

..... میرین نے جلدی سے کہا اور عالم کی سنے بغیر کچن میں چلی گئی

..... اس کی حرکت پہ عالم مسکرایا

..... میرین اسے بہت عزیز تھی.... اک بہن جیسی تھی اس کے لیے

بے شک مر حاجتنا پیاری اور عزیزا سے وہ نہیں تھی پر پھر بھی عالم اس کی دل سے عزت

..... کرتا تھا

میرین نے کھانا لگایا.... عالم بیٹھا کھانا کھانے لگا..... میرین اس کے پاس ہی کھڑی تھی

..... کہ اسے کچھ ضرورت نہ ہو..... حالانکہ سارا کچھ ٹیبل پہ ہی رکھا تھا

میرین تم بھی کھانا کھا لو..... چچی لوگ شاید کھانا کھا کے انیں گیں.... عالم نے نوالہ منہ

..... میں ڈالتے ہوئے کہا

..... نہیں مجھے ابھی بھوک نہیں ہے تھوڑی دیر بعد کھائوں گی  
ابھی وہ اتنا بول کہ چپ ہوئی تھی جب سامنے نظر پڑی تو دروازے کے پاس کوئی لڑکی  
.... کھڑی بازو باندھے اسے گھور رہی تھی

..... کون ہیں آپ

.... اس کی آواز پہ عالم نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو جیسے اس کی نگاہیں پلڑنا بھول گئی  
تقریباً چھ ساڑھے چھ ماہ بعد وہ اسے دیکھ رہا تھا..... وہ ماہنور تو کافی چلیج ہوئی  
تھی..... بالوں ہی اونچی پونی بنائے کھلی شرٹ کے ساتھ ٹرائوز راک بڑی سی چادر  
جسے اس نے گردن کے پیچھے سے نکال کہ سامنے پھینکا ہوا تھا..... اس کی دونوں سائیڈیں  
.... ماہنور کے پیٹ پہ جارہی تھی پر پھر بھی اس کا بڑھا ہوا پیٹ صاف معلوم ہو رہا تھا  
..... اس وقت آنکھوں میں غصہ لیے وہ بس میرین کو گھورے جارہی تھی  
..... عالم تو بس اسے دیکھ نظروں کی پیاس بجھانے لگا  
.... اس میں اتنی ہمت بھی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس سے کوئی بات کرے  
..... میں پوچھ رہی ہوں کون ہیں آپ اور کاکی اجازت سے اندر آئی ہیں  
..... میرین نے اس بار ناگواری سے کہا  
..... کسی بھی لڑکی کا یوں عالم کے سامنے کھڑا رہنا اسے غصہ دل رہا تھا

.....اوو تو اب مجھے میرے گھر میں آنے کے لیے تم سے اجازت لینی ہوگی

.....ماہنور نے ان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا

.....تمہارا گھر.....اوو بی بی پاگل تو نہیں ہو کون سا تمہارا گھر

.....تجھے ضرور کوئی غلط فہمی ہوئی ہے یہ گھر عالم کا ہے

.....اور عالم میرے شوہر

.....ماہنور نے اطمینان سے اس کے سر پہ دھماکا کیا

.....کیا مطلب کہ شوہر تم پاگل لڑکی نکلو ابھی کہ ابھی

مہرین نے غصے سے تلملاتے ہوئے کہا.....یہ کون تھی جواب ٹپک پڑی تھی جہاں تک

اسے پتا تھا عالم اور اس کی بیوی کہ تعلقات بہت خراب تھے اور اسی وجہ سے وہ اسے چھوڑ

کے چلی گئی تھی.....اس کا دماغ یہ چیز ایکسپٹ ہی نہیں کر پارہا تھا کہ عالم کی بیوی واپس

.....آسکتی ہے

.....اک منٹ تم کون ہوتی ہو مجھے میرے ہی گھر سے نکالنے والی

.....ماہنور نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا

میں جو بھی ہوں یہ میرا بھی گھر ہے اور تم کیسے عالم کی بیوی ہونے کا دعویٰ کر رہی

.....ہوہاں

عالم کا کچھ نہ بولنا میرین کو حوصلہ دے رہا تھا کہ شاید یہ سامنے کھڑی لڑکی جھوٹ بول رہی ہے.....

جبکہ عالم بس ماہنور کو دیکھے جا رہا تھا..... اے لگا کہ کتنے عرصے بعد اس کا دل سہی سے دھڑکا ہے..... محبوب کا دیدار شفا بخش ہوتا ہے ایسے ہی ماہنور کو دیکھنا عالم کو سکون پہنچا رہا تھا.....

..... میرین یہ ماہنور ہیں آپ کی بھابھی

عالم کی بات پہ میرین کے چہرے پہ اک سایہ سا آ کے گزرا..... اس کے چہرے کا بدلتا رنگ ماہنور نے نوٹ کیا تھا..... وہ میرین کے انداز سے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ عالم کو شاید پسند کرتی ہے..... عالم اب بھی ماہنور کو دیکھ رہا تھا.... اس کی نظر بار بار بھٹک کہ اس کے پیٹ پہ جا رہی تھی کیونکہ یہ بہت بڑی تبدیلی تھی ماہنور میں

..... ڈارلنگ آپ نے بتایا نہیں یہ کون ہے

ماہنور نے عالم کا ہاتھ پکڑا اور اس کی پشت کو چوما..... ماہنور کا یہ عمل بالکل اچانک تھا.... جس کی کسی کو بھی امید نہ تھی

..... ماہنور یہ میری

..... میڈ ہے کیا؟..... میں کچھ دور کیا گئی آپ نے میڈ رکھ دی

.....ماہنور نے پاس رکھے سیب کو اٹھا کہ کھاتے ہوئے کہا  
.....اس کا انداز نارمل سہ تھا.....ایسے جیسے وہ یہی رہتی ہو جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو  
.....ماہنور یہ میری کزن ہے میرین.....عالم نے میرین کی طرف اشارہ کیا  
اواچھا دراصل یہ آپ کو عالم عالم کہہ کہ پکار رہی تھی تو مجھے لگا کہ شاید میڈ ہے تبھی  
.....پروفیشنل انداز میں بلا رہی ہے  
.....پروفیشنل انداز میں سر یا صاحب بھی کہا جاتا ہے  
.....میرین نے ٹوکا  
.....اوسوری مائی بیڈ  
ویسے انکل آنٹی نظر نہیں آرہے.....ماہنور نے ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے  
.....کہا  
.....عالم کا دل جیسے باغ باغ ہو رہا تھا.....وہ چچی کی بہن کے گھر گئے ہیں  
عالم کے کہنے پہ ماہنور عالم کو دیکھنے لگی.....کتنا تڑپی تھی وہ اس کے لیے.....اس کے  
.....پاس آنے کے لیے  
.....اور وہ اسے لینے نہ آیا.....آج بھی وہ خود آئی تھی

اچھا کھانے میں کیا ہے..... ماہنور نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے کہا..... کھڑی کھڑی  
..... اب وہ تھک چکی تھی

..... میرین کو رونا آنے لگا..... اسے ان بیچ اپنا آپ مس فٹ سا لگا  
کھانا بننا ہے تم فریش ہو لو..... پھر کھاتے ہیں..... عالم کی بات پہ میرین نے حیرانی  
سے اسے دیکھا..... یہ لڑکی اسے اکیلا چھوڑ کر بن بتائے کہی چلی گئی تھی اور اب عالم کیسے  
..... اس کی فکر کر رہا تھا

..... میرا سامان باہر گاڑی میں ہے لے کہ آئے تاکہ میں فریش ہو سکوں  
..... ماہنور کا انداز روکھا سا تھا

عالم باہر گیا تو ماہنور کا ڈرائیور اس کا سامان فاری سے باہر نکال چکا تھا..... اب وہ چوکیدار  
..... کے پاس کھڑا اس سے کوئی باتیں کر رہا تھا  
..... ماہنور آئیر پورٹ سے سیدھا یہاں آئی ہے کیا  
جی سر انھوں نے بولا کہ میں انھیں یہاں پہ لے کے آؤں..... ڈرائیور کی بات پہ  
..... عالم مسکرایا

..... او تو میڈم اتنا انسکیور فیل کر رہی ہیں

عالم نے ماہنور کا سامان کمرے میں پہنچایا..... میرین اپنے کمرے میں گھس چکی  
..... تھی

..... جبکہ ماہنور اپنے کمرے میں بیٹھی سراج کو کال کر کے اپنے پہنچنے کا بتا رہی تھی  
..... عالم جب کمرے میں آیا تو ماہنور فون پہ مصروف سراج سے بات کر رہی تھی  
..... جی بھائی..... اوکے میں آپ سے بعد میں بات کرتی ہوں  
..... عالم بس اتنا ہی سن سکا

تمہارا سامان میں نے پہنچا دیا ہے ابھی ضرورت کا سامان نکال لو یا مجھے بتاؤ میں نکال دیتا  
..... ہوں

..... عالم نے اک سوٹ کیس رکھتے ہوئے کہا  
..... باقی کا سامان مہرین بعد میں سیٹ کر دی گی  
..... عالم نے سوٹ کیس کھولا

..... اس میں سے اک سوٹ نکال دیں  
..... ماہنور نے دوسرے سوٹ کیس کی طرف اشارہ کیا تو عالم اسے کھولنے لگا  
..... سوٹ نکال کہ وہ اسے دیتا باہر آ گیا

..... ماہنور فریش ہونے کے بعد باہر آئی تو عالم کچن میں کھانا گرم کر رہا تھا

ماہنور کھانے کی ٹیبل پہ بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی..... وہ اب کافی حد تک مطمئن تھی.....

عالم نے کھانا لگایا اور اسی کے ساتھ بیٹھ گیا ابھی تک ان کے درمیان زیادہ بات چیت نہ..... ہوئی تھی

عالم. بھی کرسی پہ بیٹھا اسے ہی دیکھ رہا تھا جو چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کہ کھا رہی تھی اور..... اسے صاف اگور کر رہی تھی

کھانا کھانے کے بعد ماہنور اٹھ کہ ٹی وی لان میں آگئی..... اب وہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی.....

..... میرین باہر آئی تو ماہنور ٹی وی دیکھ رہی تھی جبکہ عالم کچن میں چائے بنا رہا تھا اس بہت عجیب سا لگا کہ عالم کام کر رہا ہے اور وہ بیٹھی آرام فرما رہی ہے اور پھر اس کی..... پر یکنینسی

وہ اس وقت بہت کنفیوز تھی اور اب اس کی ماں ہی اس کی کنفیوژن دور کر سکتی تھی جو جیسے..... جاہ کہ واپس آنا ہی بھول گئی تھی

..... اسی لیے وہ اپنے لیے چائے بنانے کچن میں آئی تھی..... ارے عالم. آپ کیوں بنا رہے ہیں ہٹیں پیچھے میں بناتی ہوں



..... میرین نے عالم کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا

..... ماہنور جو اسے کچن میں جاتا دیکھ چکی تھی جلدی سے اس کے پیچھے آئی

..... رہنے دو میں بنالوں گا تم نے کھانا کھایا

..... عالم نے کہا

نہیں بھوک نہیں ہے..... ابھی کھا لیں گی آپ ہٹو میں بنالوں کی چائے ویسے بھی روز میں

..... ہی بناتی ہوں ناں تو آج

آج میں آئی ہوں ناں تو اس وجہ سے عالم بنا رہے ہیں اور ویسے بھی مجھے کسی اور کے ہاتھ کی

..... چائے پسند نہیں ہے تو پلیز تم نہ بنانا..... ع؛ لم بنالیں گیں

..... اتنا بول کہ ماہنور جو س لے کے باہر چلی گئی

میرین ماہنور کی باتوں کا برا نہ منانا وہ ابھی مجھ سے ناراض ہے اسی وجہ سے وہ اتنا روڈ ہو رہی

..... ہے

..... عالم نے میرین کو پریشان دیکھا تو اسے حوصلہ دیا

..... اتنی دیر کیا کر رہے ہیں عالم باہر آئیں ناں

عالم جب کافی دیر باہر نہ آیا تو ماہنور اب ٹینشن لے رہی تھی کہ نجانے وہ لڑکی کیا باتیں کر

..... کے اسے باہر آنے سے روک رہی تھی

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی جب عالم ہاتھ میں دو کپ لیے اس کے پاس آ کے بیٹھا اور اک  
..... کپ اس کی طرف بڑھایا

..... ماہنور اب بھی سامنے کارٹون دیکھ رہی تھی..... کارٹون دیکھ کہ عالم مسکرایا

..... ماہنور نے اس سے کپ لیا

اس نے اب بھی کوئی بات نہیں کی تھی..... میرین اپنے کمرے میں چلی گئی اور جتنی

..... زور سے اس نے دروازہ بند کیا تھا ماہنور مٹھیاں بینچھ کہ رہ گئی

عالم ماہنور کے قریب ہو کر بیٹھا..... ماہنور نے نوٹس نہ کیا یا شاید وہ اگنور کر گئی.... عالم

..... پھر سے اس کے پاس کھسکا

..... اب وہ اس سے بالکل جڑ کر بیٹھ گیا

..... چائے کہ سپ لیتا آج وہ پہلی بار کنفیوز ہو رہا تھا

.... وہ آج بات کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اب مزید وہ اس سے دور نہیں رہ سکتا تھا

..... عالم نے ہاتھ ماہنور کے پیٹ پہ رکھ دیا

..... ماہنور نے کوئی رسپانس نہیں دیا .... یہ ابھارا اسے بہت گہرا سکون دے رہا تھا

..... عالم اب ہاتھ اس کے سارے پیٹ پہ گھمانے لگا

..... ماہنور اب بھی خاموشی سے سامنے کارٹون دیکھ رہی تھی

یہ ہاتھ مجرموں کق اتنی بے دردی اے مارتا تھا کہ دیکھنے والا کانپ جائے پر اب یہی ہاتھ  
..... اب بہت نرمی سے کسی کو محسوس کر رہا تھا

..... ہاتھ ایسے ہی رکھے وہ ماہنور کے کندھے سے بال کٹا کے گردن پہ لب رکھ گیا  
..... ماہنور نے آنکھیں بند کر کہ یہ لمحے محسوس کیے

..... اس کی محبت تھا وہ یا شاید اس جدائی نے درجہ بلند کر دیا تھا  
..... اب وہ عشق کی منزلیں تہہ کر چکی تھی

اسے مزاحمت نہ کرتا دیکھ عالم اب دونوں ہاتھوں سے اس کے گال پکڑے اس کے کبوں پہ  
..... جھک گیا

..... اتنے عرصے وہ اس سے دور رہا تھا اور اب تشنگی نہ صرف بڑھنا تھا کم نہ ہونا تھا  
..... عالم کے انداز میں بہت شدت تھی

..... ماہنور بس سٹل بیٹھی عالم کے لمس کو محسوس کر رہی تھی  
شاید وہ یہ بات بھول گئی تھی کہ وہ کتنا سارا کچھ سوچ کہ آئی تھی لندن سے اور اب بس عالم  
..... کا قریب آنا سے پگلا گیا

..... اس اے پہلے کہ وہ مزید اگے بڑھتا دروازے کی گھنٹی بجنے لگی  
..... ماہنور جیسے ہوش میں آئی..... جلدی سے عالم کو دھکا دیا اور پیچھے کر دیا

عالم جو کہ مدہوش تھا..... گھنٹی کی آواز نو وہ اگنور کر گیا تھا پر پھر ماہنور کا دھکا دینا اسے

..... ہوش میں نے آیا

.... ابھی وہ کچھ سمجھتا کہ میرین کمرے سے نکل کر دروازہ کھولنے چلی گئی

..... وہ جلدی سے پیچھے ہوا

..... ماہنور بھی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی.... اسے اپنی بے اختیاری پہ بہت غصہ آیا

..... سامنے ہی عالم کے چچا چچی کھڑے ان دونوں کو دیکھے جارہے تھے

..... یہ کون ہے عالم بیٹا

..... نگین چچی کی بات پہ عالم نے اک گہرا سانس بھرا

.... عالم میں زیادہ دیر کھڑی نہیں رہ سکتی..... میں جارہی ہوں سونے

..... انھیں آپ سب بتا دیجیے گا

..... ماہنور نے بہت پیار سے عالم کو کہا اور چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے میں چلی گئی

.... پیچھے عالم نے انھیں دیکھا جواب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے

..... عالم نے اک گہرا سانس بھرا اور انھیں سب بتاتا گیا

..... عالم تم. ہوش میں تو ہو یہ کیا بولے جارہے ہو وہ لڑکی کیسے واپس آسکتی ہے

عالم نے جب انھیں ماہنور کا آنا اور اس سب کے بارے میں بتایا تو نگین بیگم کے جیسے ہوش  
..... اڑ گئے

انھیں اپنا سارا پلین خراب ہوتا نظر آ رہا تھا.... کیا مطلب آپ کا کہ کیسے واپس آ سکتی  
..... ہے..... یہ گھر اس کا ہے اس کا جب دل چاہے گا وہ آئے گی

..... عالم. کو ان کی بات ناگوار گزری تھی اسی وجہ سے وہ بنا کسی لحاظ کے بولا  
..... پیٹا میرا مطلب تھا کہ اچانک کیسے مطلب کہ اچانک کیسے اس کی واپسی ہو گئی  
..... نگین بیگم نے جلدی سے بات سنبھالی

چچی بس ہم میاں بیوی میں کچھ معاملات ہو گئے تھے اب جب سب کچھ حل ہو گیا ہے تو وہ  
..... واپس اپنے گھر آ گئی

عالم نے جیسے جان چھڑانی چاہی.... وہ جلد سے جلد کمرے میں جانا چاہتا تھا..... کہی  
..... ماہنور سو نہ جائے.... اور اک یہ تھی جو بات کو بڑھائے جا رہی تھی  
..... اچھا بیٹا ویسے کیا بات تھی جو وہ تمھیں چھوڑ تک گئی  
..... نگین بیگم نے کچھ جانچنا چاہا

..... چچی وہ ہم. میاں بیوی کا آپسی معاملہ ہے.. میں اسے ڈسکس نہیں کرنا چاہتا

چلیں آپ لوگ بھی تھک چکے ہوں گیں آرام کریں..... میں بھی بہت تھک چکا ہوں...

..... کل بھی نیند نہیں لے پایا تواج جلد سونا چاہتا ہوں

..... عالم کی بات پہ نگین بیگم زبردستی مسکرائی

جبکہ گفتار صاحب بھی کچھ پریشان تھے..... انھوں نے بھی عالم کو اپنی بیٹی کے لیے

..... سوچا تھا

..... اچھا بیٹا آپ جائو سو جائو

..... نگین بیگم کی بات پہ عالم اپنے کمرے میں چلا گیا

کمرے میں داخل ہوتے ہی نظر ماہنور پہ پڑی جو نیلے رنگ کی سلک کی شرٹ اور ٹرائوز

..... پہنے بیڈ پہ بیٹھی اپنے بازو پہ کریم لگا رہی تھی

..... ماہنور نے آواز پہ اسے دیکھا اور دوبارہ سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی

..... عالم چلتا ہوا اس کے پاس بیٹھ گیا..... ماہنور اب بھی اپنے کام میں مصروف تھی

..... عالم نے اس کے بالوں کو چھوا

..... اس کی طرف ہاتھ بڑھایا جسے ماہنور نے زور سے چھڑک دیا

..... خبردار جو ہاتھ بھی لگایا تو

..... ماہنور نے غصے سے کہا..... ماہنور ایم سوری پلینز یار بس اک بار میری

کیا آپ کی ہاں کیا سنو میں آپ کو..... آپ نے تو سوچا ہو گا کہ اچھا ہوا چلی گئی جو جان  
چھوٹی اب مزے سے رہوں گا۔ اور کسی اور لڑکی سے شادی کر لوں گا..... اور اب میں  
..... نے آ کے آپ کے ارادے ناکام بنا دیے ناں

اک بار بھی احساس نہیں ہوا کہ میں آپ کے بغیر کیسے رہ رہی ہوں گی... اک بار بھی مجھے  
..... لینے نہیں آئے

.... ماہنور کا غصے سے برا حال تھا..... کتنے دنوں کا غبار تھا جواب جا کہ کم ہو رہا تھا  
مانو میری جان..... تم خود جانتی ہو کہ ایسا کچھ نہیں ہے..... اور میں نہیں چاہتا تھا  
..... کہ

.... عالم پلیز میرا دماغ نہ خراب کریں... مجھے نیند آ ہی ہے اور اب مجھے سونا ہے  
..... مانو پلیز یار

اچھا اتنا بتا دیں کہ مجھے لینے کیوں نہیں آئے بس اس سوال کا جواب دیں؟؟؟؟؟  
..... ماہنور کی بات پہ عالم نے اک گہرا سانس بھرا

.... یار مجھے لگا کہ اگر ابھی میں تمہارے پاس گیا تو تم کوئی سخت قدم نہ اٹھا لو  
..... میں نہیں چاہتا تھا کہ تمہیں یا میرے بچے کو کچھ بھی ہو  
.... عالم کی بات پہ ماہنور ہنسی

تو پھر کچھ عرصے کے بعد تو آسکتے تھے ناں.... عالم چھ ماہ چھ ماہ میں آپ سے دور رہی کتنا  
تڑپی تھی آپ کے لیے... اک بار آجاتے اک بار میرا بھرم رکھ لیتے پر نہیں... آپ کو  
..... اپنی آنا بہت عزیز تھی اسی وجہ سے آپ نے میرے پاس آنا گوارہ نہ کیا  
جانتے ہیں کتنی تکلیف ہوئی تھی مجھے جب بھائی نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ جانتے ہیں کہ  
..... میں لندن میں رہتی ہوں

کتنا میرا دل دکھا کہ یہ جانتے ہوئے بھی آپ نہیں آئے..... چلیں میں نے آپ کے  
ساتھ دھوکا کیا تھا.... نہیں آئی تھی آپ کے پاس آپ تو آجاتے میرے لیے نہ سہی  
..... ہمارے بچے کے لیے ہی آجاتے

..... ماہنور کی آنکھوں میں اب آنسو آ رہے تھے اور آواز بھی اب بیٹھ رہی تھی  
مانوہار میں خود کو سزا دے رہا تھا.... جو بھی میں نے تمہارے ساتھ کیا اسی وجہ سے میں  
..... بس چاہتا تھا کہ میں یہ سزا بھگتوں

..... عالم نے اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا  
عالم اگر کوئی اور بہانا بنانا ہے تو وہ کل بنائیے گا میں اب مزید بیٹھ نہیں سکتی میں نے سونا  
..... ہے

..... ماہنور نے اسے پیچھے کرتے ہوئے کہا..... ماہنور قسم لے لو یا یہی سچ ہے



اور وہ جو شادی کر رہے تھے آپ اس کا کیا ہاں وہ تو شکر ہے کہ مر حابھا بھی نے مجھے بتا  
..... دیا

عالم آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں..... آپ کو اپنے چاچو کو اسی وقت ہی منع کر  
... دینا چاہیے تھا پر آپ نے کیا کیا  
..... الٹا ان سے ٹائم مانگ لیا

..... محبت میں بے وفائی بھی سیکھ لی آپ نے ہاں  
..... عالم نے اک گہرا سانس بھرا

مانو یہ جھوٹ ہے یہ بس اک پلینگ تھی تمہیں واپالانے کی اور میں ایسا کبھی سوچ بھی  
نہیں سکتا.... تمہاری جگہ میری زندگی میں کبھی بھی کوئی نہیں لے سکتا تم۔ ایسا سوچنا بھی  
.... مت کہ میں کبھی شادی کر سکتا ہوں

..... اس کی بات پہ ماہنور نے اسے دیکھا تو خاموش ہو گیا  
..... اچھا تم سو جاؤ ہم کل بات کریں گیں تم۔ بھی تھک گئی ہو گی  
..... عالم نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا

..... ماہنور اپنا بازو چھڑوا کہ لوشن کو سائیڈ پہ رکھ کہ لیٹ گئی  
..... عالم ڈریسنگ روم میں گیا اور نائیٹ سوٹ پہن کے واپس آیا

..... لائٹ آف کر کہ وہ ماہنور کی دوسری سائیڈ پہ لیٹ گیا

..... کھینچے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا

..... عالم. چھوڑیں ماہنور نے مزاحمت کی پر عالم نے اسے قابو کر لیا

کچھ نہیں کرتا پر اب مجھے سکون سے سونے دو..... آج بہت عرصے بعد میں سکون سے

..... سونا چاہتا ہوں

.... عالم نے اسے زور سے سینے سے لگایا

..... ماہنور نے بھی مزاحمت چھوڑ دی کیونکہ اب وہ خود بھی سکون سے سونا چاہتی تھی

..... عالم نے اس کے بالوں پہ بوسہ دیا اور اس گردن میں چہرہ چھپائے سونے لگا

آج اسے اتنا سکون تھا کہ شاید وہ بیان نہیں کر سکتا تھا..... کچھ ہی دیر میں وہ دونوں سو

..... گئے تھے

سراج ایم سوری میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی. تھی وہ بس میں نے ایسے ہی بول دیا اور

..... آپ مجھ سے ناراض ہو گئے

..... مر حانے سراج کے پاس صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا

وہ اس وقت ہلکی سی ٹی شرٹ کے ساتھ ٹرائوز پہنے لیپ ٹاپ لیے صوفے پہ بیٹھا

..... تھا

.....سراج پلیر ایم سوری

.....اسے کوئی جواب نہ دیتا دیکھ وہ پھر سے بولی

سراج نے پھر سے اسے اگنور کر دیا.....مرحانے سراج کا ہاتھ تھا ماپر سراج نے ہاتھ

.....جھٹکے سے چھڑا دیا

مرحاس کے اس رویے کی عادی نہ تھی.....اس کی آنکھوں میں جیسے پانی سہ بھرنے

لگا.....

.....سراج اب بھی لیپ ٹاپ پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا

.....اچھائی پر اس کہ دوبارہ میں کبھی آپ کو اپنے قریب آنے سے روکوں گی نہیں

مرحانے اک اور بار کوشش کی پر اس بار سراج نے لیپ ٹاپ اٹھایا اور کمرے سے باہر نکل

گیا.....

.....پیچھے مرحا بیٹھی اب رو رہی تھی.....ایم سوری سراج میں نے آپ کو ہرٹ کر دیا

....مرحاروتے ہوئے بھی اب اس سے معافی مانگ رہی تھی

.....کچھ دیر بعد وہ اسے ڈھونڈتی نیچے آگئی

ٹی وی لائونج میں بھی وہ موجود نہ تھا.....مرحاکن میں آئی تو مریم بیگم چولہے

.....کے سامنے کھڑی شاید کچھ پکار رہی تھی

.....ماما آپ کیا بنا رہی ہیں ہٹیں میں بنا دیتی ہوں

.....مرحانے انھیں پیچھے کرنا چاہا

نہیں بیٹا بنا نہیں رہی کچھ بھی بس دودھ گرم کر رہی تھی..... اسماعیل صاحب میڈیسن

.....دودھ کے ساتھ کھاتے ہیں تو انھی کے لیے لے جا رہی تھی

مریم بیگم نے پیار سے کہا.....ان کا رویہ شروع سے ہی مرحا کے ساتھ بہت اچھا

.....تھا.....اک ماں بن کر وہ اسے ہر بات سمجھاتی تھی

اکثر مرحا حیران ہو جاتی کہ کیسے وہ اک ایلٹ کلاس کی ہو کر اسے اتنا پیار سے سمجھاتی

.....کیونکہ اس نے ہمیشہ ایسی عورتوں کو بس دکھا دیا کرتے ہی دیکھا تھا

پھر اک دن مریم بیگم نے اسے بتایا کہ وہ خود بہت غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھی پر

..... اسماعیل صاحب کے ہاں ان کے بابا ملازم تھی

.....اسی طرح ان کی فیملی اسماعیل صاحب کے ہاں سرونٹ کوٹر میں شفٹ ہو گئی

.....اور اک دن اسماعیل صاحب کی ان سے ملاقات ہوئی اور یوں انھیں وہ پسند آ گئی

.....پھر فیملی کو بہت منانے کے بعد ان کی اور مریم بیگم کی شادی ہو گئی

مرحان سے بہت محبت کا کرتی تھی... ماہنور کے ساتھ جو بھی ہوا اس کے باوجود بھی

.....انھوں نے اک بار بھی اس سے کوئی ایسی بات نہ کی جا سے اس کی دل آزاری ہو

..... بلکہ وہ ہمیشہ اک ماں جیسا رویہ رکھتی تھی

..... اسی وجہ سے وہ انھیں ماما کہتی تھی

..... مر حابیٹا آپ روئی ہو کیا

..... اس کی سوچی آنکھیں دیکھ کہ وہ فکر مندی سے بولی

..... دودھ ابل چکا تھا

..... نہیں ماما ایسا کچھ نہیں ہے وہ بس آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا

..... مر حانے بہانا جڑا

..... اچھا اور دونوں آنکھوں میں کچھ چلا گیا تھا

..... مریم بیگم کی بات پہ وہ آنکھیں جھکا گئی

..... مریم بیگم نے گہرا سانس بھرا اور اسے کچن میں رکھی کر سیوں پہ بیٹھایا

..... کیا بات ہے؟؟؟ سراج نے کچھ کہا تم سے

ماما وہ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں..... اور اب مان بھی نہیں رہے.... میں کیا کرو مجھے بہت

..... رونا آرہا ہے

..... اس نے سوں سوں کرتے ہوئے کہا

..... مریم بیگم کو اس پہ پیار آیا

تو کیا ہوا.... میاں بیوی میں تو جھگڑا ہونا نارمل بات ہے..... ہاں پر پھر زیادہ عرصہ یہ

..... منالینا چاہیے ..... ناراضگی نہیں رہنی چاہیے

..... پر ماما میں نے منایا ہے پر وہ میری بات نہیں سن رہے

..... مر حانے جیسے شکایت لگائی

پیٹا کبھی کبھی آپ کو اپنے عمل سے کسی کو منانا پڑتا ہے اور سراج تو ویسے بھی آپ سے بہت

..... محبت کرتا ہے

آپ اسے اپنے عمل سے منائو گی تو وہ ضرور مانے گا..... کیونکہ مجھے نہیں لگتا کہ

..... تمہارے درمیان کی ناراضگی کسی غلط فہمی سے ہوئی ہے

..... ماما میں کیا کروں..... مر حانے کی بات پہ مریم بیگم نے اپنا ماتھا پیٹا

..... پیٹا کچھ بھی کرو جس سے لگے کہ سراج آپ کے پاس دوڑتا ہوا آئے گا

..... جس سے وہ آپ سے دور نہیں رہ سکتا ہو

..... پر ماما

..... اف مر حاب یہ بھی میں ہی بتائوں

..... آپ بہتر جانتی ہو..... باقی مجھے یقین ہے کہ میری بیٹی اسے ضرور منا کے گی

..... اتنا کہہ کہ مریم بیگم گلاس میں دودھ نکالنے لگی

.....ان کی بات پہ مر حاسکرائی

تھینک یو ماما..... آپ بہت اچھی ہیں مر حانے انھیں ہگ کیا اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے  
.....میں چلی گئی..... اب وہ سمجھ گئی تھی کہ اسے کیا کرنا تھا

وہ کمرے میں آئی تو سراج اب کمرے میں موجود تھا..... وہ اب بھی لیپ ٹاپ کوئی  
.....کام کر رہا تھا

.... سراج نے اسے دیکھا جو آتے ہی ڈریسنگ روم میں گھس گئی

..... سراج کو تھوڑی حیرانی ہوئی..... تو کیا اب وہ اسے منانے والی نہ تھی

..... اسے افسوس ہو رہا تھا کہ کاش وہ پہلے مان جاتا اب وہ اسے شاید دوبارہ نہ منائے

..... اور خود سے اس کے پاس جانے میں آنا متاثر ہو رہی تھی

مر حادریسنگ روم میں گھسی فون پہ اب نیٹ سے شوہر کو منانے کا طریقہ دیکھ رہی  
..... تھی

بہت سارے طریقے تھے... کوئی اسے کھانا بنا کر منانے کا مشورہ دے رہا تھا تو کوئی اسے  
..... گھر سجا کر

پر سب سے زیادہ جو طریقہ بتایا جا رہا تھا وہ کرنے میں مر حاکو بہت شرم محسوس ہو رہی  
..... تھی

وہ اک بولڈ سا طریقہ تھا..... اب اک یہی طریقہ تھا کیونکہ باقی ان میں سے وہ ابھی  
..... کوئی بھی نہیں کر سکتی تھی

ہمت مر حاوہ شوہر ہیں تمہارے..... اور ویسے بھی وہ ناراض بھی تو اسی وجہ سے ہوئے  
..... تھے ناں تو اب میں خود سے ان کے قریب جائوں گی

..... بہت دیر سوچنے کے بعد مر حانے الماری سے اک نائیٹی نکالی  
..... یہ نائیٹی سراج لایا تھا پر بہت بولڈ ہونے کی وجہ سے اس نے نہ پہنی تھی  
.... یہ نائیٹی الیسٹک کی بنی تھی جو جسم بے بالکل ساتھ چپکی ہوئی تھی  
..... اور ظلم یہ کہ وہ سینے سے شروع ہوتی اور گھٹنوں کے پاس ختم ہو جاتی  
..... مر حانہ تو چکی تھی پر اب بہت مشکل ہو رہا تھا

بالوں کو کھولے اس نے سامنے پھینکا تھا اور چہرے پہ صرف بلڈ ریڈ لپسٹک لگائی ہوئی  
..... تھی

... نائیٹی بلیک کلر کی تھی جس پہ اس کا دودھیا اور نازک جسم بہت خوبصورت لگ رہا تھا  
نہیں یار سراج کیا سوچیں گیں..... وہ خود سے بولتے ہوئے اب کنفیوز سی کھڑی  
..... تھی

..... کیا سوچیں گیں..... بیوی ہاں انکی انھی کے لیے تیار ہوئی ہوں



..... خود میں ہمت پیدا کرتی وہ چھوتے چھوتے قدم لیتی ڈریسنگ روم سے باہر آئی  
..... سراج لائٹ آف کیے ہلکی سی ڈم لائٹ جلانے آنکھوں پہ بازو رکھے لیٹا ہوا تھا  
..... اونواب لائٹ آف ہے تو کیسے منائوں

..... مر حا وہی کھڑی اب سوچنے لگی  
..... سراج جانتا تھا کہ وہ باہر آچکی ہے پر اس کے ارادے کا بالکل نہ جانتا تھا  
... مر حانے ہمت کی اور جا کہ لائٹ آن کر دی  
..... کیا بد تمیزی ہے لائٹ کیوں آف

..... اس اے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا مر حا کو دیکھ کہ اسے چپی لگ گئی  
..... وہ شیشے کے سامنے کھڑی بالوں کو کنگھی سے سیٹ کر رہی تھی  
..... پیچھے کی نظارہ سراج کو جیسے پاگل کر گیا  
..... اس کے گلے میں جیسے کانٹے سے بھرنے لگے

سوری وہ میں بال بنا رہی تھی اسی وجہ سے لائٹ آن کرنی پڑی مر حا اس کی طرف چلتی  
..... آرہی تھی

سراج اب بھی بس اسے ہی دیکھے جا رہا تھا..... اور پھر اس کے سرخ لب..... وہ  
..... جیسے پاگل سا ہونے لگا

اب بال سیٹ ہو گئے ہیں..... میں ابھی لائٹ آف کرتی ہوں.... آپ سو جائیں..... مر حانے لائیت کی طرف قدم بڑھائے پر سراج نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا.....

..... اس کی کمر میں ہاتھ ڈالے وہ اسے بیڈ پہ گرا گیا

..... سراج اس کے لبوں پہ جھک گیا

..... اس کے لبوں کو چومتے وہ جیسے پاگل سا ہو رہا تھا

..... گردن سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے وہ وہاں پہ گہرے نشان چھوڑ رہا تھا

..... مر حاس کے بولوں میں ہاتھ پھنسائے سہلا رہی تھی

..... آپ تو ناراض تھے ناں

..... مر حانے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا

..... جب اتنے پیار سے منائو گی تو پاگل ہوں جو نہیں مانو گا

..... سراج نے اس کی بیوٹی بون کو چومتے ہوئے کہا

..... پر اب میں تو نہیں منارہی

..... مر حانے نکھرہ کیا

..... اب چاہتا بھی کون ہے کہ تم منائو.... اب بس محسوس کرو مجھے

.....سراج نے اس کے لبوں کو زور سے لاٹا

.....سسی...سراج کیا کر رہے ہیں

.....مرحانے منہ بنایا

.....بس پیار کر رہا ہوں اور اگر اب بولی تو ایسی سزا دوں گا

.....سراج ایم سوری.....پر میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا چاہتی تھی

.....مرحانے اس کے گالوں پہ ہاتھ رکھا

.....جانتا ہوں میری جان پر کبھی کبھی تم بھی مناؤ مجھے اسی لیے ایسا ریسکشن دیا تھا

.....سراج نے مسکراتے ہوئے کہا

.....اف سراج آپ کتنے ڈرامے طیار ہیں...جانتے ہیں سارا دن کتنا پریشان رہی میں

.....وہ مزید کچھ بولتی پر سراج اسے خاموش کروا چکا تھا

.....گہری رات کے ساتھ ان کی نزدیکیاں بھی بڑھ رہی تھی

.....ماما یہ کیا ہو گیا ہے....وہ لڑکی کیسے واپس آسکتی ہے....ماما آپ نے دیکھا نہ عالم نے کیسے

.....اس کا خیال رکھا

.....تم تو چپ کرو بس مجھے کچھ سوچنے دو

.....نگین بیگم نے اسے غصہ کرتے ہوئے کہا جو کب سے بیٹھی ان کا سر کھا رہی تھی

اس لڑکی سے نمٹنا بلکہ مشکل نہیں ہے.... ارے ہے ہی کیا وہ میرے آگے..... ارے  
.... چاہوں تو سب کے سامنے اسے عالم سے بے عزت کروادوں پر ہمیں تو عالم چاہیے  
.... پر ماما عالم کو آپ میرا بنا دو ناں.. آپ کے لیے تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہے  
..... میرین کی بات پہ نگین بیگم نے اسے گھورا  
ارے پاگل لڑکی مسئلہ اس کا نہیں ہے..... عالم کو تمہارا بنانا بہت مشکل ہے... اس لڑکی کا  
.... پیٹ نہیں دیکھا تم نے  
... وہ ماں بننے والی ہے.... اور عالم تو ایسا ہے جیسے اسے زرہ تکلیف نہ ہونے دے  
.... نگین بیگم نے پریشانی سے کہا..... اور واقعی انھیں یہ سب اب بہت مشکل لگ رہا تھا  
..... ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ واپس آجائے گی  
... امی یا ر ایسا نہ بولیں.. میرین جیسے رونے والی ہو گئی  
ارے تو پریشان نہ ہو میں کوئی نہ کوئی حل نکال لوں گی اور ویسے بھی تیری ماں نے بڑے  
..... بڑے لوگوں کو سیدھا کیا ہے تو یہ چھوٹی سی لڑکی کیا چیز ہے  
..... اور عالم کو تیرا بنا کہ ہی رہوں گی تو پریشان نہ ہو  
امی آپ سچ کہہ رہی ہیں ناں عالم میرا ہو جائے گا ناں..... میرین نے مسکراتے ہوئے  
..... پوچھا

.... ارے اپنی ماں پہ بھروسہ نہیں ہے کیا

..... خود سے بھی زیادہ

اس کی بات پہ نگین بیگم بھی مسکرائی..... اب ان کا دماغ چل رہا تھا کہ کیسے انھوں نے اس

..... ماہنور کو اپنے راستے سے ہٹانا تھا

یہی سوچتے ہوئے وہ کافی دیر تک جاگتی رہی

.....

..... وہ سب کب کہ جاگ گئے تھے

عالم کے چچا اپنے کسی کام اے گئے تھے... گھر میں بس میرین اور نگین بیگم جاگ رہی

..... تھیں

.... وہ دونوں اب بھی بے چینی سے عالم کے کمرے کی طرف دیکھے جا رہی تھی

.... ماما یہ تو جاگ ہی نہیں رہے..... میرین نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا

ارے وہ کرم جلی پتہ نہیں کیوں اب تک گھوڑے بیچ کہ سو رہی ہے اور عالم کو بھی اپنے

..... ساتھ لگایا ہوا ہے ورنہ وہ آج تک اتنا نہیں سویا

..... وہ دونوں ماں بیٹی باہر بیٹھی جل کر ٹھہر رہی تھی

عالم کی آنکھ کھلی تو نظر ماہنور پہ پڑی..... اسے لگا اس نے دنیا کا سب سے حسین منظر  
..... دیکھا ہو

ماہنور اک کے بازو پہ سر رکھے اک ہاتھ اس کی گردن پہ رکھے ہلکا سا منہ کھولے سو رہی  
.... تھی

..... عالم نے جھک کر اس کی ٹھوڑی پہ کس کی

..... پر ماہنور اب بھی نہ جاگی

... عالم نے اس کی کان کی لو کو چوما

پھر وہاں اے گردن پہ لب رکھے..... اس سے پہلے کہ وہ اگے بڑھتا اسے ماہنور کی آواز

..... سنائی دی

..... پیچھے ہٹیں مجھے سانس نہیں آرہی

..... ماہنور کی بات پہ عالم جلدی سے پیچھے ہٹا

..... کیا ہوا اٹھیک ہوناں

..... عالم نے فکر مندی سے پوچھا

..... پوچھ تو ایسے رہے ہیں۔ جیسے کہ آپ کو پتہ ہی نہیں کہ کیا ہوا ہے

..... ماہنور کی بات پہ عالم مسکرایا

اچھا کیا کیا میں نے..... عالم کی بات پہ ماہنور نے اسے گھورا..... زیادہ تیز نہ بنیں

.....

..... ماہنور اٹھتی ہوئی..... الماری کے سامنے کھڑی ہو گئی

..... اپنے لیے کوئی کمفر ٹیبل سا جوڑا نکالا اور واش روم کی طرف جانے لگی

..... تم فریش ہو لو پھر ناشتے کے بعد ڈاکٹر کے پاس چلیں گیں

اس کی بات پہ ماہنور نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے کہتے لیے دوسرے روم کے واش روم

..... میں. فریش ہونے چلا گیا

..... ماہنور باہر آئی تو عالم کہی نہیں تھا

بالوں کا ڈرائی کرنے کے بعد انھیں باندھ کہ اک شال گردن کے پیچھے سے گھما سامنے

..... رکھ دی

..... اسے بھوک محسوس ہو رہی تھی تو ناشتے کے لیے وہ باہر آئی

..... پر کچن کا منظر دیکھ کہ جیسے اس کی آنکھوں میں مرچیں بھرنے لگی

سامنے ہی سرانج پیاز کاٹ رہا تھا جبکہ میرین دوپٹہ کمر پہ باندھے اس جے ساتھ کھڑی کچھ

فرائی کر رہی تھی..... عالم کا دھیان تو اس پہ نہ تھا پر میرین بہت غور سے اسے دیکھے جا

..... رہی تھی

..... اس کا جیسے دماغ گھوم گیا

..... خود پہ قابو پاتی وہ عالم کے پاس گئی

..... مانو ادھر بیٹھو آپ

..... عالم نے اسے پاس رکھی کر سی کھینچ کہ اس پہ بیٹھایا

..... میرین آپ کیوں ناشتا بنا رہی ہو عالم میرے لیے ناشتا بنالیں گیں

..... ماہنور نے میرین کو جیسے بتانا چاہا کہ اس کا ناشتا ہمیشہ سے عالم بناتا ہے

ارے بیٹا اب ہمارے خاندان میں تو لڑکیاں ہی ناشتا بناتی ہیں..... اللہ. معاف کرے

شوہروں سے ناشتا بنانا تو ہم لوگ گناہ سمجھتے ہیں پر آپ کے لیے شاید یہ کوئی بڑی بات نہیں

..... ہے

..... نگین بیگم اچانک بولتی ہوئی کچن میں. چلی ائی

..... ان کی بات اور لہجے میں طنز تھا..... جسے وہاں سب نے محسوس کیا

..... ماہنور کو ان کی نیچر اور نیت کا پہلے ہی اندازہ تھا اسے سب کچھ مر حابتا چکی تھی

آنٹی اس میں گناہ والی کیا بات ہے..... ع؛ لم خود میرے لیے ناشتا بناتے ہیں اور مجھے ان

..... کے ہاتھ کا کھانا پسند ہے

..... ماہنور نے تحمل سے جواب دیا



..... اک تو بھوک اور اوپر سے اب یہ چچی

..... ہاں پر یہ اک بار یاد و بار ہی اچھا لگتا ہے روز روز یہ سب اچھا نہیں لگتا

اور ویسے بھی اتنے عرصے شوہر سے بہت دور بھی تو آپ رہی ناں وہاں پہ جو کوئی بنا کہ دیتا

.... تھا کھا لیتی تھی ناں تو یہاں

..... چچی بس..... کیا ہو گیا ہے آپکو کیوں اسے ایسا بول رہی ہیں

..... میں خود اس کے لیے ناشتا بناتا ہوں اعر یہ اتنی کوئی

..... ابھی وہ مزید بولتا کہ ماہنور آنکھوں میں۔ آنسو لیے اپنے کمرے میں چلی گئی

..... عالم جیسے تڑپ سا گیا

..... پاس رکھی چھری زور سے مار بل پہ ماری اور ماہنور کے پیچھے چلا گیا

او میرے خدا یہ تو بات بھی نہیں کرنے دے رہے؛ اور میں نے تو کوئی ایسی بات بھی نہیں

..... کی

..... نگین بیگم نے پریشانی سے کہا

امی اب عالم ہم پہ غصہ ہو گا کیا..... میرین کی بات پہ انھوں نے کوئی جواب نہ دیا اور

.... اپنے کمرے میں چلی گئی

..... انھیں اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ان کی سوچ سے بھی زیادہ مشکل ہے

.....ماہنور میری جان یار پلیر و نہیں

عالم نے ماہنور کے آنسو صاف کرنے ہوئے کہا..... وہ صوفی پہ بیٹھی تھی اور عالم  
..... گھٹنوں کہ بل اس کے پاس بیٹھا تھا

.....ماہنور کے آنسو صاف کر کے وہ اس کا ہاتھ تھام کہ اس کے پاس بیٹھا تھا  
یار تم ان کی بات کا برا نہ منائو... ان کی نیچر ہی ایسی ہے..... وہ ایسی باتوں کو سیریس  
..... لے لیتی ہیں

.....عالم نے اس کا ہاتھ چوما  
تو میں کیوں ان کی نیچر کو برداشت کروں ہاں..... کون سا قہ میری ساس ہیں جو وہ بولیں  
..... تو میں برداشت کر لوں

آپ کی ماما اگر مجھے سو باتیں بھی سناتی تو میں سن لیتی کیونکہ وہ آپ کی ماما ہوتی بلکہ میری بھی  
..... پر وہ کون ہوتی ہیں ایسے منہ اٹھا کہ ا کے طعنے مارنے والی  
..... ماہنور نے بنا کسی لحاظ کہ کہا

..... اسے پتالگ گیا تھا کہ ادھر برداشت والا سین نہیں ہے  
اور تم ٹینشن نہ لو.... آج کہ بعد وہ تمہیں کچھ... میری جان وہ بھی تو ماں جیسی ہیں ناں  
..... بھی نہیں کہیں گی

.....عالم نے اسے یقین دلایا

.....عالم اگر آپ کو ان کی وکالت کرنی ہے تو جائیں یہاں سے

.....ماہنور نے اپنے ہاتھ چھڑائے

اچھا چھوڑو وکالت اور ان سب باتوں کو چلو ناشتا کرتے ہیں اینڈ آئی پرومس اس بار وہ کچھ  
.....نہیں بولیں گی

.....جائیں آپ کریں ناشتا میرا پیٹ باتیں سن کہ بھر گیا ہے

.....ماہنور کی بات پہ عالم نے گہرا سانس بھرا

مانو سوری ناں یار پلیز چلو نہ ناشتا کرو ابھی تھوری دیر پہلے تم بول رہی تھی کہ بھوک لگی ہے  
.....اور اب ایسا بول رہی ہو

.....عالم کی بات پہ ماہنور چپ رہی

نہیں بس میں اب آپ کے ہاتھ کا کھانا نہیں کھائوں گی بلکہ اس چڑیل میرین کے ہاتھ کا  
...کھانا بھی نہیں کھائوں گی

.....میں خود اپنے لیے بنالوں گی.....ماہنور کی ضد پہ عالم بے بس ہو گیا

.....اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ پر یگننسنسی میں وہ مزید چڑچڑی اور ضدی ہو گئی ہے

.....اف ماہنور تم نہیں بنا سکتی چھوڑو ضد اور چلو

.....عالم نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا

.....نہیں میں خود بنائوں گی

.....اچھا ٹھیک ہے پہلے چلو تو سہی

.....تھوڑی دیر بعد وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے کچن میں لے آیا

.....اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کہ اسے دھیال نے اٹھایا اور سلیب پہ بٹھا دیا

.....چلو ادھر بیٹھو میں جلدی سے اب خود بنائوں گا

.....عالم نے پیاز چھیلنے ہوئے کہا

.....نہیں میں خود بنائوں گی.....وہ سلیب سے اتری

.....دھیان سے ماہنور یہ کیا طریقہ ہے اترنے کا

.....اس کے یوں اترنے پہ عالم نے ڈانٹا

.....اچھا پیچھے ہٹیں اسے پیچھے ہٹاتی وہ اب اپنے لیے انڈے پھینٹ رہی تھی

.....اس کے پینے سے کچھ نیچے بھی گر رہا تھا

.....رکوپیا ز اور یہ اب بھی تو ڈالنے دق ناں

.....عالم نے اسے انڈہ آئل میں ڈالتے دیکھ کہا

پرتب تک وہ جلدی میں اسے ڈال چکی تھی..... جس سے بہت سارے گرم تیل کی  
..... چھینٹیں اس کے ہاتھ پہ گری

..... اسہ عالم..... ماہنور نے تکلیف سے کہا

..... بولا بھی تھا کہ تم سے نہیں ہو گا دیکھو کیا کر دیا

..... عالم نے جلدی سے اس کا ہاتھ تھاما اور نل کے پاس لے گیا

..... نل کھول کہ اس کے ہاتھ پہ بہت سارا پانی گرایا

ماہنور اب خاموش کھڑی تھی اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ اس کے بس میں کچھ نہیں اور اگر اب

..... زد کی تو عالم نے غصہ کرنا تھا

اس کے ہاتھ پہ کریم لگانے کے بعد اسے ٹیبل پہ بٹھایا اور فرائی۔ پین سے جلا ہوا انڈہ نکال

..... کہ اسے دھویا اور پھر سے اس میں اس کے لیے ناشتا بنانے لگا

..... اب ماہنور خاموشی سے بیٹھی اس کو دیکھے جا رہی تھی

اس کا کئیر کرنا یوں چھوٹی چھوٹی باتوں پہ اس کا احساس کرنا ماہنور کو اس نے مزید محبت دلا

..... رہا تھا

..... یہ لو اب کرو ناشتا

..... عالم نے اس کے سامنے او ملیٹ جو س اور پراٹھا رکھتے ہوئے کہا

.... اور نہاری بھی تھی

..... آپ کھلائیں مجھے

ماہنور کی زد پہ عالم مسکرایا..... اب وہ چھوٹے چھوٹے. نوالے بنانا اسے کھلا رہا  
..... تھا

..... بیچ بیچ میں وہ خود بھی کھا رہا تھا

..... کچھ دیر تک وہ ناشتا کر چکے تھے

.... چلو اب ڈاکٹر کے پاس بھی جانا ہے اور وہاں سے انکل آنٹی کو بھی ملنے جانا ہے  
کچھ دیرے ک وہ دونوں ہسپتال نکل گئے تھے

.....

..... نگین بیگم اور میرین نے ان کی گاڑی کو دور جاتے دیکھا

نہیں یہ لڑکی ایسے قابو میں نہیں آنے والی اس جے لیے کوئی بہت بڑی چال چلنی ہو  
گی.....

..... نگین بیگم کی بات پہ میرین نے بھی اتفاق کیا

میں پہلے ہی بول رہی تھی.... اگر اس طار ہم نے اس سے کوئی پنگا لیا تو یہ ہمیں یہاں سے  
... نکالنے میں اک منٹ نہیں لگائے گی

ارے اتنا آسان نہیں ہے نگین فاروق کو ہرانا یا کہی سے نکالنا اور اس چھوٹی سی لڑکی کا تو میں  
..... بندوبست کرتی ہوں

..... نگین بیگم کی آنکھوں میں۔ صرف نفرت تھی اور ایسا ہی کچھ حال میرین کا بھی تھا  
آج موسم بھی بہت اچھا تھا ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی اور دھوپ بھی کچھ زیادہ نہ  
..... تھی

.... ماہنور بیٹھی باہر کے خوبصورت نظارے دیکھ رہی تھی

..... ویسے تم طولوتو لانگ ڈرائیو پہ چلیں

کوئی ضرورت نہیں ہے جلدی ہسپتال سے گھر چلیں میں نے ماما بابا بھیا اور بھابھی سب  
..... سے ملنا ہے

..... چلو پھر جیسا آپ کا حکم

..... اس کی بات پہ ماہنور مسکرائی

بی بی بلکل ٹھیک ہے... بس آپ اپنی ڈائسٹ کا خیال رکھیں اور زیادہ اچھلنے کودنے سے گریز  
..... کیجیے گا

..... ڈاکٹر نے نارمل جو احتیاطی تدبیریں تھی وہ بتائی

..... اوکے مس حبا

.....عالم نے مسکراتے ہوئے کہا

ویسے قسم سے تمہیں دیکھ کہ نہیں لگتا تھا کہ کبھی تم۔ مسکرائو گے بھی پر دیکھو محبت انسان

.....کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے

.....جہانے مسکراتے ہوئے عالم سے کہا

.....آپ دونوں اک دوسرے کو جانتے ہو کیا

ماہنور کی بات پہ جہا مسکرائی.....جی میڈم آپ کا شوہر جو ہے وہ بڑا ہی زہین اور لائق آدمی

ہے.....در اصل میں اور عالم تب سے اک دوسرے کو جانتے ہیں جب عالم نے سی ایس

ایس کلئیر کیا تھا.....تب میں نے بھی سی ایس ایس کا ٹیسٹ دیا تھا....میرا تو نہ ہو پایا پر

.....آپ کا شوہر کامیاب ہو گیا

جہا کی بات پہ ماہنور مسکرائی.....یہ تب بہت کھڑوس سا ہوا کرتا تھا اب بہت بدل گیا

.....ہے

.....جی میری وجہ سے.....ماہنور نے اتراتے ہوئے کہا

.....ہاں دیکھو جب مجھے میرے ساتھی ملی تو بدل گیا

.....بلکل

کچھ دیر تک وہ وہاں بیٹھے باتیں کرتے رہے پھر وہ دورانی ہائوس کی طرف نکل گئے



.....ماہنور اور عالم کچھ دیر تک دورانی ہائوس آگئے تھے

آج سراج بھی گھر پہ تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ آج ماہنور نے ان سب سے ملنے آنا

ہے.....

.....اسماعیل صاحب اور مریم بیگم بہت خوش تھے آخر ان کی بیٹی واپس جو آئی تھی

.....کیسے ہیں بابا

.....ماہنور نے اسماعیل صاحب کے سینے سے لگتے ہوئے کہا

ٹھیک ہوں میری پیاری بیٹی۔ آپ بتائو کیسی ہو..... میں بھی بالکل ٹھیک... آپ کے

.....سامنے

.....ماما آپ کیسی ہیں.....ماہنور نے مریم بیگم کو گلے لگایا

.....بس اب میری بیٹی آگئی ہے ناں تو بالکل ٹھیک

.....مریم بیگم نے اس کے بھرے بھرے وجود کو دیکھتے ہوئے کہا

.....اس کا تقریباً چھٹا مہینا ختم ہونے والا تھا

.....اس کا جسم پہلے کی نسبت ہلکا ہلکا موٹا تھا

.....اوو آپ کتنی پیاری ہو گئی ہیں.....ماہنور نے مہرہ کے گلے ملتے ہوئے کہا

.....اس کی بات پہ مہرہ مسکرائی

.....بس دیکھ لو تمہارے بھائی نے کتنا خیال رکھا ہے

.....سراج نے مسکراتے ہوئے اسے سینے سے لگایا

.....ہا ہا ہا اب وہ ہیں ہی پیاری تو آپ کیوں سارا کریڈٹ خود لے رہے ہو

ماہنور نے ہنستے ہوئے کہا..... اس کی ہنسی عالم کو بہت سکون پہنچا رہی تھی.... نا صرف

عالم بلکہ اس کے ماں باپ بھائی بھابھی سب نے اسے بہت عرصے بعد یوں ہنستے ہوئے

.....دیکھا تھا

.....ہاں یہ بات تو ہے یہ ہیں تو بہت پیاری

.....سراج نے مر حاکو نظروں میں لاتے ہوئے کہا

.....اس کی بات پہ مر حاشرم سے لال ہو گئی..... بھائی بچاری لال ہو گئی ہیں

.....ماہنور نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارا

بس کرو تم لوگ کیوں تم اسے تنگ کر رہے ہو..... مریم بیگم نے مر حاکا چہرہ دیکھتے

.....ہوئے کہا

.....اچھا چلیں پیاری ماما کھانا کھاتے ہیں ویسے بھی آج سارا کچھ ماہنور کی پسند کا بنا ہے

چلیں ناں پھر مجھے بہت بھوک لگی ہے..... ماہنور ڈائیننگ ٹیبل پہ بیٹھ گئی.....

.....آج بہت عرصے بعد سب بے بہت سکون سے کھانا کھایا

کھانے کے بعد وہ سب بیٹھے باتیں کر رہے تھے..... مریم بیگم اور مر حامد ماہنور سے باتیں کر رہیں تھیں جس میں زیادہ تر اس کی پریگننسی کی تھی اور عالم، سراج اور اسماعیل صاحب..... کی باتیں زیادہ تر سیاست پہ تھیں

....عالم کو بار بار یہیہ فکر بھی تھی کہ کہی ماہنور یہاں رکنے کی نابول دے پیٹا آپ اور ماہنور آج رات کو ادھر ہی رک جائو..... اسماعیل صاحب کی بات پہ عالم..... چوکننا ہو گیا

..... اس نے ماہنور کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی نہیں بابا پھر کبھی آج ہم نے گھر جانا ہے... عالم نے بھی پولیس سٹیشن جانا ہے..... انشاء اللہ پھر کبھی

..... ماہنور کی بات پہ عالم کو بہت خوشی ہوئی جبکہ اسماعیل صاحب نے بھی زیادہ فورس نہیں کیا کیونکہ وہ بھی انھیں اکیلے ٹائم دینا چاہتے تھے..... بہت عرصے بعد وہ دونوں اکٹھے ہوئے تھے..... چلو پیٹا..... جیسا آپ کو مناسب لگے

..... وہ دونوں بھی کچھ دیر تک گھر کے لیے نکل چکے تھے

.....

..... موسم اب ہلکا ہلکا ٹھنڈا ہو رہا تھا

..... عالم نے اک رو مینٹک سونگ پلے کر دیا

.... ماہنور اب خاموش تھی

عالم میں نے آئسکریم کھانی..... ماہنور نے آئسکریم کی شاپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا.....

..... پرا بھی موسم ٹھنڈا ہے ایسا نہ ہو کہ طبیعت خراب ہو جائے

..... نہیں میں نے کھانی ہے آپ میرے لیے لے آؤ

..... ماہنور نے ضد کہ تو عالم نے گہرا سانس بھرا اور اس کے لیے آئسکریم لینے چلا گیا

..... کچھ دیر تک وہ اس کافیورٹ فلیور لے کے آگیا تھا

..... ماہنور نے کھانا شروع کر دی

عالم اب پھر سے ڈرائیونگ کرنے لگا..... ویسے بڑی بے مروت ہو پوچھ تو لو کہ عالم

..... آپ بھی کھائیں گیں

..... عالم نے اسے کہا جواب بہت مگن ہو کہ آئسکریم کھا رہی تھی

..... آپ نے اگر کھانی تھی تو اپنے لیے لے آتے..... ماہنور نے کندھے اچکائے

..... نہیں مجھے لگا کہ تم مجھے خود کی آئسکریم دے دو گی

..... سوری اب میں کیا کر سکتی ہوں اگر آپ کو غلط فہمی ہو گئی تھی تو

..... اس کی بات پہ عالم مسکرایا

..... مانو

..... کچھ دیر بعد گاڑی کی خاموش فضا عالم کی آواز گھونجی

..... ماہنور کا دل زور سے دھڑکا

.... اس آواز میں چھپی تڑپ وہ محسوس کر سکتی تھی

..... ناجانے کیسے پر آنکھوں میں آنسو بھرنے لگے

..... اس کی طرف سے جواب نہ آیا تو عالم نے گاڑی روک دی کیونکہ وہ گھر پہنچ گئے تھے

..... عالم نے اس کا ہاتھ تھاما

..... ماہنور نے اپنا ہاتھ کھینچنا چاہا پر عالم کی گرفت کچھ مضبوط تھی

..... میری مانو ایم سوری

..... عالم نے اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھتے ہوئے

..... ماہنور اب بھی خاموش تھی

..... سوری بس اک بار معاف کر دو پلیز

..... عالم کی آواز میں چھپی تکلیف سے وہ باخبر تھی

.....عالم میں

.....پلیز بس اک بار

.....عالم نے اس کی بات کاٹ کے پھر سے کہا

یہ لمحے بہت خاص تھے ان دونوں کے لیے.....دونوں اک دوسرے کی دھڑکنیں  
.....سن سکتے تھے

.....مجھے لینے کیوں نہیں آئے.....ماہنور نے پھر سے وہ شکوہ کیا

.....عالم نے اس کے کندھے سے سراٹھایا

.....اس نے ماہنور کے چہرے کو تھام لیا

.....اس کی جو سزا دینا چاہتی ہو دے لو پر پلیز بس اک بار معاف کر دو

عالم کا چہرہ ماہنور کے چہرے کے بالکل قریب تھا اتنا کہ دونوں اک دوسرے کی سانسوں کو  
.....اپنے چہرے پہ محسوس کر سکتے تھے

.....ماہنور کی آواز پہ عالم نے اس کی آنکھوں میں دیکھا.....عالم

.....آنکھوں سے آنکھیں ایسی ملی کہ پھر بات ہونٹ پہ جا پہنچی

ناجانے کب وہ دونوں اتنا قریب آئے کہ اب وہ اک دوسرے کے لب چوم رہے  
.....تھے

.....عالم کا انداز بہت نرمی لیے ہوئے تھا

.....کچھ دیر تک عالم پیچھے ہوا کیونکہ ماہنور کی اکھڑتی ہوئی سانسیں وہ محسوس کر چکا تھا

.....آئی لو یو یار.....عالم نے اس کی آنکھوں پہ بوسا دیا

.....آئی لو یو ٹو.....اس بار ماہنور نے اس کی ٹھوڑی پہ لب رکھتے ہوئے کہا

.....عالم کو لگا کہ اسے دنیا کی سب سے بڑی خوشی مل چکی ہو

.....تو معاف کر دیا ناں مجھے

.....عالم کی بات پہ ماہنور مسکرائی.....سوچ کہ بتائوں گی

ماہنور نے دیکھا کہ عالم اب بھی سیریس تھا.....اب مجھ پہ غصہ ہو گیس کیا میرے

.....پیاری ہی.....ماہنور نے پھر سے اس کی ٹھوڑی کو چومتے ہوئے کہا

تم سے اب کبھی ناراض نہیں ہو سکتا.....تم اب زندگی بن چکی ہو....اور زندگی سے

.....ناراضگی مطلب موت

عالم کی بات پہ ماہنور کو بہت تکلیف ہوئی.....عالم پلیز ایسی باتیں نہ کریں...میں نے

.....آپ کو معاف کیا اب بس میں سب بھول کہ آپ کے ساتھ خوش رہنا چاہتی ہوں

ماہنور کی بات پہ عالم نے اسے گلے لگا لیا..... اک سکون تھا جو اس کی رگ رگ میں  
اتر چکا تھا..... تھینک یو میری جان..... میں آپ کا یہ احسان ساری زندگی نہیں  
..... بھولوں گا

ماہنور پلیز یاد رہے سب میری زندگی کی بہت..... شش عالم میں وہ سب بھول جانا چاہتی  
..... ہوں دوبارہ ہم کبھی پاسٹ کی بات نہیں کریں گیں  
..... اس کی بات پہ عالم نے اثبات میں سر ہلایا  
..... چلیں اندر میں اور ایسے نہیں بیٹھ سکتی  
..... اوکے جی چلیں آپ کا حکم سر آنکھوں پہ  
..... عالم نے مسکراتے ہوئے کہا اور دونوں گھر کے اندر چلے گئے  
سراج وہ آپ نے میری بلیو شرٹ تو نہیں دیکھی..... مر حانے الماری سے سر نکالتے  
..... ہوئے کہا

..... یاد با کرد واس بلیو شرٹ کا پیچھا چھوڑ بھی دو  
سراج نے لیپ ٹاپ پہ کام کرتے ہوئے کہا..... سراج بتائیں ناں آپ نے تو  
..... نہیں دیکھی



نہیں جان من میں نے نہیں دیکھی اور وہ تمہیں اتنی خاص کیوں لگتی ہے جو اس کا پیچھا ہی  
..... نہیں چھوڑتی

عالم وہ بھائی نے مجھے دی تھی وہ میری فیورٹ شرٹ ہے اور بھائی نے اتنے پیار سے لائی  
..... تھی تو کیوں ناں بار بار پہنوں

..... مر جانے الماری میں جھکے ہوئے کہا

..... سراج نے اسے کمر سے تھام لیا

..... اہہ سراج چھوڑیں بس ہر وقت آپ کو رو مینس سو جتا رہتا ہے

..... تمہیں دیکھ کہ اک یہی چیز ہی سو جھتی رہتی ہے

اور اپنے بھائی کی لائی ہو شرٹ اتنی بات پہنی ہے پر اپنے شوہر کی لائی ہوئی وہ نائیٹی بس اک  
..... بار ہی پہنی ہے

..... سراج کی بات پہ۔ مر جانے لگی

زیادہ فری نہ ہوں..... وہ بس اک بار ہی پہنی تھی میں نے جب آپ ناراض تھے اب

..... روزانہ کی امید مت رکھیے گا

..... او تو مطلب اب دوبارہ ناراض ہونا پڑے گا

..... سراج نے بالوں کی ٹھیک کرتے ہوئے کہا

..... اچھا سنو کل ہم نے کہی جانا ہے تو تم تیار رہنا  
..... سراج نے شیشے میں اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا..... کہاں جانا ہے  
..... مر حانے مڑ کہ پوچھا  
..... بس سوچا بیوی کو کہی گھمانے لے جائوں  
..... ماشاء اللہ بڑی جلدی نہیں سوچ لیا اپنے  
..... مر حاکے طنز پہ سراج ہنسا  
کیا یار اب طعنے دے رہی ہو..... اور یقین کرو بالکل بدل گئی ہو کہاں پہلے تم مجھ سے  
..... ڈرتی تھی اور کہاں اب ہاتھ ہی نہیں آتی  
جی کیونکہ پہلے آپ نے مجھے بہت ڈرایا ہے اور اب ایسا سوچیے گا بھی نت کہ میں دوبارہ  
..... آپ سے ڈروں گی بھی  
..... مر حانے بال باندھتے ہوئے کہا  
..... یار کتنی بار بولا ہے کہ بولوں کو کھلا چھوڑا کرو  
..... سراج نے اس کے ہاتھ سے کیچر لیتے ہوئے کہا  
..... سراج اک بات بولوں..... مر حانے کچھ گم سم سی تھی  
..... سو سوال پوچھو میری جان

.....سراج نے اس کی کمر تھامتے ہوئے کہا  
آپ جیسے ابھی ہوناں ہمیشہ ایسے ہی رہو گے..... کبھی مجھے اگنور نہیں کرو گے.....  
.....کبھی بھی مجھے غصہ نہیں کرو گے  
.....مرحانے کسی ڈر کے تحت کہا

.....میری جان میں ہمیشہ ایسا ہی رہوں گا بلکہ اب تو آپ کو اور پیار دوں گا  
.....میرا وعدہ ہے آپ سے کہ زندگی کے آخری سفر پر بھی آپ مجھے ایسا ہی پائو گی  
چاہے ہمارے کتنے بھی بچے ہو جائیں میں ہمیشہ سب سے پہلے آپ کو رکھوں گا.... سب  
.....سے زیادہ خیال آپ کا رکھوں گا  
.....سراج کی بات پہ وہ مسکرائی

ہر بات میں اپنے مطلب کی بات آپ کر ہی لیتے ہو..... اس کا اشارہ بچوں والی بات پہ  
.....تھا

.....ہا ہا ہا ہا ہا ہا..... سراج نے ہنستے ہوئے اسے گلے لگایا  
.....مرحہ بھی مسکرا نے لگی

وہ جانتی تھی کہ سراج اب بچہ چاہتا ہے.... وہ اور ماہنوردونوں ہی بچوں سے بہت اٹیچ  
.....تھے

مرحبا بھی اب ایسا ہی چاہتی تھی  
..... ارے عالم بیٹا آگئے آپ

ابھی وہ گھر میں داخل ہی ہوئے تھے کہ سامنے ہی عالم کی چچی کھڑی ان کا انتظار کر رہی  
..... تھی

جی چچی آج کچھ دیر ہو گئی وہ دراصل ماہنور کے چیک آپ کے بعد ہم انکل آنٹی سے ملنے  
..... چلے گئے تھے

عالم نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا..... ماہنور پہلے ہی صوفے پہ بیٹھ چکی تھی..... عالم  
..... اس کے ساتھ بیٹھا تھا

..... ماہنور کو شک ہوا کہ ضرور ان کے خرافاتی دماغ میں کوئی بات ہے

..... اے بیٹا پھر تو آپ تھک چکے ہو گے آپ جائو آرام کر لو

..... نگین بیگم نے کچھ پریشان چہرہ بناتے ہوئے کہا

..... کیا بات ہے چچی آپ پریشان کیوں ہیں

وہ دراصل بیٹا میرین کی طبیعت صبح سے کچھ ٹھیک نہیں ہے..... سارا دن اس کی سر اور

پیٹ میں درد رہا ہے تو میں سوچ رہی تھی کہ اگر تم ایزی ہو تو میرین کو ہسپتال لے

..... جائو

تمہارے چچا بھی آج دیر سے آئے ہیں اور بہت تھک چکے تھے اسی وجہ سے میں نے ان سے..... اس بارے میں بات نہیں کی

..... نگین بیگم نے بیچارہ سا چہرہ بنایا

ماہنور ضبط کر کے رہ گئی..... اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس چچی نامی بلا کو یہاں سے..... غائب کر دیتی

ارے چچی اس میں پریشانی کی کیا بات ہے آپ میرین سے بولیں وہ تیار ہو جائے میں اس کا..... چیک آپ کروا کے لاتا ہوں

عالم نے چچی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا..... وہ جانتا تھا کہ ماہنور نے غصہ ہونا ہے اسی..... وجہ سے وہ اسے دیکھنے سے گریز کر رہا تھا

..... نہیں بیٹا آپ تھک گئے ہو گے اور ویسے بھی اب اسے کافی حد تک آرام چکا ہے

..... نگین نے ماہنور کو دیکھتے ہوئے کہا..... ان کا انداز کچھ بتانے والا تھا

ماہنور کو غصہ آنے لگا..... نہیں چچی کوئی بات نہیں میں نہیں تھکا آپ میرین کو بولیں..... وہ تیار ہو جائے..... میں اس کا چیک اپ کروا کے لاتا ہوں

عالم آپ تھک چکے ہیں صبح سے ابھی تک مصروف رہے ہیں اور ویسے بھی آنٹی بول تو رہی

..... ہیں ناں کہ اب وہ بہتر فیل کر رہی ہے تو آپ صبح اس کا چیک اپ کروا دیجیے گا

.....ماہنور بیچ میں بول پڑی

.....نگین بیگم کو ماہنور پہ بہت غصہ آیا

.....ہاں بیٹا ماہنور کو بھی اب یہی بات مناسب لگ رہی ہے تو میں کیا کر سکتی ہوں

.....انہوں نے بہت ہی عجیب طریقے سے اس پہ بات پہینکی

.....ان کا انداز کچھ ناگوار سا تھا

ارے نہیں آنٹی ماہنور بھی میری تھکاوٹ کی وجہ سے کہہ رہی ہے پر میں نہیں سمجھتا کہ

.....ایسی کوئی بات ہے اسی لیے آپ پلیز میرین کو بلائیں

.....اچھا بیٹا چلو آپ اتنا بول رہے ہو تو میں اسے بول کہ آتی ہوں کہ وہ تیار ہو جائے

نگین بیگم نے اک طنزیہ مسکراہٹ ماہنور کی طرف اچھالی اور جلدی سے اندر میرین کے

.....کمرے کی طرف چلی گئی

.....عالم کی نظر ماہنور پہ پڑی جو غص اور شکوہ لیے اسے ہی دیکھ رہی تھی

.....مویا ربات کو سمجھو میں ایسے

.....ابھی وہ مزید بولتا کہ ماہنور غصے میں اپنے کمرے میں چلی گئی

.....عالم بھی اس کے پیچھے گیا

یار ماہنور پلین ناراض نہ ہو یار.... اچھا نہیں لگتا ناں کہ وہ بیمار ہو اور ہم اس کا چیک اپ بھی  
..... نہ کرائیں

مجھے پتا ہے عالم پر جب وہ بول رہی تھی کہ وہ میرین اب کچھ حد تک بہتر ہے تو کیا ضرورت  
..... تھی یہ سب بولنے کی

ماہنور کا غصہ اپنی پیک پہ تھا..... بار بار یہی خیال آ رہا تھا کہ ضرور اس ماں بیٹی نے کوئی  
چال سوچی ہے جس کی وجہ سے وہ رات کے وقت اسے عالم کے ساتھ بیچھ رہے  
..... ہیں

..... مانو تم نے بھی دیکھا ناں کہ ان کا بولتے وقت انداز کیسا تھا  
..... ماہنور نے بیڈ پہ لیٹتے ہوئے خود پر کمفرٹر اوڑھا  
..... مانو پلینز..... ادھر دیکھو ناں یار ابھی ابھی کر کے تم. راضی ہوئی تھی اور اب پھر  
..... سے

..... پھر سے آپ نے ناراض کیا ہے مجھے  
..... ماہنور نے غصے سے کہا

..... اچھا ایم سوری ناں..... عالم نے کمفرٹر ہٹاتے ہوئے کہا

ماہنور نے کچھ سوچا..... وہ جانتی تھی کہ عالم مجبور ہے... اس کے سامنے بات ہی کچھ

..... اس طریقے سے رکھی گئی ہے کہ وہ اب منع بھی نہیں کر سکتا

اور وہ جانتی تھی کہ یہ سب وہ صرف اپنی بیٹی کا کام نکلوانے اور عالم کو اس سے دور رکھنے

..... کے لیے کر رہی ہیں

ماہنور کو احساس ہوا کہ وہ عالم سے ناراض ہو کہ اب وہی سب کر رہی ہے جو وہ نگین بیگم

..... چاہتی ہے

..... مانو..... عالم نے پھر اسے پکارا تو وہ سوچوں سے باہر آئی

..... اچھا ٹھیک ہے جائیں اور جلدی واپس آئے گا

..... ماہنور کی بات پہ عالم مسکرایا

اور تم نے سوناہر گز نہیں ہے کیونکہ آج میں نے تمہیں کسی..... شکر ہے تم مانی تو سہی

..... حال میں بھی نہیں چوڑنا

..... عالم نے آنکھ و نک کرتے ہوئے کہا

..... عالم کچھ شرم کریں..... ماہنور نے ہنستے ہوئے کہا

..... بیگم وہ بات نہیں سنی..... جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم

..... عالم نے کہنی کے بل اس کے پاس لیٹتے ہوئے کہا



.....ماہنور اب مسکرا رہی تھی

.....اچھا ویٹ کرنا.....عالم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر چومتے ہوئے کہا

.....سوچوں گی.....ماہنور کی بات پہ اس نے ماہنور کو گھورا

.....سوئی تو آ کے جگادوں گا

.....نہیں بلکہ تم کچھ دیر کے لیے سو جاؤ بعد میں میرے آنے کے ٹائم جاگ جانا

.....اچھا سنیں

.....ہائے میری جان سنائیں

یہ شوخ پن اس کی طبیعت کا حصہ نہ تھا پر آج وہ جتنا خوش تھا شاید وہ.....عالم. شوخ ہوا

.....بتا نہیں سکتا تھا

.....آج کے دن کا انتظار وہ پچھلے کتنے مہینوں سے کر رہا تھا

.....وہ ناں آتے ہوئے میرے لیے آئس کریم اور کھانے کے لیے بہت سارا کچھ لائے گا

.....ماہنور نے پیار سے اس کا ہاتھ تھاما

...کوئی ضرورت نہیں ہے وہ اب ان ہیلدی چیزیں ہیں

.....ڈاکٹر نے منع کیا تھا ناں....اور تم نے تو دن کو کھائی تھی آئس کریم اور ابھی پھر سے

.....عالم نے صاف منع کر دیا

.....عالم وہ دن کی تھی اور ویسے بھی میرا دل کر رہا ہے  
.....مانو ویسے آپ پر یکنینسی کے بعد بہت کھانے لگی ہو  
عالم اس کے پیچھے بیٹھ گیا اور اس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھے بیبی کو محسوس کرنے  
.....لگا.....یہ سب آپ کا بیبی کھانا چاہ رہا ہے  
.....ہا ہا ہا ہا میرا بیبی اتنا بھوکا ہر گز نہیں ہے کہ ہر دو منٹ کے بعد کچھ کھانے لگے  
.....تو آپ کا مطلب ہے کہ میں بھوکا ہوں  
.....ماہنور نے آنکھیں پڑھ پڑھاتے ہوئے کہا  
اچھا اب ناراض نہ ہو نہیں ہو تم بھوکا اور بہت ہی پیاری لڑکی ہو جو مجھے دنیا کا سب سے بڑا  
.....تحفہ دینے جا رہی ہو  
.....عالم نے ماہنور کا رخ اپنی طرف موڑا اور اس کے لبوں پہ جھک گیا  
.....ابھی وہ انھیں ابھی سے محسوس بھی نہیں کر پایا تھا کہ دروازے پہ دستک ہوئی  
.....ماہنور مسکرائی  
.....اک تو کون آگیا.....عالم نے غصے سے کہا  
.....وہی آئے ہیں جنھیں آپ نے تیار ہونے کا بولا تھا کہ میں آپ کا چیک آپ کروالوں

ماہنور کی بات پہ عالم گہرا سانس بھر گیا..... اسے بہت غصہ آتا تھا جب کوئی ان کے

..... قربت کے وقت بیچ میں آتا تھا

..... عالم آٹھ کے باہر نکلنے لگا

..... چچی آپ چلیں میں آتا ہوں..... اس کی آواز پہ چچی وہاں سے چلی گئی

..... عالم نکلنے لگا

ابھی وہ دو قدم ہی چلا تھا جب واپس مڑا اور ماہنور کے لبوں کو زور سے چوما اور بھاگتا ہوا

..... کمرے سے باہر نکل گیا

اس کی حرکت پہ ماہنور مسکرائی

.....

عالم کو میرین کو دیکھ تھوڑا عجیب سا لگا جو بالکل تنگ سا لباس پہنے اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ

..... پہ بیٹھی اس سے باتیں کر رہی تھی

..... اسے وہ کہی سے بھی بیمار نہ لگی

وہ بچہ نہ تھا جو چٹلی کے اشارے نہ سمجھتا تھا پر وہ اپنے چچا کی وجہ سے خاموش تھا.....

اسے اندازہ تھا کہ اگر آج وہ پہلے والا عالم ہوتا تو چچی نے اک بار بھی مڑھ کے نادیکھنا تھا پر

..... اب عالم کی پوسٹ اور اس کے پیسے کو دیکھ کہ وہ وہاں آئی تھی

وہ بہت تنگ ہو چکا تھا..... وہ جان بوجھ کہ کچھ ایسی حرکتیں کر رہی تھی جو عالم کا دماغ گھما  
..... رہی تھی

..... جبکہ ساتھ میرین بیٹھی بس عالم کو دیکھے جا رہی تھی  
اسے آج نگین بیگم نے بہت ساری باتیں سمجھا ..... آج وہ اسے پروپوز کرنے والی تھی  
..... کہ بیجھا تھا

..... 🙄 اسے یہ تک بول دیا تھا کہ اگر عالم تمہارے قریب آنا چاہے تو روکنا مت  
..... وہ بار بار اپنے بال سیٹ کر رہی تھی

..... عالم اس کی ہر حرکت نوٹ کر رہا تھا  
..... عالم مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے

..... عالم نہیں عالم بھائی

..... تم مکری چھوٹی بہن ہو تو چھوٹی ہونے کے ناطے بھائی یا بھیا بولا کرو

..... عالم کی بات میرین کو ناگوار گزری

..... چھوٹی تو ماہنور بھی ہے

..... اس کی بات پہ عالم نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا

..... تمہارا دماغ خراب ہے وہ میری بیوی ہے

..... اس کا اور تمہارا الگ الگ مقام ہے

..... عالم گاڑی روک چکا ہے کیونکہ اس کی بات سے وہ اس کا مطلب سمجھ چکا تھا

..... عالم میں آپ کو بہت پسند کرتی

..... اور میرین نے بغیر کوئی لگی پٹی کے سیدھی بات کر دی

..... عالم کا تو دماغ گھوم گیا

..... ہوش میں تو ہو..... دماغ اپنی جگہ پہ ہے تم ایسا سوچ بھی کیسی سکتی ہو

..... کیوں کسی کو پسند کرنے میں کیا برائی ہے

برائی ہی ہے اک شادی شدہ مرد کو سوچنا بھی گھٹیا پن ہے..... اور. تم ایسا سوچتی ہوں

..... مجھے اندازہ نہیں تھا تمہارے اس گھٹیا پن کا

عالم پلیز آپ مجھ سے شادی کر لیں..... پلیز میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگو گی.. کبھی

..... آپ کو کسی بات کے لیے تنگ نہیں کروں گی..... جیسے وہ ماہنور کرتی ہے

..... خبردار جواک لفظ اور بولا

..... میں شادی شدہ ہوں اور ماہنور کے بارے میں لفظ بھی بولا تو زبان نکال دوں گا

میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہے میری پہلی اور آخری محبت..... میرا

..... عشق

..... اور تمھاری سوچ کے بارے میں . میں بات کرتا ہوں چچی سے

..... اب چلو چپ کر کے گاڑی میں بیٹھو

..... مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ تم کتنا بیمار ہو

.... اس اے پہلے عالم اگے قدم بڑھاتا میرین اگے بڑی اور عالم کے چہرے کو تھا منا چاہا

..... اور بس یہی عالم کا دماغ گھوم گیا

..... چٹاخ!!!!!!! تھپڑ کی آواز اس خاموش فضا میں . گونج اٹھی

..... میرین اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھے بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی

..... میری سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا نکلی تم

تمھیں زرہ برابر بھی چاچو کی عزت کا احساس نہیں ہے وہ تم سے کتنی محبت کرتے ہیں اور

..... تم

..... تو میں بھی تو آپ سے محبت کرتی ہوں ناں میری محبت کا کیا ہاں

..... میرین چیخی

..... چیخو مت ورنہ زبان اکھاڑ دوں گا..... اور یہ سب اب جا کہ چچی کو سنانا

عالم مجھے آپ کی دوسری بیوی بننے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے . میں پھر بھی آپ کے

..... ساتھ لوں گی

.....عالم جان چکا تھا کہ اس وقت اس پاگل لڑکی کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے

.....عالم نے اسے گاڑی میں پھینکا اور خود ڈرائیونگ کرتے ہوئے لگا

.....گاڑی واپس گھر کی طرف جارہی تھی

.....میرین روتے ہوئے ہچکیاں کے رہی تھی

.....اس کا دماغ بہت تیزی سے کام کر رہا تھا

.....اب اس نے سوچ لیا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے

.....

گاڑی میں بہت بار میرین نے عالم سے بات کرنی چاہی پر ہر بار عالم کو دیکھ کہ چپ ہو

جاتی.....

.....عالم کا غصے سے برا حال تھا..... بازو پہ رگیں واضح نظر آرہی تھی

.... گاڑی گھر کے باہر آنے کی.... عالم جلدی سے گاڑی سے اتر ا اور اندر چلا گیا

..... میرین بھی اس کے پیچھے بھاگی

.....

..... بڑی تیز بننے کی کوشش کرتی ہو پر ابھی تم نگین بیگم سے واقف نہیں ہو

عالم کے جانے کے کچھ دیر بعد ماہنور باہر آئی..... اسی پیاس لگی تھی اسی وجہ سے وہ کچن  
..... میں چلی آئی

..... فریج میں سے پانی کی بوتل نکال رہی تھی جب اسے یہ الفاظ سننے کو ملے  
..... مجھے آپ جیسے لوگوں سے واقف ہونا بھی نہیں ہے  
ماہنور کی بات پہ انھیں جیسے آگ سی لگ گئی..... لڑکی تمہارے کہنے کا مطلب کیا  
ہے.....

وہی جو آپ نے سمجھا..... اور آپ کون ہوتی ہیں میرے ہی گھر میں کھڑی ہو کہ مجھے یہ  
.... بتانے والی کہ میں آپ سے واقف نہیں ہوں  
..... ماہنور نے گلاس میں پانی ڈالتے ہوئے کہا

ہا ہا ہا..... بڑی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں تم نے.... بہت جلد تمہیں اس گھر سے فارغ  
کرنے والی ہوں میں اور یہ گھر میری بیٹی میرین کا ہے..... عالم بس صرف اس اولاد کی  
.... وجہ سے مجبور ہے ورنہ میں جانتی ہوں اسے

..... بد تمیز اور زبان چلانے والی لڑکیاں اسے زہر لگتی ہیں  
نگین بیگم کی بات پہ ماہنور مسکرائی..... وہ ہر طرح سے ان سے مقابلہ کرنے کے لیے  
..... تیار تھی..... آج ان کے درمیان بہت کھل کہ بات ہو رہی تھی



اسے ایسی لڑکیاں پسند نہیں ہیں ..... واو کیا جانتی ہیں آپ عالم کے بارے میں  
..... دیکھیں پھر بھی اس نے مجھے اپنا نکاح میں لیا

اور جہاں تک بات رہی آپ کی بیٹی کی تو خواب ہے آپکا کہ عالم کبھی آپکی بیٹی سے شادی  
..... کرے گا

..... اور عالم کی زندگی میں میری کتنی اہمیت ہے یہ آپ جان ہی چکی ہوں گی  
ماہنور کی باتیں انھیں بس جلائے جارہی تھی ..... انھوں نے سوچا تھا کہ جیسے مرہا کو قابو  
کیا تھا ویسے اسے بھی سنبھال لیں گی پر یہ ماہنور تھی جو سامنے والے کو منہ توڑ جواب دینا  
..... جانتی تھی

.... دیکھ لوں گی تمہیں میں .... اب دیکھنا اگر تمہیں رلایا نہیں تو میرا نام نگین نہیں  
چلیں دیکھ لیں گیں ویسے بھی آپ جتنی ڈھیٹ ہیں میں دیکھ چکی ہوں ..... جس انسان کو  
بچپن میں اپنے گھر سے نکال دیا ..... یہ خیال بھی نہیں آیا کہ وہ کیسے اپنی چھوٹی بہن کو  
.... سنبھالے گا کیسے سب بیچ کرے گا

..... آج کتنے عرصہ ہو گیا اسی کہ گھر میں پڑی ہیں ... مفت کی روٹیاں توڑ رہی ہیں  
..... ماہنور نے بنا کسی لحاظ کہ کہا

..... نگین بیگم کی تو آنکھیں باہر آگئی

..... ابھی وہ کوئی بات کرتی جب انھوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی عالم کھڑا تھا

..... اس کے پیچھے ہی میرین کھڑی تھی

عالم کو دیکھ اک پل کو ماہنور بھی ڈر گئی..... اسے اندازہ تھا کہ اس نے کچھ زیادہ ہی بول

..... دیا ہے

..... اس اے پہلے وہ کوئی بات کرتی نگین بیگم آنسو بہاتی ہوئی عالم کے پاس آگئی

عالم بیٹا دیکھیں ماہنور مجھے کیا بولے جا رہی ہے کہ میں آپ کے گھر مفت روٹیاں تو رہی

..... ہوں اور میرین کے بارے میں بھی اس نے بہت غلط باتیں کی ہیں

بیٹا سچ بات یہ ہے کہ اسے ہم برداشت ہی نہیں ہو رہے.... یہ مجھ سے میرین سے پتا نہیں

..... کیوں اتنی تنگ ہوتی ہے

ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے بول رہی تھی کہ یہ میرا گھر ہے جب چاہوں آپ کو گھر سے نکال

..... دوں

..... نگین بیگم نے چادر کا اک کونا منہ میں دباتے ہوئے کہا

..... ماہنور کو لگ رہا تھا کہ اب اسے اک تھپڑ پڑنے والا تھا

..... اسے نہ تو چھوٹے بڑے کا لحاظ ہے... مجھ سے اتنی بد تمیزی کی اس نے

..... عالم کھڑا بس انھیں سنے جا رہا تھا

بلیو شرٹ پہنے کف فولڈ کیے..... وہ بازو باندھے کبھی ماہنور تو کبھی نگین بیگم کو دیکھے جا رہا تھا.....

.....عالم میں نے انھیں

.....ارے تم اب میرے بارے میں کیا جھوٹ بولو گی عالم سب سن چکا ہے  
ارے بس میں یہاں رہتی ہی نہیں ہوں..... میں اپنی بیٹی اور شوہر کے ساتھ واپس چلی  
.....جائوں گی

چلو میرا تم اپنا سامان ..... یہ ہمیں یہاں دیکھنا نہیں چاہتی تو ہم بس چلے جائیں گے  
.....پیک کرو

.....نگین بیگم نے بڑی چالاکی سے ساری بات ماہنور پہ ڈال دی  
.....اب وہ عالم کی طرف سے ماہنور کو پڑنے والی بے عزتی کا انتظار کر رہی تھی  
.....کھڑی کیا ہو سنا نہیں چچی نے کیا کہا.... جائو سامان پیک کرو  
عالم کی بات پہ سب کو وہاں سانپ سونگ گیا..... نگین بیگم نے بے یقینی سے عالم کو  
.....دیکھا

.....ایسا ہی کچھ حال ماہنور کا تھا

.....عالم بیٹا آپ بھی مجھے غلط سمجھ رہے ہو

..... نکلین بیگم نے بے یقینی سے کہا

نہیں چچی میں آپ کو غلط نہیں سمجھ رہا..... بس مجھے لگتا ہے کہ اب آپ لوگوں کو واپس  
چلے جانا چاہیے..... میں آپ کو کبھی بھی ایسا نہ کہتا پر آج میرین نے جو حرکت کی ہے تو  
مجھے لگتا ہے کہ یہی مناسب رہے گا..... کیونکہ میرین کی حرکتیں بالکل بھی سہی  
..... نہیں ہیں

..... میرے خیال سے اب یہی بہتر رہے گا  
عالم کی بات پہ نکلین بیگم نے میرین کو دیکھا جو گردن جھکائے بس روئے جارہی  
..... تھی

..... کیوں پیٹا کیا بولا میرین نے  
..... نکلین بیگم کو تشویش ہوئی کہ وہ ضرور کام بگاڑ کے آگئی ہے  
چچی میں نے ہمیشہ اسے بہن کی نظر سے دیکھا ہے ہر یہ تو آج اظہار محبت کیے جارہی تھی یہ  
جانتے ہوئے بھی کہ میں چادی شدہ ہوں..... اور اتنا ہی نہیں اسے میری دوسری بیوی  
..... بننے سے بھی کوئی اعتراف نہیں

..... عالم کی بات پہ ماہنور کو چہرہ غصے سے لال ہو گیا  
..... تم میرے شوہر کو بڑکار ہی ہو بے شرم لڑکی

ماہنور میرین پہ جھپٹی پر عالم نے اسے پکڑ لیا..... مانوجہ کیا پاگل پن ہے ہم بات کر رہے  
..... ہیں ناں..... عالم نے اسے ڈانٹا

عالم بیٹا میرین چھوٹی ہے غلطی سے کچھ بول دیا ہو گا تم اس کی باتوں کو کیوں سیریس لے  
..... رہے کو

..... نگین بیگم نے اس کی وکالت شروع کر دی  
چچی اتنی چھوٹی نہیں ہے کہ اسے اس چیز کی سمجھ بھی نہ ہو کہ کب کیا کرنا ہے..... اور نا  
صرف بولنے اسے نے کچھ عمل کرنے کی بھی کوشش کی ہے تو اسی وجہ سے مجھے اب یہی  
..... بہتر لگ رہا ہے کہ میرین کو یہاں سے چلے جانا چاہیے

باقی ڈرائیور باہر کھڑا ہے وہ آپکو گھر چھوڑ آئے گا اور چاچو تو ویسے بھی کام کے سلسلے میں.  
گئے ہیں تو آپ انھیں کال کر کے بتا دیجیے گا کیونکہ اگر میں نے کال کی تو میں انھیں ان کی  
..... بیٹی کے کارنامے بتا دوں گا

..... اتنا بول کہ عالم نے ماہنور کا ہاتھ تھاما اور اپنے کمرے میں لے آیا  
پیچھے نگین بیگم میرین کو کوستی رہ گئی..... بازی اب ان کے ہاتھ سے نکل چکی  
..... تھی

..... عالم. اس نے کیا کرنے کی کوشش کی ہے جلدی بتائیں مجھے

ماہنور کا دماغ اب تک وہی اٹکا ہوا تھا..... کچھ نہیں یار بس چھوڑوان سب باتوں کو.....

..... عالم نے اس کا ہاتھ تھام کے اسے اپنے پاس بی بٹھایا  
..... عالم آپ بتا رہے ہیں یا میں جا کے اس کا منہ توڑ دوں  
..... عالم نے گہرا سانس بھرا

..... یار بس وہ میرے قریب آئی اور مجھے کس کرنے کی کوشش کی  
..... عالم جانتا تھا جب تک بتایا نہیں جان نہیں چھوٹنی تھی  
عالم..... اس نے آپ کو کس کی تو نہیں ناں..... ماہنور کی بات پہ عالم  
مسکرایا..... جی نہیں میں نے اسے روک دیا.... کیونکہ ان لبوں نے بس اپنی مانو کے  
..... لبوں کو چھونا ہے

..... عالم نے اس کے لب چومتے ہوئے کہا  
پچ کلر کی شرٹ کے ساتھ کیپری پہنے اور دوپٹہ کندھے پہ رکھے وہ اس کے دل میں اتر  
..... رہی تھی

عالم کا دل اب کافی مطمئن تھا کیونکہ اسے ہتا تھا کہ جو ہوا بالکل ٹھیک ہوا..... اب اس  
..... مسئلے کا یہی اک حل تھا

.....ماہنور کی فکر دیکھ وہ جی بھر کے مسکرایا  
.....ہاں جی آپ صرف میرے ہو.....اور اگر کوئی چھوے بھی تو دو تھپڑ لگا دینا  
.....او کے بوس.....عالم کے کہنے پہ ماہنور مسکرائی  
.....تھک گئے ہوں ہیں چینج کر لیں پھر آرام. کریں تھکن اتر جائے گی  
ایسا سوچنا بھی مت کہ میں سو کہ تھکن اتاروں گا.....اب یہ تھکن تم پہ ہی اترے  
گی.....

.....عالم کی معنی خیزی بات پہ ماہنور ہنسی  
.....ہٹیں میں نے چینج کرنا ہے.....ماہنور نے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا  
.....کچھ دیر بعد وہ نائیٹ سوٹ پہنے بیڈ پہ بیٹھی باڈی لوشن لگا رہی تھی  
.....وہ جانتی تھی کہ آج عالم نے کسی صورت پیچھے نہیں ہٹنا  
اس کے دل میں ڈر بھی تھا کیونکہ پہلی بار عالم ہی اسکے قریب آیا تھا اور وہ تکلیف وہ بھلا  
.....نہیں پائی تھی اور اب عالم. پاس آنا چاہتا تھا تو وہ کچھ ڈر بھی رہی تھی  
.....عالم بھی چینج کر کے آیا تو اسے کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا پایا  
.....کیا سوچ رہی ہیں میری ہنی بنی

عالم نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا..... پیلو بلکل اس کے پیلو کے ساتھ جوڑ  
کہ اب وہ بیٹھا بس اسے ہی گھورے جا رہا تھا..... ماہنور آدھی لیٹی آدھی بیٹھی کیفیت  
..... میں تھی

..... ہٹیں تنگ نہ کریں حد میں رہیں آپ  
تم۔ باہوں میں ہو اور ہم۔ حد میں رہیں..... مجری جان محبت میں کوئی اتنا شریف بھی نہیں  
..... ہوتا

..... عالم..... ماہنور نے اس کی داڑھی پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے پکارا  
جی جان عالم..... عالم نے اس کا وہی ہاتھ چوما اور اپنے ہاتھوں میں تھام  
..... لیا

..... عالم ہمیں ڈر لگ رہا ہے... ہمیں وہ سب یاد آرہا ہے  
مانو میری جان بس اک موقع دیں میں آپ کو سمیٹ لوں گا یہ وعدہ ہے آپ کے عالم  
..... کا

..... اتنا بول کہ عالم نے اس کے لبوں کو اپنے قبضے میں لیا  
..... اا کے انداز میں۔ اتنی نرمی تھی کہ ماہنور بھی بہک رہی تھی



پھر اس کے کان کی لو کو چومتا ہوا کبھی اس کی گردن پہ زور سے چومتا تو کبھی سینے

پہ.....

..... ماہنور کو سانس رک رہا تھا

..... ععام سانس لینے دیں..... ماہنور کی آواز میں واضح کپکپاہٹ تھی

میں خود پر سے کنٹرول کھورہا ہوں مانو..... بہکی ہوئی آواز میں وہ ماہنور کی دھڑکنیں مزید

..... بڑھا گیا

..... آہستہ آہستہ وہ اس کے وجود پہ چھا رہا تھا

عالم پلیز لائیٹ آف کر دیں..... ماہنور کی بات پہ عالم نے ہلکا سا اٹھتے ہوئے لائیٹ

..... آف کی اور ااکے وجود پہ چھاتا گیا

اس نے بہت محبت اور نرمی سے اسے چھوا تھا..... اس کا ہر ڈروہ ختم کر چکا

..... تھا..... اس کے انداز میں صرف محبت تھی

..... اندھیرے کمرے میں بس ماہنور کی سسکیاں گونج رہی تھی

آہستہ آہستہ رات گہری ہو رہی تھی

.....

..... اسے اپنے لبوں پہ کچھ حرکت محسوس ہوئی تو اس نے پٹ سے آنکھیں کھول دی

دیکھا تو عالم اس کے لبوں پہ جھکا ہوا تھا..... ماہنور نے اس کے گلے میں بازو ڈالے اور وہ  
..... بھی اسے محسوس کرنے لگی

..... کچھ دیر بعد عالم پیچھے ہوا تو دیکھا کہ وہ گہرے گہرے سانس بھر رہی ہے  
وہ پھر سے اس کے کان کے پاس جھکا سر گوشیاں کرنے لگا..... اس کی سرگوشیاں بہت  
..... بے باک تھی

ماہنور کو لگا اس کے کانوں سے دھواں نکل رہا ہے..... عالم پلیز پیچھے ہوں قسم سے آپ  
..... بہت زیادہ بد تمیز ہیں

..... ہا ہا ہا ہا..... میری جان کیا کریں آپ نے ہی میرا یہ حال کر دیا ہے  
..... اچھا اب ہٹیں.... اور جائیں شاور لینے کے بعد میرے لیے ناشتا بنانے کے لائیں  
..... اس کی بات پہ عالم نے اسے گھورا..... آپ کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو گئی  
..... عالم اس پہ چھایا ہوا تھا..... اس کے بالوں کو ٹھیک کرتے ہوئے بولا  
..... جی اب میں نے فری ہی ہونا ہے جائیں

ماہنور نے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا..... اسے بیچھنا تو بس اک بہانا تھا اصل میں  
تو وہ بس عالم کے سامنے سے چھپنا چاہ رہی تھی..... ماہنور مر حاکمی نسبت کافی کانفیڈنٹ

تھی پر عالم کی سرگوشیوں سے اسے لگ رہا تھا کہ اس کے گالوں سے جیسے آگ نکل رہی ہے.....

..... اچھا سنوناں

..... نہیں عالم پلیز جائیں مجھے بھوک لگی ہے

بھوک کو چھوڑوا بھی پہلے میری بات سنو..... عالم نے اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں..... الجھائی

..... نہیں ہمیں نہیں سننی

کون سا آپ کوئی اچھی بات کر رہے ہیں..... جائیں پلیز عالم اب ہم نے سچی میں رونے..... لگ جانا ہے آپ نے وہ بات کیسے بولی

..... ماہنور کا اشارہ اس کی گئی سرگوشیوں کی طرف تھا

اچھا پہلے ہمارے شرٹ دو ہم جارہے ہیں..... عالم نے اپنی کھلی گرے شرٹ کی طرف..... اشارہ کیا جسے ماہنور نے پہن رکھا تھا

عالم..... اس بار ماہنور نے غصے سے کہا..... کیا عالم..... ہماری شرٹ دیں یا ہم نے پہننی ہے..... عالم نے شرٹ کو گریبان سے کھینچا..... ماہنور کو وہ شرٹ بہت کھلی

تھی.....عالم کی نظر گلے اور سینے پہ موجود نشانوں پہ پڑی.....یہ بہت گہرے لو بائیٹس  
.....تھے جو عالم نے رات کو اس کے جسم پہ بنائے تھے  
.....عالم پھر سے ان لو بائیٹس پہ جھک گیا.....عالم دوبارہ بے قابو ہو رہا تھا  
.....ماہنور نے گہرا سانس بھرا  
وہ پھر سے رات والے موڈ میں آ رہا تھا.....عالم دیکھیں آپ نے پہلے ہی بہت نشان  
.....بنائے ہوئے ہیں اور اب پھر سے  
ماہنور کی آواز پہ وہ ہلکا اٹھا اور اسے گھورنے لگا.....اچھا میڈم اور جو آپ نے کیا اس کے  
.....بارے میں کیا کہیں گی آپ  
.....عالم کی بات پہ ماہنور حیران ہو گئی...ہم نے کیا کیا  
عالم نے کندھے اور سینے سے کمفرٹر ہٹایا اور اس کے ہاتھ ان نشانوں بلکہ ہلکی ہلکی زخموں پہ  
.....رکھے جو اس کے ناخنوں نے رات کو بنائے تھے  
.....بی بی یہ کب ہوا ہمیں تو نہیں پتا  
.....مانو یہ رات کو آپ نے اپنے ناخنوں کو میرے کندھوں پہ گھاڑا تھا  
.....اس کی بات پہ ماہنور کنفیوز سی ہونے لگی  
.....عالم درد ہو رہا ہے کیا

..... ماہنور کی بات پہ عالم گہرا مسکرایا..... ہاں ناں یار پلیز تم ان کی تکلیف کم کرو  
..... میں کیسے

..... جیسے میں کر رہا ہوں... اتنا بول کہ عالم پھر سے اس کے لو بائٹس پہ جھکا

..... عالم قسم سے بہت بھوک لگ رہی ہے

..... ماہنور کی بات پہ عالم نے گہرا سانس بھرا

..... اک تو تمھاری یہ بھوک

اس کے گالوں کو چومتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھا..... چلو تم فریش ہو لو تب تک میں ناشتا

..... بھی بنا لوں گا

الماری سے اپنے کپڑے نکال کہ وہ دوسرے روم کے واش روم میں فریش ہونے چلا

..... گیا

..... ماہنور مسکراتی ہوئی اٹھی اور اپنے کپڑے لیے فریش ہونے چلی گئی

کچھ دیر تک وہ باہر آئی... بالوں کو ڈرائی کرنے کے بعد وہ تیار ہو کہ کچن میں آئی تو عالم ناشتا

..... بنا رہا تھا

..... کیا بنایا ہے آپ نے..... ماہنور نے اس کے بازو کو تھماتے ہوئے کہا

..... پراٹھا اور آملیٹ

.....عالم یہ بہت ہیوی ناشتا ہے میں نے کوئی لائٹ ساناشتا کرنا ہے  
اس کی بات پہ عالم نے اسے گھور اپروہ نظر انداز کرتے ہوئے ریفریجریٹر سے کچھ نکالنے  
لگی.....

..... لگتا ہے آپ کی چچی اپنا بوریا بستر سمیٹ کے اپنے گھر نکل نکل گئی  
..... ماہنور نے اک کپ میں آئس کریم نکالتے ہوئے کہا  
..... مانو بہت بار بولا ہے کہ ایسے بات نہیں کرتے  
... افو عالم اب ان کے خود کے کام ایسے ہیں تو بندہ ان کے لیے ایسے ہی بولے گا  
..... اور یقین کریں میرین کی حوصلہ افزائی انھوں نے کی ہے  
میں کیا بول سکتا ہوں..... مجھے انھیں ایسے بھیج کہ اچھا نہیں لگ رہا پر اگر وہ یہاں رہتے  
..... تو میرین کوئی نہ کوئی ایسی حرکت کرتی جس سے چاچو کا سر جھک جاتا  
..... وہ کبھی بھی اپنی بیٹی کے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتے  
..... اچھا چھوڑیں ان کی باتوں کو..... ماہنور نے کپ عالم کے پاس رکھتے ہوئے کہا  
اور اسی کے پاس ماربل پہ بیٹھنے لگی.... پر ماربل تھوڑا سا اونچا تھا اور پھر ماہنور چھلانگ بھی  
..... نہیں لگا سکتی تھی  
..... عالم نے جھکتے ہوئے اس کو کمر سے تھاما اور اسے ماربل پہ بٹھایا

.....اہسہ کیا دن تھے جب میرین صبح صبح گرم گرم اور اتنا ٹیسی ناشتا بنا کے کھلاتی تھی

.....ماہنور کا آنسکریم کھاتا ہاتھ رکھا

.....عالم نے ہلکا سا جھکتے ہوئے اپنی مسکراہٹ چھپائی

.....کیا بولا آپ نے

ارے یہی کہ وہ بھی کیا دن تھے جب صبح صبح اٹھتا تھا تو بڑا ہی مزیدار ناشتا کھانے کو ملتا

.....تھا

عالم میں آپ کی جان نکال دوں گی.....ماہنور نے کپ کپ کھتے ہوئے اس کے بازو پہ

.....زور سے مارا

آپ کو اس چڑیل کے ہاتھ کا ناشتا یاد آرہا ہے...بس دودن آپ نے میرے لیے ناشتا بنایا

.....اور اب اتنا تنگ ہو گئے ہیں کہ ایسا بول رہے ہیں.....اور میرا دل جلا رہے ہیں

.....اللہ کو مانو ماہنور صرف دودن ہی میں نے ناشتا بنایا

.....عالم کو واقعی صدمہ لگا تھا

.....وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا

.....ہٹیں چھوڑیں مجھے نہیں کرنا میں نے کوئی ناشتا واشتا

.....ماہنور نے نیچے چھلانگ لگانا چاہی پر عالم نے اسے تھام لیا

.....مانو سو بار بتایا ہے کہ ایسے چھلانگ نہیں لگاتے پر تمہارے دماغ میں کچھ نہیں گھستا

.....اس بار عالم نے اسے سختی سے ڈانٹا تھا

.....پر ماہنور کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے

اچھا میری جان سوری.... یار سچی مزاق کر رہا تھا..... تمہیں لگتا ہے کہ میں اس کے

.....ناشتے کو مس کر سکتا ہوں یہ تو بس آپ کو تنگ کر رہا تھا

.....اور ابھی مجھے ڈانٹا بھی

.....اس نے عالم کے ہاتھوں پہ مارا جو اس کے آنسو صاف کر رہے تھے

میری جان..... آپ کو ابھی آئیڈیا نہیں ہے ایسے چھلانگیں لگانے سے کتنی پروہلم ہو سکتی

.....ہے

کل آپ کی ڈاکٹر نے بتایا کہ اگر ایسے چھلانگیں لگائیں گیں تو بنی کا سر بہت لمبا ہو

.....گا

.....عالم نے مسکراہٹ روکتے ہوئے کہا

کیا عالم سچ میں ایسا ہوتا ہے کیا..... چھلانگ لگانے سے بچے کے سر کی لمبائی کا کیا

.....کنیکشن

....مانو وہ ڈاکٹر ہیں بہتر سمجھتی ہیں.... اب چلو ناشتا کریں



.....عالم نے اسے کمر سے پکڑ کے نیچے اتارا

.....اب میں کبھی بھی چلانے نہیں لگائوں گی اگر میرے بیبی کا سر لمبا کو اتو

.....تم چھلانگ نہ لگانا تو کچھ نہیں ہوگا

کچھ دیر تک وہ اسے ناشتا کروا چکا تھا.....ماہنور نے ٹوسٹ کے ساتھ آملیٹ کھایا تھا جبکہ

.....عالم نے پراٹھا کھایا تھا

.....ابھی وہ ناشتے سے فری ہوئے تھے کہ دروازے کی گھنٹی بجنے لگی

.....عالم نے دروازہ کھولا تو سامنے ہی مرزا اور سراج کھڑے مسکرا رہے تھے

.....ارے تم لوگوں کا آج کیسے آنا ہوا.....عالم نے سراج سے گلے ملتے ہوئے کہا

.....پھر مرزا سے ملا

.....بس ہم نے سوچا تم لوگوں کو بھی کچھ ٹائم دے دیں

.....سراج نے ماہنور سے ملتے ہوئے کہا

سنا ہے تم دونوں کہی گھومنے جا رہے ہو.....عالم نے ماہنور کے ساتھ صوفے پہ

.....بیٹھتے ہوئے کہا

.....ہاں...ہم آج ہی نکل رہے تھے تو سوچا تم دونوں سے مل لیں

.....پر جا کہاں رہے ہو.....عالم کی بات پہ مرزا خاموش تھی

.....کیا پتا بھائی مجھے تو پتا بھی نہیں ہے

.....مرحاکى بات پہ عالم نے سراج کو دیکھا.....یہ کیا بات ہوئی تم نے اسے نہیں بتایا کیا

.....ہاں میں نے سوچا سب کچھ ریڈی ہو جائے تو مرحاکو بتائوں گا

.....دراصل ہم کچھ دنوں کے لیے امریکہ جارہے ہیں

.....سراج کی بات پہ مرحا حیران ہوئی

.....پر سراج میرا تو پاسپورٹ ہی نہیں ہے میں کیسے

.....وہ سب میں نے بنوالیا تھا تبھی تمہیں نہیں بتایا

اس کی بات پہ مرحا خوش ہوئی.....اس کی بہت خواہش تھی کسی باہر کے ملک میں جانے

.....کی

.....تھینک یو

.....مرحانے مسکراتے ہوئے کہا.....سراج بھی اسے مسکراتے دیکھ مسکرایا

.....عالم ان دونوں کو دیکھ اب بہت مطمئن تھا

ویسے بھائی چچی اور میرین نظر نہیں آرہی.....مرحانے نظر ادھر ادھر گھماتے ہوئے

.....کہا

.....وہ مانو وہ کل چلی گئی تھی

.....پر بھائی اچانک کیوں

.....اس سے پہلے کہ عالم کوئی جواب دیتا ماہنور بیچ میں بول پڑی

بس خود ہی کہنے لگی کہ اب ہمیں جانا چاہیے گھر بھی بہت عرصے سے بند ہے تو اسی وجہ سے  
.....چلی گئی

.....ماہنور کی بات پہ مر حاسکرائی

وہ جانتی تھی کہ کوئی نا کوئی بات ضرور ہے ورنہ اس کی چچی ایسے جان چھوڑنے والی ہر گز نہ  
.....تھی

.....کچھ دیر تک وہ بیٹھے باتیں کرتے رہے تب تک میڈ بھی آگئی تھی  
.....گھر کی صفائی کرنے اور انھیں چائے دینے کے بعد وہ بھی چلی گئی تھی

.....اب فلائٹ کا ٹائم ہونے والا ہے ہم بھی چلتے ہیں

.....ان سے ملنے کے بعد سراج اور مر حاسکریک کے لیے نکل گئے تھے

.....بڑے چھپے رستم ہیں آپ مجھے لگا کہ شاید مری کا پلین ہے آپکا

.....مرحانے سراج کے کندھے پہ سر رکھتے ہوئے کہا

بس تمہیں سر پرائیز دینا چاہتا تھا.. خیر ابھی تم امریکہ چلو وہاں خوب انجوائے کریں

.....گیں.....سراج نے اس کے ہاتھ کی پشت کو چومتے ہوئے کہا

..... سراج کچھ شرم کریں ڈرائیور بھی اسی گاڑی میں ہے  
..... تو کیا کرو

..... سراج نے پھر سے اس کے ہاتھوں کو چوما  
تو یہ کہ شرم کریں..... مرحانے ہنسے ہوئے کہا اور شیشے سے باہر دیکھنے لگی  
.....

..... وہ دونوں امریکہ پہنچ چکے تھے  
..... یہاں کا موسم ہلکا سرد تھا

سراج آپ نے بتایا ہی نہیں اور اب یہاں اتنی سردی ہے.... اور میں نے سردی کے  
..... حساب سے کپڑے نہیں لیے

..... حالانکہ وہاں اتنی سردی نہ تھی پر پھر بھی مرحانے کو فکر پڑھ گئی  
..... کیا مطلب ہم ہنی مون پہ آئے ہیں تو باہر آنے کی کیا ضرورت ہے  
..... ہم بس کمرے میں ہی رہے گئیں اور وہاں تمہیں کپڑے  
..... سراج پلیز بس کریں کچھ تو شرم کریں

..... مرحانے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا

وہاں سے تمھارا ..... ہا ہا ہا اچھا یاد پریشان نہ ہو... تھوڑی دیر تک ہم شاپنگ پہ چلتے ہیں  
جو دل کرے کے لینا..... اور کچھ اچھی والی شاپنگ بھی کریں گیں..... زرہ جھکتے  
..... ہوئے اسے معنی خیز بات کہی

..... مرحانے مسکراتے ہوئے اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھا

.....

..... آج اپنے پولیس سٹیشن نہیں جانا کیا  
مووی دیکھتے ہوئے ماہنور نے عالم سے کہا جو وہاں اس جے پاس صوفے پہ بیٹھا کوئی فائل  
..... ریڈ کر رہا تھا

..... نہیں کچھ دن کا آف لیا ہے

..... اس نے مصروف سے انداز میں کہا

..... اوو تو جب اف لیا ہے تو پھر چھوڑیں نہ اس سب کو اور مجھے ٹائم دین  
ماہنور نے اس سے فائل لے کے قریب موجود شیشے کے ٹیبل پہ چھوڑی..... اور خود  
..... اس کے گود پہ بیٹھ گئی

ماہنور کا چہرہ عالم کے چہرے کے پاس تھا..... اور اس نے دونوں ہاتھ اس کی داڑھی پہ  
..... رکھے

.....کیا یار کام کرنے دو ناں جانتی بھی ہو کتنا اچھا پور ٹینٹ کیس ریڈ کر رہا تھا میں  
عالم نے اسے کمر سے تھامتے ہوئے کہا.....اب اس کی کمر پہ ابھار وہ محسوس کر سکتا  
.....تھا.....جیسے محسوس کر کے اسے بہت سکون پہنچتا تھا

.....اچھا جی کیا کیس ہے مجھے بھی بتائیں ناں

.....چھوڑو تم جان کہ کیا کرو گی

.....عالم نے اسے مزید قریب کیا

.....نہیں ناں بتائیں مجھے جاننا ہے

.....ماہنور نے ضد شروع کر دی

وہ ناں یار اک شوہر نے اپنی بیوی کا قتل کر دیا تو اب بس میں اسی کیس کی جانچ پڑتال کر رہا

.....ہوں.....عالم نے اس کے گالوں کو چومتے ہوئے کہا

.....کلکيا...شوہر نے اپنی بیوی کو مار ڈالا.....پر کیوں

.....ماہنور واقعی حیران ہوئی تھی.....اس نے عالم کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

ہاں ناں سچ میں اور پھر اس کی ڈیڈ باڈی کو وہی چھوڑ کہ بھاگ گیا اب ہم اسی کو ڈھونڈ رہے

.....ہیں اور کسی ثبوت کی تلاش میں ہیں جس سے ہمیں وہ مل جائے

.....عالم نے اس کے بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے کہا

.....پر عالم ایسا کیسے کر سکتا ہے کوئی اور وجہ کیا ہوگی  
ماہنور نے پھر سے اسے پھینچے دھکیلاتا کہ وہ جواب دے.....جبکہ عالم نے اسے غصے سے  
.....گھورا

وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے شوہر کو اپنے قریب نہیں آنے دے رہی تھی بار بار پھینچے دھکیلتی  
.....تھی

اس کی بات پہ ماہنور نے اسے جن نگاہوں سے دیکھا عالم کو لگا کہ وہ ان میں ڈوب جائے  
.....گا

.....اچھانناں یار مزاق کر رہا تھا.....ابھی وجہ سامنے نہیں آئی

.....عالم نے اس کی گردن پہ جھکتے ہوئے کہا

.....عالم میں کیا سوچ رہی تھی کہ کیوں ناں ہم بھی کہی گھومنے چلیں

.....اس کی بات پہ عالم نے کوئی جواب نہ دیا وہ بس اب بھی اس پہ جھکا ہوا تھا

عالم سنیں ناں.....ماہنور نے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا.....ابھی نہیں جاسکتے ناں

کیونکہ ابھی آپ کوئی لمبا سفر نہیں کر سکتی اک بار ہمارا بیبی آجائے پھر بہت ہی اچھی جگہ پہ

.....چلیں گیں

.....پر عالم

..... شششش تنگ نہ کرو اب چپ کر کے بیٹھو

..... عالم ماہنور کے لبوں پہ جھکا گیا

..... ماہنور بھی اب آنکھیں بند کیے اسے محسوس کر رہی تھی

..... عالم نے اسے کمر سے تھامتے ہوئے اٹھایا اور کمرے کی طرف جانے لگا

..... ماہنور اس کا ارادہ سمجھ چکی تھی

..... عالم مجھے بھوک لللل

..... باقی کے الفاظ عالم چن چکا تھا

..... کمرے کا دروازہ بند کر کے اسے بیڈ پہ لیٹایا

..... اچھا جی ڈاکٹر کی باقی ہدایات کا آپ کو پتا ہے اور ان میں سے اک بات بھول گئے کیا

..... ماہنور کی بات پہ عالم گہرا مسکرایا

..... جانتا ہوں پرا بھی میں نے اس ہدایت کی اتنی خلاف ورزی نہیں کی

..... اس کی بات پہ ماہنور ہنسنے لگی

..... پر تب تک عالم اسے قابو کر چکا تھا

..... فسوں خیز لمحوں کے بعد عالم سگریٹ سلگا چکا تھا

..... ماہنور اس کے سینے پہ سر رکھے سوئی ہوئی تھی



عالم نے آرام سے اس کا سر پیلو پہ رکھا اور جھکتے ہوئے اس کے ماتھے پہ لب رکھے.... اور  
..... اپنی شرٹ پہنتا کمرے سے باہر چلا گیا  
کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ پھر سے بیٹھ کہ اپنا کیس سالو کرنے لگا

.....

..... وقت پر لگا کہ اڑ رہا تھا..... عالم کئی بار اپنے چچا چچی کے پاس گیا تھا  
ان کا رویہ پہلے جیسا تو نہ تھا پر اتنا برا بھی نہ تھا..... اور اس نے کبھی بھی میرین سے  
..... ملاقات نہ کی

..... اس کی چچی ہر بار اس بات پہ جلتی کہ اک چھوٹی سی لڑکی ان سے بازی لے گئی  
پر اب وہ بے بس تھی کیونکہ انھیں ایسا کوئی بھی طریقہ نظر نہیں آ رہا تھا جس سے وہ اپنا  
..... بدلہ لیں سکتی تھی

.....

..... ادگر سراج اور مر حالپنا ہنی مون بہت انجوائے کر رہے تھے  
..... سراج نے اسے بہت سی جگہوں پہ گھمایا جہاں کامر حانے صرف تصور ہی کیا تھا  
اس کی زندگی سراج کے ساتھ بہت خوشحال تھی.... ایسی زندگی کا اس نے کبھی سوچا بھی  
..... نہ تھا

.....کیا بنا رہی ہو میری جان

.....سراج نے اسے کمر سے تھامتے ہوئے کہا

.....آپ کافیورٹ پاستا بنا رہی ہوں.....مرحانے بغیر مڑے ہی جواب دیا  
اور میں نے اور بھی کچھ کھانا ہے.....سراج نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے  
.....کہا

.....ابھی وہ اس کے لبوں پہ جھکتا کہ ڈور بیل کی آواز پہ دونوں چونکے  
.....اس وقت کون ہو سکتا ہے

.....رات کے تقریباً نو بجھ رہے تھے

.....سراج نے دروازہ کھولا تو اس کی جیسے آنکھیں باہر آگئی

.....اسے لگا کہ اب اس کی خیر نہیں

سامنے ہی اس کی کچھ عرصہ پہلے بنائی گئی گرل فرینڈ انتہائی بے باک لباس پہنے کھڑی  
.....تھی

.....کون ہے سراج مرحانے دروازے کے پاس پہنچتے ہوئے کہا

.....پر سامنے ہی اک بولڈ سی لڑکی کو دیکھ اس کے ہاتھ رکے

.....سراج یہ کون ہیں.....سراج کے سامنے اس لڑکی کا انداز اسی انتہائی زہر لگا

..... کون ہیں آپ

..... سراج نے انگلش میں پوچھا..... ناچاہتے ہوئے بھی اس کی زبان لڑکھڑائی  
اس کے دل سے ابھی رحم کے لیے لاکھوں گالیاں نکل رہی تھی جس نے اسے گرل فرینڈ  
..... بنانے کا مشورہ دیا تھا

..... بے بی

.... اس لڑکی نے نہ آنسو دیکھنا تو اور سراج کے سینے سے لگ گئی  
..... جبکی مرحا کا غصہ سے برا حال ہو گیا

..... سراج نے اسے جلدی سے پیچھے دھکیلا

..... دور رہو..... اور تمھاری ہمت کیسے ہوئی ان کے قریب آنے کی

.... اس سے پہلے کہ مرھا گے بڑھتی اور مزید کچھ بولتی سراج بیچ میں پڑھ گیا

..... کون ہیں آپ اور کیا کام ہے آپ کو جائیں یہاں سے

..... سراج کی بات پہ اس لڑکی نے اسے ایسے گھورا جیسے کھانے والی ہو

بی بی میں جانتی ہوں تم مجھ سے ناراض ہو.. مجھے وہ سب نہیں کرنا چاہیے تھا پر جب تک میں

تمھیں مناتی تم پاکستان چلے گئے اور اب مجھے تمھاری آنے کی خبر ملی تو دیکھو میں جلدی

..... واپس آگئی

..... اس کی بات پہ مر حاکا چہرہ تولال انگار ہو گیا  
..... سراج بیبیہ کیا بول رہی ہے اور تمہیں کیسے جانتی ہے  
..... مر حانے ہکلاتے ہوئے کہا  
مر حامیری جان پتا نہیں کون ہے اور کیا بولے جارہی ہے تم اندر جائو میں اس سے ڈیل کرتا  
..... ہوں  
..... سراج نے اسے اندر بھیجنا چاہا  
..... یہ کون ہے بیبی  
..... اس کڑکی نے مر حاکا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا  
..... یا اللہ کہاں پھنس گیا  
..... سراج نے دل میں کہا  
..... میں سراج کی بیوی ہوں اور آپ کون ہیں زرہ بتائیے گا  
میں ان کی گرل فرینڈ ہوں اور سراج آپ کیسے شادی کر سکتے ہیں... مانا کہ آپ مجھ سے  
..... ناراض تھے پر اتنی سی بات پہ آپ نے شادی کر لی  
..... سراج کیا یہ سچ بول رہی ہے  
..... مر حانے اسے اپنی طرف موڑنے ہوئے پوچھا

.....میر و میری جان یہ ایسے ہی میں نے کبھی اسے سیر لیس

سراج کیا یہ سچ بول رہی ہے.....؟؟؟؟؟

.....مرحانے اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات دھرائی

.....ہاں یہ سچ ہے

.....اتنا بولنا تھا کہ مرحا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

.....مرحامیری بات سنو یا یہ پوری بات نہیں ہے میں

.....وہ مزید بولتا ہر مرحا بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی

.....کیسا لگا سر پرائیز بی

.....الیکسا کی بات پہ سراج نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھیجی

.....تمہاری ہمت کیسے ہوئی ایسے میری زندگی میں گھسنے کی

تم اچھے سے جانتی ہونا کہ میں تمہیں کچھ نہیں سمجھتا اور اک دفاع دلیل کر کہ اس گھر

.....سے نکالا بھی تھی پر نہیں تم ڈھیٹ ہڈی

.....اب منہ کیا دیکھ رہی ہو دفاع ہو جاؤ

.....سراج نے غصے سے کہا

.....بی بی آئی لو یو آئی کانٹ لیو

.....ائی سیڈ گیٹ لاسٹ

وہ اتنی اونچی آواز میں۔ چینخا کہ وہ آواز مر حانے بھی سنی جو کمرے میں بیٹھی رو رہی تھی.....

.....اور دوبارہ یہاں نظر بھی آئی تو جان سے مار دوں گا

.....وہ لڑکی جلدی سے وہاں سے بھاگی

.....سراج نے دروازہ بند کیا اور اپنے کمرے میں۔ چلا گیا

.....وہ جانتا تھا اب مر حاکو منانا بہت مشکل ہونے والا ہے

.....میر و دروازہ کھولو یار

.....سراج نے دروازہ بجاتے ہوئے کہا

.....سراج مجھے آپ سے اس وقت کوئی بات نہیں کرنی آپ جائو یہاں سے

.....مر حانے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

یار سچ میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جیسا تم سوچ رہی ہو بس اک بار بات تو سن لو پھر جو

.....چاہے سزا دینا پلیز یار بات سن لو

.....نہیں کچھ نہیں سننا بس جائیں یہاں سے

.....اب بھی سامنے سے انکار تھا

.....میر و پلینز

.....نہیں

.....سراج نے گہرا سانس بھرا

.....تمہیں میری قسم بس اک بار دروازہ کھولو پلینز

.....مرحاکو مجبوراً دروازہ کھولنا پڑا

یارائی سویرا ایسا کچھ نہیں ہے جانتی ہو جب تم۔ مجھ سے دور تھی تب میں نے اسے گرل

.....فرینڈ بنایا تھا اور سچ میں یہ مجھے خود بول رہی تھی

....تو کوئی بھی لڑکی آپ کو بولے گی تو آپ اس کے بوئے فرینڈ بن جائیں گیں

..یا ارمرحاج میں تب تم دور تھی اور میں

.....اور آپ نے اس سے دل بہلا لیا

.....مرحاکو اس کر رہی ہو تمہیں اندازہ بھی ہے کہ کیا بول رہی ہو

.....سراج نے غصے سے کہا

ہاں ہے مجھے اندازہ.... ظاہر ہے گرل فرینڈ۔ بنائی تو اسی مقصد سے ہو گی ناں ورنہ اور کیا

.....ریزن تھا ہاں

.....مرحانے اس کے سینے پہ زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا

..... ضروری نہیں کہ اسی لیے گرل فرینڈ بنائی جائے اور

.... واہ کیا کہنے آپ کے

..... مطلب آپ کو میں شکل سے بے وقوف لگتی ہوں

..... مر حاب تم حد سے بڑھ رہی ہو

..... سراج کی بات مر حاکو مزید غصہ دلا گئی

سراج بس کریں کیوں اپنے کیے پہ پردا ڈال رہے ہیں..... وہ لڑکی جس طریقے سے اپ

..... سے چپکی اس سے آپ کے اور اس کے درمیان کا تعلق واضح ہو گیا

..... نا جانے آپ اور اس کے درمیان ایسے کتنے تعلق

..... چٹاخ

..... اک زوردار تھپڑ مر حاک کی بات کو روک گیا

مر حانے بے یقینی کے ساتھ اسے دیکھا..... سراج بھی اب حیرانی سے اسے دیکھ رہا

..... تھا

.... اسے خود سمجھ نہ لگی کہ کیسے اس نے مر حاپہ ہاتھ اٹھایا

..... مر حامیں ایسا

..... وہ کچھ مزید بولتا کہ مر حاروتے ہوئے ڈریسنگ روم میں چلی گئی



.....سراج نے زور سے پاس رکھے ٹیبل پہ ہاتھ مارا  
.....اسے اب اندازہ ہو رہا تھا کہ بات بہت بڑھ چکی ہے

.....مرحاً پچھلے تین گھنٹوں سے ڈریسنگ روم میں بیٹھی رو رہی تھی  
اس کا دماغ اس بات کو ایکسپٹ ہی نہیں کر پار ہا تھا کہ اس کے علاوہ سراج کی زندگی میں  
.....کوئی اور لڑکی بھی ہو سکتی ہے  
بے شک وہ جانتی تھی کہ سراج نے کبھی بھی اس لڑکی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں بنایا ہوگا  
پر اس لڑکی کا یوں سراج کو گلے لگانا اور پھر سراج کا اس بات کو قبول کرنا اسے دکھ پہنچا گیا  
.....اور پھر اس نے غصے میں اسے بہت سی باتیں سنادی  
مرحاً کو احساس ہو رہا تھا کہ اسے سراج کو وہ سب نہیں بولنا چاہیے تھا پر اب اس افسوس کا  
کوئی فائدہ نہ تھا اور اسے بس غصہ اور افسوس اسی بات پہ ہو رہا تھا کہ سراج نے اسے تھپڑ  
.....مارا

.....اب بھی اس کا جسم ہلکا ہلکا کانپ رہا تھا.....رونے میں کچھ کمی آگئی تھی  
.....جبکہ دوسری طرف سراج جم روم میں بیٹھا سگریٹ پہ سگریٹ سلگا رہا تھا  
.....بار بار مرحاً کا روتا چہرہ آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا

..... اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس تھا پر وہی بات کہ اب کیا ہو سکتا تھا  
دماغ میں مرہا کی باتیں بھی چل رہی تھی..... اک دکھ بھی تھا کہ مرہا کیسے اتنی بے  
اعتباری کر سکتی ہے..... اور کچھ نہ سہی کم سے کم اک بار اسے اپنی بات کہنے یا صفائی پیش  
کرنے کا موقع تو دیتی پر وہ تو بس سامنے سے اس پہ اپنے زہریلے لفظوں سے وار کر رہی  
تھی.....

..... دل بار بار کہہ رہا تھا کہ جائو اسے منائو پر انا آڑے آرہی تھی  
اسی حالت میں بیٹھے بیٹھے مزید تین گھنٹے گزر گئے..... رات بھی گہری ہو گئی تھی پر  
..... دونوں اپنی اپنی جگہ ساکت تھے

.... تقریباً تین بجے کے وقت مرہا نے ڈریسنگ روم کا دروازہ کھولا  
..... نظریں پورے کمرے میں. گھمائی پر وہ کہی نہیں تھا..... تھکن سے برا حال تھا  
..... واش روم سے فریش ہو کہ باہر نکلی اور نیچے کچن کی طرف چلی گئی  
..... کچن کے ساتھ اک فلی نما راستے تھا جس کے دائیں طرف جم روم تھا  
..... جم روم کی لائٹ آن تھی مطلب وہ اسی روم میں موجود تھا  
..... مرہا کا دل چاہا کہ جا کہ اسے منالے پر اس کا بھی وہی حال تھا جو سراج کا تھا  
..... مرہا چاہ رہی تھی کہ سراج آ کے اس سے معافی مانگ کہ اسے منائے

.....بے شک غلطی اس کی بھی تھی پر وہ چاہتی تھی کہ سراج اس کے پاس آئے  
اکی بھی آنا آڑے آرہی تھی.....وہ یہ بات بھول رہی تھی کہ رشتے میں آپنی انا کو  
.....نہیں آنے دینا چاہیے یہ دیمک کی طرح رشتے کو چاٹ جاتی ہے  
کچن سے برتنوں کی آوازیں آرہی تھی جسکا مطلب تھا کہ مرحا بھی کچن میں موجود  
ہے.....سراج نے شکر کیا کہ کم سے کم کمرے سے تو باہر آئی.....ورنہ اسے کب  
.....سے فکر ستائے جارہی تھی کہ وہ بھو کی کمرے میں بیٹھی ہوئی ہے  
مرحانے اپنے لیا کھانا گرم کیا اور وہی ٹیبل پہ بیٹھی کھا رہی تھی.....وہ جان بوجھ کے بار  
بار برتنوں کی آوازیں پیدا کر رہی تھی تاکہ سراج یہ جان سکے کہ وہ کچن میں آگئی  
ہے.....وہ چاہتی تھی کہ سراج آ کے اس سے سوری کرے اور وہ جلدی سے مان  
جائے.....

.....سراج کچن میں آیا تو وہ ٹیبل پہ بیٹھی کھانا کھا رہی تھی  
وہ اب اپنے لیے کافی بنا رہا تھا.....وہ مرحا کو مکمل اگنور کر رہا تھا.....اسی وجہ سے  
.....مرحا بھی بس خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی  
.....سراج نے اپنے لیے کافی بنائی اور کمرے میں چلا گیا

مرحاکا لگایہ یہ کوئی خواب ہے..... سراج اسے اتنے برے طریقے سے اگنور کر گیا.....

..... اس کی آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے  
کھانا تو اب جیسے گلے سے اترنے والا نہ تھا..... وہ برتن سمیٹ کہ کمرے میں چلی آئی.....

سراج بیٹھالیپ ٹاپ پہ کام کر رہا تھا..... بستر پہ بیٹھا وہ مصروف سہ کافی کے سپ لے رہا تھا.....

مرحاکے کمرے میں آنے کا بھی اس نے کوئی نوٹس نہ لیا..... مرحا غصے سے ڈریسنگ روم میں چلی گئی.....

..... ہلکا پھلکا لباس پہن کے باہر آئی تو وہ اب بھی مصروف تھا  
..... غصے سے وہ اس کی دوسری طرف آ کے لیٹ گئی

..... اس کی حرکت پہ سراج مسکرایا  
..... مرحا بار بار کمبل زور سے ادھر ادھر کرتی اپنے غصے کا اظہار کر رہی تھی  
..... جب سراج نے پھر کوئی نوٹس نہ لیا تو مرحا نے اٹھ کہ لائیٹ آف کر دی  
..... یہ کیا بد تمیزی ہے دکھ نہیں رہا کہ میں کام کر رہا ہوں

اگر کام کرنا ہے تو دوسرے کمرے میں جا کے کریں ابھی سونے کا وقت ہے۔ اور آپ کی

..... وجہ سے میں بھی ڈسٹرب ہو رہی ہوں..... مجھے سونا ہے جناب

..... اسے کوئی جواب دینے کے بجائے سراج نے آٹھ کے لائٹ آن کر دی

..... پر مرحانے پھر سے آف کر دی

..... مر حامیر اداغ نہ خراب کرو چپ کر کہ جا کہ اپنی جگہ پہ سو جاؤ

..... ہنہ اے بڑے کوئی..... دماغ نہ خراب کرو.... مرحانے اس کی نقل اتاری

..... اس کی حرکت سراج کو غصہ دلا گئی

..... میں بھی کس عقل کی اندھی سے بحث کر رہا ہوں

..... سراج نے غصے سے لیپ ٹاپ بند کیا اور اہنی جگہ پہ لیٹ گیا

تو میں نے کہا کہ مجھ سے بحث کریں..... مرحانے بھی حساب برابر کیا اور دوسری طرف

..... ا کے لیٹ گئی اور زور سے کمبل اپنی طرف کھینچ لیا

سراج نے ہمر اسانس بھرا اور سونے کی کوشش کرنے لگا پر نیند آج دونوں کو نہ آنی

..... تھی

مرحہ ہمیشہ سراج کے کندھے پہ سر رکھ کہ سوتی تھی اور سراج اسے اپنے گھیرے میں لے  
کر سوتا تھا پر آج ناراضگی کی وجہ سے دونوں اک دوسرے سے رخ موڑے سو رہے  
تھے.....

..... کافی دیر تک دونوں جاگتے رہے

..... نیند کسی اکو بھی نہ آئی

..... فجر کا وقت آگیا تو مرحہ اٹھ کہ نماز پڑھنے چلی گئی

..... سراج بھی نماز پڑھ چکا تھا

..... دوبارہ لیٹنے پہ بھی نیند نہیں آرہی تھی

..... پرانا دونوں میں ایسی تھی کہ منانے کو اک بھی تیار نہ تھا

صبح کے تقریباً سات بجے دونوں نیند کی وادیوں میں داخل ہوئے

.....

عالم دوبارہ پولیس سٹیشن جانے لگ گیا تھا..... گھر پہ اس نے اک کام والی کو ہائیر کیا تھا

..... جو سارا دن ماہنور کے ساتھ رہتی اور گھر کے کام بھی کرتی

..... یہ عورت عالم کی جاننے والی تھی اسی وجہ سے عالم اس پہ یقین کرتا تھا

صبح وہ عالم کو کام پہ جانے کے وقت آتی تھی..... صبح کا ناشتاروزانہ عالم ہی بناتا تھا اور باقی  
..... سب کام فرزانہ کام والی کرتی تھی  
ماہنور اب بہت مطمئن تھی وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا..... عالم اس کا بہت خیال رکھتا  
..... تھا

وہ آٹھویں مہینے میں آچکی تھی اور اس کے جسم میں اب بہت بڑی تبدیلی واضح ہوتی  
..... تھی

عالم کے آنے کا وقت ہو چکا تھا..... ماہنور بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی جب عالم اندر  
..... آیا

..... کیسی ہو میری جان

..... عالم نے اس کے بالوں پہ بوسا دیا

..... میں بالکل ٹھیک ہوں.... الحمد للہ..... آپ بتائیں آج کا دن کیسا گزرا

..... عالم اس کے پاس صوفے پہ بیٹھ گیا

..... اچھا تھا پر سارا دن میں تمہیں یاد کرتا رہا

..... عالم نے اس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھا اور بیبی کو محسوس کرنے لگا

..... اک منٹ رکھیں میں ابھی ائی

.....ماہنور اٹھ کر کہی جانے لگی

.....کیا کدھر جا رہی ہو

.....عالم بس اک منٹ رکیں ناں ابھی انی

.....ماہنور نے ہاتھ چھڑایا

.....اچھا یاد دھیان سے جانادیکھ کہ جائو

.....عالم نے دیکھا کہ وہ کچن میں گھس گئی

.....پانی کا گلاس لیے وہ کچن سے باہر آئی اور وہ پانی بھر اگلاس عالم کو دیا

.....یہ لیں پانی پیئیں تھک گئے ہوں گیں ناں آپ

ماہنور نے اسے پانی دے کہ اپنی شال کے اک کونے سے اس کے ماتھے پہ آیا پسینہ صاف

.....کرنا چاہا

اس کے لیے شالیں عالم لایا تھا.....وہ پہلے کی طرح دوپٹہ استعمال کرتی تھی جو اس

کے بدن کو مکمل ڈھکنے میں ناکام میاب تھا اسی وجہ سے عالم نے اس کے لیے بڑی شالیں لائی

.....تھی.....اب وہ کمرے سے باہر یہی استعمال کرتی تھی

.....مانو خیر تو ہے آج آپ اتنی خدمت کر رہی ہیں

.....عالم نے مسکراتے ہوئے پانی پیا



اما آج کہہ رہی تھی کہ عالم کا خیال رکھا کرو..... اس کی ہر بات سنا کرو..... اور اس کے  
چھوٹے چھوٹے کام تم خود کیا کرو..... جیسے کہ وہ آئے تو پانی دینا اس کے کپڑے نکالنا اس  
..... کی باقی ضرورتوں کا خیال رکھنا

..... ماہنور کی بات پہ عالم گہرا مسکرایا

اووو تو آجکل اچھی بیوی بننا چاہ رہی ہو پر فکر نہ کرو تمہارے علاوہ نہ تو اس دل میں۔ کوئی  
..... ہے اور نہ کبھی کوئی اے گا

..... عالم نے اس کی لبوں پہ جھکنا چاہا

..... اہہ ناں..... فرزانہ آنٹی ابھی ادھر ہی ہیں کچھ دھیان رکھیں

..... ماہنور نے اس کے لبوں پہ ہاتھ رکھتے ہوئے روکا

..... اچھا چلو پھر کمرے میں چلتے ہیں

..... عالم نے آنکھ و نک کرتے ہوئے کہا

..... شرم کریں اب تھوڑے دنوں بعد آپ باپ بن جائیں گیں

..... تو میری جان پریشان کیوں ہوتی ہو تمہیں تب بھی پورا پورا وقت دیا کروں گا پکا

..... عالم۔

..... ماہنور زور سے چیخی

.....کیا ہوا جی ماہنور بی بی

.....فرزانہ سٹور روم سے بھاگتی ہوئی انی پر عالم کو دیکھ خاموش ہو گئی

کچھ نہیں فرزانہ آئی وہ ایسے ہی مجھ پہ غصہ ہو رہی تھی آپ بتائیں کام ختم ہو گیا

کیا.....؟؟؟؟

.....جی سر کام ختم ہو گیا بس اب میں نکلنے والی ہوں گھر کو

.....ان کی بات پہ عالم نے بس سر اثبات میں ہالایا اور اپنے کمرے میں چینج کرنے چلا گیا

فرزانہ بی بھی اپنے گھر کو چلی گئی

.....

..کیا کھارہی ہو؟؟؟؟

.....عالم نے اسے ٹیبل پہ بیٹھے کچھ کھاتے دیکھ کر کہا

.....آ نسکریم

.....عالم بھی اس کے پاس بیٹھ گیا

.....مانو یہ کیا ہے

عالم کو دیکھ انتہائی عجیب لگا.....آ نسکریم پہ کچھ لال لال لگا تھا جیسے وہ بڑھے کی چائو سے کھا

.....رہی تھی

.....عالم یہ کیچپ ہے اور بہت مزے کالگ رہا ہے ایسے آنسکریم کے ساتھ کھانے میں

.....اف ماہنور یار کیا عجیب عجیب چیزیں کھاتی ہو تم یار

.....عالم نے اس سے آنسکریم والا بانول لیتے ہوئے کہا

.....وہ نوٹ کر رہا تھا کہ پر یگننسی میں وہ اکثر عجیب عجیب چیزیں کھایا کرتی تھی

.....عالم دیں ناں یار سچی مزے کالگ رہا تھا

.....ماہنور نے لینا چاہا پر عالم نے اسے اس کی پہنچ سے دور رکھ دیا

کوئی ضرورت نہیں ہے یہ عجیب عجیب چیزیں کھانے کی..... کھانا بنا ہوا ہے تو میرے

.....ساتھ چپ کر کہ کھانا کھائو

.....مجھے بالکل نہیں کھانا کوئی کھانا

پیر پٹختی ہوئی وہ اپنے کمرے میں چلی گئی.....عالم کھانا لیتے ہوئے کمرے میں ہی چلا

.....گیا

.....کمرے میں موجود ٹیبل پہ کھانا رکھا

.....اب چپ کر کہ اے کھانا کھائو نہیں تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا

.....آپ سے برا ہے بھی کوئی نہیں

.....ماہنور نے ٹی۔وی آن کیا اور کوئی شہودیکھنے لگی

عالم اس کے پاس آیا اور ریموٹ اس سے لے لیا.....عالم یہ کیا بد تمیزی ہے دیں مجھے  
.....واپس

.....ماہنور اس پہ جھپٹ پڑی  
.....اچھا جی پہلے کھانا کھائیں پھر دونوں کوئی رومینٹک مووی دیکھیں گیں  
عالم نے اس کے گال پہ کس کی اور اسے اپنے بازو کے گھیرے میں لیے ٹیبل پہ لے  
.....آیا

ماہنور بھی خاموش ہو گئی کیونکہ جانتی تھی کہ چاہے جتنا بھی بچنے کی کوشش کر کے عالم نے  
.....کھانا اسے ہر حال میں کھلانا ہی ہے

.....عالم اسے چھوٹے چھوٹے نوالے بنا کہ کھلا رہا تھا  
.....کھانا کھانے کے بعد عالم برتن اٹھانے لگا  
.....رکیں میں اٹھاتی ہوں ماہنور نے برتن اٹھانے چاہے پر عالم نے اسے روک دیا

.....چپ کر کے جا کہ ادھر بیٹھو میں کر رہا ہوں ناں  
.....عالم کے غصہ کرنے پہ وہ خاموشی اے بیٹھی ٹی وی دیکھنے لگی  
تھوڑی دیر بعد عالم جب کمرے میں آیا تو اس کے ہاتھ میں کافی کاگ اور دودھ کاگلاس  
.....تھا

..... اس نے دودھ ماہنور کو دیا اور خود بیٹھا کافی پینے لگا  
..... ماہنور بیڈ پہ بیٹھی تھی جبکہ عالم صوفے پہ بیٹھا کوئی فائل ریڈھ کر رہا تھا

..... عالم  
.....

..... اپنا فون دیں مجھے گیم کھیلنی ہے  
ماہنور نے اس کے پاس صوفے پہ بیٹھتے ہوئے کہا..... وہ اب جب چلتی تھی تو زیادہ تو اپنے  
..... پیٹ پہ ہاتھ رکھ کہ چلتی تھی

..... مانو ادھر بیٹھو یہاں تم کمفر ٹیبل نہیں ہو  
..... پر ماہنور نے اس کے پاس سے فائل لے کہ ٹیبل پہ رکھی اور اسکی گود میں بیٹھ گئی  
..... سارا دن کام کرتے ہیں ابھی مجھے ٹائم دیں  
..... ماہنور نے بازو اس کے گلے کے گرد باندھے

..... تمہیں کاہلی اور سستی محسوس نہیں ہوتی جو زیادہ تر پریگنٹ ویمن کو ہوتی ہے  
..... عالم نے اس کے بال ٹھیک کرتے ہوئے کہا  
..... نہیں تو..... ایسا تو نہیں ہوتا

ہوتا ہے میڈم پر تمھیں دیکھ کر نہیں لگتا کہ تم سست ہواک منٹ ادھر اور اک منٹ  
..... ادھر

تو آپ تنگ ہو رہے ہیں کیا؟؟؟؟

ماہنور نے جس طرح کہا..... عالم کا دل کر رہا تھا زور سے اسکے پھولے گالوں پہ  
..... کاٹے

..... اپنی اس چھوٹی سی جان سے کبھی تنگ ہو سکتا ہوں کیا  
..... ماہنور اس کے چہرے کے نقوش کے ساتھ کھیل رہی تھی  
مووی دیکھیں؟؟؟؟؟

..... نہیں مکرادل نہیں کر رہا میں نے آج آپ کی گود میں ہی سونا ہے  
عالم مسکرایا..... اور میں کیا کرو..... ابھی اتنی مشکل سے برداشت کر رہا ہوں  
..... تمھارے سونے سونے تک تو میرا کباڑہ نکل جانا  
عالم کی بات پہ ماہنور کو اک پل کو سمجھ نہ لگی پر جب بات کی گہرائی میں پہنچی تو اندازہ ہوا کہ  
..... وہ اس کے وزن پہ چوٹ کر رہا ہے  
..... عالم نم نم..... ماہنور نے اس کے بالوں کو اپنی مٹھی میں لیا  
..... مانو سچی یار بہت موٹی ہو گئی ہو

.....عالم نے منہ کا اک الگ زاویہ بناتے ہوئے کہا جیسے بہت زیادہ وزنی ہو  
اس کا وزن واقعی کافی بڑھ چکا تھا..... جسم اب کافی پھول چکا تھا..... پائوں اور ہاتھوں  
..... اور اب چہرے پہ بھی ہلکی ہلکی سو جن ہو رہی تھی  
..... عالم اب میں آپ کو بری لگ رہی ہوں کیا  
نہیں میری جان تم مجھے اس روپ میں بہت ہی پیاری لگ رہی ہو..... اک بہت پیاری سی  
..... لڑکی جو مجھے میری زندگی کا سب سے بڑا تحفہ دینے جا رہی ہے  
..... عالم نے اس کے پیٹ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا  
..... ماہنور نے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی کے ساتھ اپنی پیشانی کو جوڑا  
اک ان دونوں کے بہت خاص لمحے تھے

.....

سراج اور مرزا کے بیچ کی سرد مہری اب بھی جاری تھی..... اس واقعہ کو دو دن گزر گئے  
..... تھے اور نہ ہی مرزا نے اسے سوری کیا اور نہ ہی سراج سوری کرنے کو تیار تھا  
آئے تو تھے دونوں ہنی مون منانے پر یہاں تو ان کے بیچ اک الگ ہی جنگ جاری  
..... تھی

بکت ہی کوئی ضروری بات ہوتی تو دونوں اک دوسرے کو مخاطب کرتے تھے نہیں تو وہ  
.... اک دوسرے کو بلاتے تک نہیں تھے

آج سراج باہر نہ جانے کس کام سے گیا تھا..... مر حاکمے میں اکیلی بیٹھی نا جانے کیا  
..... سوچے جا رہی تھی

اچانک اس کے نمبر پہ کسی کی کالز آنا شروع ہوئی.... ان نائون نمبر تھا اسی وجہ سے وہ کال  
..... پک نہیں کر رہی تھی

..... پر مسلسل ہوتی کال سے وہ تنگ پڑھ گئی اور فون سائیلنٹ پہ لگا دیا  
پر سامنے والا نجانے کون تھا..... اچانک میسج کی بیپ پہ اس نے دیکھا تو اس نمبر اے  
..... اسے میسج آیا تھا

..... بھا بھی میں سراج کا دوست ار حم ہوں پلینز کال اٹھائیں  
اتنا میسج پڑھنے کے بعد اسے پھر سے کال آنے لگ گئی..... مر حاسے جانتی تھی اسی لیے  
..... اس نے بلا جیجک کال اٹھالی  
کیسی ہیں بھابی آپ؟؟؟

..... میں ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں  
..... میں بھی اللہ کا شکر ہے بلکل فٹ ہوں



وہ بھاہی دراصل بات یہ ہے کہ آپ اور سراج اک دوسرے سے ناراض ہو اور یہ بات  
..... مجھے سراج سے جاننے کو ملی

..... مر حا کو لگا اس کی آنکھوں میں کسی نے مرچی بھر دی ہو  
تو کیا وہ اپنے اور اس کے بیچ کہ معاملات کو اپنے دوستوں سے اتنی آسانی سے شیئر کر دیتا  
ہے.....

بھا بھی پلیز آپ کچھ غلط مت سمجھیے گا..... سراج نے دو دن پہلے کال کر کے مجھے  
بہت غصہ کیا کیونکہ یہ سب میرا آئیڈیا تھا..... بھا بھی اس کے اور سراج کے بیچ کوئی تعلق  
نہیں ہے۔ دراصل اس لڑکی نے تعلق بنانا چاہا جب سراج نے اسے بہت غصے سے اپنے گھر  
..... سے نکال دیا تھا..... بلکہ وہ تو اک دو تھپڑ بھی کھا چکی ہے

..... آہستہ آہستہ وہ اسے ساری سچائی سے روشناس کرتا گیا  
بھا بھی میں بس اتنا کہوں گا کہ سراج آپ سے بہت محبت کرتا ہے..... بھا بھی جب  
..... آپ کو ما میں تھی میں نے دیکھا تھا کہ وہ کیسے تڑپتا تھا آپ کے لیے  
..... بھا بھی بیلومی اس کی زندگی میں آنے والی آپ پہلی اور آخری لڑکی ہیں  
..... میں بس اتنا بولوں گا کہ کسی بھی غلط فہمی میں اپنے رشتے کو خراب مت کیجیے گا  
..... اتنا بول کہ اس نے کال کال دی

جبکہ مر جا بیٹھ کہ اب بس روئے جا رہی تھی..... آنسو گالوں سے ہوتے ہوئے اس کے  
..... ہاتھ پہ گر رہے تھے

..... ایم سوری سراج میں نے آپ کو کتنا ہرٹ کیا

..... نہ جانے کیوں اسے بہت رونا آ رہا تھا

میں مزید ہمارے درمیان کوئی غلط فہمی نہیں رہنے دوں گی میں سب ٹھیک کر دوں  
گی..... وہ جانتی تھی کہ اب کسی نہ کسی طرح اسے سراج کو منانا تھا اور وہ جانتی تھی  
کہ یہ اتنا مشکل نہیں تھا

.....

اپنی اک میٹنگ کے بعد سراج واپس گھر آیا تو مر حائے کمرے میں موجود نہیں  
تھی..... فریش ہونے کے بعد وہ نیچے آیا تو کچن سے کھانے کی خوشبو آرہی  
..... تھی

..... بھوک مزید جاگ گئی

..... کچن میں دیکھا تو مر حائے کمرے کے پڑے ہوئے کھانا بنا رہی تھی

اگئے آپ..... اس دروازہ پہ کھرا دیکھ مر حائے بولا تو اس نے جلدی سے نظریں ہٹائی  
..... اور فریزر سے جوس نکال کہ پینے لگا

..... ابھی وہ کچھ اور سوچتا کہ مر جانے اسے پیچھے سے ہگ کیا

..... ایم سوری سراج ایم سو سوری

..... مر حا کی آواز پہ اس نے بڑی مشکل سے خود پہ بندھ بندھا

..... سراج نے اسے کے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اسے خود سے دور کیا

... کھانے میں کتنا ٹائم رہتا ہے

..... اس کی بات کو مکمل انکور کر کہ وہ اپنی بات کرنے لگا

سراج پلیر ایم سوری.... مجھے آپ کی بات سن لینی چاہیے تھی پر پتا نہیں میں نے غصے میں

..... آپ کو نجانے کیا کیا بول دیا

..... سمجھ نہیں آرہی میں کیا بول رہا ہوں کھانے میں کتنا ٹائم ہے

..... اس بار پھر اس کی بات کو انکور کر دیا

..... سراج

..... او کے خود ہی کھائو اپنا بنایا کھانا

..... غصے سے سراج وہاں سے جانے لگا تو مر جانے جلدی سے اس کا ہاتھ تھام لیا

..... اچھا..... میں کچھ نہیں بولوں گی اب بیٹھیں کھانا کھالیں کھانا بس تیار ہے

..... سراج نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا اور ٹیبل پہ جا کہ بیٹھ گیا

.....مرحاکى آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئى

کتنا تکليف ده تھا جب آپ کا پسندیده شخص هوں آپ سے ناراض هو جائے.....سراج کا

.....سخت رویه اسے بهت هرٹ کر رہا تھا پر وہ جانتى تھی کہ یہ سب اس نے خود کیا ہے

.....جلدی اے اس نے ٹیبل پہ کھانا لگایا اور اسے کھانا سرو کرنے لگی

.....سراج فون پہ مصروف تھا

.....اس نے کھانا لگایا تو دونوں نے مل کہ کھانا کھایا

مرحاکو لگ رہا تھا کہ کھانا اس کے گلے سے نهیں اتر رہا.....گلے آنسوؤں سے بر رہا تھا پر

وہ رونا نهیں چاہتى تھی.....وہ جانتى تھی کہ اگر زر اسابھی روى تو سراج کھانا چھوڑ کہ چلا

.....جائے گا

.....اس نے تین چار ڈیشیز جو سراج کی پسند کی بنائى تھی

....سراج نے بهت چائو سے کھانا کھایا.....کھانا واقعی بهت مزے دار تھا

.....اگر وہ اس سے ناراض نه هوتا يقيناً اس کے ہاتھ چوم ليتا

.....کھانا کھانے کے بعد مرحا نے برتن سمیٹے اور سراج اپنے کمرے میں چلا گیا

مرحبا کچن میں بیٹھی رو رہی تھی..... اسے لگا کہ سراج کو منانا طہمت آسان ہو گا پر اب اسے اپنے لفظوں کی گہرائی کا اندازہ ہو گیا تھا..... اس نے غصے میں اسے کتنی تکلیف..... پہنچائی تھی

تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں آئی اور سراج کے پاس کافی کا کپ رکھ کہ اپنے کپڑے نکالنے لگی.....

سراج بظاہر تو لیپ ٹاپ پہ جھکا کام کر رہا تھا پر وہ اس کی اک اک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا.....

..... مرحا نے کپڑے وہی چھوڑے اور ناجانے کیا لینے باہر چلی گئی  
کچھ دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں شیمپو تھا جو وہ صبح دوسرے کمرے کے واش..... روم میں چھوڑ آئی تھی

صبح سراج کے شاور لینے کی وجہ سے اس نے دوسرے کمرے کے واش روم میں شاور لیا تھا.....

وہ بغیر کپڑے لیے واش روم میں گھس گئی..... سراج کے رویے کی وجہ سے وہ اتنی ڈسٹرب تھی کہ اسے ہوش ہی نہ رہا کہ وہ بغیر کپڑوں لیے واش روم میں گھس گئی ہے.....

..... سراج بھی اپنے کام میں مصروف ہو گیا

..... نہانے کے بعد جب مرحانے دیکھا کہ وہ تو کپڑے لے کر ہی نہیں آئی

اب اس کی پریشانی سے برا حال ہو رہا تھا..... اب کیا کروں سراج کو آواز دوں

..... کیا..... نہیں وہ کیا سوچیں گیں میرے بارے میں

..... نظر پاس رکھے تو لیے پہ پری تو اسے خود پر لپیٹ لیا

..... تولیہ اس کے اپنے اے لے کر تھائیز تک تھا اور باقی ناسارا جسم نمایا ہو رہا تھا

..... اونواب کیا کروں..... وہی کھڑی وہ انگلیاں چٹخا رہی تھی

..... اچانک اس کے کانوں میں آواز پڑی

سراج کسی فائل کی وجہ سے سٹڈی روم میں گیا..... وہاں رکھی تیبیل سے فائل اٹھائی اور

..... واپس اپنے روم میں آگیا

مرحاکو اندازہ ہوا کہ اراج شاید سٹڈی روم میں گیا ہو..... اس نے سوچا یہ اچھا موقع ہے

جلدی اے بھاگ کہ دریسنگ روم میں گھس جاتی ہوں وہاں پہ جا کہ چہنچ کر لوں گی اور

..... بھاگ کے جانے میں بس پانچ دس سیکنڈ ہی لگے گیں

..... اتنا سوچنا تھا کہ اس نے دروازہ کھولا اور ڈریسنگ روم کی طرف بھاگنے لگی

ڈریسنگ روم اور سٹڈی روم دونوں کا دروازہ قریب ہی تھا سراج فائل کے کہ نکلا تو سیدھی  
..... ٹکمر مر حاسے ہوئی

..... مر حاکا دل چار سو کی سپیڈ پہ دھڑکنے لگا

..... سراج آپ

..... سراج نے اسے کمر سے تھام کہ گرنے سے بچایا

سراج کی نظریں اس پہ گئی تو پلٹنا بھول گئی..... گیلے بالوں اور جسم بھی اب گیلا  
تھا..... کندھوں اور سینے پہ اب بھی پانی کی بوندیں موجود تھیں..... اس کی بیوٹی بون  
..... ڈر کی وجہ سے مزید واضح ہو رہی تھی

سراج وو وہہ میں ڈریسنگ روم..... کانپتے ہوئے اس سے الفاظ بھی ادا نہیں ہو رہے  
..... تھے

سراج جھکا اور اس کے مزید الفاظ بھی چن لیے..... اس وقت اسے کوئی اندازہ نہ تھا

..... کہ وہ اس سے ناراض ہے یادوں کہ درمیان ابھی اک سرد مہری ہے

..... مر حانے گرنے سے بچنے کے لیے اسے کندھوں سے تھام لیا

اس کے انداز میں اتنی سختی کہ مر حاکو لگ رہا تھا کہ اس کے ہونٹ جیسے کوئی کاٹ رہا

..... ہو

..... وہ اس کی سانسوں کو پینے میں مصروف تھا..... مر حاکا دم گھٹ رہا تھا

..... اس نے اچانک ہی سراج کو پیچھے دھکیلا

سراج ہٹا تو مر حانے کھڑے ہوتے ہی اپنے ہونٹوں کو ہاتھ لگایا..... اس کی انگلیوں کے

..... پوروں پہ خون لگا رہا اور منہ میں بھی خون کا زائقہ گھل رہا تھا

سراج یہ کیا کیا آپ نے؟؟؟

اس کا اشارہ ہونٹ کی زخم کی طرف تھا..... پر سراج نے اگے بڑھتے ہوئے اس کا

..... ٹاول کھینچا..... اس سے پہلے کہ وہ گرتا مر حانے دونوں ہاتھوں سے اسے سنبھال لیا

..... سراج یہ کیا بد تمیزی ہے

..... اس بار مر حانے چیختے ہوئے کہا

کیوں کیا بد تمیزی سے کیا مطلب ہے تمہارا..... یہ سب تم نے اسی لیے ہی کیا تاکہ

..... میرے سامنے آنے مجھے لبھاسکو

..... اراج کی بات پہ مر حانے تکلیف سے اسے دیکھا

.... آنسو کیوں آرے ہیں ہاں

..... اب اس ہو س پرست انسان سے تم کچھ بھی امید رکھ سکتی ہو



سراج کا اشارہ اس دن کی جانے والی بات پہ تھا..... اور ویسے بھی یہ ٹاول پہن کے تم  
..... میرے سامنے اسی لیے آئی ہو تو اب روک کیوں رہی ہو  
سراج بس کر دیں اپ کو اندازہ نہیں ہے کہ آپ کے الفاظ مجھے کتنا ہرٹ کر رہے  
..... ہیں

اپ میرے بارے میں. ایسا سوچتے ہیں.... سراج اگر میں نے یہ سب کرنا ہی ہوتا تو میں  
بغیر کسی جھجک کہ کر لیتی کیونکہ میں آپ کی گرل فرینڈ نہیں ہوں میں آپ کی بیوی  
ہوں..... پر افسوس کہ اپنی دل کی بڑھاس نکالنے ہوئے اپن نے میرے بارے  
..... میں ایسے غلط اندازے لگائے  
..... وہ روتی ہوئی ڈریسنگ روم میں گھس گئی  
سراج بے غصے سے فائل کو نیچے پھینکا..... اسے اپنے الفاظوں کی سختی کا اندازہ ہو  
..... رہا تھا

..... بالکنی میں کھڑا وہ بس سگریٹ کے گہرے کش کے رہا تھا  
..... اسے افسوس ہو رہا تھا کہ کیوں اس نے مر حاکو وہ سب بولا  
اگر وہ اپنی انا کو مار کر اس سے معافی مانگ رہی تھی تو اسے بھی اسے معاف کر دینا چاہیے تھا  
..... کالنگہ غلطی اس کی بھی تھی اور پھر اس نے مر حاپہ ہاتھ بھی اٹھایا تھا

..... سگریٹ بھی اب اس کی بے چینی کو کم نہیں کر پار ہاتھا  
..... بہت دیر خود سے جنگ لڑنے کے بعد وہ سگریٹ وہی پھینکتا کمرے میں چلا آیا  
..... ڈریسنگ روم۔ کادر وازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے جواب نادار  
..... مر حادر وازہ کھولو

..... سراج کی آواز کمرے میں گونجی پر مر حانے کوئی جواب نہیں دیا  
..... مر حاپلیز یار بس اک بار در وازہ کھول دو پلیز میری بات سن لو  
..... مر حانے پھر کوئی جواب نہیں دیا

..... مر حامیں کی سے در وازہ کھول لوں گا اگر تم نے در وازہ نہیں کھولا تو  
..... مر حاکي خاموشی سے اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ بہت زیادہ ناراض ہے  
..... سراج نیچے گیا اور وہاں سے کیز کا کھچھا اٹھالایا

کھلک کی آواز کے ساتھ در وازہ کھلا پر سامنے مر حاکا بے ہوش وجود دیکھ کہ سراج کے  
ہاتھ پاؤں پھولنے لگ گئے..... اس کے وہم گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ مر حایوں ہوش  
..... پڑی ہوگی

مر حابھاگتے ہوئے اس نے اسے باہوں میں اٹھالایا..... مجر و میری جان پلیز آنکھیں  
..... کھولو ادھر دیکھو میری طرف

..... اس کا چہرہ تھپتپایا پر مر جانے آنکھیں نہیں کھولی  
سراج نے اسے کمرے میں لا کے بیڈ پہ لیٹایا اور الماری سے اس کے کپڑے نکال کہ اسے  
..... پہنائے

اس کا ارادہ اسے ہسپتال لے جانے کا تھا پر مر حا کی حالت میں کچھ کچھ بہتری آرہی  
..... تھی

..... میرو میری جان ٹھیک ہوناں تم جانتی ہو میں کتنا ڈر گیا تھا  
..... سراج نے اس پہ جھکتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھاما  
..... پر مر جانے کوئی جواب نہ دیا  
سراج نے اک گہرا سانس بھرا..... ابھی اس کا ارادہ اسے ہسپتال لے جانے کا تھا اور واپسی پر  
..... وہ اسے منانے کا ارادہ رکھتا تھا  
..... اٹھو چلو ہسپتال چلیں..... نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا

..... مجھے کچھ دیر اکیلا چھوڑ دو  
مر حا میں نے کہا کہ اٹھو ہسپتال چلیں.. سمجھ کیوں نہیں رہی تھی اچانک تم بے ہوش ہو  
... گئی جانتی ہو کتنا ڈر گیا تھا میں  
..... اب مزید کوئی بحث نہیں اٹھو چلیں

میں نے کوئی چیک اپ نہیں کروانا کیونکہ میں جانتی ہوں میرے ساتھ کیا مسئلہ  
ہے.....

اچھا اور کیا مسئلہ ہے زرا بتانا..... اب پلیزیہ مت کہنا کہ سراج آپ کے اس رویے نے  
..... میرا یہ حال کر دیا کیونکہ میں نے وہ جلد بازی میں بول دیا  
اور میں ے م. سے معافی بھی مانگنے والا تھا انفیکٹ میں تم سے معافی ہی مانگنے آرہا تھا ہر  
وہ.....

..... میرا ایم سوری..... اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا  
..... اچھا تم. بولو تو تمہارے پائوں پکڑ لوں  
..... سراج نے ہنستے ہوئے کہا

..... ہاں پکڑ لیں اگر ایسا کرتے ہیں تو معافی مل جائے گی  
..... اس کی بات پہ سراج نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا  
روئی روئی سی آنکھیں.... لال ہو رہے گال اور ہونٹوں پہ کٹ کا نشان اب واضح نظر آرہا  
تھا.....

سراج کے دل میں خیال آیا کہ وہ اسکی محبت ہے اور اگر ایسا کرنے سے وہ مان جاتی ہے تو پھر  
..... اس کام میں کیا شرم

.....مرحاس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بہت غور سے دیکھ رہی تھی  
....اچھا میری جان آپ کے پائوں بھی پکڑ لیتے ہیں.....سراج نے ہاتھ اگے بڑھایا  
.....سراج پاگل ہیں آپ... ہمیں منع کرنے کے بجائے آپ پائوں پکڑنے لگے ہیں  
تو پھر تو مانو گی کیسے؟؟؟

مرحائم سوری یار میں نے تم پہ ہاتھ اٹھایا پر قسم میں مجھے خود کچھ سمجھ نہیں لگی غصے میں ہم  
.....اتنا اور رریکٹ کر گئے

.....مرحاسراج کے گلے لگ گئی  
.....ہماری غلطی تھی سراج ہمیں آپ کی پوری بات سن لینی چاہیے تھی  
.....مرحانا جانے کیوں اب اس چھوٹی سی بات پہ رو رہی تھی

.....یار میرو اس میں رونے والی کیا بات ہے

.....سراج اس کی پیٹھ تھپتھپا رہا تھا

.....مرحاپہچھے ہوئی

وہ..وہ سراج ہمیں آپ کو کچھ بتانا ہے.....مرحانے کچھ جھجکتے ہوئے

.....کہا

.....کیا بات ہے میرو ادھر دیکھو میری طرف

.....سراج نے اس کا چہرہ تھام کہ رخ اپنی طرف کیا

....اراج وہ.....وہ ہم

.....مرحبا بولویار مجھے ٹیشن ہو رہی ہے

.....سراج وہ.....اس نے سراج کا ہاتھ تھاما اور اپنے پیٹ پہ رکھ دیا

اک پل کو سراج کو سمجھ نہ لگی پر جب اس کی بات کا مفہوم سمجھ آیا تو آنکھیں جیسے خوشی

.....سے دو گناہ زیادہ کھل گئی

.....مرحبا تمہارا مطلب میں باپ بننے والا

سراج نے اک بار پھر سے کنفرم کرنا چاہا.....دل میں جیسے خوشی سے فوارے پھوٹ

.....رہے تھے

.....مرحبا کا چہرہ حیا سے لال ہو رہا تھا

....اس نے دوبارہ سراج کو گلے لگالیا

یرویار مجھے بتاؤ تمہیں کیسے پتا چلا اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اور اندر تم اسی وجہ .

....سے بے ہوش

.....اومائی گاڈ.....مرحبا رانی لویو

.....سراج نے جھکتے ہوئے اس کے گالوں کو چٹا چٹ چوم لیا

وہ مجھے اپنی طبیعت کچھ دنوں سے عجیب فیمل ہو رہی تھی اور کچھ اپنی صحت کی وجہ سے شک  
..... بھی تھا

آج جب دن کو آپ اپنے کام سے باہر گئے تھے تو میں نے آن لائن پر یگننسی سٹریس آڈر  
..... کر کے چیک کیا اور پازیٹور سپانس ملا

..... میں آپ کو بتانے والی تھی پر پھر یہ بس ہو گیا

آپ خوش ہیں نا؟؟؟

... خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی پر پھر بھی نجانے کیوں وہ یہ سوال کر گئی

..... خوش میں تو قسن سے خوشی سے پاگل ہونے والا ہوں

..... میرا بس چلے تو ابھی اپنے بے بی کو کھینچ کہ نکال دوں

..... سراج..... مر حاکى غصے بھری آواز پہ سراج کا قہقہہ گونجا

..... تھینک یو میری جان مجھے اتنی اچھی نیوز سنانے کے لیے

..... قسم سے اگر پہلے بتاتی ناں تو اک منت میں مان جانا تھا میں نے

..... سراج نے اس کی پیشانی پہ بوسا دیا

..... ہم انشاء اللہ کل کی فلائیٹ سے واپس پاکستان جائیں گیں

..... انشاء اللہ

..... سراج اور مر حاکلی شام کی فلائیٹ سے پاکستان واپس آگئے تھے  
..... یہ نیوز دورانی خاندان کے لیے اک الگ خوشی کا باعث تھی  
مریم بیگم کا خوشی کے مارے برا حال تھا..... ایسا ہی حال اسماعیل صاحب کا بھی تھا پر اس  
..... سب میں اب سے زیادہ خوش سراج تھا  
..... آج انھوں نے ماہنور اور عالم کو بھی کھانے پہ بلایا تھا  
..... بہت بہت مبارک ہو سراج.... عالم نے اس جے گلے لگتے ہوئے کہا  
..... تھینک یو اور تمہیں بھی..... ماہنور اور نے بھی مر حاکو مبارکباد دی  
..... مر حاکا یہ پہلا منتھ تھا جبکہ ماہنور کا آٹھواں  
آج کی شام سب نے بہت خوش حالی سے کھانا کھایا..... خوشگوار ماحول میں کھانے  
..... کے برد کچھ کافی اور کچھ کے لیے چائے کا دور چلا  
..... رات کے تقریباً نو بجے عالم اور ماہنور واپس آگئے تھے  
عالم نے دو منتھ کی لیولی ہوئی تھی..... چونکہ اس نے پہلے بھی کبھی کوئی لیونہ لی تھی اور نہ  
ہی اس نے اپنی شانی پہ کوئی چھٹی کی تھی اس وجہ سے اسے باآسانی چھٹی مل گئی  
..... تھی



اب وہ ہر وقت ماہنور کے ساتھ رہتا تھا..... اس کا کھانا پینا سونا جاگنا ہر چیز کا وہ  
..... دھیان رکھتا تھا

..... ابھی بھی وہ سو جن کی وجہ سے ماہنور کے پائوں کی مساج کر رہا تھا  
..... عالم پلیز آپ رہنے دیں ناں پلیز چھوڑیں میرے پائوں  
..... ماہنور نے ہر بار کی جانے والی بات کوئی دسویں دفعہ دہرائی  
مانو اگر اب تم خاموش نہ ہوئی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا..... عالم نے غصے سے کہا  
تو وہ خاموش ہو گئی..... اور ویسے بھی یہ سب مہربانیاں تم پہ صرف میرے نبی کی وجہ  
..... ست ہیں جب یہ پیدا ہو جائے گا ناں تب تمھے ایسی کوئی خدمت میسر نہیں ہونی  
..... جانو میں اپنی خدمت کروانا اچھے سے جانتی ہوں  
ماہنور کی بات پہ عالم مسکرایا..... اور یہ سب بھی تھی جو کام عالم سے کبھی کوئی نہیں  
..... کروا سکتا تھا وہ ماہنور کروالیتی تھی

کیا سوچ رہے ہیں آپ؟؟؟؟

..... اسے کسی سوچ میں ڈوبے دیکھ ماہنور نے پوچھا  
بس یار سوچ رہا ہوں کہ مرحا کتنی بڑی ہو گئی ناں اک وقت تھا جب اس کی ننھی جان کو  
..... میں نے اپنے ہاتھوں میں اٹھایا تھا اور آج دیکھو وہ خود ماں بننے جا رہی ہے

عالم کی بات پی ماہنور نے اسے بہت محبت سے دیکھا..... وہ جانتی تھی عالم مر حاسے کتنی  
..... محبت کرتا ہے

وقت واقعی بہت تیزی سے گزر رہا ہے مجھے آپ کے ساتھ زیادہ زیادہ ٹائم گزارنا  
..... ہے

..... ماہنور نے اس کی گود میں بیٹھتے ہوئے کہا  
..... حال پر جب اپنے بچے کا سوچتا ہوں تو لگتا ہے کہ بہت آرام سے وقت گزر رہا ہے  
..... ٹینشن نہ کتیں بہت جلد یہ ہمارے ساتھ ہو گا اور آپ اسے بہت اچھے سے سنبھالنا  
..... اس کی بات پہ عالم سے اسے گھورا.... جبکہ ماہنور مسکرا رہی تھی  
..... عالم نے اسے اپنے سینے میں بینچھ لیا..... لویو  
..... لویو ٹو میرے پیارے ہی  
..... ماہنور نے کہنے کے ساتھ عالم کے گالوں پہ اپنے دانت گاڑے

میری جنگلی بلی

.....

وقت بہت تیزی سے گزر رہا تھا..... وقت کسی کے لیے رکتا بھی تو نہیں.... اگر ایسا  
ممکن ہوتا تو ہر انسان اپنا وقت اپنے پسندیدہ انسان کے ساتھ روک لے اور ہر لمحہ اس پل کو  
..... سو بار جیے..... پر وقت کہاں کسی کے لیے رکتا ہے  
..... عالم اور ماہنور کو اللہ نے ایک بہت ہی پیارے بیٹے سے نوازہ تھا  
..... بلال عالم

..... سراج اور مرہا کو بھی اللہ نے اک بیٹے سے نوازہ تھا..... بالاج سراج درانی  
آج عالم اور ماہنور نے درانی ہائوس جانا تھا..... آج مرہا کے بیٹے بالاج کا برتھ ڈے  
..... تھا..... اس کے لیے درانی ہائوس میں اک بہت بڑی پارٹی رکھی گئی تھی  
..... سب اسی کی تیاری میں مصروف تھے  
عالم پلیزیار جلدی کریں آپ کی اور بلال کی وجہ سے میں ہمیشہ لیٹ ہو جاتی ہوں.....  
..... ہر فنکشن میں دیر ہو جاتی ہے

..... ماہنور نے شیشے میں دیکھتے ہوئے کا جل لگاتے ہوئے کہا  
اس کی بات پہ صوفیہ پہ بیٹھے ہوئے عالم نے اسے گھورا..... بلال اس کی گود میں بیٹھا  
..... اس کے فون کے ساتھ کھیل رہا تھا

گیم نہیں کھیل رہا تھا بلکہ اس کا فون کبھی اپنے منہ میں چبانے کی کوشش کرتا یا کبھی عالم  
..... کے سینے پہ مارنے کی

عالم کب کا تیار بیٹھا تھا اور بلال کو بھی اس نے تیار کیا ہوا تھا اور اک اس کی ماں تھی جو ان  
..... دونوں کو دیر کی وجہ سے ڈانٹ رہی تھی

سرکار ہم تو کب سے تیار بیٹھے ہیں آپ کی دیری کر رہی ہیں اور ہر بار کی طرح اس بار بھی  
..... آپ نے ہمیں الزام دینا ہے

..... عالم نے بلال کے گال چومتے ہوئے کہا

بسبب..... بلال نے بھی اپنی تو تلی زبان میں اسے پکارا..... گولو مولو سا بلال

..... دکھنے میں عالم جیسا تھا..... آنکھیں بھی عالم جیسی تھی براؤن

وہ تقریباً ایک سال اور سات آٹھ ماہ کا تھا اور اب وہ کافی حد تک بولنے کی کوشش کر رہا  
..... تھا

بیگم میں خود بھی تیار ہوا تھا اور بلال کو بھی میں نے تیار کر دیا پر آپ ابھی اے ک تیار نہیں  
..... ہوئی

..... عالم نے اسے کمر سے تھامتے ہوئے کہا

..... بلال کو اس نے بیڈ پہ چھوڑا تھا

عالم ہٹیں پیچھے پہلے ہی دیر ہو گئی ہے بھائی نود و بار کال کر دی ہے اوپر سے آپ کو یہ بے  
..... وقت کارو مینس سوچ رہا ہے

..... یار مانو سقچو ناں پلیر میری اس بات پہ

..... عالم کے بات پہ ماہنور نے اسے دیکھا

..... اس کی آنکھوں میں الجھن تھی جیسے وہ بات سمجھ نہ پائی ہو

عالم کون سی بات کی بات کر رہے ہیں؟؟؟

..... وہی جو رات کو بولی تھی

..... اس کی بات پہ ماہنور نے شرماتے ہوئے نظریں جھکا دی

..... اے اے ہائے

..... عالم نے اس کے گالوں پہ کس کیا

..... عالم پلیرز تنگ نہ کریں

اچھا وہاں رات کو رکنے کی بات نہ کرنا اوکے..... عالم نے جیسے کچھ یاد آنے پہ

..... بولا

کیا پتا یہ تو میرے موڈ پہ ہے اگر دل کیا تو رک جائوں گی نہیں تو واپس آپ کے

..... ساتھ

....مانو کان کھول کہ سن لو.... اگر تم نے وہاں رکنے کا سوچا تو چھوڑو گا نہیں  
تمہیں پتا ہے ناں بلال کے آج کل دانت نکل رہے ہیں وہ رات کو کتنا تنگ کرتا ہے اور  
چڑچڑا ہو جاتا ہے اس لیے وہاں رکنے کا سوچنا بھی نہیں کیونکہ تم تو سو جاتی ہو پھر بعد میں  
..... مجھ ہی دیکھنا ہوتا ہے

.....عالم نے گھورتے ہوئے کہا اور واقعی آج کل بلال انھیں بہت تنگ کرتا تھا  
..... ماہنور کی نظر شیشے سے بلال پہ گئی تو اس کا فلک شگاف قہقہہ گونجا  
..... کیا ہوا ہنسی کیوں

.....عالم کو لگا کہ شاید وہ اس کی بات پہ ہنسی ہے

..... وہ اس لیے پیارے ہی کہ

..... ماہنور نے اس کے گلے میں اپنے بازو ڈالے

کہ کیا؟؟؟؟

..... کہ آپ کا بیٹا اپنے بابا کے فون کی بہت اچھے سے مالش کر رہا ہے

..... اس کی بات پہ عالم نے مڑتے ہوئے بلال کو دیکھا

..... یہ یہ کیا کیا یار

عالم نے بلال سے فون لیتے ہوئے کہا جس نے اس کے فون پہ ماہنور کی نائیٹ لوشن گرائی  
..... ہوئی تھی اور اب اپنی ماں کی دیکھا دیکھی اس پہ ہاتھ سے مالش کر رہا تھا

..... عالم کا تو صدمے سے برا حال تھا

اس نے اسے بیڈ پہ چھوڑتے ہوئے فون دیا اور ایسے ہی کھینے کے لیے پاس رکھی لوشن کی  
..... بوتل اس کے ہاتھ میں تھما دی تھی ہر ہائے رے اس کا بیٹا  
..... ماہنور کی ہنسی کمرے میں گونج رہی تھی

بابا..... بلال نے بھی مسکراتے ہوئے پکارا... جیسے بڑے فخر سے اپنا کارنامہ دکھا رہا  
..... ہو

..... بابا کے بچے.... عالم نے اس سے فون کے پاس رکھے تو لیے سے صاف کیا  
..... ماہنور اب بھی ہنس کر رہی تھی

..... عالم نے بلال کو دیکھا جو ہونٹوں کو موڑتے ہوئے رقص کی تیاری میں تھا  
عالم کو اس پہ بے پناہ پیار آیا..... اس وقت اسکے اوپر کے دودانت نظر آرے  
..... تھے

الے..... بابا کی جان

..... عالم نے اسے پچکارا

.....عالم اب بیٹھا سے پیار کر رہا تھا  
.....اچھا مانو جلدی کرو میں باہر گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہا ہوں  
.....عالم بلال کو ساتھ لیے باہر چلا گیا  
ماہنور کی تیاری بھی مکمل تھی.....دوپٹے کو اچھے سے سیٹ کرتے ہوئے اس نے اپنی  
تیاری کو فائنل ٹچ دیا

.....  
سراج آپ نے میرے وہ بلیو والے بینگل دیکھے تھے کیا یہی رکھے تھے اب مل نہیں  
رہے.....

.....مرحانے ڈرار میں ڈھونڈتے ہوئے کہا  
.....اس کو چھوڑو زرہ ادھر مرڑوتا کہ میں تمہیں اچھے سے دیکھ سکوں  
.....سراج نے اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس اپنی طرف موڑا  
.....سراج تنگ نہ کریں پہلے ہی بہت لیٹ ہو گئے ہیں...آپ نے بھائی کو کال کی کیا  
.....مرحاب بھی جھکی اپنے بینگلز ڈھونڈ رہی تھی  
سراج نے اسے کمر تھامتے ہوئے اپنے قریب کیا.....یہ بینگلز تو نہیں ڈھونڈ  
.....رہی.....اس نے اک نیوی بلیو کلر کا بوکس مرحا کے سامنے کیا



.....ہاں یہی تھا پر آپکی کہاں سے ملا

.....مرحانے وہ لینا چاہا پر سراج نے اس میں سے بینگلز خود نکالے اور اسے پہنانے لگا

.....بہت خوبصورت لگ رہی ہو جان من

.....سراج نے بہت ہی لوفرا نہ انداز سے کہا تو مرحا کی ہنسی نکل گئی

.....ارے ہنس کیوں رہی ہو اب ہر انسان کا اپنا الگ الگ انداز ہوتا ہے اور ویسے بھی

.....ابھی وہ مزید بولتا کہ دروازہ ناک ہوا

.....کون ہے

.....سراج نے ناگواری سے پوچھا

.....سر میم اپ دونوں کو نیچے اسماعیل سر بلا رہے ہیں

.....یہ ان کی میڈ تھی بوان تک اسماعیل صاحب کا بلا والے آئی تھی

.....سراج ہٹیں آپ پتا نہیں بالاج ماما بابا کو تنگ کر رہا ہوگا

.....مرحانے اسے پیچھے دھکیلا.....ارے یار اک کس

.....نو سراج چھوڑیں

اوکے اگر نہیں دیتی کس تو یہی رکی رہو وعدہ ہے بغیر کس کے یہاں سے نہیں جانے دوں

.....گا

.....سراج پلینز

.....نومینزنو

مرحانے بے بسی اے اسے دیکھا جو اسے دیوار کے ساتھ پن اپ کر چکا تھا اور دونوں ہاتھ  
.....اس کے کمر کے گرد باندھے بیٹھا تھا

.....اف سراج کیا کرو میں آپ کا اک تو اتنے زدی ہیں آپ  
.....اچھا میں کس کرو گی پر آپ کچھ نہیں کریں گیں اور پھر مجھے جانے دیں گیں  
.....ہاں ٹھیک ہے باجلدی کروناں

.....پکاناں....مرحانے پھر سے پوچھا

.....اف جان من پکا

.....مرحانے اس کی گردن کے گرد بازو باندھے اور اسے ہلکا سا جھکایا  
.....اور جلدی اے اس کے ہونٹوں پہ ہونٹ رکھ کر پیچھے ہو گئی

.....مرحایہ کیا مذاق تھا.....ایسے کس کرتے ہیں  
.....وہ اپنی اس کس سے اس کے جزبات بھڑکا چکی تھی

.....سراج تنگ نہہ

.....وہ اس کے باقی کے الفاظ کھا چکا تھا.....مرحانے بہت مزاحمت کی پر سب بے کار

اپنی کس پوری کرنے کے بعد جب وہ پیچھے ہٹا تو مر حانے جلدی سے شیشے میں  
دیکھا..... پر اپنے ہونٹوں کے گرد لگی لب سٹک دیکھ اس کا رونے والا حال ہو  
..... گیا

..... او کے بیٹی..... جلدی سے نیچے آ جاؤ  
..... سراج نے اس بے گال پہ کس کی اور بھاگتا ہوا نیچے چکا گیا  
اپنے پیچھے اسے مر حانے غصے بھری چیخ سنائی دی تھی وہ ہنستا کو نیچے چلا گیا بغیر یہ دیکھے کہ اگر  
..... لب سٹک مر حانے ہونٹوں پہ لگی تھی تو اس کا حال بھی ویسا ہی تھا  
سراج نیچے آیا تو پہلی نظر اسکی ار حم پہ گئی جو اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ اک طرف کھڑا  
..... مسکرا رہا تھا

شکر ہے یار تو آ گیا ورنہ مجھے لگا تھا کہ تجھے تیرے ہی بیٹے کی بر تھ ڈے پارٹی پر انوائیٹ کر  
..... کے لانا ہو گا

ار حم نے اسے دیکھ تنز کیا ہر جب نظر اس کے ہونٹوں پی گئی تو اس کا فلک شکاف قہقہہ  
..... گھونجا

کیا مسئلہ ہے کیوں ہنس رہا ہے اور بھا بھی آپ کیسی ہو؟؟؟؟  
..... سراج نے پاس کھڑی اس کی بیوی سے کہا

.....ہر اسے بھی مسکراتے دیکھ سراج کو کچھ گھڑ بڑکا احساس ہوا

ابھی وہ مزید کچھ سوچتا کہ اپنے پاس اسے مر حاک کی آواز آئی جوار حم کی بیوی سے ملنے کے بعد

.... اس کا حال چال پوچھ رہی تھی

ارے ہنس کیوں رہے ہوار حم؟؟؟؟؟

.... سراج نے غصے سے ار حم سے پوچھا

..... مر حانے اسے دیکھا تو اسے لگا کہ وہ شاید آج شرم سے ہی مر جائے گی

اسے ار حم اور اس کی بیوی کے سامنے اتنی شرمندگی ہوئی جتنی ہی شاید کبھی زندگی میں ہو

.... گی

بھابھی آپ اسے بتائیں کہ ہم کیوں ہنس رہے ہیں..... ار حم. کہتے ساتھ ہی اپنی بیوی اور

..... بیٹی کو لے کہ دوسری طرف چلا گیا

.... سراج..... مر حانے رانے جیسا منہ بنایا

.... یار یو کیا یہ کوئی کچھ بولے گا بھی

سراج میں نے کتنی بار آپ کو منع کیا ہے کہ یہ حرکتیں نہ کیا کرے اپ اب اندر جا کر اپنا

..... منہ دیکھیں

مرحانے غصے سے کہا اور مریم بیگن کے پاس چلی گئی.... اس میں اب رحم اور اسکی بیوی کا  
..... سامنا کرنے کی بالکل بھی ہمت نہ تھی

مرحانے کی بات پہ سراج نے اپنے ہونٹوں کو ہاتھ لگایا تو لپسٹک دیکھ کہ اسے بہت ہنسی  
اٹی..... تھوڑی سی شرمندگی بھی ہوئی اور رحم کی بیوی کا سوچ کر پر مرحانے کا تپا چہرہ دیکھ وہ  
..... قہقہہ لگا گیا

اسے مٹانے کے لیے وہ اندر کمرے میں چلا گیا

.....

..... کچھ دیر تک عالم اور ماہنور بھی آگئے تھے

..... اک دوسرے سے ملنے کے بعد اب کیک کٹ کیا جا رہا تھا

بالاج سراج کے بازوؤں میں تھا اور اک طرف سے نائف مرحانے بھی تھام رکھی  
..... تھی

..... سب اسے برتھ ڈے وش کر رہے تھے جسے خود کچھ اندازہ نہ تھا کہ کیا ہو رہا ہے

..... ماہنور نے بالاج کو تھاما اور اے چٹا چٹ چومنے لگی

بالاج کی شکل میں کچھ مرحانے اور کچھ سراج کا امتزاج تھا پر اس کی آنکھیں اپنے باپ جیسی  
..... تھی..... نیلی

.... سب بہت خوش تھے آخر کتنی مشکلوں کے بعد انھیں یہ خوشیاں ملی تھی  
..... ماہنور بالاج کو اٹھائے اس ٹیبل پہ آئی جہاں عالم بلال کے ساتھ بیٹھا کھیل رہا تھا  
..... شکر ہے تمھے ٹائم تو ملا ہمارے لیے  
عالم نے بالاج کو لیتے ہوئے کہا اور اسے پیار کرنے لگا..... ٹیبل پہ بیٹھا بلال عالم کی  
..... طرف ہمکنے لگا

کیا یار کتنا جلیس ہوتا ہے یہ میرے بھتیجے سے..... ماہنور نے بالاج کو تھامتے ہوئے  
کہا..... عالم نے بلال کو اٹھا لیا تھا شاید اسے بالاج کا اپنے باپ کے قریب آنا بالکل بھی  
..... پسند نہیں آیا تھا

..... اس کے حالات دیکھ لیں اور رات کو آپ مجھ سے اک بیٹی کی ڈیمانڈ کر رہے تھے  
..... ماہنور کی بات پہ عالم ہنسا

..... یار اپنی بہن سے میرا بیٹا بالکل بھی جلیس نہیں ہو گا دیکھنا تم  
..... عالم نے اسے یقین دلایا.... اس کی بات پہ ماہنور مسکرا نے لگی  
..... کچھ دیر بعد سراج بالاج کو اپنے پاس لے گیا

..... عالم یہ آپ کے پاس کہاں سے آیا  
..... ماہنور نے بیگ سے اک پینڈینٹ نکال کہ عالم کے سامنے لہرایا

..... یہ تمہیں کہاں سے ملا

.... عالم نے وہ پینڈینٹ اپنے ہاتھ میں کیا

کل جب آپ اپنے لاک اپ سے کوئی فائل نکال رہے تھے تب مجھے یہ ملا تھا.....  
میں نے لاک اپ بند کرنا چاہا پر میری نظر اس پہ پڑی..... عالم یہ آپ کے پاس کدھر  
..... سے آیا

یہ تو میرا تھا مجھے آج بھی یاد ہے یہ چار پانچ سال پہلے مجھ سے اچانک کہی گم ہو گیا تھا میں نے  
..... اسے بہت ڈھونڈا تھا پر آپ کے پاس

.... یہ مجھے ملا تھا

..... پر عالم

..... چلو مانو آج تمہیں اک راز ہی بات بتاتا ہوں

..... عالم نے اسے جے بولوں کو کان کے پیچھے اڑسایا

..... جب تم سیکنڈ آئیر میں پڑھتی تھی ناں میں تمہیں تب سے جانتا ہوں

.... اس کی بات پہ ماہنور کے چہرے پہ اک حیرانگی سی چھائی

تم جس اکیڈمی میں پڑھتی تھی میں اس میں پڑھتا بھی تھا اور کچھ کچھ یوں سمجھ لو اپنے سی

..... ایس ایس کی تیاری بھی کر رہا تھا

..... دراصل میں نے جب تمہیں دیکھا میں تب سے تمہیں پسند کرتا تھا  
تمہارا میں بہت سینیئر تھا تمھے ٹیوشن میرا دوست پڑھاتا تھا.... اور اک دن میں نے  
... تمہیں وہاں دیکھا تو تم سے محبت ہو گئی  
پہلے مجھے لگا کہ یہ بس وقتی فیلنگز ہیں کیونکہ میری لائف میں پہلے ہی بہت برا بلمز تھی اور  
..... ہر تمہارا اسٹینڈرڈ اتنا ہائی تھا کہ مجھ جیسا بندہ ایسا سوچتا بھی کیسے  
میں نے بہت بار چھپ کہ تمہیں دیکھا ہے یقین مانو میچور ہو کہ بھی یہ سب کرنا مجھے بہت  
..... عجیب سے لگتا تھا

جانتی ہو سب کو یہی لگتا ہے کہ میں نے وہ سی ٹیسٹ اپنی بہت مشکل والی زندگی اور مرہا  
کے بدلے کے لیے کلئیر کیا یا ہر میں نے اسی لیے ہی بہت محنت کی پر مانو اس کی اک بہت  
..... بڑی وجہ تم تھی

..... میں جانتا تھا کہ اگر میں کچھ بن نہ سکا تھا تمہیں شاید کبھی ہانہ سکوں  
اسی طرح اک دن تم اپنا پینڈینٹ بھول گئی.... میری چونکہ تم پہ ہی نظریں ہوتی تھی تو  
..... بس یہ میری نظر میں آگیا اور میں نے اسے سنبھال کہ رکھ لیا  
جانتی ہو جب مجھے مرہا کے حادثے کا پتہ لگا تو میں ٹوٹ گیا پر جب مجھے یہ پتا لگا کہ سراج  
..... تمہارا بھائی ہے قسم سے شاید میں اس تکلیف کو بیان نہیں کر سکتا



.....پھر بس میں نے اس بات کو وہی دفن کر دیا

.....تم۔ سے شادی کے پیچھے مر حاکا بدلی اتنا زیادہ نہ تھا جتنا کہ تمہیں کھونے کا ڈر

....عالم نے اپنی بات کے بعد ماہنور کو دیکھا جو آنکھوں میں آنسو لیے اب رو رہی تھی

.....مانو میری جان.....عالم نے اسے اپنے گلے لگا لیا

.....عالم اتنی لویو

.....ماہنور نے اس کی شرٹ کو زور سے تھامتے ہوئے کہا

.....آئی لویو ٹو

.....اب تم۔ میرے جزبات بھڑکار ہی ہو

.....عالم۔ نے اس کا کان کے پاس سرگوشی کی

.....ماہنور کو جلدی ہی اہنی پوزیشن کا احساس ہوا تو وہ پیچھے ہٹ گئی

.....اس کی حرکت پہ عالم۔ مسکرایا اور اس کے آنسو صاف کیے

.....اس کی دیکھا دیکھی بلال بھی اہنی ماں کی طرف کے کیے چھلانگیں لگانے لگا

.....ماہنور نے اسے تھام کے اس کے گال چوم لیے

.....عالم نے ان دونوں کو گردا ہنا گھیرا تنگ کیا

اسماریل صاحب اور مریم بیگم نے اپنے دونوں بچوں کو دیکھا جو اپنی اپنی زندگی میں بہت  
..... خوش تھے

..... ان دونوں نے ان کے ہمیشہ خوش رہنے کی دعا کی  
..... اور بے شک والدین کی دعائیں ہمیشہ رنگ لاتی ہیں



(ختم شد)